وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

المعلم

لترجمة

صحیح مسلم

مطبع صدیقی لاہور مطبوع گردید

فہرست کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد خامس

صفحہ	مطالب
۱۸۳۵	جہاد اور سفر کا بیان
۱۸۳۶	امام امیرون کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر تبلاوے
۱۸۳۹	عہد شکنی حرام ہے
۱۸۴۱	لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے
"	جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کیوقت صبر کرنا لازم ہے
۱۸۴۲	دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا مانگنا
"	لڑائی مین عورتون اور بچون کے مارنیکی ممانعت
۱۸۴۳	رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمداً نہو
۱۸۴۴	کافرونکے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے
"	اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا
۱۸۴۷	لوٹ کے بیان مین
۱۸۴۹	قاتل کو مقتول کا سامان دلانا
۱۸۵۷	جو مال کافرونکا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے اسکا بیان
۱۸۶۱	غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا
"	فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور لوٹ کا مباح ہونا
۱۸۶۷	قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اسکا مفت چھوڑ دینا جائز ہے

صفحہ	مطالب
۱۸۷۹	یہودیونکو ملک حجاز سے نکال دینا
۱۸۸۰	جو عہد توڑ ڈالے اسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والونکو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے
۱۸۸۴	جہاد مین جلدی کرنا اور دونو کام ضروری ہون تو کس کو پہلے کرنا
"	انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ نے غنی کر دیا مہاجرین کو
۱۸۸۶	غنیمت کے مال مین اگر کھانا ہو تو اسکا کھانا درست ہے
"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانیکے لیے
۱۸۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط کافر بادشاہون کیطرف اسلام کی دعوت مین
۱۸۹۵	جنگ حنین کا بیان
۱۹۰۰	طائف کی لڑائی کا بیان
"	بدر کی لڑائی کا بیان
۱۹۰۲	مکہ کے فتح ہونے کا بیان
۱۹۰۸	حدیبیہ مین جو صلح ہوئی اسکا بیان
۱۹۱۲	اقرار کو پورا کرنا
۱۹۱۴	غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین
۱۹۱۸	جنگ احد کے بیان مین
۱۹۲۱	جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود قتل کرین اسپر

صفحہ	مطالب
۱۹۲۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکون اور منافقون کے ہاتہہ سے جو تکلیف پائی اُسکا بیان
۱۹۲۸	ابوجہل مردود کے مارے جانیکا بیان
〃	کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل
۱۹۳۱	خیبر کی لڑائی کا بیان
۱۹۳۶	غزوۂ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان
۱۹۳۸	ذی قرد وغیرہ لڑائیون کا بیان
۱۹۵۱	آیت وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اترنیکا بیان
〃	عورتونکا مردون کے ساتہہ لڑائی میں شریک ہونا
۱۹۵۴	جو عورتین لڑائی مین شریک ہون اُنکو انعام ملیگا اور حصہ نہین ملیگا اور بچونکو قتل کرنا منع ہے
۱۹۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے
۱۹۶۰	ذات الرقاع کی جہاد کا بیان
〃	کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے
۱۹۶۲	کتاب امارت یعنی حکومت اور سرداری کے بیان مین
〃	خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے
۱۹۶۶	خلیفہ بنانا اور نہ بنانا
۱۹۶۹	حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے
۱۹۷۲	بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے
〃	حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی
۱۹۷۶	غنیمت مین چوری کرنا کیسا گناہ ہے

صفحہ	مطالب
۱۹۷۸	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ تحفہ نہ لیوے
۱۹۸۲	بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اُسکے حکم مین جو گناہ نہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے
۱۹۸۹	امام مسلمانون کی سپر ہے
〃	جس خلیفہ سے پہلی بیعت ہو اوسی کو قائم رکھنا چاہیے
۱۹۹۲	فتنہ اور فساد کیوقت بلکہ ہر وقت مسلمانونکی جماعت کے ساتہہ رہنا
۱۹۹۶	جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے
۱۹۹۷	جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
〃	اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اسکو برا جاننا چاہیے
۱۹۹۸	اچھے اور برے حاکمونکا بیان
۱۹۹۹	لڑائی کیوقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے
۲۰۰۲	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پہر اُسکو وہان آنکر وطن بنانا حرام ہے
۲۰۰۳	مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اسکے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنی
۲۰۰۵	عورتین کیونکر بیعت کرین
۲۰۰۶	بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہو سکے
〃	آدمی کب جوان ہوتا ہے
۲۰۰۷	قرآن مجید کافرون کے ملک مین لیجانا منع ہے

صفحہ	مطالب
	جب یہ ٹہوکا اون کے ہاتھ لگ جاویگا
۲۰۰۹	گہوڑدوڑ کا بیان اور گہوڑون کو شیار کرنا شرط کے لیے۔
۔۔	گہوڑون کی فضیلت
۲۰۱۰	گہوڑے کی کونسی قسمین بری ہین
۲۰۱۳	اسد کی راہ مین شہید ہونیکی فضیلت
۲۰۱۵	اسد کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت
۲۰۱۶	جہاد کرنیوالے کے درجونکا بیان
۲۰۱۷	شہیدون کی روحین جنت مین ہین
۲۰۱۹	جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت
۲۰۲۱	قاتل اور مقتول دونو کب جنت مین جاوینگے
۔۔	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پہر نیک عمل پر قائم رہے
۲۰۲۲	اسد کی راہ مین صدقہ دینے کا ثواب
۔۔	غازی کی مدد کرنے کی فضیلت
۲۰۲۳	مجاہدین کی عورتون کی حرمت کا بیان
۲۰۲۴	معذور پر جہاد فرض نہین ہے
۲۰۲۵	شہید کے لیے جنت ہونا
۲۰۲۹	جو شخص لڑے اسلیے کہ اسد کا دین غالب ہو وہ اسد کی راہ مین لڑتا ہے۔
۲۰۳۰	جو شخص لڑے نمایش اور دکہلانے کے لیے وہ جہنمی ہے
۲۰۳۲	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے
۔۔	ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے
۲۰۳۴	اسد کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب

صفحہ	مطالب
۲۰۳۴	جو شخص مر جاوے بغیر جہاد یا نیت جہاد کی اسکی برائی
۔۔	جو شخص جہاد نہ کرسکے بیماری یا عذر سے اوسکا ثواب
۲۰۳۵	دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت
۲۰۳۷	اسد کی راہ مین چوکی اور پہرہ دینے کی فضیلت
۔۔	شہیدون کا بیان
۲۰۳۹	تیر مارنے کا ثواب
۲۰۴۰	رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہیگا
۲۰۴۲	جانورونکی بہلائی کا خیال رکہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اترنے سے ممانعت
۲۰۴۳	سفر ایک عذاب ہے
۔۔	مسافر اپنے گہر مین نہ لوٹے
۲۰۴۵	کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہے
۔۔	سدہائے ہوے کتون سے شکار کرنے کا بیان
۲۰۵۰	ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان
۲۰۵۲	دریا کے مردے کا مباح ہونا
۲۰۵۵	بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے
۲۰۵۹	گہوڑونکا گوشت حلال ہے
۔۔	گوہ کا گوشت حلال ہے یعنی سوسمار کا
۲۰۶۵	ٹڈی کہانا درست ہے

صفحہ	مطالب
۲۰۶۶	خرگوش حلال ہے
〃	شکار کیلیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنا نادرست ہے
۲۰۶۷	ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔
۲۰۶۸	جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے۔
۲۰۶۹	کتاب قربانیوں کے بیان میں
۲۰۷۵	قربانیوں کی عمر کا بیان
۲۰۷۶	قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا
۲۰۷۷	فائدہ ایک قربانی سب گھر والوں سے کفایت کرتی ہے
۲۰۷۸	ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہاوے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے
۲۰۷۹	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اسکے منسوخ ہونے کا بیان
۲۰۸۴	فرع اور عتیرہ کا بیان
〃	جو شخص قربانی کرنیوالا ہو وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخن نہ کترادے
۲۰۸۵	جو اللہ کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے
۲۰۸۸	کتاب شرابوں کے بیان میں
۲۰۹۵	شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے
〃	شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے
۲۰۹۶	کھجور کا شراب بھی خمر ہے۔
〃	کھجور اور انگور ملا کر بھگونا مکروہ ہے
۲۰۹۸	مرتبان اور تونبے اور سبز لاکھی برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانیکی ممانعت اور اسکی منسوخی کا بیان۔
۲۱۰۶	ہر نشہ لانیوالا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے
۲۱۰۸	جو شخص دنیا میں شراب پیے اور توبہ نکرے
۲۱۰۹	جس نبیذ میں تیزی نہ آئی نہ اسمیں نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے۔
۲۱۱۳	دودھ پینے کا بیان
۲۱۱۴	برتن کو ڈھانپ دینے اور سوا اور باتوں کا بیان
۲۱۱۷	فائدہ بیان وبا
۲۱۱۸	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان
۲۱۲۱	کھڑے ہوکر پانی پینے کا بیان
۲۱۲۲	پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر مستحب ہے
۲۱۲۳	دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنیوالے کے داہنی طرف سے تقسیم کرنا
۲۱۲۵	کھانے کے اداب کا بیان
۲۱۲۷	اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے

صفحہ	مطالب
۲۱۲۹	اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسرے کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے۔
۲۱۳۰	فائدہ اجنبی عورت سے ضرورت کے وقت کلام درست ہو
۲۱۳۶	شوربا کہانا اور کدو کہانے کا بیان
۲۱۳۸	کہجور کہاتے وقت گہٹلیاں علیحدہ رکہنا مستحب ہے
″	کہجور کے ساتھ ککڑی کہانا
″	کیونکر بیٹھ کے کہانا چاہیے
۲۱۳۹	جب لوگون کے ساتھ کہانا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کہجورین ایک ہی بار نہ کہاوے
۲۱۴۰	کہجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچون کے لیے جمع کر رکہنا۔
″	مدینہ کی کہجور کی فضیلت
۲۱۴۱	کہنبی کی فضیلت اور آنکہہ کا علاج
″	اراک کے پہل کی فضیلت
۲۱۴۲	سرکہ کی فضیلت
۲۱۴۳	لہسن کا کہانا درست ہو
۲۱۴۵	مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے
۲۱۵۳	تہوڑے کہانے مین مہمانی کرنیکی فضیلت
۲۱۵۴	مومن ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنتون مین
۲۱۵۵	کہانیکا عیب نہین بیان کرنا چاہیے
۲۱۵۶	کتاب لباس اور زینت کے بیان مین
″	مرد یا عورت کسیکو چاندی یا سونے کے برتن مین کہانا اور پینا درست نہین
۲۱۵۷	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان
۲۱۶۸	مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست ہے
″	کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہین
۲۱۷۰	یمن کی چادرون کی فضیلت
″	موٹا جہوٹا کپڑا پہننا اور تواضع کرنا لباس مین
۲۱۷۱	قالین یا سوزنیون کا بیان
۲۱۷۲	حاجت سے زیادہ بچہونے اور لباس بنانا منع ہے
″	غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے۔
۲۱۷۴	کپڑون وغیرہ پر اترانا اکڑ کر چلنا حرام ہے
۲۱۷۵	سونیکی انگوٹہی مرد کو حرام ہے
۲۱۸۰	جوتی پہننا مستحب ہے۔
″	پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اوتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا مکروہ ہے
۲۱۸۱	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑہنے اور احتبا سے ممانعت
۲۱۸۲	مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا۔
۲۱۸۳	بڑہاپے مین بالون پر خضاب کرنا مستحب ہے

صفحہ	مطالب
۲۱۸۴	جانور کی صورت بنانا حرام ہے
۲۱۹۴	سفر مین گھنٹا اور کتا رکھنے کی ممانعت
〃	تانت کا ہار اونٹ کے گلے مین ڈالنے کی ممانعت
۲۱۹۵	جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانیکی ممانعت
〃	سوا آدمی کے ہر ایک جانور کو داغ دینا درست ہے
۲۱۹۶	قزع کی ممانعت
۲۱۹۷	رستون مین بیٹھنے کی ممانعت
〃	بالون مین جوڑ لگانا اور لگوانا اور گدنا گودانا اور منہ کی روئین نکالنا اور نکلوانا اور دانتون کو کشادہ کرنا اور اللہ کی خلقت کو بگاڑنا حرام ہے
۲۲۰۱	ان عورتون کا بیان جو پہنتی ہین لیکن ننگی ہین آپ سیدھی راہ سے ہٹ گئین خاوند کو بھی ہٹا دیتی ہین
〃	فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اسکو بھی کہنے کی ممانعت
۲۲۰۴	کتاب ادب کے بیان مین
〃	ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت
۲۲۰۵	برے نامون کا بیان
۲۲۰۶	بری نامون کا بدل ڈالنا مستحب ہے
۲۲۰۸	شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا بیان
〃	بچہ کے مونہہ مین کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزونکا بیان (uncertain)
۲۲۱۳	جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت

صفحہ	مطالب
	درست ہے
〃	غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور کسیکو مہربانی کے طور پر مستحب ہونا
۲۲۱۴	اذن چاہنے کے بیان مین
۲۲۱۹	جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھین کون ہے تو اوسکے جواب مین اپنا نام لیوے میں ہون کہنا مکروہ ہے۔
۲۲۲۰	غیر کے گھر مین جھانکنا حرام ہے
۲۲۲۱	جو نظر دفعۃً پڑ جاوے
〃	کتاب سلام کے بیان مین
〃	سوار پیدل کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین
۲۲۲۲	راہ مین بیٹھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے
۲۲۲۳	مسلمان کا حق یہ بھی ہے سلام کا جواب دینا
۲۲۲۴	یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نکرے اور اگر وہ کرین تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان
۲۲۲۷	بچون کو سلام کرنا مستحب ہے
〃	یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھا دے
۲۲۲۸	عورتونکو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے
۲۲۲۹	اجنبی عورت کے پاس تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے
۲۲۳۱	جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت مین ہو اور دوسرے کسی شخص کو دیکھے تو اسے کہدے کہ میری بی بی یا محرم

صفحہ	مطالب
	ہے تاکہ اُسکو بدگمانی نہ ہو
۲۲۳۴	جو شخص مجلس مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہین تو پیچھے بیٹھے
۲۲۳۵	جب کوئی اپنی جگہہ سے کھڑا ہو پھر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے
؍؍	زنانہ اجنبی عورت کے پاس نجاوے
۲۲۳۶	اگر اجنبی عورت راہ مین تھک گئی ہو تو اسکو اپنے ساتھہ سوار کرلینا درست ہے
۲۲۳۹	تین آدمی ہون تو اون مین سے دو چپکے چپکے سرگوشی نکرین بغیر تیسرے کی رضامندی کے
؍؍	علاج اور بیماری اور منتر کا بیان
۲۲۴۱	باب جادو کے بیان مین
؍؍	زہر کا بیان
۲۲۴۴	بیمار پر منتر پڑھنا
۲۲۴۶	نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے
۲۲۴۹	قرآن یا دعا سے منتر کرکے اوس پر اجرت لینا درست ہے
۲۲۵۱	دعا کیوقت اپنا ہاتھہ درد کے مقام پر رکھنا
؍؍	وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز مین
۲۲۵۲	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے
۲۲۶۰	طاعون اور بدفالی اور کہانت کا بیان
۲۲۶۷	بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھے
۲۲۷۰	بدفالی اور نیک فال کا بیان اور کن چیزون مین نحوست ہوتی ہے
۲۲۷۲	کہانت کی حرمت اور کاہنونکے پاس جانے کی حرمت
۲۲۷۶	جذامی سے پرہیز کرنے کا بیان
؍؍	سانپون کے مارنے کا بیان
۲۲۸۲	گرگٹ کا مارنا مستحب ہے
۲۲۸۳	چیونٹی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۸۴	بلی کے مارنے کی ممانعت
۲۲۸۶	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت
۲۲۸۷	انگور کو کرم کہنے کی ممانعت
۲۲۸۹	عبد یا امۃ یا مولی یا سید ان لفظون کے بولنے کا بیان
۲۲۹۰	یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہوگیا ہے مکروہ ہے
۲۲۹۱	مشک کا بیان اور خوشبو کو پھیر دینے کی ممانعت
۲۲۹۲	کتاب شعر کے بیان مین
۲۲۹۴	چوسر کھیلنا حرام ہے
۲۲۹۶	کتاب خواب کے بیان مین

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلد خامس المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم

كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ جہاد اور سفر کا بیان

عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ إِلَيَّ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَغَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى سَبْيَهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ أَوْ أَلْبَتَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ قَالَ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ **ترجمہ** ابن عون سے روایت ہے مین نے نافع کو لکھا لڑائی سے پہلے کافرون کو دین کی دعوت دینا ضرور ہے انہون نے جواب مین لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام مین تھا (جب کافرونکو دین کی دعوت نہین پہنچی تھی) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ غافل تھے انکے جانور پانی پی رہے تھے آپنے قتل کیا ان مین سے جو لڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا نافع نے کہا یہ حدیث مجھسے عبداللہ بن عمر نے بیان کی وہ اس لشکر مین شریک تھے **فائدہ** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جن کافرون کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو انپر یکایک حملہ کرنا غفلت کی حالت مین درست ہے اور اس مسئلہ مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ اطلاع دینا مطلقاً ضرور ہے یہ قول ہے مالک کا اور ضعیف ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضرور نہین یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل تیسرے یہ کہ اگر انکو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیث اور شافعی اور ابو ثور اور ابن منذر کا اور اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ عربون کو غلام لونڈی بنانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہین خزاعہ کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جدید اور مالک اور ابو حنیفہ اور اوزاعی کا اور ایک جماعت کے نزدیک عرب غلام لونڈی نہین ہوسکتے اور یہی قول قدیم ہے شافعی کا **عَنِ** ابْنِ عَوْنٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ

بنت الحارث ولم يشك **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تامير الامام الامراء على البعوث ووصيتهم إياهم بآداب الغزو وغيرها

امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور انکو لڑائی کے طریقے کیونکر بتلاوے

عن بريدة رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أمر أميرا على جيش أو سرية أوصاه في خاصته بتقوى الله عز وجل ومن معه من المسلمين خيرا ثم قال اغزوا باسم الله في سبيل الله قاتلوا من كفر بالله اغزوا فلا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا وإذا لقيت عدوك من المشركين فادعهم إلى ثلاث خصال أو خلال فأيتهن ما أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم إلى الإسلام فإن أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم ثم ادعهم إلى التحول من دارهم إلى دار المهاجرين وأخبرهم أنهم إن فعلوا ذلك فلهم ما للمهاجرين وعليهم ما على المهاجرين فإن أبوا أن يتحولوا منها فأخبرهم أنهم يكونون كأعراب المسلمين يجري عليهم حكم الله الذي يجري على المؤمنين ولا يكون لهم في الغنيمة والفيء شيء إلا أن يجاهدوا مع المسلمين فإن هم أبوا فسلهم الجزية فإن هم أجابوك فاقبل منهم وكف عنهم فإن هم أبوا فاستعن بالله وقاتلهم وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تجعل لهم ذمة الله وذمة نبيه صلى الله عليه وسلم فلا تجعل لهم ذمة الله ولا ذمة نبيه صلى الله عليه وسلم ولكن اجعل لهم ذمتك وذمة أصحابك فإنكم أن تخفروا ذممكم وذمم أصحابكم أهون من أن تخفروا ذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وسلم وإذا حاصرت أهل حصن فأرادوك أن تنزلهم على حكم الله فلا تنزلهم على حكم الله ولكن أنزلهم على حكمك فإنك لا تدري أتصيب حكم الله فيهم أم لا قال عبد الرحمن هذا أو نحوه وزاد إسحاق في آخر حديثه عن يحيى بن آدم قال فذكرت هذا الحديث لمقاتل بن حيان قال يحيى يعني أن علقمة يقوله لابن حيان فقال حدثني مسلم بن هيصم عن النعمان بن مقرن رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه

ترجمہ

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے لشکر پر یا
سریہ پر (سریہ کہتی ہین چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضون نے کہا سریہ مین چار سو سوار ہوتے ہین جو رات
کو چھپکر جاتے ہین) تو خاص اوسکو حکم کرتے اللہ تعالی سی ڈرنے کا اور اوس کے ساتھہ والے مسلمانون
کو حکم کرتے بہلائی کرنے کا پہر فرماتے جہاد کرو اللہ تعالی کا نام لیکر اللہ کی راہ مین لڑو اُس سے جسنے
نہ مانا اللہ کو جہاد کرو اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال مین اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو (یعنے ہاتھہ
پاوٴن ناک کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچون کو (جو نابالغ ہون اور لڑائی کے لائق نہ ہون) اور جب
اپنے دشمن سی ملے مشرکون مین سے تو بلا اون کو تین باتون کیطرف پہر اون تین باتون مین سے جو مانن
لین تو بہی قبول کر اور باز رہ اون سے پہر بلا اون کو اسلام کیطرف (یہ ایک بات ہی ان تین باتون
مین سی) اگر وہ مان لین تو قبول کر اور باز رہ اون سی (یعنے اون کو مارنے اور لوٹنے سے) پہر بلا اونکو
اپنے ملک سی نکلکر مہاجرین مسلمانون کے ملک مین آنے کے لیے اور کہدے اون سے اگر وہ ایسا کرین
گے تو جو مہاجرین کے لیے ہی وہ اون کے لیے بہی ہوگا اور جو مہاجرین پر ہے وہ اون پر بہی ہوگا (یعنے
نفع اور نقصان دونون مین مہاجرین کی مثل ہون گے) اگر وہ اپنے ملک سی نکلنا منظور نہ کرین تو کہدے
اون سی وہ جنگلی مسلمانون کیطرح رہین اور جو اللہ کا حکم مسلمانون پر چلتا ہے وہ اُن پر بہی چلیگا اور
اون کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچہ حصہ نہ ملیگا مگر جس صورت مین وہ مسلمانون کے ساتھہ لڑین کافرون
سے تو حصہ ملیگا) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہی کہ جب وہ اسلام لاوین تو
اُن کو مدینہ مبارک کی طرف ہجرت کرنا بہتر ہے اگر وہ ہجرت کر لین تو مہاجرین کے برابر ہو جاوین گے
غنیمت اور صلح کے حصہ مین نہین تو وہ مثل عام مسلمانون کی جو جنگل اور دیہات مین رہتے ہین ہو جاوینگے
جو نہ جہاد کرتے ہین نہ ہجرت اون پر اسلام کے احکام جاری ہون گے پر غنیمت اور صلح کے مال سے حصہ
نہ پاوین گے البتہ زکوۃ کے مال سی اگر وہ مستحق ہون تو حصہ پاوین گے امام شافعی علیہ الرحمۃ نے کہا
ہے کہ مساکین وغیرہ کو صدقات مین سی حصہ ملیگا جنکو صلح کے مال مین سے حصہ نہین اور صلح کا مال لشکر
والون کے واسطے ہے اور اُن کو صدقات مین سی نہ ملیگا اور اُن کی دلیل یہی حدیث ہی لیکن مالک اور
ابو حنیفہ کے نزدیک دونون مال برابر ہین اور ہر ایک دونون قسمون مین صرف ہو سکتے ہین اور ابو عبید
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے یہ حکم اوائل اسلام مین تہا پر اس کی کوئی دلیل نہین

انتہی مختصراً **ف** اگر وہ اسلام لانے سی انکار کرین تو اون سی جزیہ (محصول ٹکس) مانگ اگر وہ جزیہ
دینا قبول کرین تو مان لے اور باز رہ اون سے اگر وہ جزیہ بہی نہ دین تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ اون سی
اور جب تو کسی قلعہ والون کو گہیرے اور وے تجہہ سی خدا یا اوس کے رسول کی پناہ مانگین تو تو خدا اور
رسول کی پناہ نہ دی لیکن اپنے اور اپنے یارون کی پناہ دے کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے
یارون کی پناہ ٹوٹ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو
کسی قلعہ والون کو گہیر لے اور وی تجہہ سے یہ چاہین کہ خدا تعالے کے حکم پر تو اون کو باہر نکالے
تو مت نکال اونکو خدا کے حکم پر بلکہ نکال انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجہے معلوم نہین اللہ تعالے کا
حکم تجہہ سے ادا ہوتا ہے یا نہین **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہی عربی ہو یا عجمی یا کتابی یا مجوسی یا مشرک وغیرہ مالک
اور اوزاعی کا یہی مذہب ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک سب کافرون سے جزیہ قبول کیا جاوی
گا مگر عرب کے مشرکین اور مجوس سے اور شافعی کے نزدیک جزیہ نہ قبول ہوگا مگر اہل کتاب یا مجوس
سے عربی ہو یا عجمی اب اختلاف ہی جزیہ کے مقدار مین امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک
کم سے کم ایک دینار ہے سال بہر مین مالدار ہو یا مفلس اور زیادہ جو ٹہیر جاوے اور مالک کی نزدیک
سونے والون پر چار دینار ہین اور چاندی والون پر چالیس درم ہین ہر سال مین اور امام ابو حنیفہ
اور احمد رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے نزدیک مالدار پر اڑتالیس درم ہین اور متوسط پر چوبیس اور
فقیر پر بارہ انتہی **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا
اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا
ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو اپنے اصحاب
مین سے کوئی کام دیکر بہیجتے تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو **ف** تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کرین احادیث سی معلوم ہوا کہ فقط
وعید کو بیان کرنا اور صرف لوگون کو ڈرانا خوب نہین بلکہ اوس کے ساتہہ اللہ تعالی کی رحمت اور

اور کرم اور بخشش کو بہی بیان کرنا ضرور ہے اسیطرح نابالغ لڑکون اور نومسلمون اور گنہگارون پر آسانی کرنا چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ توبہ سب گناہون کو میٹ دیتی ہے اور اسلام سب گناہون کو محو کر دیتا ہے **عن** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** حضرت ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو اور معاذ رضی اللہ عنہ کو بہیجا یمن کیطرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پہوٹ مت کرو **عن** اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ اتفاق سے کام کرو پہوٹ مت کرو **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ

باب تَحْرِیْمِ الْغَدْرِ عہد شکنی حرام ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالی جمع کریگا سب اگلون اور پچہلون کو قیامت کے دن ہر ایک دغاباز عہد توڑنے والے کا جہنڈا اونچا کیا جاوے گا پہر کہا جاوے گا یہ دغابازی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا ہے **فائدہ** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا عرب کا قاعدہ تہا کہ مشہور کرنے کے لیے بازارون مین جہنڈا کہڑا کرتے اور دغاباز وہی ہے جو وعدہ کرے پہر اوسکو پورا نہ کرے اور اسحدیث سے دغابازی کی حرمت نکلی خاصکر اوس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اوس کی دغابازی سے ہزارون خلق اللہ کو نقصان پہونچتا ہے قاضی عیاض نے کہا دونون دغاباز یہان مراد ہوسکتے ہین ایک امام اور حاکم کی جو اپنی رعیت سے دغابازی کرے یا اور کافرون سے یا جو امانت اللہ تعالی نے اوسکو دی ہے اوس کے حق کو ادا نہ کرے یعنے عدل اور

انصاف نکرے خلق اللہ کو آسایش و راحت نہ دیوے اون کی جان اور مال اور حق پر ناحق ستم کرے دوسرے رعیت کی امام کے ساتھ کہ وہ بیعت کو توڑ ڈالیں اور بلا وجہ شرعی اوس کی مخالفت کریں عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ترجمہ وہی جا اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے وہ پہچانا جاویگا کہا جاویگا یہ دغابازی ہے فلانے کی عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جس سے اوسکی شناخت ہوگی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے سرین پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دغاباز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاویگا اوس کی دغابازی کے موافق اور کوئی دغاباز اس سے بڑھکر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہوکر دغابازی کرے

فائدہ کیونکہ اوسکی دغا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دغا بازی کے اوس سے ایک یا دو شخصون کو نقصان ہوتا ہے **باب** جَوازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ ترجمہ لڑائی مین مکر اور حیلہ درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے **ف** یعنی جنگ مین عقلمندی اور مکر ضرور ہے اور یہ دغا بازی نہین ہے کیونکہ دغا اوس کو کہتے ہین جو قول دیکر توڑے اور فریب اور مکر اور چیز ہے وہ کافرون کے ساتھ درست ہے امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث سے جھوٹ بولنا تین مقامون مین درست ہے ایک لڑائی مین اور مراد اس جھوٹ سے کنایہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ حقیقۃً جھوٹ بھی درست ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے اوپر گذری **باب** كَرَاهَةِ تَمَنِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَاءِ **جنگ** کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت صبر کرنا لازم ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور جب ملو تو صبر کرو **ف** اور استقلال سے لڑو اور میدان سے نہ بھاگو **عَنْ** اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ترجمہ ابو النضر سے روایت ہے اوس نے کتاب پڑھی عبد اللہ بن ابی اوفے کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے لکہا عمر بن عبید اللہ کو جب وہ گئے خارجیون پاس جو حرورا مین رہتے تھے

(ادان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو مت آرزو کرو دشمن سے ملنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تلوار کے سایہ کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا یا اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادل کے چلانے والے اور جتھوں کو بھگا دینے والے بھگا دے انکو اور ہماری مدد کر اون کے سامنے **باب** اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَاءِ الْعَدُوِّ دشمن سے بھڑنے وقت فتح کی دعا مانگنا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی احزاب پر (جتھوں کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئیں تھیں ۵ھ ہجری میں اور آپ خندق میں تھے) تو فرمایا یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد حساب لینے والے بھگا دے اُن جتھوں کو یا اللہ بھگا دے ان کو ہلا دے اون کو **عن** ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ **عن** اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ رِوَايَتِهِ مُجْرِیَ السَّحَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَاْ لَا تُعْبَدْ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے احد کے دن یا اللہ اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہیگا زمین میں **ف** اس میں تسلیم ہے تقدیر الٰہی کی اور رد ہے قدریہ پر جو کہتے ہیں شر کا خالق اللہ تعالیٰ نہیں ہے نہ اوسکی تقدیر سے ہوتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ بدر کے دن آپ نے یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو **باب** تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِی الْحَرْبِ لڑائی میں عورت اور بچوں کے مارنے کی ممانعت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ **ترجمہ**

عبداللہ بن عمر وسے روایت ہے ایک لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پائی گئی جس کو مار ڈالا تھا آپنے منع کیا عورتون اور بچون کے مارنے سے **ف** نووی نے کہا اجماع ہے علما کا کہ عورتون اور بچون کو مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہون اور جو لڑتے ہون تو قتل کیے جاوین اسیطرح ضعیف بوڑھون کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ مشورہ نہ دیتی ہون ورنہ قتل کیے جاوین اور نصرانی درویشون کے مارنے مین اختلاف ہے مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک نہ مارے جاوینگے اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے نزدیک کیے جاوینگے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال وجدت امراۃ مقتولۃ فی بعض تلک المغازی فنھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل النساء والصبیان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** جواز قتل النساء والصبیان فی البیات من غیر تعمد رات کو اگر چھاپہ مارین تو عورتون اور بچون کا قتل درست ہے بشرطیکہ عمدا نہو **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الذراری من المشرکین یبیتون فیصیبون من نسائھم وذراریھم فقال ھم منھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا مشرکین کی اولاد کا جب رات کو چھاپے مین مارے جاوین اسیطرح عورتین اون کی آپنے کہا وہ اون مین داخل ہین **ف** یعنی دنیا کے حکم مین اور اون کا شمار کافرون مین ہے تو رات کو جب اندھیرا ہو اور شناخت نہو سکے توڑون کے ساتھہ اگر عورتین اور بچے بھی قتل ہو جاوین تو کسی پر گناہ نہیں ہے اور آخرت مین کفار کی اولاد مین اختلاف ہے لیکن صحیح مذہب یہ ہے کہ وہ جنتی ہین دوسرے یہ کہ وہ جہنمی ہین تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ انا نصیب فی البیات من ذراری المشرکین قال ھم منھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم رات کے چھاپے مین مشرکون کی اولاد کو بھی مار ڈالتے ہین آپنے فرمایا وہ بھی مشرکون مین داخل ہین **عن** الصعب بن جثامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قیل لہ لو ان خیلا اغارت من اللیل فاصابت من ابناء المشرکین قال ھم من آبائھم **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر سوار رات کو حملہ

کرین اور مشرکون کے بچے مارین جاوین آپنے فرمایا وہ بھی اون کے باپون مین سے ہین (یعنی مشرکون ہین) سے) باب جواز قطع اشجار الکفار وتحریقها کافرون کے درخت کاٹنا اور جلانا درست ہے عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ زاد قتیبۃ وابن رمح فی حدیثھما فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفسقین ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کی کھجور کے درخت جلوا دیے اور کٹوا ڈالے جسکو بویرہ کہتے تھے تب اللہ تعالی نے یہ آیتہ اتاری جو درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا اون کو کھڑا ہوا اپنی جڑون پر وہ اللہ تعالی کے حکم سے تھا اسلیے کہ رسوا کرے گنہگارون کو ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافرون کے درخت کاٹنا یا جلانا اسیطرح اون کے باغ یا کھیت تلف کرنا درست ہی اور یہی قول ہی امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو بکر صدیق اور لیث اور اوزاعی اور ابو ثور کے نزدیک درست نہین عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع نخل بنی النضیر وحرق ولھا یقول حسان وھان علی سراۃ بنی لوی حریق بالبویرۃ مستطیر ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے درخت کٹوا ڈالے اور جلوا دیے اور حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی یہ شعر اسی باب مین ہے ترجمہ اسکا یہ ہے سہل ہوا بنی لوی کے شریفون اور سردارون پر جلانا بویرہ کا جس کے انگار اڑ رہی تھی (بنی لوی سے مراد قریش ہین) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال حرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخل بنی النضیر ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کے درخت جلوا دیے باب تحلیل الغنائم لھذہ الامۃ خاصۃ اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا عن ھمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک

بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَأَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَأَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَ بِيَدِهِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا میرے ساتھ وہ مرد نہ چلے جس نے نکاح کیا اور وہ چاہتا ہو کہ اپنی عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہو اور ہنوز اوسکی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ وہ شخص جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں مول لی ہوں اور وہ اون کے جننے کا امیدوار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کا دل اُن چیزوں سے لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اوس پیغمبر نے جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہونچا (جہاں جہاد کرنا تھا) تو پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی تابعدار ہے اور میں بھی تابعدار ہوں یا اللہ اسکو روک دے تھوڑی دیر میرے اوپر (تاکہ ہفتہ کی رات نہ آجاوے کیونکہ ہفتہ کو لڑنا حرام تھا اور یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوی تھی) پھر سورج رک گیا یہانتک کہ اللہ تعالی نے فتح دی انکو پھر لوگوں نے اکٹھا کیا جو لوٹا تھا اور انگار (آسمان سے) آئے اوس کے کھانے کو لیکن اوس نے نہ کھایا پیغمبر نے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ نذر قبول نہیں ہوی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک ایک آدمی بیعت کرے مجھسے پھر بیعت کی سب نے ایک شخص کا ہاتھ جب پیغمبر کے ہاتھ سے لگا تو پیغمبر نے کہا تمہارے لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے تو تمہارا قبیلہ مجھسے بیعت کرے پھر اس قبیلہ نے بیعت کی تو دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیغمبر سے لگا اور پیغمبر نے کہا تم نے چوری کی ہے پھر انہوں نے

بیل کے سر کے برابر سونا نکلا کر وہ بھی اس مال مین رکھا گیا (جو جلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر اور
انگار آئے اوسکو کھانے کو اور کھا گئے اوسکو اور ہم سے پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہین ہوئی
اور ہم کو درست ہوئی اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال کر دیا ہمارے لیے
لوٹ کو **ف** یہ پیغمبر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے حضرت موسی علیہ السلام کے خلیفہ شام
کے ملک مین اریحا شہر مین لڑائی ہوئی تھی جمعہ کے دن خدا تعالی نے اون کی دعا سے آفتاب کو روک
رکھا یہانتک کہ فتح ہو گئی ۔ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ روکنا اس طرح پر تھا کہ آفتاب پھیر دیا گیا پیچھے
لگے مقام پر یا ٹھہر گیا اوسی جگہہ جہان تھا یا اوسکی حرکت دیر مین ہونے لگی اور یہ سب باتین معجزہ
ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی دو بار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو خندق کے روز
جب عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی اور اللہ تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھی ذکر
کیا اسکو طحاوی نے اور کہا کہ اسکے راوی ثقہ ہین دوسرے معراج کی صبح کو جب آپنے قافلہ آنے
کی خبر دی تھی آفتاب نکلتے ہی اسکو یونس بن بکیر نے سیرۃ ابن اسحاق کی زیادات مین نقل کیا ہے اور
حضرت یوشع بن نون نے نئے بیاہے لوگون کو اور جانور اور مکان والون کو جہاد مین نہ لیا کیونکہ انکا
دل لگا رہیگا اور اون سے جہاد بخوبی نہ ہو سکے گا معلوم ہوا کہ جہاد کرنا فارغ البال لوگون سے خوب
ہوتا ہے اور اگلی امتون مین معمول تھا کہ قربانی اور غنیمت کے مال کو آسمانی آگ جلا دیتی اور یہی
نشانی تھی قبول کی اور غنیمت کا مال لینا اُن کو حلال نہ تھا امت محمدی کو حلال ہو گیا مترجم کہتا
ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ آفتاب زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور قدیم یونانی حکیمون
کا بھی یہی خیال تھا اور مسلمانون کے ریاضی مین جو اونہون نے یونانیون سے حاصل کی یہی ثابت
ہوا ہے اور ایک طائفہ حکما کا اور حال کے اہل ہیات کا یہ قول ہے کہ زمین گردش کرتی ہے
اور جو یہی قول صحیح ہو تو حبس شمس سے یہ مراد ہے کہ حبس ارض ہو گیا اور صورۃً گویا حبس شمس ہوا
کیونکہ شمس ظاہر مین چلتا معلوم ہوتا ہے جیسے ریل یا کشتی پر سے تمام جھاڑ اور مکان چلتے معلوم
ہوتے ہین اب یہ حبس تھم جانے سے ہو یا پچھلی جگہہ چلے جانے سے یا دیر مین حرکت کرنے
سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کی خبر کچھ صرف حدیث مین نہین بلکہ کتاب آسمانی یعنے توراۃ
شریف مین موجود ہے پھر جو امر ممکن ہے اوسپر اللہ تعالے کی قدرت ہے اور یہ عجب حماقت

کی بات ہے کہ خدا تعالی کو ان سب چیزون کی حرکت دینی کی اور ایک مقرری راہ پر چلانے کی اور توپ
کے گولے سے کئی حصے زیادہ تیز پہرانے کی قدرت تہا ہو پہر اسے یا روکنے کی طاقت نہ ہو ایسے خیال
وہ لوگ کرتے ہین جنکی عقلین ضعیف ہین یا جو بخوبی غور نہین کرتے ورنہ جب پروردگار نے اتنی بڑے
بڑے عالم جو زمین سے ہزارون لاکہون حصے بڑے ہین پیدا کیے اور وہ سب اپنی مقرر راہون مین گہوم
رہی ہین اور ممکن نہین کہ کوئی اپنے مقام سے رتی برابر ادہر یا اودہر ہٹے یا دوسرے سے لڑجاوے
کیا اوس سے یہ نہین ہوسکتا کہ اون کو تہام دیوے یا اونکی حرکت خفیف کردیوے افسوس ان لوگون
نے خدا کی قدرت اور طاقت پر غور نہین کیا ورنہ وہ ایسی بے وقوفی کا خیال کبہی نہ کرتے اور شیطان
کے اس دہوکے مین نہ پڑتے **باب** الانفال لوٹ کے بیان مین **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَخَذَ اَبِیْ مِنَ الْخُمُسِ سَیْفًا فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ هَبْ لِیْ هٰذَا فَاَبٰی قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ
ترجمہ مصعب بن سعد سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ مین نے خمس مین سے ایک تلوار
لی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یہ تلوار مجہکو بخشدیجیے آپنے انکار کیا تب اللہ
تعالی نے یہ آیت اوتاری یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول یعنی پوچہتے ہین تجہسے لوٹ کے مالون
کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالی کے لیے ہے اور رسول کے لیے **عن** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ اَصَبْتُ سَیْفًا فَاَتٰی بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ فَقَالَ ضَعْہُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَفِّلْنِیْہِ
اُجْعَلُ کَمَنْ لَا غَنَاءَ لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعْہُ مِنْ حَیْثُ اَخَذْتَہٗ
قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِہِ الْاٰیَۃُ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ **ترجمہ** مصعب
بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میری باب مین چار
آیتین اترین ایک یہ ایک تلوار مجہکو ملی لوٹ مین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی مین
نے کہا یا رسول اللہ وہ مجہکو عنایت فرمایئے آپنے فرمایا اسکو رکہدے پہر مین کہڑا ہوا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکہدے اوسکو جہان سے تو نے لیا ہے مین نے کہا یا رسول اللہ یہ
تلوار مجہے دیدیجیے کیا مین اوس شخص کیطرح رہونگا جو نادار ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

سلم نے فرمایا رکھ دے اوسکو جہاں سے تو نے لیا ہے تب یہ آیت اتری يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ **ف** سعد نے یہان ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت مین اختلاف ہی بعضون نے کہا منسوخ ہے اس آیت سے وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ اخیر تک اور پہلی آیت کا مضمون یہ تہا کہ لوٹ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پہر دوسری آیت سے ایک خمس اوس کا اللہ اور رسول کے لیے ٹہیرا اور چار خمس مجاہدین کے اور یہی قول ہے ابن عباس اور ایک جماعت کا اور بعضون نے کہا یہ آیت محکم ہے اور امام کو اختیار ہے کہ غنائم مین سے جسکو جس قدر چاہے انعام دیدے اور بعضون نے کہا یہ آیت خاص بدر کے لوٹ مین ہے دوسری روایت مین ہے کہ پہر آپنے وہ تلوار سعد کو دیدی اور فرمایا اللہ نے مجہکو دی اور مین نے تجہکو دی (نووی) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ وانا فیہم قبل نجد فغنموا ابلا کثیرا فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا او احد عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا **ترجمہ** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بہیجا مین بہی اوس مین تہا نجد کیطرف وہان بہت سے اونٹ لوٹ مین آئے تو ہر ایک کے حصے مین بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام ملا **ف** نووی نے کہا انعام یعنی نفل پر اجماع ہے علما کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نفل کہان سے دیا جاوے گا آیا اصل لوٹ سے یا اوسکی چار خمس مین سے یا خمس کے خمس مین سے اور شافعی کے تینون قول ہین اور صحیح یہ ہے کہ وہ خمس کے خمس مین سے دیا جاوے گا اور یہی مذہب ہے ابن مسیب اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور حسن بصری اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور کے نزدیک اصل لوٹ مین سے دیا جاویگا۔ اور نفل امام کی رائے پر منحصر ہے جن لوگون کو مناسب سمجہے دیوے چنانچہ ابن عمر نے جو یہ کہا کہ انعام مین ایک ایک اونٹ ملا اس سے یہی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تہے انکو ملا نہ سب لوگون کو سریہ کے (نووی مختصرا) **عن** ابن عمر بعث سریۃ قبل نجد وفیہم ابن عمر وان سہمانہم بلغ اثنی عشر بعیرا ونفلوا سوی ذلک بعیرا فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد فخرجت فیہا فاصبنا ابلا وغنما فبلغت سہماننا

اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا و نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا

عن نافع بھذا الاسناد نحو حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفلا سوی نصیبنا من الخمس فاصابنی شارف والشارف المسن الکبیر ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا شارف کہتے ہیں بڑے سن اونٹ کو۔

عن ابن شھاب قال بلغنی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما قال نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ بنحو حدیث ابن رجاء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسھم خاصۃ سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بعضے سریہ والون کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والون کی اور خمس ان سب مالون میں واجب تھا

باب استحقاق القاتل سلب القتیل قاتل کو مقتول کا سامان دلانا

عن ابی محمد الانصاری وکان جلیسا لابی قتادۃ قال قال ابو قتادۃ واقتص الحدیث ترجمہ ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو (جیسے آگے آتی ہے) ف یہان امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اوس کے متابعات کو ذکر کیا عن ابی محمد مولی ابی قتادۃ ان ابا قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال وساق الحدیث ترجمہ ابو قتادہ سے ایسی ہی روایت ہی جیسی آگے آتی ہے عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولۃ قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین فاستدرت الیہ حتی اتیتہ من ورائہ فضربتہ علی حبل عاتقہ واقبل علی فضمنی ضمۃ وجدت منھا ریح الموت ثم ادرکہ الموت فارسلنی

فلقیت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال ما للناس فقلت امر اللہ ثم ان الناس رجعوا وجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ فلہ سلبہ قال فقمت فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال مثل ذلک قال فقمت فقلت من یشھد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثۃ فقال فقمت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا قتادۃ فقصصت علیہ القصۃ فقال رجل من القوم صدق یا رسول اللہ سلب ذلک القتیل عندی فارضہ من حقہ فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاھا اللہ اذا لا یعمد الی اسد من اسد اللہ یقاتل عن اللہ و عن رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیعطیک سلبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق فاعطہ ایاہ فاعطانی قال فبعت الدرع فابتعت بہ مخرفا فی بنی سلمۃ فانہ لاول مال تاثلتہ فی الاسلام وفی حدیث اللیث کلا لا یعطیہ اضیبع من قریش ویدع اسدا من اسد اللہ وفی حدیث اللیث لاول مال **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی جب ہم لوگ دشمنوں سے بھڑے تو مسلمانوں کو شکست ہوئی (یعنے کچھہ مسلمان بہاگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھہ لوگ آپکے ساتھہ میدان مین جمے رہے) پھر مین نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑہا تہا (اوس کے مارنے کو) مین گھوم کر اوسکی طرف آیا اور ایک مار لگائی مونڈہے اور گردن کے بیچ مین اوس نے مجھکو ایسا دابا کہ موت کی تصویر میری آنکھون مین پھر گئی بعد اوس کے وہ خود مر گیا اور اوس نے مجھکو چھوڑ دیا مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اونھون نے کہا لوگون کو کیا ہو گیا (جو ایسا بہاگ نکلے) مین نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا ہو اور وہ گواہ رکھتا ہو تو سامان اوسکا وہی لیوے **ف** یعنے مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپ نے رغبت دینے کے لیے فرمایا کہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہون اور کافرون کو مارین نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنے مین تو شافعی اور مالک اور اوزاعی اور لیث اور ثوری اور ابو ثور اور احمد اور اسحاق اور ابن جریر کے نزدیک تمام لڑائیون مین مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک

یہ سامان مال غنیمت مین شریک کیا جاوے گا اور اُس مین سب کا حصہ ہوگا مگر جب حاکم حکم ایسا دیدیوے
تو قاتل ہی کو ملیگا **ت** ابو قتادہ نے کہا یہ سنکر مین کھڑا ہوا پہر مین نے کہا میرا گواہ کون ہی بعد
اوس کے مین بیٹھ گیا پہر آپنے دوبارہ ایسا ہی فرمایا مین کہڑا ہوا پھر مین نے کہا میرے لیے کون گواہی
دیگا مین بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپنے ایسا ہی فرمایا مین کہڑا ہوا آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پوچھا کیا ہوا تجھے اے ابو قتادہ مین نے سارا قصہ بیان کیا ایک شخص بولا سچ کہتے ہین ابو قتادہ
یا رسول اللہ اُس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کر دیجیے اُنکو کہ اپنا حق مجھے دیدین یہ سنکر حضرت
ابوبکر صدیق نے کہا نہین قسم خدا کی ایسا کبھی نہین ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی قصد نکرینگے
اللہ تعالی کے شیرون مین سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے
دلانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہین (اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیق
کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتوی دیا اور آپ نے اُن
کے فتوی کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پہر اوس نے وہ سامان مجھکو دے دیا ابو قتادہ رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے اُس سامان مین سے زرہ کو بیچا اور اوس کے بدل ایک باغ خریدا بنو سلمہ
کے محلہ مین اور یہ پہلا مال ہے جسکو مین نے کمایا اسلام کی حالت مین اور لیث کی روایت مین یہ ہے کہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہرگز نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اسباب کبھی ندینگے
قریش کی ایک لومڑی کو اور کبھی نہ چھوڑینگے ایک شیر کو اللہ کے شیرون مین سے **ف** نووی
علیہ الرحمہ نے کہا صحیح مسلم کے نسخون مین ضبیع ہے ضاد معجمہ اور عین سے جو تصغیر ہے بخلاف قیاس
ضبع کی اور ضبع کفتار کو کہتے ہین اور بعض نسخون مین صیبغ ہے صاد مہملہ اور غین معجمہ سے جبر
کے معنی بدرنگ یا وہ ایک چڑیا ہے اور مقصود اس سے تحقیر ہے اوس شخص کے بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ
عَنْ يَمِيْنِيْ وَشِمَالِيْ فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ
لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِيْ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ

أَلَا أَعْجَبُ مِنْهُمَا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ
إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ
قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ
مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ
لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَمُوحٍ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ رحمهما

عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے داہنی
اور بائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے نوجوان اور کم عمر میں نے آرزو کی کاش میں ان
سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنے آزو بازو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا) اتنے میں
اون میں سے ایک نے مجھ کو دبایا اور کہا اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو میں نے کہا ہاں اور تیرا کیا مطلب
ہے ابوجہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اوس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابوجہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو برا کہتا ہے قسم اوسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابوجہل کو پاؤں تو اوس سے جدا
نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو عبدالرحمن نے کہا مجھ کو تعجب ہوا اوسکے ایسا کہنے
سے (کہ بچہ ہو کر ابوجہل ایسے قوی ہیکل کے مارنے کا ارادہ رکھتا ہے) پھر دوسرے نے مجھ کو دبایا اور
ایسا ہی کہا تھوڑی دیر نہیں گذری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں میں نے
اون دونوں لڑکوں سے کہا یہی وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور
تلواروں سے اوسے مارا یہانتک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے اوس کو مارا ہر ایک بولنے لگا میں نے
مارا آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لیں وہ بولے نہیں تب آپ نے دونوں کی تلواریں
دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اوسکو مارا ہے پھر اوسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور
وہ دونوں لڑکے یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عفراء

ف نووی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابوجہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمرو نے پہلے زخم کاری
لگایا ہوگا اور ابوجہل اوس زخم کی وجہ سے گر کر مرا ہوگا تو آپ نے اوسکا سامان معاذ بن عمرو ہی

کو دلایا کیونکہ درحقیقت قاتل وہی تہا گو دوسرے نے بہی بعد کو زخمی کیا ہو اور یہ جو فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا یہ ہمارا مذہب ہے اور امام مالک کے نزدیک امام کو اختیار ہے جسکو چاہے مقتول کا سامان دیوے اور امام بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل عفراء کے دونوں بیٹے تہے اور ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوسکو مارا اور شاید سب قتل میں شریک ہوں عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ فَأَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَأَتَىٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ أُمَرَائِيْ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيْهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدَرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدَرُهُ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے حمیر (ایک قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا اور اُسکا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن الولید نے (جو سردار تہے لشکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تہے تو عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے خالد سے فرمایا تم نے اوسکو سامان کیوں نہ دیا خالد نے کہا وہ سامان بہت تہا یارسول اللہ (تو میں نے وہ سب دینا مناسب نہ جانا) آپ نے فرمایا دیدے اوسکو پہر خالد عوف کے سامنے نکلے اور اُن کی چادر کہینچی اور کہا جو میں نے بیان کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی ہوا نہ (یعنے خالد کو شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا) یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا ای خالد مت دی اُسکو اے خالد مت دی اُس کو کیا تم چہوڑنے والے ہو میرے سرداروں کو تمہاری اور اُنکی مثال ایسی ہے جیسے کسینے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پہر چرایا اُن کو اور اون کی پیاس کا وقت دیکہکر حوض پر لایا اُنہوں نے پینا شروع کیا پہر صاف صاف پی گئیں اور تلچھٹ چہوڑ دیا تو صاف

صاف (یعنے اچھی باتین) تو تمھارے لیے ہین اور بری باتین سرداروں پر ہین (یعنے بدنامی اور مواخذہ اونپر ہو) **ف** یہ واقعہ غزوہ موتہ کا ہے جو شہ ہجری مین ہوا حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے زید بن حارثہ کو تین ہزار لشکر کا سردار کر کے شام کے ملک مین بھیجا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوا تو جعفر طیار سردار ہین اور اگر جعفر بھی شہید ہون تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہین چنانچہ موتہ مین جو شام مین ایک قریہ ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تینون سردار شہید ہوئے آخر خالد بن الولید مسلمانون کی صلاح سے سردار ہوئے آٹھہ تلوارین اون کی لڑتے لڑتے ٹوٹ گئین خوب لڑے جب خدا تعالی نے مسلمانون کو فتح دی حالانکہ نصاری کا لشکر شمار مین ایک لاکھہ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف کی طعنہ سے جو خالد کو رنج ہوا وہ دفع کیا اور اونکی بات رکھہ لی تاکہ مسلمان سردارون کی اطاعت کرین اور سردارون کا رعب باقی رہے نودی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذیحق کے حق کو کیسے روکا اور اسکا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے بعد کو دیدیا ہو لیکن اسوقت نہ دیا تاکہ خالد کو رنج نہو دوسری یہ کہ آپ نے اسکا بدل قاتل کو کچھ اور دلایا ہو جس سے وہ اس سامان کے چھوڑنے پر راضی ہو گیا ہو اور اسمین مصلحت بھی تھی انتہے **عن** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے مین جو لوگ زید بن حارثہ کے ساتھہ گئے اون کے ساتھہ گیا غزوہ موتہ مین اور میری مددمین سے بھی آپہنچہ پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عوف نے کہا اے خالد تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان قاتل کو دلایا ہے خالد نے کہا بیشک مگر مجھہ وہ سامان بہت معلوم ہوتا ہے **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ مِنَ الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ إِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَأَتَى

فأتى جملہ فأطلق قيدہ ثم أناخہ فقعد عليہ فأثارہ فاشتد بہ الجمل فاتبعہ رجل على ناقۃ ورقاء قال سلمۃ وخرجت أشتد فكنت عند ورك الناقۃ ثم تقدمت حتى كنت عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى أخذت بخطام الجمل فأنخته فلما وضع ركبته في الأرض اخترطت سيفي فضربت رأس الرجل فندر ثم جئت بالجمل أقودہ عليہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلني رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم والناس معہ فقال من قتل الرجل قالوا ابن الأكوع رضي اللہ عنہ قال لہ سلبہ أجمع ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ہمنے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوازن کا (جو شہ ہجری مین ہوا) ایک دن ہم صبح کا ناشتہ کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتنے مین ایک شخص آیا لال اونٹ پر سوار اسکو بٹھایا پھر ایک تسمہ اسکی کمر سے نکالا اور اُس سے باندہ دیا بعد اوس کے آیا اور لوگون کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور ادہر اودہر دیکھنے لگا (وہ جاسوس تھا کافرون کا) اور ہم لوگ ان دنون ناتوان تھے اور بعضے پیدل بھی تھے (جن کے پاس سواری نہ تھی) اتنے مین ایکا ایک دوڑتا اور اپنے اونٹ پاس آیا اوسکا تسمہ کھولا اوسکو بٹھایا پھر آپ اوسپر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اونٹ اوسکو لیکر بھاگا (اب چلا کافرون کو خبر دینے کے لیے) ایک شخص نے اوسکا پیچھا کیا خاکی رنگ کی اونٹنی پر سلمہ نے کہا مین پیدل دوڑتا چلا پہلے مین اونٹنی کے سرین پاس تھا (جو اوس کے تعاقب مین جا رہی تھی) مین اور آگے بڑہا یہان تک کہ اونٹ کی سرین پاس آ گیا اور آگے بڑہا یہانتک کہ اونٹ کی نکیل مین نے پکڑ لی اوسکو بٹھایا جون ہین اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار سونتی اور اُس مردکے سر پر ایک وار کیا وہ گر پڑا پھر مین اونٹ کو کھینچتا ہوا اوس کے سامان اور ہتیار سمیت لیکر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ جو آگے تشریف لائے تھے (میری انتظار مین) مجھسے ملے اور پوچھا کس نے مارا اُسکو لوگون نے کہا اکوع کے بیٹے نے تب آپ نے فرمایا اسکا سب سامان اکوع کے بیٹے کو ہے ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ جاسوس حربی کا قتل درست ہے اور اسپر اتفاق ہے اور جاسوس ذمی کا بھی قتل مالک اور اوزاعی کے نزدیک درست ہے کس لیے کہ جاسوسی سے اوسکا عہد ٹوٹ گیا اور جمہور کے نزدیک عہد نہ ٹوٹیگا۔ اور جاسوس مسلمان کو سزا دین گے اکثر کا یہی قول ہے اور مالکیہ کے نزدیک اُسکو قتل کرین گے انتہی مختصرا

عن سلمة بن الأكوع قال غزونا فزارة وعلينا أبو بكر رضي الله تعالى عنه
أمره رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا فلما كان بيننا وبين الماء ساعة
أمرنا أبو بكر رضي الله تعالى عنه فعرسنا ثم شن الغارة فورد الماء فقتل من
قتل عليه وسبى وأنظر إلى عنق من الناس فيهم الذراري فخشيت أن يسبقوني
إلى الجبل فرميت بسهم بينهم وبين الجبل فلما رأوا السهم وقفوا فجئت بهم أسوقهم
وفيهم امرأة من بني فزارة عليها قشع من أدم قال القشع النطع معها ابنة لها
من أحسن العرب فسقتهم حتى أتيت بهم أبا بكر فنفلني أبو بكر ابنتها فقدمنا
المدينة وما كشفت لها ثوبا فلقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم في السوق فقال
يا سلمة هب لي المرأة فقلت يا رسول الله لقد أعجبتني وما كشفت لها ثوبا ثم
لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغد في السوق فقال يا سلمة هب لي
المرأة لله أبوك فقلت هي لك يا رسول الله فوالله ما كشفت لها ثوبا فبعث
بها رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى أهل مكة ففدى بها ناسا من المسلمين كانوا
أسروا بمكة **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا فزارہ سے (جو ایک قبیلہ ہے
مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گھڑی کا فاصلہ رہا (یعنی
اوس پانی سے جہاں فزارہ رہتی تھی) حکم کیا ہم کو ابوبکر نے ہم پچھلی رات کو اتر پڑے پھر ہر طرف
سے حملہ کیا اور پانی پر پہونچے وہاں جو مارا گیا وہ مارا گیا اور کچھ قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو
تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی) میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے پہاڑ تک
نہ پہونچ جاویں میں نے ایک تیر مارا اون کے اور پہاڑ کے بیچ میں تیر کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے میں اون
سب کو ہانکتا ہوا لایا اون میں ایک عورت فزارہ کی جو چمڑا پہنی تھی اوس کے ساتھ ایک لڑکی تھی
نہایت خوبصورت میں اون سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس لایا اونہوں نے وہ
لڑکی انعام کے طور پر مجھکو دیدی جب ہم مدینہ میں پہونچے اور ابھی میں نے اوس لڑکی کا کپڑا تک نہیں
کھولا تھا تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو بازار میں ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی

مجھکو دیدے مین نے کہا یا رسول اللہ قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مجھکو بھلی لگی ہے اور مین نے اوسکا کپڑا تک نہین کھولا
پھر دوسرے دن مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار مین ملے اور فرمایا اے سلمہ وہ لڑکی مجھکو دیدے تیرا
باپ بہت اچھا تہا مین نے کہا یا رسول اللہ وہ آپ کی ہے قسم خدا کی مین نے تو اوس کا کپڑا تک نہین کھولا
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والون کو بھیجدی اور اوس کے بدلے کئی مسلمانون کو چھڑایا
جو مکہ مین قید ہو گئے تھے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے فدیہ کا جواز نکلا اور یہ بھی
معلوم ہوا کہ عورت کو بدلے مردون کا چھڑانا جائز ہے اور مان اور بیٹی مین جدائی کرنا درست ہے جب
بیٹی جوان ہو انتہی مختصرا **باب** حُكْمِ الْفَيْءِ جو مال کافرون کا بغیر لڑائی کے ہاتھ آوے
اسکا بیان **عن** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا أَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی مین تم آئے اور وہان ٹہیرے تو تمہارا حصہ اسمین ہے اور جس
بستی والون نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی یعنے لڑائی کی تو پانچوان حصہ اسکا اللہ اور رسول کا ہے اور
باقی چار حصے تمہارے ہین **ف** اس حدیث مین بیان ہے فی اور غنیمت کا یعنی جو ملک بدون جنگ کافرون نے
خالی کر دیا یا صلح سے قابو مین آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اوسکو فی کہتے ہین اوسمین غازیون کا حصہ مقرر
نہین لیکن اگر وہ وہان جاکر ٹہیرین تو بطور عطا کے حصہ پا دین گے اسواسطے کہ مصارف بیت المال مین غازی
بھی داخل ہین اور جو ملک جنگ سے فتح ہوا اسمین پانچوان حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیون کے
اسکو غنیمت کہتے ہین (تحفۃ الاخیار) نووی نے کہا شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک فی مین بھی خمس
واجب ہے جیسے غنیمت مین واجب ہے اور باقی علما نے اختلاف کیا ہے کہ فی مین خمس نہین ہے ابن منذر
نے کہا سوا شافعی کے ان سے پہلے کوئی فی مین خمس کا قائل نہین ہوا **عن** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا بنی نضیر

کے مال اون مالون مین سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیے اور مسلمانون نے انپر چڑہائی نہین کی گہوڑون اور اونٹون سے ایسے مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے آپ اُس مین سے اپنے گہر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گہوڑون اور ہتہیارون کی خرید مین صرف ہوتا۔

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ ایک سال کا خرچ نکالتے لیکن سال پورے ہونے سے پہلے وہ صرف ہوجاتا اور نیک کامون مین اسیوجہ سے جب آپنے وفات پائی تو آپ کی زرہ جَو کے بدل گرو تہی اور تین دن آپنے پیٹ بہر کر کہانا نہین کہایا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلَىٰ سَرِيرِهِ مُفْضِيًا إِلَىٰ رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلَىٰ وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ إِنَّهُ قَدْ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَقُلْتُ لَوْ أَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَجَلْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَأَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ مَا أَدْرِي هَلْ قَرَأَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا أَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ أَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللّٰهِ مَا اسْتَأْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا أَخَذَهَا دُونَكُمْ حَتَّىٰ بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهُ سَنَةً

ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ أُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
أَتَعْلَمُونَ ذَلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ
بِهِ الْقَوْمَ أَتَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ
مِيرَاثَكَ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هَذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَأَيْتُمَاهُ
كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ أَبِي بَكْرٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرَأَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ
بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي أَنْتَ وَهَذَا وَأَنْتُمَا جَمِيعٌ وَأَمْرُكُمَا
وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمْ عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ
اللَّهِ أَنْ تَعْمَلَا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُمَاهَا
بِذَلِكَ قَالَ أَكَذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِأَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللَّهِ لَا أَقْضِي
بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا إِلَيَّ ۔ ترجمہ زہری
سے روایت ہے مالک اُنکو [illegible] نے حدیث بیان کی اون سے مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے بلا بھیجا میں
اون کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اوس پر نہ تھا اور
تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چمڑے کے تکیہ پر اُنہوں نے کہا اے مالک تیری قوم کے کئی گھر والے
دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے اونکو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو اُن سب کو بانٹ دے میں نے کہا کاش یہ
کام آپ اور کسی سے لیویں اونہوں نے کہا تو لے لے اے مالک اتنے میں یرفا (اون کا [illegible]
اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف اور
زبیر اور سعد حاضر ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچھا اون کو آنے دے وہ آئے
پھر یرفا آیا اور کہنے لگا عباس اور علی آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اچھا
اون کو بھی اجازت دی عباس نے کہا اے امیر المومنین میرا اور اس جھوٹے گنہگار دغاباز چور

کا فیصلہ کر دیجیے **فائدہ** یہ چارون لفظ یعنے جہوٹا گنہگار دغا باز چور حضرت عباس نے حضرت علی کو کہے اور اسکی تاویل یون کی ہے کہ یہ شرط کے طور پر ہین اور شرط محذوف ہے یعنے اگر حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ انصاف نکرین اور حق پر راضی نہوں تو وہ ایسے ہون گے یا لطور پیار کے کہے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے کیونکہ عباس چچا تہے اور مثل باپ کے تہے امام مازری نے کہا کہ حضرت علی کی شان بہت بڑی ہے اور ان ہین ان چارون اوصاف ہین سے کوئی وصف نہ تہا بلکہ وہ سچے راستباز نیک امانت دار تہے گو ہم یہ نہین کہتے کہ وہ معصوم تہے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے یا جس کو آپ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتہہ نیک گمان کرنیکا اور ہر ایک بری بات سے اون کو پاک سمجہنے کا اور اگر تاویل نہو سکے تو یہ کہین گے کہ راویون نے جہوٹ کہا اور یہ تاویل بہی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہوتا ہے اور دوسرے کی نزدیک نہین ہوتا جیسے مالکی نبیذ پینے والے کو ناقص الدین کہے پر حنفی اسکو کامل الدین سمجہیگا ایسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباس حضرت علی کی کارروائی کو غلط سمجہتے ہون لیکن حضرت علی اوسکو ٹہیک سمجہتے ہون انتہے مختصرا **ت** لوگون نے کہا ہان اے امیر المومنین فیصلہ انکا کر دیجیے اور انکو اس ٹنٹے سے راحت دیجیے مالک بن اوس نے کہا مین جانتا ہون کہ ان دونون نے (یعنے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے) عثمان اور عبد الرحمن اور زبیر اور سعد کو اسیلیے آگے بہیجا تہا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہکر فیصلہ کرا دین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹہیرو مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم کو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کے مال ہین وارثون کو کچہ نہین ملتا اور جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے سب نے کہا ہان ہم کو معلوم ہے پہر حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہما کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا مین تم دونون کو قسم دیتا ہون اللہ تعالی کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہین کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبرون کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اون دونون نے کہا بیشک ہم جانتے ہین **فائدہ** حضرت عباس اور حضرت علی کو یہ حدیث معلوم تہی تو پہر اونہون نے کیون جہگڑا کیا علما نے اسکا جواب دیا ہے کہ اون دونون کا جہگڑا تقسیم کے لیے تہا وہ یہ چاہتے تہے کہ جائداد دونون ہین بٹ جاوے اور ہر ایک اپنے حصہ ہین وہی کرتا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے

کرتے تہے پر حضرت عمر نے اوس کی تقسیم جائز نہ کہی اسوجہ سے کہ جب بہت زمانہ گذر جاوے تو لوگ اسکو میراث نہ سمجہنے لگین خاصکر ایسی حالت مین کہ بیٹی کا حصہ چچا کے ساتہہ آدہون آدہ ہوتا ہے تو کوئی خیال کریگا کہ یہ تقسیم بطور ترکہ کے تقسیم کی تہی اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت ہوئی تو انہون نے بہی اوسکو تقسیم نہین کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکہا اور سفاح نے اوس شخص کو جسنے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان کا ظلم فدک کی باب مین بیان کیا تہا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بہی تجہپر ظلم کیا ہے تب وہ چپ ہوگیا اور سفاح نے اسکو سخت اور سست کہا ف حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایک بات خاص کی تہی جو اور کسی کے ساتہہ خاص نہین کی فرمایا اللہ تعالے نے جو دیا اللہ نے اپنے رسول کو گاؤن والون کے مال مین سے وہ اللہ اور رسول ہی کا ہے (مجہے معلوم نہین کہ اس سے پہلے کی آیت بہی اونہون نے پڑہی یا نہین) پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کو بنی النضیر کے مال بانٹ دیے اور قسم خدا کی آپنے مال کو تمسے زیادہ نہین سمجہا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تمکو نہ دیا ہو یہانتک کہ یہہ مال رہگیا اس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سال کا اپنا خرچ نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ بیت المال مین شریک ہوتا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس اللہ تعالے کی جسکے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہے تم یہ سب جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا ہان جانتے ہین پہر قسم دی عباس اور علی کو ایسی ہی اونہون نے بہی یہی کہا پہر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین ولی ہون جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو تم دونون اپنا ترکہ مانگنے آئے عباس تو اپنے بہتیجے کا ترکہ مانگتے تہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس کے بہائی کے بیٹے تہے) اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنی بی بی کا حصہ اون کے باپ کے مال سے چاہتے تہے (یعنے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا جو بی بی تہین حضرت علی کی اور بیٹی تہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ابوبکر نے یہ جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے تم انکو جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہے اور اللہ تعالی جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تہے حق کے تابع تہے ف یہان بہی وہی تاویل ہے جو اور حضرت

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے قول کی گذری جو انہوں نے حضرت علی کے لیے کہا تہا ف
پہر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات ہوئی اور مین ولی ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
ابوبکر کا تمنے مجہکو بہی جہوٹا گنہگار دغاباز چور سمجہا اور اللہ تعالے جانتا ہے کہ مین سچا ہون نیک
ہون ہدایت پر ہون حق کا تابع ہون مین اُس مال کا بہی ولی رہا پہر تم دونون میرے پاس آئے اور
تم دونون ایک ہو اور تمہارا حکم بہی ایک ہے (یعنے اگرچہ تم ظاہر مین دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے
کہ قرابت رسول دونون مین موجود ہے مثل ایک شخص کے ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہماری سپرد کردو
مین نے کہا اچہا اگر تم چاہتے ہو تو مین تمکو دیے دیتا ہون اس شرط پر کہ تم اس مال مین وہی کرتے
رہوگے جو جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تہے تم نے اسی شرط سے یہ مال مجہسے لیا پہر حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کیون ایسا ہی ہے اونہون نے کہا ہان حضرت عمر نے کہا پہر تم دونون
(اب) میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ تعالے کی مین سوا اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا
نہین قیامت تک البتہ اگر تم سے اوس مال کا بندوبست نہین ہوتا تو مجہکو پہیر دیدو ف مین
وہی انتظام کرتا ہون گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تہے اب دیکہنا چاہیے کہ شیعہ
جو حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر طعن کرتے ہین کہ انہون نے
باغ فدک وغیرہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کا حق نہ دیا اور اسکو دبا رکہا طعنہ کسقدر
نامعقول ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جو حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنی تہی اوس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تہے البتہ اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اس
مال کو خود کہا جاتے یا اپنے تصرف مین لاتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر بار صرف نکرتے تو بہی
طعن کا موقع ہوتا اور اتنی عقل ان بیوقوفون کو نہین آتی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ
مکہ اور مدینہ اور یمن اور طائف اور خیبر اور نجد اور شام کے حاکم ہوچکے تہے جو لاکہون کروڑون روپیہ
محاصل کا مالک تہا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور اس ہون رتی برابر بے ایمانی نکرے اور
سب مسلمانون کا برابر حصہ دیوے وہ چند درخت کہجور کے لیے کیسی بے ایمانی کرے گا علاوہ اس کے
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی خلافت مین وہ سب مال حضرت علی اور حضرت عباس
رضی اللہ تعالی عنہما کے سپرد کر دیے اس سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت

عمر کی نیت معاذ اللہ اوس مال کے غصب کرنے کی نہ تھی اسلیے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
برابر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی رائے پر چلتے تھے عَنْ مَالِکِ بْنِ اَوْسِ بْنِ
الْحَدَثَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ حَضَرَ اَھْلُ اَبْیَاتٍ مِّنْ قَوْمِکَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَالِکٍ غَیْرَ اَنَّ فِیْہِ فَکَانَ
یُنْفِقُ عَلٰی اَھْلِہٖ مِنْہُ سَنَۃً وَّرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ یَحْبِسُ قُوْتَ اَھْلِہٖ مِنْہُ سَنَۃً ثُمَّ
یَجْعَلُ مَا بَقِیَ مِنْہُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ لفظوں کا فرق ہے
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّہَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حِیْنَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ یَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَیَسْاَلْنَہٗ مِیْرَاثَہُنَّ مِنَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا لَہُنَّ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا فَھُوَ صَدَقَۃٌ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی
تو آپکی بی بیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے
پاس بھیجنا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال سے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث
نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَتْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَہَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِالْمَدِیْنَۃِ
وَفَدَکٍ وَّمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَیْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ اِنَّمَا یَاْکُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْمَالِ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اُغَیِّرُ شَیْئًا مِّنْ صَدَقَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِہَا الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْہَا فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَلَاَعْمَلَنَّ فِیْہَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبٰی اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ

الله تعالى عنها أن يدفع إلى فاطمة رضوان الله عليها شيئا فوجدت فاطمة رضي الله
تعالى عنها على أبي بكر رضي الله تعالى عنه في ذلك قال فهجرته فلم تكلمه حتى
توفيت وعاشت بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة أشهر فلما توفيت دفنها
زوجها علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه ليلا ولم يؤذن بها أبا بكر رضي الله تعالى
عنه وصلى عليها علي وكان لعلي من الناس جهة حياة فاطمة رضي الله تعالى
عنها فلما توفيت استنكر علي وجوه الناس فالتمس مصالحة أبي بكر رضي
الله تعالى عنه ومبايعته ولم يكن بايع تلك الأشهر فأرسل إلى أبي بكر رضي الله
تعالى عنه أن ائتنا ولا يأتنا معك أحد كراهية محضر عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه فقال عمر رضي الله تعالى عنه لأبي بكر رضي الله عنه والله لا تدخل
عليهم وحدك فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه ما عسيتهم أن يفعلوا إني والله
لآتينهم فدخل عليهم أبو بكر رضي الله تعالى عنه فتشهد علي بن أبي طالب رضي
الله تعالى عنه ثم قال إنا قد عرفنا يا أبا بكر فضيلتك وما أعطاك الله ولم ننفس
عليك خيرا ساقه الله إليك ولكنك استبددت علينا بالأمر وكنا نحن
نرى لنا حقا لقرابتنا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يكلم أبا بكر
رضي الله تعالى عنه حتى فاضت عينا أبي بكر رضي الله تعالى عنه فلما تكلم
أبو بكر رضي الله تعالى عنه قال والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله صلى الله
عليه وسلم أحب إلي أن أصل من قرابتي وأما الذي شجر بيني وبينكم من
هذه الأموال فإني لم آل فيها عن الحق ولم أترك أمرا رأيت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يصنعه فيها إلا صنعته فقال علي رضي الله تعالى عنه لأبي بكر
رضي الله تعالى عنه موعدك العشية للبيعة فلما صلى أبو بكر رضي الله عنه
صلوة الظهر رقي على المنبر فتشهد وذكر شأن علي رضي الله تعالى عنه و
تخلفه عن البيعة وعذره بالذي اعتذر إليه ثم استغفر وتشهد علي بن
أبي طالب رضي الله تعالى عنه فعظم حق أبي بكر رضي الله تعالى عنه وأنه لم يحمله

على الذي صنع نفاسة على ابي بكر رضي الله تعالى عنه ولا انكارا للذي فضله الله عزوجل به ولكنا كنا نرى لنا في الامر نصيبا فاستبد به علينا فوجدوا في انفسهم فسر بذلك المسلمون وقالوا اصبت وكان المسلمون الى علي قريبا حين راجع الامر المعروف

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسیکو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپکو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اسی مال میں سے کھاویگی اور میں تو قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلونگا اوس حال سے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کرونگا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے غرض کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کچھ دینے سے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غصہ آیا اونہوں نے حضرت ابوبکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نکی یہانتک کہ وفات ہوئی اون کی نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ ترک ملاقات وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ کہ ملاقات کیوقت سلام نکرے یا سلام کا جواب نہ دے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہیں (اور بعضوں نے کہا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ستر دن بہر حال تیسری تاریخ رمضان مبارک سلہ ہجری مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا) جب اون کا انتقال ہوا تو اون کے خاوند حضرت علی بن ابی طالب نے آنکو رات کو دفن کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر نکی (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی انپر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جبتک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زندہ تھیں جب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف مائل تھے (بوجہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے) جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دیکھا لوگ میرےطرف سے پھر گئے اونہوں نے حضرت ابوبکر سے صلح کر لینا چاہی اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور ابھی تک کئی مہینے گذرے تھے اونہوں نے بیعت کی تھی حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو بیعت
مین دیر کی اوس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت مین بیان کر دی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ نے اون کا عذر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت مین دیر کی ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی بیعت مین کچہ خلل نہین ہوتا اس لیے کہ بیعت کی صحت کے لیے سب لوگون کا بیعت کرنا ضرور نہین بلکہ
جسقدر لوگ علماء اور رؤسا اور معتبر آدمیون مین سے بیعت کر لین آسانی سے وہی کافی ہے بشرطیکہ
دوسرے معتبر لوگ خلاف نکرین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق کا خلاف نہین کیا تہا
مگر عذر کیوجہ سے صرف اونہون نے دیر کی اور وہ عذر یہہ تہا کہ باوجود اُن کی جلالت قدر اور عظمت
شان کے اُن کو مشورہ مین شریک نہین کیا اسوجہ سے اُن کو رنج ہوا اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما
کا جلدی کرنا خلافت کے لیے اسوجہ سے تہا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تہا اور دیر کرنے مین ڈر تہا کہ کہین
اور کوئی فتنہ اوٹہہ نہ کہڑا ہو اور اسیواسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر بہی اُسکو مقدم کیا تہی
مختصرا **ف** تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو بلا بہیجا
اور یہہ کہلا بہیجا کہ آپ اکیلے آیئے آپ کے ساتہہ کوئی نہ آوے کیونکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا
آنا ناپسند کرتے تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے
اُن کے پاس نہ جاؤگے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا وہ میرے ساتہہ کیا کرینگے قسم
خدا کی مین تو جاؤنگا **فائدہ** حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کا آنا اُن کو ناپسند تہا کس لیے کہ
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مزاج مبارک مین سختی اور صفائی تہی وہ ڈرے کہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہہ بیٹہین اور بنی ہاشم کے دلون کو جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے رنج مین سے تہے اور زیادہ رنج ہو اور مصلحت فوت ہوجاوے
کیونکہ حضرت علی نے انکو ابوبکر صدیق کے ساتہہ بیعت کر لینے پر راضی کیا تہا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم
دل ہین اور صابر تو بنی ہاشم اُن کو اکیلا پاکر کچہ سخت نہ کہہ بیٹہین اور شاید اوسکی وجہ سے ابوبکر کا دل
پہر جاوے اور دوسرا فساد اوٹہہ کہڑا ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے دونون طرف
والون پر رعب رہتا تہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ

کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فساد پیدا نہ ہو
آخر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ اون کے پاس گئے اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے
تشہد پڑہا (جیسے خطبہ کے شروع مین پڑہتے ہین) پہر کہا ہم نے پہچانا اے ابوبکر تمہاری فضیلت کو اور
جو اللہ تعالے نے تمکو دیا اور ہم رشک نہین کرتے اُس نعمت پر جو اللہ تعالی نے تمکو دی (یعنے خلافت
اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجہتے تہے کہ ہمارا بہی حق ہے اوس مین کیونکہ
ہم قرابت رکہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر برابر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے
باتین کرتے رہے پہر یہانتک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضے اللہ تعالی عنہ کی آنکہین بہر آئین جب حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کا لحاظ مجہکو اپنی قرابت سے زیادہ ہے اور یہ جو
مجہ مین اور تم مین ان مالون کی بابت (یعنے فدک اور نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) اختلاف ہوا تو مینے
حق کو نہین چہوڑا اور مین نے کوئی کام نہین چہوڑا جسکو مین نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کرتے ہوئے بلکہ اوس کو مین نے کیا حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا اچہا
آج سہ پہر کو ہم آپ سے بیعت کرین گے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو
منبر پر چڑہے اور تشہد پڑہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قصہ بیان کیا اور اُن کے دیر کرنے کا بیعت
سے اور جو عذر انہون بیان کیا تہا وہ بہی کہا پہر دعا کی مغفرت کی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
تشہد پڑہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت مین
اس وجہ سے نہ تہا کہ مجہکو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ پر رشک ہو یا اون کی بزرگی اور فضیلت
کا مجہے انکار ہو بلکہ ہم یہ سمجہتے تہے کہ اس خلافت مین ہمارا بہی حصہ ہے اور حضرت ابوبکر نے اکیلے
بغیر صلاح کی یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج ہوا یہ سنکر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے
حضرت علی سے کہا تم نے ٹہیک کام کیا اُس روز سے مسلمان حضرت علی کیطرف پہر مائل ہو گئے
جب اونہون نے اچہی امر کو اختیار کیا **فائدہ** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نہایت
نرم دل اور بردبار اور رقیق القلب تہے اونکو ذرا سی بات مین رونا آجاتا جب حضرت علی نے اپنی
قرابت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تہی

بیان کی اون کی آنکھین بھر آئین اور اسیوقت حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی ابوبکر سے بخوشی
بیعت کی صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کا یہی حال تھا اللہ تعالی اُن کے شان مین فرماتا ہے اشداء
علے الکفار رحماء بینہم سخت ہین کافرون پر اور ملائم ہین آپس مین رہی یہ بات کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالی عنہ سے حضرت فاطمہ زہرا ناراض ہوگئین تو حضرت ابوبکر کا اس مین کچھ قصور نہ تھا بلکہ اُنہون نے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنائی اور مال کا خرچ اوسی طرح قائم رکھا جس طرح سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرماتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ نے یہ نہین کیا کہ وہ مال خود دبا لیتے یا
اپنے صرف مین لاتے اپنے بی بیون اور رشتہ دارون کو دیتے اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے
عنہ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا روپیہ اور مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپکے زندگی مین کیون نثار کرتے
اور صحابہ کرام ان کی خلافت کو کیون منظور کرتے باینہمہ حضرت ابوبکر حضرت علی کے بلانے پر اکیلے
اُنکے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے منع بھی کیا لیکن نہ مانا اگر واقعی ان
حضرات کے دلون مین عداوت یا دشمنی ہوتی تو اسطرح ایک دوسرے سے نہ ملتے جاتے یہ سب رافضیون کا
طوفان ہے جو صحابہ کرام کی شان مین ایسے بے ادبی کے الفاظ نکالتے ہین اور اسکا بدلہ بہت
قریب ہے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان فاطمۃ والعباس رضی اللہ تعالے
عنہما اتیا ابابکر رضی اللہ تعالی عنہ یلتمسان میراثہما من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وہما حینئذ یطلبان ارضہ من فدک وسہمہ من خیبر
فقال لہما ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وساق الحدیث بمثل معنی حدیث عقیل عن الزہری غیر انہ قال ثم قام
علی رضی اللہ تعالی عنہ فعظم من حق ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ وذکر
فضیلتہ وسابقتہ ثم مضی الی ابی بکر فبایعہ فاقبل الناس الی علی رضی
اللہ تعالی عنہ فقالوا اصبت واحسنت فکان الناس قریبا الی علی رضی اللہ
تعالی عنہ حین قارب الامر المعروف ترجمہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت عباس دونون حضرت ابوبکر صدیق کے
پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال مین سے اور وہ اوس وقت مین طلب

طلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسی اوپر گذری اس میں یہ ہے کہ پہر حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی بڑائی بیان کی اور اون کی فضیلت اور سبقت
اسلام کا ذکر کیا پہر ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے اور اون سے بیعت کی اوسوقت لوگ حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ کیطرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اسوقت سے لوگ اون
کے طرفدار ہو گئے جب سے اونہوں نے وجہی بات کو مان لیا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ ان فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا بنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سألت ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقسم لہا میراثہا مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما افاء اللہ
علیہ فقال لہا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ قال وعاشت بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ
اشہر وکانت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا تسأل ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ نصیبہا
مما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیبر وفدک وصدقتہ بالمدینۃ فابی
ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ علیہا ذلک وقال لست تارکا شیئا کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یعمل بہ الا عملت بہ انی اخشی ان ترکت شیئا من امرہ ان ازیغ
فاما صدقتہ بالمدینۃ فدفعہا عمر رضی اللہ تعالی عنہ الی علی وعباس رضی
اللہ تعالی عنہما فغلبہ علیہا علی رضی اللہ تعالی عنہ واما خیبر وفدک فامسکہما
عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال ہما صدقۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کانتا لحقوقہ
التی تعروہ ونوائبہ وامرہما الی من ولی الامر قال فہما علی ذلک الی الیوم **ترجمہ**
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ
سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکے سے جو اللہ تعالی نے آپکو دیا تھا حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور

جو میں چھوڑ جاؤں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد صرف چھ مہینے تک زندہ رہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تہیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے
تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈرتا ہوں کہیں گمراہ نہ ہو جاؤں پھر مدینہ کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے اپنے زمانے میں حضرت علی اور عباس کو دیدیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عباس پر غلبہ کیا (یعنی انہی
قبضہ میں رکھا) اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قبضہ میں رکھا اور یہ کہا کہ وہ دونو
صدقہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صرف ہوتے آپ کے حقوق اور کاموں میں جو پیش آتے آپ کو اور
یہ دونوں اوسکے اختیار میں رہیں گے جو حاکم ہو مسلمانوں کا پھر آجتک ایسا ہی رہا (یعنے خیبر اور فدک
ہمیشہ خلیفہ وقت کے قبضہ میں رہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہی اپنے خلافت میں انکو تقسیم نہیں
کیا پس شیعوں کا اعتراض حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق پر لغو ہو گیا) **عن** ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتسم ورثتی دینارا ما ترکت
بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فھو صدقۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث ایک دینار بہی بانٹ نہیں سکتے جو چھوڑ جاؤں
اپنی عورتوں کے خرچ کے بعد اور منتظم کی اجرت کے بعد تو وہ صدقہ ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
جمہور علما کا یہ قول ہے کہ کل انبیا علیہم السلام کا یہی حکم ہے کوئی اُن کا وارث نہیں ہوتا اور حسن بصری
سے یہ منقول ہے کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خاص ہے اس لیے کہ حضرت زکریا علیہ السلام
نے دعا کی یرثنی ویرث من آل یعقوب اور مراد اس سے مال کی وراثت ہے ورنہ اگلی آیت وانی
خفت الموالی من ورائی صحیح نہیں ہوتی کیونکہ موالی کا خوف وراثت نبوت اور علم پر نہیں ہو سکتا اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وورث سلیمان داؤد اور صواب جمہور کا مذہب ہے اور دونوں آیتوں سے مراد وراثت
نبوت ہے اور منتظم سے مراد وہ شخص ہے جو ان مالوں کا بندوبست کرے یا خلیفہ وقت اگر وہ خود انتظام
کرے قاضی عیاض نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال یہ تہے ایک تو سات باغ بنی نضیر کے
جو یہودی کی وصیت کی رو سے آپکے ملک میں آ گئے تہے جب وہ مسلمان ہوا احد کے دن دوسری
وہ زمین جو انصار نے آپ کو دی تیسرے بنی نضیر کا مال جب وہ مدینہ سے نکالے گئے اور بغیر

لڑے بھڑے وہ ہاتھ آیا چوتھا آدھا حصہ فدک کا جو صلح کے رو سے ٹھیرا تھا خیبر کی فتح کے بعد پانچوین تہائی
وادی القری کی چھٹی دو قلعہ خیبر کے وطیح اور سلالم جو صلح سے لیے گئے ساتوین خیبر کے خمس مین
سے حصہ یہ سب آپ کی املاک تھی کسی اور کا حق اوس مین نہ تھا آپ ان مالون کو صرف کرتے اپنے اور
اہل وعیال پر اور مسلمانون کی ضرورتون مین اور ہمیشہ یہ صدقات کے طور پر رہنا چاہیے اور کسی کو انکی
ملک حرام ہے عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی
وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے **بَابُ** كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ
الْحَاضِرِيْنَ غنیمت کا مال کیونکر تقسیم ہوگا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ
سَهْمًا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مال مین سے
دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو **ف** تو سوار کے تین حصے ہوئے اور پیدل کا ایک
حصہ اور یہی قول ہے ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور
اوزاعی اور ثوری اور لیث اور شافعی اور ابو یوسف اور محمد اور احمد اور اسحاق اور ابوعبید اور
ابن جریر اور جمہور علما کا اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سوار کے دو حصے ہین اور پیدل کا ایک
حصہ ہے اور جب کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لاوے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پاویگا جمہور کا بھی خیال
ہے اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور ابو یوسف کے نزدیک دو کا حصہ ملیگا نووی ملخصًا عَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اور اس مین
غنیمت کا ذکر نہین **بَابُ** الْاِمْدَادِ بِالْمَلٰٓئِكَةِ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَاِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ
فرشتون کی مدد بدر کی لڑائی مین اور مباح ہونا لوٹ کا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ
وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثُمِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ

آت ما وعدتني اللهم إنك إن تهلك هذه العصابة من أهل الإسلام لا تعبد في
الأرض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه عن منكبيه
فأتاه أبو بكر رضي الله تعالى عنه فأخذ رداءه فألقاه على منكبيه ثم التزمه
من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فإنه سينجز لك ما وعدك فأنزل
الله عز وجل إذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم أني ممدكم بألف من الملائكة مردفين
فأمده الله بالملائكة قال أبو زميل فحدثني ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال بينما
رجل من المسلمين يومئذ يشتد في أثر رجل من المشركين أمامه إذ سمع ضربة
بالسوط فوقه وصوت الفارس فوقه يقول أقدم حيزوم فنظر إلى المشرك أمامه فخر
مستلقيا فنظر إليه فإذا هو قد خطم أنفه وشق وجهه كضربة السوط فاخضر
ذلك أجمع فجاء الأنصاري فحدث ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقت
ذلك من مدد السماء الثالثة فقتلوا يومئذ سبعين وأسروا سبعين قال أبو
زميل قال ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فلما أسروا الأسارى قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما ما ترون في هؤلاء الأسارى
فقال أبو بكر رضي الله تعالى عنه يا نبي الله هم بنو العم والعشيرة أرى أن تأخذ
منهم فدية فتكون لنا قوة على الكفار فعسى الله أن يهديهم للإسلام فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ما ترى يا ابن الخطاب قال قلت لا والله يا رسول الله ما أرى
الذي رأى أبو بكر ولكني أرى أن تمكنا فنضرب أعناقهم فتمكن عليا من
عقيل فيضرب عنقه وتمكني من فلان نسيبا لعمر رضي الله تعالى عنه فأضرب
عنقه فإن هؤلاء أئمة الكفر وصناديدها فهوي رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال أبو بكر ولم يهو ما قلت فلما كان من الغد جئت فإذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم وأبو بكر رضي الله تعالى عنه قاعدين وهما يبكيان قلت يا رسول الله أخبرني
من أي شيء تبكي أنت وصاحبك فإن وجدت بكاء بكيت وإن لم أجد بكاء تباكيت
لبكائكما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أبكي للذي عرض علي أصحابك من أخذهم

الفِدَاء لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ **ترجمہ**

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی، **ف** بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانون نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤن ہے چار منزل پر مدینہ سے ابن قتیبہ رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا بدر کنوان تھا کسیکا اور اوس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوے کا نام ہو گیا ابو الیقظان نے کہا وہ بنی غفار مین سے ایک شخص کا تھا اور بدر کی لڑائی جمعہ کے دن ستر ہوین رمضان المبارک کو ہوئی سنہ ۲ ہجری ہ قدس مین اور حافظ ابن القاسم نے اسناد سے تاریخ دمشق مین روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس اسناد مین کئی شخص ضعیف ہین حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جمعہ کے دن ہوئی اور صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کا دن گرمیون کا دن تھا (نووی) **ف** تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو اونیس تھے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف مونہہ کیا پھر دونون ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا مین قبلہ کیطرف مونہہ کرنا اور ہاتھ پھیلانا مستحب ہے) یا اللہ پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے یا اللہ دے مجھکو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے یا اللہ اگر تو تباہ کر دے گا اس جماعت کو مسلمانون کے تو پھر نہ پوجا جاوے گا تو زمین مین (بلکہ جھاڑ پہاڑ بت پوجے جاوینگے) **ف** اس حدیث سے رد ہو گیا وحدۃ الوجود کا جو سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ جھاڑ پہاڑ بت سب خدا ہین اون کے نزدیک بت کا پوجنا بھی خدا تعالے کا پوجنا ہے **ف** پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے یہانتک کہ آپ کی چادر مبارک مونڈھون سے اوتر گئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور آپ کی چادر مونڈھے پر ڈالدی پھر پیچھے سے لپٹ گئے اور فرمایا اے نبی اللہ تعالے کے بس آپ کی اتنی دعا کافی ہے اب اللہ تعالے پورا کرے گا جو وعدہ کیا آپ سے **ف** اللہ تعالی نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزون مین سے قافلہ کا یا لشکر کا قافلہ تو چلا گیا لیکن لشکر سے مقابلہ ہوا ہر چند آپ کو یقین تھا کہ اللہ تعالے کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانون کی تسلی اور تشفی کے لیے دوبارہ دعا کی **ف** تب اللہ تعالے

سنے یہ آیت اتاری اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ فَاسْتَجَابَ لَکُمْ اخیر تک یعنی جب تم اللہ تعالی سے دعا کرتے تھے اور اُس نے قبول کی دعا تمہاری اور فرمایا مین تمہاری مدد کرونگا ایک ہزار فرشتے سے رگاتار **ف** ہرچند اللہ جل جلالہ کا ایک حکم یا ایک فرشتہ ان سب کافرون کے تباہ کرنے کے لیے کافی تہا پر اُسکو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جنکو اپنی کمی کا رنج تہا خوش ہوجاوین اپنی تعداد بڑہنے سے کیونکہ اب مسلمان فرشتون سمیت ایکہزار تین سو انیس ہوگئے۔ یا پروردگار کو یہ منظور ہوا کہ فرشتے آدمیون کیطرح لڑین اُسی طاقت سے جو آدمی مین ہوتی ہے **ف** پہر اللہ تعالی نے مدد کی آپکی فرشتون سے ابو زمیل نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ اوس روز ایک مسلمان ایک کافر کے پیچہے دوڑ رہا تہا جو اوس کے آگے تہا اتنے مین کوڑے کی آواز اوسکے کان مین آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تہا بڑہ اے حیزوم (حیزوم اوس فرشتے کے گہوڑے کا نام تہا) پہر جو دیکہا تو وہ کافر چت گر پڑا اس مسلمان کے سامنے مسلمان نے جب اوسکو دیکہا تو اُس کی ناک پر نشان تہا اور اُسکا مونہہ پہٹ گیا تہا جیسا کوئی کوڑا مارتا ہے اور وہ سب زہر گیا تہا۔ (کوڑے کی زہر سے) **ف** ابن ہشام نے اپنی سیرت مین باسناد صحیح ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سے اون سے کہا مین اور میرا ایک چچازاد بہائی دونون مشرک تہے بدر کے دن ایک پہاڑ پر چڑہ گئے اس انتظار مین کہ دیکہین کس کی شکست ہوتی ہے تو ہم لوٹنے والون کے ساتہہ شریک ہون ہم پہاڑ پر ہی تہے کہ ایک ابر کا ٹکڑا ہمارے نزدیک آیا اوس مین گہوڑون کی آواز آرہی تہی مین نے سنا ایک کہنے والا کہہ رہا تہا بڑہ حیزوم یہ حال دیکہکر میرے بہائی کا دل دہل گیا اور وہ اوسی جگہ مرگیا مین بہی مرنے کے قریب ہوگیا پر اپنے تئین سنبہالا ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہ سے عبد اللہ بن ابی بکر نے اونہون نے سنا بعض بنی ساعدہ سے اُنہون نے ابو اسید مالک بن ربیعہ سے وہ بدر کی لڑائی مین شریک تہے اون کی آنکہہ جاتی رہی تہی وہ کہتے تہے اگر مین بدر مین ہوتا اور میری بینائی ہوتی تو مین تم کو وہ گہاٹی بتلا دیتا جس مین سے فرشتے نکلے تہے مجہے اس مین کسیطرح کا شک نہین ابن اسحاق نے کہا مجہسے حدیث بیان کی ابو اسحاق بن یسار نے اُنہون نے بنی مازن بن نجار کے کئی آدمیون سے سنا اونہون نے ابو داؤد مازنی سے وہ بدر کی لڑائی مین موجود تہے اُنہون نے کہا مین بدر کے دن ایک مشرک کا پیچہا کر رہا تہا اوس کے مارنے

کے لیے مگر میرے پہنچنے سے پہلے اوسکا سر گر پڑا جب مین نے جانا کہ اُس کو کسی اور شخص نے مارا ابن اسحاق نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جس پر مین تہمت نہین کرتا (یعنے وہ ثقہ تہا) اوس نے سنا مقسم
سے اوس نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے اونہون نے کہا فرشتون کے سر پر بدر کے دن
سفید عمامے تہے جو لٹکے ہوئے تہے پیٹہہ تک اور حنین کے دن سرخ عمامے تہے ابن ہشام نے کہا مجھسے بعض
اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا عمامے تاج ہین عرب کے اور بدر کے دن
فرشتون کے سر پر بہی سفید عمامے تہے پیٹہہ تک لٹکائے ہوئے مگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد
عمامہ تہا انتہے لت پہر وہ سلمان انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ قصہ بیان کیا
آپ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تہی آخر مسلمانون نے اوس دن ستر کافرون کو مارا اور
ستر کو قید کیا ابو زمیل نے کہا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر سے کہا تمہاری کیا راے ہے ان قیدیون کے باب مین ابو بکر نے
کہا اے نبی اللہ کے یہ ہماری برادری کے لوگ ہین اور کنبے والے ہین مین یہ سمجہتا ہون کہ آپ اُن
سے کچھ مال لیکر چہوڑ دیجیے جس سے مسلمانون کو طاقت ہو کافرون سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان
لوگون کو اللہ تعالی ہدایت کرے اسلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری کیا راے ہے
اے خطاب کے بیٹے انہون نے کہا نہین قسم اللہ تعالے کی یا رسول اللہ میری وہ راے نہین ہے جو ابو بکر
صدیق کی راے ہے میری راے یہ ہے کہ آپ اون کو میرے حوالے کیجیے ہم اون کی گردنین مارین تو عقیل
کو حضرت علی کے حوالے کیجیے وہ اون کی گردن مارین اور مجھے میرا فلان عزیز دیجیے مین اوس کی گردن
مارون کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہری ہین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ کی راے پسند آئی اور میری راے پسند نہین آئی جب دوسرا دن ہوا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آیا آپ اور ابو بکر دونون بیٹہے رو رہے تہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ اور آپکے ساتہی کیون
روتے ہین فرمایئے اگر مجھے بہی رونا آوے گا تو روؤن گا ورنہ رونے کی صورت بناؤن گا آپ دونون
کے رونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین روتا ہون اُس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے
ساتہیون کو فدیہ لینے سے میرے سامنے اونکا عذاب لایا گیا اس درخت سے بہی زیادہ نزدیک ایک درخت
تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر اللہ تعالے نے یہ آیت اوتاری مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی

خیبر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دیوے کافروں کا زمین میں **ف** اس
حدیث سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی کم درجہ والے کی رائے بڑے
درجہ والے کی رائے سے بہتر ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر رائے وحی سے نہ تھی مگر
آپ کو اپنی رائے کی غلطی وحی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ رتبہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق تھے ورنہ اپنی رائے کی غلطی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے
آدمیوں کی شکل پر بن سکتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کبھی کبھی دحیہ کلبی کی شکل پر آیا کرتے تھے

باب ربط الاسیر وحبسه وجواز المن علیه قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت چھوڑ دینا جائز ہے

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه یقول بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفة یقال له ثمامة بن اثال سید اهل الیمامة فربطوه بساریة من سواری المسجد فخرج الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ماذا عندك یا ثمامة قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید المال فسل تعط منه ما شئت فترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کان بعد الغد فقال ما عندك یا ثمامة قال ما قلت لك ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت ترید المال فسل تعط منه ما شئت فترکه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی کان من الغد فقال ماذا عندك یا ثمامة فقال عندی ما قلت لك ان تنعم تنعم علی شاکر وان تقتل تقتل ذا دم وان کنت ترید المال فسل تعط منه ما شئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الی نخل قریب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله یا محمد والله ما کان علی الارض وجه ابغض الی من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه کلها الی والله ما کان من دین ابغض الی من دینك فاصبح دینك احب الدین کله الی والله ما کان من بلد ابغض الی من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد کلها الی وان خیلك اخذتنی وانا ارید العمرة فماذا تری فبشره رسول الله صلی الله علیه وسلم وامره ان یعتمر فلما قدم مکة قال له قائل اصبوت فقال لا ولکنی اسلمت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وآله وسلم ولا والله لا یأتیکم من الیمامة

حَبْلَةٍ حَنْطَلَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک
شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی حنیفہ میں سے تھا اور اسکا نام ثمامہ بن اثال تھا وہ سردار تھا یمامہ والوں کا
پھر لوگوں نے اوسکو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ
نکلا کہ قیدی کو باندھنا اور اوسکو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے اور شافعی رحمۃ
اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اجازت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خواہ وہ کتابی ہو یا مشرک
اور عمر بن عبد العزیز اور قتادہ اور مالک کے نزدیک درست نہیں ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی
کو درست ہے مشرک کو درست نہیں اور ہماری دلیل سب کے مقابلہ میں یہ حدیث ہے اور یہ جو اللہ تعالی
نے فرمایا مشرک نجس ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جاویں وہ خاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا جانا درست
نہیں انتہی ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور فرمایا اے ثمامہ تیرے
پاس کیا ہے وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھکو مار ڈالینگے تو ایسے شخص کو مارینگے جو خون
والا ہے ف یعنی اس کا بدلہ اور لوگ لینگے غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو
میری جان کی کوئی پرواہ نکرے بلکہ رئیس ہوں اگر آپ مارینگے تو میرا بدلہ اور لوگ نکالینگے اور
بعضوں نے کہا اسکا معنے یہ ہے کہ اگر آپ مارینگے تو اسکو مارینگے جسکا مارنا درست ہوگیا یعنے
آپ کو اسکا استحقاق حاصل ہے اور بعض روایتوں میں ذا ذم ہے یعنے صاحب حرمت اور عزت کو مارینگے
مگر یہ روایت ضعیف ہے (نووی) ف اور اگر آپ احسان کرینگے تو ایسے شخص پر احسان کرینگے
جو شکر گذاری کرے گا اور جو آپ روپیہ چاہتے ہیں تو مانگیے جو آپ چاہیں گے ملیگا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیرے
پاس اے ثمامہ اوس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کروگے تو احسان ماننے
والے پر کروگے اگر مار ڈالوگے تو اچھی عزت والے کو مار ڈالوگے اگر روپیہ چاہتے ہو تو جتنا مانگو ملیگا
پھر آپنے اوس کو رہنے دیا اوسیطرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیرے پاس کیا ہے اے
ثمامہ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گذار رہوں گا مارتے ہو
تو مارو لیکن میرا خون جانیوالا نہیں مال چاہتے ہو تو جتنا مانگو دوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ثمامہ کو وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کیطرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) قسم خدا کی تم سے زیادہ کسیکا مونہہ میرے نزدیک برا نہ تہا اور اب تمہارے مونہہ سے زیادہ کسی کا مونہہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا تعالے کی آپکے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برا نہ تہا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپکے شہر سے زیادہ مجھے برا نہ معلوم ہوتا تہا اب آپکا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپکے سواروں نے مجھکو پکڑ لیا مین عمرے کو جاتا تہا اب کیا کرون فرمایے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا جب وہ مکہ پہنچا تو لوگون نے کہا تو نے دین بدل ڈالا اوس نے کہا نہین بلکہ مین مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قسم خدا کی یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا تم تک نہ پہونچیگا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دیوین **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہونا چاہے تو فوراً مسلمان ہو جاوے غسل کے لیے دیر نہ کرے اور کسی کو درست نہین ہے کہ اوسکو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جاوے پہر غسل کرے اور غسل واجب ہے اگر کفر کیحالت مین وہ جنب ہوا ہو اگرچہ غسل بہی کر چکا ہو اور بعضون کے نزدیک اگر غسل کر چکا ہو کفر مین تو غسل واجب نہین اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال مین غسل واجب نہین اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جاوے گا جیسے گناہ ساقط ہو جاتے ہین اور اسپر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالاجماع اور حدث کا اثر اسلام سے ساقط نہین ہوتا اور اگر وہ کفر کی حالت مین جنب ہی نہ ہوا ہو تو غسل مستحب ہے اور امام احمد کے نزدیک وجب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز تک ثمامہ کو ٹالا تاکہ اسکے دل مین اسلام کی محبت پیدا ہو جاوے اور وہ خوب غور کر لیوے اور عمرہ کا حکم اُسکے لیے استحباباً دیا نہ وجوباً انتہے مختصراً **عن** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ یہودیون کو ملک حجاز سے نکالدینا **عن**

اَبِی ہُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ اَنَّہٗ قَالَ بَینَا نَحنُ فِی المَسجِدِ اِذ خَرَجَ اِلَینَا رَسُولُ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انطَلِقُوا اِلیٰ یَہُودَ فَخَرَجنَا مَعَہٗ حَتّٰی جِئنَاھُم فَقَامَ
رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَنَادَاھُم فَقَالَ یَا مَعشَرَ یَہُودَ اَسلِمُوا تَسلَمُوا فَقَالُوا
قَد بَلَّغتَ یَا اَبَا القَاسِمِ فَقَالَ لَھُم رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ اُرِیدُ اَسلِمُوا
تَسلَمُوا فَقَالُوا قَد بَلَّغتَ یَا اَبَا القَاسِمِ فَقَالَ لَھُم رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ
اُرِیدُ فَقَالَ لَھُمُ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ اعلَمُوا اَنَّمَا الاَرضُ لِلّٰہِ وَرَسُولِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
وَاِنِّی اُرِیدُ اَن اُجلِیَکُم مِّن ھٰذِہِ الاَرضِ فَمَن وَّجَدَ مِنکُم بِمَالِہٖ شَیئًا فَلیَبِعہُ
وَاِلَّا فَاعلَمُوا اَنَّ الاَرضَ لِلّٰہِ وَرَسُولِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی ہم مسجد مین بیٹھے تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور
فرمایا یہودیون کے پاس چلو پہر ہم آپ کے ساتھ گئے یہانتک کہ یہود کے پاس پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہڑے ہوئے اور اُنکو پکارا اور فرمایا اے لوگو یہود کے مسلمان ہوجاؤ اُنہون نے کہا آپ نے
پیام پہنچادیا اللہ تعالی کا اے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون
پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہود مسلمان ہوجاؤ وہ کہنے لگے آپنے پہنچادیا اے
ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین یہی چاہتا ہون (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہونچ
جانے کا) پہر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اوس کے رسول کی ہے اور
مین چاہتا ہون کہ تم کو اس ملک سے باہر نکالون تو جو شخص اپنے مال کو بیچ سکے وہ بیچ ڈالے اور نہین تو
یہ سمجہ لو کہ زمین اللہ اور اسکے رسول کی ہے عَن ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنھُمَا اَنَّ یَہُودَ
بَنِی النَّضِیرِ وَقُرَیظَۃَ حَارَبُوا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَجلیٰ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ بَنِی النَّضِیرِ وَاَقَرَّ قُرَیظَۃَ وَمَنَّ عَلَیھِم حَتّٰی حَارَبَت قُرَیظَۃُ بَعدَ ذٰلِکَ فَقَتَلَ
رِجَالَھُم وَقَسَمَ نِسَاءَھُم وَاَولَادَھُم وَاَموَالَھُم بَینَ المُسلِمِینَ اِلَّا بَعضَھُم لَحِقُوا بِرَسُولِ
اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَھُم فَاَسلَمُوا وَاَجلیٰ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ
یَہُودَ المَدِینَۃِ کُلَّھُم بَنِی قَینُقَاعَ وَھُم قَومُ عَبدِ اللہِ بنِ سَلَامٍ وَیَہُودَ بَنِی حَارِثَۃَ
وَکُلَّ یَہُودِیٍّ کَانَ بِالمَدِینَۃِ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ یہود بنی نضیر

اور قریظہ کے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور
قریظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ اونپر احسان کیا پھر قریظہ اُس کے بعد لڑے (اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے دغا بازی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے تو آپ نے اُن کے مردوں کو مار ڈالا
اور اُن کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مل گئے تھے آپ نے انکو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدینہ سے یہود کو بالکل بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور سوا ایک یہودی کی
کو جو مدینہ میں تھا عن موسیٰ بھذا الاسناد ھذا الحدیث وحدیث ابن جریج
اکثر واتم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاخرجن الیھود والنصاریٰ من
جزیرۃ العرب حتی لا ادع الا مسلما ترجمہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کی جزیرہ
سے ف جزیرہ اوسکو کہتے ہیں جسکو چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے تین طرف سمندر
ہے اس لیے بصورت جزیرہ ہے ف یہانتک کہ نہیں رہنے دوں گا اوس میں مگر مسلمان کو
ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا ذمی کافر جب عہد توڑ ڈالیں تو وہ حربی ہو جاتے ہیں اور
امام کو اختیار ہے اون میں سے جسکو چاہے قید کرے اور جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور چھوڑ
کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جاوے گا انتہے عن ابی الزبیر بھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا باب جواز قتال من نقض العھد وجواز انزال اھل الحصن
علی حکم حاکم عدل اھل للحکم جو عہد توڑ ڈالے اوسکو مارنا درست ہے اور قلعہ والوں
کو کسی عادل شخص کے فیصلہ پر اتارنا درست ہے ۔ عن ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال نزل اھل قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ فارسل رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی سعد فاتاہ علی حمار فلما دنا قریبا من المسجد قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیدکم او خیرکم ثم قال ان ھؤلاء نزلوا علی
حکمک قال تقتل مقاتلتھم وتسبی ذریتھم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قضیت بحکم اللہ وربما قال قضیت بحکم الملک ولم یذکر ابن مثنی وربما قال قضیت بحکم الملک **ترجمہ** حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اوترے **ف** قریظہ حلیف تھے اوس کے اور اوس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جب قریظہ نے جنگ خندق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دغا کی اور کافرون کے شریک ہوکر مسلمانون کو مارا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جنگ کے ختم ہوجانے پر بنی قریظہ کا محاصرہ کیا وہ ایک قلعہ مین تھے جب انکو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ ہمارے حق مین کردین وہ ہم کو منظور ہے نووی نے کہا اس حدیث سے پنچایت کا ثبوت نکلتا ہے جسکو تحکیم کہتے ہین اور یہ باتفاق اہل اسلام درست ہے سوا خوارج کے اور جب حکم فیصلہ کردیوے تو اُس کا حکم لازم ہے اب امام کو یا جن لوگون نے اوسکو حکم کیا اوس کے فیصلہ سے پہرنا درست نہین البتہ حکم سے پہلے پہر سکتے ہین انتہی **ف** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا وہ ایک گدہے پر سوار ہوکر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کیطرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کیطرف **ف** اسلیے کہ سعد زخمی تھے اور بغیر امداد کے اُنکا گدہے پر سے اوترنا دشوار تہا اور یہ قیام تعظیم کے لیے نہ تہا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہڑے ہو جیسے عجم کے لوگ کہڑے ہوا کرتے ہین نووی نے کہا کہ جمہور علماء نے اسکو قیام تعظیمی پر محمول کیا ہے اور انہون نے کہا ہے کہ علماء اور فضلا کی تعظیم کے لیے کہڑے ہونا مستحب ہے وہ آدین مستحب ہی قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ وہ قیام نہین ہے جو منع ہے بلکہ منع وہ قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹہا ہوا ور لوگ اوسکے سامنے کہڑے رہین جب تک وہ بیٹہا رہے (جیسے ہند کے امیرون کے دربار مین ہوتا ہے) نووی نے کہا اگر آنے والا صاحب فضیلت ہو تو اوسکے لیے کہڑا ہونا مستحب ہے اور اس باب مین کئی حدیثین آئی ہین اور اسکی ممانعت مین کوئی صریح حدیث صحیح نہین ہوئی اور مین نے اس مسئلہ کو الگ ایک رسالہ مین بیان کیا ہے انتہی مختصراً **ف** پہر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریظہ کے تمہارے فیصلہ پر اوترے ہین (قلعہ سے) سعد نے کہا تو جو لڑائی کے لائق ہین اون کو تو قتل کیجیے اور اُن کے بچون اور عورتون کو قید کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بادشاہ (خدا) کے حکم کے موافق

یا فرشتے (حضرت جبرئیل) کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کیطرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيْثِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ ترجمہ شعبہ سے ایسی مثل مروی ہے اور انہی اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بادشاہ کے حکم پر فیصلہ کیا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اُخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيْهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو خندق کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرقہ (اوس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیر مارا اونکی اکحل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور بیمار کا رہنا درست ہے) وہیں نزدیک سے اون کو پوچھ لیتے جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو ہتھیار رکھدیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام آپ کے پاس آئے اپنا سر جھٹکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے ہتھیار اتار ڈالے اور ہمنے تو قسم خدا کی ہتھیار نہیں رکھے چلو اون کیطرف آپنے فرمایا کدہر اونہوں نے اشارہ کیا بنی قریظہ کیطرف پھر لڑے اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ قلعہ سے اترے آپکے فیصلہ پر راضی ہوکر آپنے اون کا فیصلہ سعد پر رکھا (کیونکہ وہ حلیف تھے سعد کے) سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ اون میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی بنیں اور اون کے مال تقسیم ہو جاویں **عَنْ** هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبِيْ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ ہشام رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے باپ (عروہ) سے سنا اونہون نے کہا مجھے خبر پہونچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا تو نے بنی قریظہ کے باب مین وہ حکم دیا جو اللہ عز وجل کا حکم تھا

عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِيْ اُجَاهِدْهُمْ فِيْكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَاْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا اونہون نے دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے تیری راہ مین جہاد کرنے سے ان لوگون کے ساتھ جنہون نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہین ہے یا اللہ اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زندہ رکھ مین اون سے جہاد کرون گا یا اللہ مین سمجھتا ہون کہ ہماری اون کی لڑائی تو نے ختم کردی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھولدے اور میری موت اوسی مین کر (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہین ہے جو منع ہے) پھر وہ زخم بہنے لگا ہنسلی کے مقام سے یا گردن سے یا اوسی رات کو بہنے لگا (یہ جب ہے کہ حدیث مین من لیلتہ ہو قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے) اور لوگ نہین ڈرے مگر مسجد مین اون کے ساتھ ایک خیمہ تھا بنی غفار کا خون اوس طرف بہنے لگا تب وہ بولے اے خیمہ والو یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے آخر اوسی زخم مین مرے (اور اللہ تعالی نے شہادت دی)

عن هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَتْ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ ؎

اَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ — فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ

لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ — غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ

تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيْهَا — وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ

وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ اَبُوْ حُبَابٍ — اَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيْرُوْا

وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا — كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُوْرُ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ زخم اوسی رات کو جاری ہو گیا اور جاری رہا یہانتک کہ وہ مر گئے اتنا زیادہ ہے کہ شاعر نے اسی باب میں یہ شعر کہے ہیں اونکا ترجمہ یہ ہے اے سعد بیٹے معاذ کے قریظہ اور نضیر کیا ہوئے قسم تیری عمر کی کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اوٹھا رہے ہو خاموش رہے اوس جو صفا رہے قریظہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور قوم کی ہانڈی (یعنے خزرج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے اوبل رہی ہے نیک نفس ابو حباب (عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی قینقاع کے یہود کی سفارش کی اور آپ نے اوسکی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے ٹہیرے رہو قینقاع والو اور ست جاؤ حالانکہ وہ لوگ شہر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میطان (ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پتھر ذلیل ہیں۔ غرض اس سے یہ ہے کہ سعد بنی قریظہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور اونکو بچاویں

باب الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهَمِّ الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ جہاد پر جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں تو کس کو پہلے کرنا

عن عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے جب آپ غزوہ احزاب سے لوٹے تو آپکے منادی نے پکارا کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے بعض لوگ ڈرے ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے اونہوں نے وہاں پہونچنے سے پہلے پڑھ لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑہیں گے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے پہر آپ دونوں گروہوں میں کسی گروہ پر خفا نہیں ہوئے **ف** نووی نے کہا ایک روایت میں عصر کا ذکر ہے اور جمع یوں ہے کہ یہ حکم ظہر کا وقت آجانے کے بعد دیا اسوقت بعض لوگ ظہر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے نہیں پڑھا تھا اون کو حکم ہوا ظہر بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے اون کو یہ حکم ہوا کہ عصر کی نماز وہاں پہونچکر پڑھیں واللہ اعلم

باب رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِينَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوحِ انصار نے جو مہاجرین کو دیا تہا وہ انکو واپس ہونا جب اللہ تعالے نے غنی کر دیا مہاجرین کو

عن أَنَسٍ

ابن مالك رضي الله تعالى عنه قال لما قدم المهاجرون من مكة المدينة قدموا وليس بأيديهم
شيء وكان الأنصار أهل الأرض والعقار فقاسمهم الأنصار على أن أعطوهم أنصاف ثمار
أموالهم كل عام ويكفونهم العمل والمؤنة وكانت أم أنس بن مالك رضي الله تعالى عنها وهي تدعى
أم سليم وكانت أم عبد الله بن أبي طلحة كان أخا لأنس لأمه وكانت أعطت أم أنس رسول
الله صلى الله عليه وسلم عذاقا لها فأعطاها رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مولاته
أم أسامة بن زيد قال ابن شهاب فأخبرني أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم لما فرغ من قتال أهل خيبر وانصرف إلى المدينة رد المهاجرون إلى
الأنصار منائحهم التي كانوا منحوهم من ثمارهم قال فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم
إلى أمي عذاقها وأعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم أم أيمن مكانهن من حائطه قال
ابن شهاب وكان من شأن أم أيمن أم أسامة بن زيد أنها كانت وصيفة لعبد الله بن عبد المطلب
وكانت من الحبشة فلما ولدت آمنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ما توفي أبوه فكانت
أم أيمن تحضنه حتى كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فأعتقها ثم أنكحها زيد بن حارثة
ثم توفيت بعد ما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمسة أشهر ترجمہ انس بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے اور انصار کے پاس
زمین تھی اور درخت تھے (یعنے کھیت بھی تھے اور باغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس
طور سے کہ آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے ف یعنی مساقاۃ کے طور پر اور بعضوں
نے بغیر محنت کے یوں ہی قبول کر لیا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ثابت ہوئی کہ انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں
کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلهم
یحبون من هاجر الیهم اخیر تک ف انس بن مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن
ابی طلحہ کی بھی ماں تھیں جو انس کے مادری بھائی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ایک درخت
دیا کھجور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی لونڈی تھیں آزاد کی ہوئی اور ماں تھیں
اسامہ بن زید کی (اس سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو ہبہ کیا تھا اور جو صرف میوہ کھانے کو
دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے دیتے) پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

اور جب مہاجرین ہوے تو مہاجرین نے انصار کو اون کی دی ہوئی چیزین پہیر دین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی
میری ماں کو اون کا درخت پہیر دیا ابن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تہین وہ لونڈی تہین
حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی (جو والد ماجد تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ حبش کی تہین
جب آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ
کو کہلاتین یہانتک کہ آپ بڑے ہوے تب آپ نے انکو آزاد کر دیا پہر اُن کا نکاح زید بن حارثہ سے پڑہا دیا اور
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد پانچ مہینے مر گئین عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّ
رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَنَّ الرَّجُلَ کَانَ یَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ
مِنْ اَرْضِہٖ حَتّٰی فُتِحَتْ عَلَیْہِ قُرَیْظَۃُ وَالنَّضِیْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِکَ یَرُدُّ عَلَیْہِ مَا کَانَ اَعْطَاہُ قَالَ
اَنَسٌ وَاِنَّ اَہْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ اٰتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْئَلَہٗ مَا کَانَ اَہْلُہٗ اَعْطَوْہُ
اَوْ بَعْضَہٗ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاہُ اُمَّ اَیْمَنَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْہِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَیْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَا یُعْطِیْکَہُنَّ
وَقَدْ اَعْطَانِیْہِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ اَیْمَنَ اُتْرُکِیْہِ وَلَکِ کَذَا وَکَذَا
وَتَقُوْلُ کَلَّا وَالَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ کَذَا حَتّٰی اَعْطَاہَا عَشَرَۃَ اَمْثَالِہٖ
اَوْ قَرِیْبًا مِنْ عَشَرَۃِ اَمْثَالِہٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہانتک کہ اللہ تعالی نے فتح
کیا قریظہ اور نضیر کو آپ نے شروع کیا پہیرنا ہر ایک کو جو دیا تہا اور میرے انس سے کہا میرے لوگون نے مجہے
بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہ آپ سے مانگون وہ جو میرے لوگون نے آپ کو دیا تہا سب یا تہوڑا اُس
مین سے اور رسول اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دیدیا تہا مین آپ پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجہے دیدیا اتنے مین
ام ایمن آئی اور اُس نے کپڑا میرے گلے مین ڈالا اور کہنے لگی قسم اللہ تعالی کی ہم تو وہ تجہے نہ دینگے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ام ایمن دیدے اوسکو اور مین تجہے یہ یہ دونگا وہ یہی کہتی تہی ہرگز نہ
دونگی قسم اللہ تعالی کی جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے آپ فرماتے تہے چہوڑ دے مین تجہے یہ دونگا
یہ دونگا یہانتک کہ آپ نے ام ایمن کو اُس مال کا دس گنا یا دس گنے کے قریب دیا **باب** جَوَازِ
الْاَکْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِیْمَۃِ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ غنیمت کے مال مین اگر کہانا ہو تو

اُسکا کھانا درست ہے دار الحرب میں عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَسِّمًا ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے میں نے ایک تھیلی پائی چربی کی خیبر کے دن میں نے اسکو دبا لیا اور کہنے لگا اس میں سے تو میں آج کسی کو نہ دونگا پھر مڑکر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ سنکر) تبسم فرما رہے تھے ف میرے اس کہنے پر قاضی عیاض نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ اہل حرب کا کھانا کھا لینا درست ہے جبتک مسلمان دار الحرب میں ہوں بقدر حاجت کے خواہ امام سے اذن لیا ہو یا نہ لیا ہو مگر زہری کے نزدیک اذن لینا ضرور ہے مگر بیچنا کسی کے نزدیک درست نہیں اگر بیچے تو اوسکی قیمت غنیمت کے مال میں شریک ہوگی اسیطرح جانور پر سواری کرنا کپڑے پہننا ہتیار سے کام لینا لڑائی میں درست ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب جس جانور کو کاٹیں اوسکی چربی کھانا درست ہے گو چربی یہود پر حرام تھی اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علماء کا اور اشہب اور ابن قاسم اور بعض حنابلہ کے نزدیک حرام ہے اور یہ بھی نکلا کہ اہل کتاب کے ذبیحے درست ہیں اور اسپر اجماع ہے اہل اسلام کا سوا شیعہ کے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہر طرح اون کا ذبیحہ درست ہے خواہ وہ بسم اللہ کہیں یا نہ کہیں اور بعضوں کے نزدیک بسم اللہ کہنا ضرور ہے لیکن اگر وہ مسیح کے نام پر کاٹیں یا کسی گرجا کے تو وہ حلال نہ ہوگا ہمارے نزدیک اور یہی قول ہے جمہور کا (نووی) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيْهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِاٰخُذَهٗ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ترجمہ عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک تھیلی جس میں کھانا تھا اور چربی بھی تھی خیبر کے روز ہماری طرف پھینکی میں دوڑا اوس کے لینے کو پھر جو دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں میں شرم کی آپ سے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ مَلِكِ الشَّامِ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا بیان جو آپنے شام کے بادشاہ ہرقل کو لکھا تھا اسلام لانے کے لیے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَهٗ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيْهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَ

وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللَّهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ

أَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيْلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُوْلُ فِيْهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّهُ أَنَّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّيْ أَعْلَمُ أَنِّيْ أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهٖ فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِيْ كَبْشَةَ أَنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے اونسے منہ در منہ بیان کیا کہ مین اوس مدت مین جو بیچ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین ٹھیری تھی (یعنے صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ ہجری مین ہوئی) روانہ ہوا مین شام کے ملک مین تھا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب پہنچی ہرقل کو یعنے روم کے بادشاہ کو **ف** ہرقل بکسرہا وفتح را وسکون قاف نام تھا بادشاہ روم کا اور خطاب اوس کا قیصر ہے اور بعضون نے ہرقل بکسر ہا وسکون را وکسر قاف پڑہا ہے اور جوہری نے صحاح مین یہی نقل کیا ہے **ف** اور دحیہ کلبی وہ کتاب لیکر آئے تہے اونہون نے بصرے کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہرقل کو دی **ف** بصری بضم با ایک شہر ہے درمیان شام اور حجاز کے **ف**

ہرقل نے کہا بیان کرو کہ ہے اُس شخص کی قوم کا جو پیغمبری کا دعوی کرتا ہے لوگون نے کہا ہان ابوسفیان نے
کہا تو مین بلایا گیا اور بہی چند آدمی تہے قریش کے ہم ہرقل کے پاس پہنچے اوسنے ہمکو اپنے سامنے بٹہلایا اور
پوچہا تم مین سے کون رشتہ مین زیادہ نزدیک ہے اُس شخص سے جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے ابوسفیان نے کہا
مین ر یہ ہرقل نے اسواسطے دریافت کیا کہ جو نسب مین زیادہ نزدیک ہوگا وہ بہ نسبت دوسرون کے آپکا حال
زیادہ جانتا ہوگا) پہر مجہے ہرقل کے سامنے بٹہلایا اور میری ساتہیون کو میرے پیچہے بٹہلایا بعد اوسکے اپنے ترجمان
کو بلایا (جو زبان دوسرے ملک کی لوگون کی بادشاہ کو سمجہاتا ہے) اور اُس سے کہا ان لوگون سے کہہ کہ مین اس
شخص سے (یعنے ابوسفیان سے) اُس شخص کا حال پوچہونگا جو اپنے تئین پیغمبر کہتا ہے پہر اگر وہ جہوٹ
بولے تو تم اسکا جہوٹ بیان کر دینا ابوسفیان نے کہا قسم اللہ تعالے کی اگر مجہے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ لوگ میرا جہوٹ
بیان کرینگے (اور میری ذلت ہوگی) تو مین جہوٹ بولتا (کیونکہ مجہے آپ سے عداوت تہی) پہر ہرقل نے اپنے
ترجمان سے کہا اس سے پوچہہ کہ اُس شخص کا (یعنے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) حسب کیسا ہے (یعنے خاندان)
ابوسفیان نے کہا مین نے کہا اون کا حسب تو ہم مین بہت عمدہ ہے ہرقل نے کہا اون کے باپ دادا مین کوئی
بادشاہ ہوا ہے مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا کبہی تم نے اون کو جہوٹ بولتے سُنا اس دعوی سے پہلے
(یعنے نبوت کی دعوی سے) مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا اچہا اُنکی پیروی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے
ہین یا غریب لوگ مین نے کہا غریب لوگ ہرقل نے کہا اون کے تابعدار بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین مین نے کہا بڑہتے جاتے ہین ہرقل نے کہا اون کے تابعدارون مین سے کوئی اون کے دین مین
آکر پہر اس دین کو برا جانکر پہر جاتا ہے یا نہین مین نے کہا نہین ہرقل نے کہا تم نے اون سے لڑائی بہی
کی ہے مین نے کہا ہان ہرقل نے کہا اون سے تم سے کیونکر لڑائی ہوتی ہے (یعنی کون غالب رہتا
ہے) مین نے کہا ہماری اون کی لڑائی ڈولون کیطرح کبہی ادہر کبہی ادہر ہوتی ہے جیسے کنوے
سے ڈول پانی کہینچنے مین ایک ادہر آتا ہے اور ایک ودہر اور اسیطرح لڑائی مین کبہی ہماری فتح
ہوتی ہے کبہی اون کی فتح ہوتی ہے) وہ ہمارا نقصان کرتے ہین ہم اون کا نقصان کرتے ہین
ہرقل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہین مین نے کہا نہین پہر اب ایک مدت کیلیے ہمارے اون کے اقرار ہوا
ہے دیکہیے وہ اس مین کیا کرتے ہین (یعنے آیندہ شاید عہدشکنی کرین) ابوسفیان نے کہا قسم
خدا کی مجہے اور کسی بات مین اپنی طرف سے کوئی فقرہ لگانے کا موقعہ نہین ملا سوا اس بات کی (تو اس مین

مین نے عداوت کی راہ سی اتنا بڑہا دیا کہ یہہ جو صلح کی مدت اب ٹھہری ہے شاید اس مین وہ دغا کرین) ہرقل نے
کہا اون سے پہلی بہی (اون کے قوم یا ملک مین) کسی نے پیغمبری کا دعوی کیا تہا مین نے کہا نہین تب ہرقل
نے اپنے ترجمان سی کہا تم اس شخص سی یعنے ابوسفیان سے کہو مین نے تجہسے اون کا حسب اور نسب پوچہا تو تو نے
کہا کہ اونکا حسب بہت عمدہ ہے اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ ہے وہ ہمیشہ اپنی قوم کے عمدہ خاندان مین پیدا ہوتے
ہین پہر مین نے تجہہ سی پوچہا کہ اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ گذرا ہے تو نے کہا نہین یہ اسلیے مین نے
پوچہا کہ اگر اون کے باپ دادون مین کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ گمان ہوسکتا کہ وہ اپنی بزرگون کی سلطنت
چاہتے ہین اور مین نے تجہ سے پوچہا کہ اون کی پیروی کرنے والے بڑے لوگ ہین یا غریب لوگ تو تو نے کہا
غریب لوگ اور ہمیشہ (پہلے پہل) پیغمبرون کی پیروی غریب لوگ ہی کرتے ہین (کیونکہ بڑے آدمیون کو کسی
کی اطاعت کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور غریبون کو نہین آتی) اور مین نے تجہہ سے پوچہا کہ نبوت کے دعوے
سے پہلے تم نے کبہی اون کا جہوٹ دیکہا ہی تو نے کہا نہین اس سی مین نے یہ نکالا کہ جب وہ لوگون پر طوفان
نہین باندہتے تو اللہ جل جلالہ پر کیون طوفان جوڑنے لگے (جہوٹا دعوی کرکے) اور مین نے تجہہ سی پوچہا
کوئی اون کے دین مین آنے کے بعد پہر اوسکو برا سمجہ کر پہر جاتا ہے تو نے کہا نہین اور ایمان کا یہی حال ہی
جب دل مین آتا ہے تو خوشی سما جاتی ہے اور مین نے تجہہ سے پوچہا اون کے پیرو بڑہتے جاتے ہین یا کم ہوتے جاتے
ہین تو نے کہا وہ بڑہتے جاتے ہین اور یہی ایمان کا حال ہے اوسوقت تک کہ پورا ہو (پہر کمال کے بعد اگر گہٹے
تو قباحت نہین) اور مین نے تجہہ سے پوچہا تم اون سے لڑے ہو تو نے کہا ہم لڑے ہین اور ہمارے اون کی
لڑائی برابر کی ہے ڈول کیطرح کبہی ادہر کبہی ادہر تم اونکا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہین
اور اسیطرح آزمایش ہوتی ہے پیغمبرون کی (تاکہ اون کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور اون کے پیروکارون کے درجے
بڑہین) پہر اخیر مین وہی غالب آتے ہین اور مین نے تجہہ سی پوچہا وہ دغا کرتے ہین تو نے کہا وہ دغا نہین
کرتے اور یہی حال ہے پیغمبرون کا وہ دغا نہین کرتے (یعنے عہد شکنی) اور مین نے تجہہ سی پوچہا اون سے پہلے
بہی کسی نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو نے کہا نہین یہ مین نے اس لیے پوچہا کہ اگر اون سے پہلے کسی نے یہ دعوے
کیا ہوتا تو گمان ہوتا کہ اوس شخص نے بہی اوسکی پیروی کی ہے پہر ہرقل نے کہا وہ تم کو کن باتون کا حکم
کرتے ہین مینے کہا وہ حکم کرتے ہین .... نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور ناتے
والون سے سلوک کرنے کا اور بری باتون سی بچنے کا ہرقل نے کہا اگر اون کا یہی حال ہی جو تم نے بیان

کیا تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور مین جانتا تہا اگلی کتابون کو پڑہکر کہ یہ پیغمبر پیدا ہونگے لیکن مجہکو یہ خیال
نہ تہا کہ وہ تم لوگون مین پیدا ہون گے **ف** بلکہ یہ خیال تہا کہ شاید بنی اسرائیل مین پیدا ہون جیسے اگلے
پیغمبر بہت سے بنی اسرائیل مین ہوچکے یا شام کے ملک مین پیدا ہون یا اور کسی دولتمند ذی علم قوم مین اس
زمانہ مین عرب کے قوم نہ مالدار تہی نہ ذی علم اور دوسری قومین عرب کے لوگون کو عزت کی نگاہ سے نہین دیکہتی تہین
اون کو سوا لوٹنے آپس مین لڑنے جہگڑنے کے اور کوئی شغل نہ تہا آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو
دکہلانا چاہا اور ایسے قوم مین آپ کو پیدا کیا جہان گمان بہی نہ تہا یہ بہی ایک بڑی دلیل ہے آپکے نبوت
کی اور ایک بڑی نشانی ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کی **ف** اور اگر مین یہ سمجہتا کہ مین اون تک پہنچ
جاؤن گا تو مین اون سے ملنا پسند کرتا بخاری کی روایت مین ہے کہ مین کسیطرح بہی ملتا محنت مشقت
اٹہاکر **ف** یعنی لوگ مجہکو جانے نہ دینگے بلکہ ایسا قصد کرتے ہی مجہے روکین گے اور میرے مارنے
کے فکر مین ہون گے ورنہ مین ضرور جاتا اور آپ سے ملتا نووی نے کہا یہ عذر اسکا درست نہ تہا بلکہ اوس نے
سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا **ف** اور جو مین اون کے پاس ہوتا
تو اون کے پاؤن دہوتا اور البتہ اون کی حکومت یہانتک آجاویگی جہان اب میرے دونون پاؤن ہین پہر ہرقل
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور اوسکو پڑہا اوس مین یہ لکہا تہا شروع اللہ تعالیٰ کے
نام سے جو بڑا رحم والا ہے مہربان محمد اللہ کے رسول کیطرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو رئیس ہے روم کا ۔
ف نووی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتین نکلتی ہین ایک تو کافرون کو اسلام کیطرف بلانا
لڑائی سے پہلے اور یہ واجب ہے اگر انکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اور جو پہونچ گئی ہو تو وہ مستحب ہے دوسرے
یہ کہ خبر واحد پر عمل واجب ہے اس لیے کہ دحیہ ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تہے اور اسپر اجماع ہے
تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کرنا بسم اللہ سے مستحب ہے اور حمد الٰہی سے بہی ذکر الٰہی مراد ہے چوتہی یہ کہ خط مین
پہلے کاتب کا نام لکہنا پہر مکتوب الیہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ مین اختلاف ہے لیکن اکثر علما کا یہی قول ہے
کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکہنا مستحب ہے اور ایک جماعت نے پہلے مکتوب الیہ کا نام بہی لکہنے کی اجازت دی ہے اور
زید بن ثابت نے معاویہ کے خط مین پہلے معاویہ کا نام لکہا تہا اور لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام یون لکہے الیٰ فلان
اور القاب مین افراط تفریط نہ کرے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو صرف روم کا رئیس لکہا اور
زیادہ مبالغہ اوسکی تعریف مین نہین کیا ۔ انتہے مختصرا **ف** سلام اوس شخص پر جو پیروی کرے

ہدایت کی **ف** یہ آپنے طریقہ سکہلایا اپنی امت کو کہ کافرون پر اسطور سے سلام کرین تاکہ درحقیقت انپر
سلام نہ ہو اور انکو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس مین کفار اور مسلمان دونون موجود ہون اور دونون کوئی
مسلمان آدمی تو یون ہی کہے سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی **ف** بعد اسکے مین تجہہ کو دعوت دیتا ہون
اسلام کی دعوت مسلمان ہو تو سلامت رہیگا یعنے تیری حکومت اور دولت اور جان اور عزت سب محفوظ
رہیگی مسلمان ہوجا اسہ تجہے دوہرا ثواب دیگا اگر تو نہ مانے تو تجہ پر وبال ہوگا اریسیین کا **ف**
بخاری کی روایت مین یریسیین ہے اور اسکے معنے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین مراد ان سے کاشتکار
اور رعایا ہین یعنے اگر تو مسلمان نہ ہوگا تو تیری رعیت بہی مسلمان نہ ہون گے اور انسب کا گناہ بہی تیرے
اوپر پڑیگا اور بیہقی کی روایت مین صاف اکارین کا لفظ موجود ہے جسکے معنی یہی ہین زراعتین کرنیوالے
بعضون نے کہا مراد یہود اور نصاری ہین جو پیرو ہین عبد اللہ بن اریس کے اور اروسیہ (یا روسیہ) اسیطرف
منسوب ہین بعض کہتے ہین اریسیین سے مراد وہ بادشاہ ہین جو لوگون کو غلط مذہب کیطرف بلاتے ہین
بعض کہتے ہین اریسیین بنی اسرائیل مین وہ لوگ تہے جنہون نے اپنے پیغمبر کو مار ڈالا تہا واللہ اعلم۔
(نووی مع زیادۃ) **ف** اے کتاب والو مان لو ایک بات کو جو سیدہی اور صاف ہے ہمارے اور
تمہارے درمیان کی کہ بندگی نہ کرین سوا اللہ تعالی کے کسی اور کی اور شریک نہ ٹہیراوین اسکی کسیکو اخیر آیت
تک جب ہرقل اس خط کے پڑہنے سے فارغ ہوا تو لوگون کی آوازین بلند ہوئین اور بکبک بہت ہوئی اور
ہم باہر کیے گئے ابو سفیان نے کہا مین نے اپنے ساتہیون سے کہا ابو کبشہ کی بیٹی کا درجہ بہت بڑہ گیا۔
ف یہ ابو سفیان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا ابن ابی کبشہ ایک شخص تہا عرب مین جسکا مذہب
اور عربون کے خلاف تہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو مشابہت دی اس شخص سے کہ آپکا مذہب بہی
ان سب کے خلاف تہا اور بعضون نے کہا ابو کبشہ آپکے نانا تہے اور بعضون نے کہا آپکے دودہ باپ تہے یعنے
حارث بن عبد العزی اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کی اصلی نسب مین ان کو طعن کرنے کا کوئی
موقع نہ تہا (نووی) **ف** ان سے بنی اصفر کا بادشاہ ڈرتا ہے **ف** بنو اصفر روم کے
نصاری ہین اصفر کہتے ہین زرد کو ایک بار حبشی رومیون پر غالب ہوگئے اور ان سے اولاد ہوئی تو
حبشیون کی سیاہی اور روم کی سفیدی ملکر زرد رنگ کے بچے پیدا ہوئے اور ابو اسحاق نے کہا کہ اصفر
نام ہے اصفر بن روم بن عیصو بن اسحاق بیٹا ابراہیم کا اونکی اولاد مین سے روم مین اور بنو الازرق بہی انہی کو

اپنے ہین کیونکہ اون کی آنکھین کفر مین ہوتی ہین **ف** ابوسفیان نے کہا اوس دن سے مجھے یقین تہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کامیاب ہون گے اور غالب ہونگے یہان تک کہ اللہ تعالی نے مجھ کو بہی مسلمان کیا
عَنْ ابْنِ شِہَابٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَکَانَ قَیْصَرُ لَمَّا کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ جُنُوْدَ
فَارِسَ مَشٰی مِنْ حِمْصَ اِلٰی اِیْلِیَاءَ شُکْرًا لِمَا اَبْلَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ
وَرَسُوْلِہٖ وَقَالَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیِّیْنَ وَقَالَ بِدَاعِیَۃِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ
ہے کہ قیصر جب ایران کی فوج کو اللہ تعالی نے شکست دی تو حمص سے ایلیا (بیت المقدس) کیطرف گیا
اس فتح کا شکر کرنے کو اور خط مین یہ ہے کہ محمد اللہ تعالی کے بندے اور اوس کے رسول کیطرف سے اور
اریسیین کے بدلے یریسیین ہے اور دعایۃ کے بدلے داعیۃ ہے یعنی بلاتا ہون مین تجھکو داعیہ اسلام
کیطرف اور وہ کلمہ توحید ہے **بَابُ** کُتُبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُلُوْكِ
الْکُفَّارِ یَدْعُوْھُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا فرمانرواؤن کیطرف اسلام
کی دعوت مین **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی
کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ
صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسری اور قیصر اور نجاشی اور ہر ایک حاکم کو لکہا اللہ تعالی کیطرف بلاتے تہے انکو اور یہ نجاشی وہ نہین
تہا جسپر آپ نے جنازہ کی نماز پڑہی **ف** نووی نے کہا کسری کہتے ہین ہر ایک فارس کے بادشاہ
کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبش کے بادشاہ کو اور خاقان ترک کے بادشاہ کو اور فرعون قبط
کے بادشاہ کو اور عزیز مصر کے بادشاہ کو اور تبع حمیر کے بادشاہ کو اور فغفور چین کے بادشاہ کو اور زار
روس کے بادشاہ کو اتنا ہی زیادہ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِہٖ وَلَمْ یَقُلْ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صلعم **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ وَلَمْ یَذْکُرْ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ان روایتوں مین یہ نہین ہے کہ یہ نجاشی وہ نہین تہا جسپر آپنے نماز
پڑہی **بَابُ** غَزْوَۃِ حُنَیْنٍ جنگ حنین کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ شَہِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُوْ سُفْیَانَ

بن الحارث بن عبد المطلب رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لم نفارقه ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بغلة له بيضاء اهداها له فروة بن نفاثة الجذامي فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار قال عباس رضي الله تعالى عنه وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس رضي الله عنه وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة قال فوالله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قال فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا حين حمي الوطيس قال ثم اخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد صلى الله عليه وسلم قال فذهبت انظر فاذا القتال على هيئته فيما ارى قال فوالله ما هو الا ان رماهم بحصياته فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا

ترجمہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں حنین (ایک وادی ہے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبدالمطلب (آپ کے چچا زاد بھائی) دونوں آپ کے ساتھ لپٹے رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے آپ کو تحفہ دیا تھا (جس کو شہبا اور دلدل بھی کہتے تھے) **ف** اس سے یہ نکلا کہ مشرکین کا تحفہ لینا درست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں لیتے مشرکوں کا تحفہ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پھیر دیا مشرکوں کا ہدیہ اور صحیح یہ ہے کہ آپ کو یہ ہدیہ لینا درست تھا اور کسی عامل کو درست نہیں بلکہ وہ چوری ہے اور اہل کتاب کا بھی ہدیہ آپ نے قبول فرمایا جیسے مقوقس اور ملوک شام کا نووی نے کہا قاضی اور عامل اگر حرام ہدیہ لیوے تو وہ پھیر دیوے اور جو دینے والے کا پتہ نہ لگے تو بیت

المال مین داخل کر دیوی صحیح بخاری مین ہے کہ یہ خچر آپ کو ایلہ کے بادشاہ نے دیا تہا جس کا نام یحنہ بن رویۃ تہا
ف جب مسلمانون اور کافرون کا سامنا ہوا تو مسلمان بہاگے پیٹہ موڑ کر اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اڑ دی رہی تہے اپنی خچر کو کافرون کیطرف جانیکے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تہی کہ ایسے
سخت وقت مین خچر پر سوار ہوئے ورنہ گہوڑی بہی موجود تہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین
اپکی خچر کی لگام پکڑے تہا اور اوسکو روک رہا تہا تیز چلنے سے اور ابو سفیان آپ کی رکاب تہامے
تہے آخر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس اصحاب سمرہ کو پکارو **ف** سمرہ
وہ درخت ہے جنگلی اور اصحاب سمرہ سے وہ لوگ مراد ہین جنہون نے شجرہ رضوان کے تلے آپ سے بیعت
کی تہی کہ کافرون سے لڑکر مر جاوینگے اور ہرگز نہ بہاگینگے **ف** اور عباس کی آواز نہایت بلند
تہی (وہ رات کو اپنے غلامون کو آواز دیتے تو اٹہ میل تک جاتی) عباس نے کہا مین نے بہت بلند آواز
سے پکارا کہان ہین اصحاب السمرہ یہ سنتے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گاے اپنے بچون کے پاس
چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہین حاضر ہین (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہین بہاگے تہے اور نہ سب
بہاگے تہے بلکہ بعض نومسلم اور مشرک وغیرہ وفعۃً تیرون کی بارش کر اوٹے اور گڑبڑ ہوگئی پہر اللہ نے مسلمانون کے دل مضبوط کر دیے پہر وہ لڑنے
لگے کافرون سے اور انصار کو یون بلایا اے انصار کے لوگو انصار کے لوگو پہر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خزرج پر (جو انصار کی
ایک جماعت ہے) پکارا اونہون نے اے بنی حارث بن خزرج اے بنی حارث بنی خزرج رسول اللہ اپنی خچر پر
تہے گردن کو لنبا کیے ہوئے آپ نے دیکہا اون کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے تنور کے جوش کا (یعنی
اسوقت مین لڑائی خوب گرما گرمی سے ہو رہی ہے) پہر آپ نے چند کنکریان اوٹہائین اور کافرون کے
منہ پر ماریں اور فرمایا شکست پائی کافرون نے قسم ہے کعبہ کے مالک کی **ف** نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہان آپ سے دو معجزے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری فعلی تو کنکریون کا پہینکنا
اور اُس سے کافرون کو شکست ہونا خبری بیان کرنا آپ کا پیشتر سے کہ کافرون کو شکست ہوگئی اور ایسا
ہی ہونا حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا مین دیکہنے گیا تو لڑائی ویسی ہی ہو رہی تہی اتنے
مین قسم خدا کی آپ نے کنکریان مارین تو کیا دیکہتا ہون کہ کافرون کا زور گہٹ گیا اور اُن کا کام اولٹ
گیا **عَن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ
انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ

وكأني أنظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم يركض خلفهم على بغلته ؀ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن العباس رضي الله تعالى عنه قال كنت مع النبي صلى الله عليه وسلم يوم حنين
وساق الحديث غير أن حديث يونس وحديث معمر أكثر منه وأتم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن أبي إسحاق قال قال رجل للبراء رضي الله تعالى عنه يا أبا عمارة
فررتم يوم حنين قال لا والله ما ولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكنه خرج
شبان أصحابه وأخفاؤهم حسرا ليس عليهم سلاح أو كثير سلاح فلقوا قوما رماة لا
يكاد يسقط لهم سهم جمع هوازن وبني نصر فرشقوهم رشقا ما يكادون يخطئون
فأقبلوا هناك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم
على بغلته البيضاء وأبو سفيان بن الحارث بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه
يقود به فنزل واستنصر قال أنا النبي لا كذب أنا ابن عبد المطلب ثم صفهم

ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا اے ابو عمارہ
تم حنین کے دن بھاگے انہوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پیٹھ نہیں موڑی بلکہ آپکے اصحاب میں سے چند جوان جلد باز جن کے پاس ہتیار نہ تھے یا پورے
ہتیار نہ تھے نکلے اون کا مقابلہ ایسے تیراندازوں سے ہوا جنکا کوئی تیر خطا نہ کرتا تہا وہ لوگ ہوازن
اور بنی نضر کے تھے غرض انہوں نے ایک بارگی تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ ہوا وہ
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے آپ سفید خچر پر سوار تھے تو خچر سے اوترے اور
مدد کی دعا مانگی آپنے فرمایا انا النبی لا کذب ۔ انا ابن عبد المطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ
نہیں ہے میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں پھر آپ نے صف باندھی اپنے لوگوں کی ف
نووی نے کہا یہ رجز موزون ہے مگر ہر موزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اوس کے کہنے والے کا
ارادہ شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض موزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تنالوا
البر حتی تنفقوا ، نصر من الله وفتح قریب ، ویرزقه من حیث لا یحتسب حالانکہ شعر نہیں ہیں اور
اپنے تئیں عبد المطلب کا بیٹا قرار دیا اس لیے کہ عبد المطلب مشہور شخص تھے اور عرب آپکو انکا بیٹا کہتے اس حدیث
سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سلمہ نے کہا انا ابن الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اور غیر لڑائی مین بطور فخار کے ممنوع ہے) انتہی مختصرا عن ابی اسحاق
قال جاء رجل الی البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال اکنتم ولیتم یوم حنین یا ابا عمارۃ
قال اشہد علی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ولی ولکنہ انطلق اخفاء من الناس وحسر
الی ہذا الحی من ہوازن وہم قوم رماۃ فرموہم برشق من نبل کانہا رجل من جراد
فانکشفوا فاقبل القوم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو سفیان بن الحارث یقود بہ
بغلتہ فنزل ودعا واستنصر وہو یقول ۔ انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب *
اللہم نزل نصرک قال البراء کنا واللہ اذا احمر الباس نتقی بہ وان الشجاع منا للذی
یحاذی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن
عازب پاس آیا اور کہنے لگا کیا حنین کے دن تم بہاگ گئے تہے اے ابو عمارہ اونہون نے کہا مین گواہی دیتا
ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے منہ نہین موڑا لیکن چند جلد باز لوگ اور بے ہتیار ہوازن کے
قبیلہ کیطرف گئے وہ تیر انداز تہے اونہون نے ایک بوچہاڑ کی تیر کی جیسے ٹیری دل تو یہ لوگ سامنے سے
ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئے ابو سفیان بن حارث آپکی خچر کو کہینچتے تہے آپ خچر
پر سے اوترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تہے مین نبی ہون یہ جہوٹ نہین ہے مین عبد المطلب
کا بیٹا ہون یا اللہ اپنی مدد اوتار براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئین بچاتے
آپ کی آڑ مین اور بہادر ہم مین وہ تہے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
ابی اسحاق قال سمعت البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہم وسالہ رجل من قیس افررتم عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فقال البراء ولکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یفر
وکانت ہوازن یومئذ رماۃ وانا لما حملنا علیہم انکشفوا فاکببنا علی الغنائم
فاستقبلونا بالسہام ولقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بغلتہ البیضاء
وان ابا سفیان بن الحارث آخذ بلجامہا وہو یقول انا النبی لا کذب + انا ابن
عبد المطلب ترجمہ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے مین نے سنا براء سے اون سے پوچہا ایک شخص نے قیس
کے کیا تم بہاگ گئے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چہوڑکر حنین کے دن براء نے کہا پر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نہین بہاگے ایسا ہوا کہ ہوازن قبیلہ کے لوگ ان دنون تیر انداز تہے اور ہمنے

جب اون پر حملہ کیا تو وہ بہاگ گئے اور ہم لوٹ کے مال پر جہکے تب اونہون نے تیر چلائے میری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکہا اپنی سفید خچر پر اور ابوسفیان بن حارث اوسکی لگام پکڑے تہے آپ فرماتے تہے مین نبی
ہون کچہ جہوٹ نہین ہے مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا عن البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لہ
رجل یا ابا عمارۃ فذکر الحدیث وھو اقل من حدیثھم وھولاء اتم حدیثا ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ایاس بن سلمۃ قال حدثنی ابی رضی اللہ تعالی عنہ قال غزونا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حنینا فلما واجھنا العدو تقدمت فاعلوا ثنیۃ فاستقبلنی رجل
من العدو فارمیہ بسھم فتوارا عنی فما دریت ما صنع ونظرت الی القوم فاذا ھم قد
طلعوا من ثنیۃ اخری فالتقوا ھم وصحابۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فولی صحابۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وارجع منھزما وعلی بردتان متزرا باحدھما مرتدیا بالاخری
فاستطلق ازاری فجمعتھما جمیعا ومررت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھزما
وھو علی بغلتہ الشھباء قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ابن الاکوع رضی
اللہ تعالی عنہ فزعا فلما غشوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل عن البغلۃ ثم قبض
قبضۃ من تراب من الارض ثم استقبل بہ وجوھھم فقال شاھت الوجوہ فما خلق
اللہ منھم انسانا الا ملا عینیہ ترابا بتلک القبضۃ فولوا مدبرین فھزمھم اللہ بذلک
قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنائمھم بین المسلمین ترجمہ ایاس بن سلمہ سے
روایت ہی میرے باپ سلمہ بن اکوع نے مجہ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
حنین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو مین آگے ہوا اور ایک گہاٹی پر چڑہا ایک شخص دشمنون مین سے میرے
سامنے آیا مین نے ایک تیر مارا وہ چہپ گیا معلوم نہین کیا ہوا مین نے لوگون کو دیکہا تو وہ دوسری گہاٹی
سے نمود ہوئے اور اون سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو شکست ہوئی
مین بہی شکست پاکر لوٹا اور مین دو چادرین پہنے تہا ایک باندہے ہوئے دوسرے اوڑہے تہا میری تہبند کہل گئی
مین دونون چادرون کو اکہٹا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا شکست پاکر آپ نے
فرمایا اکوع کا بیٹا گہبرا کر لوٹا پہر دشمنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گہیرا آپ خچر پر سے اترے اور ایک
مٹہی خاک زمین سے اٹہائی اور اون کے منہ پر ماری اور فرمایا بگڑ گئے منہ پہر کوئی آدمی اون مین ایسا نہ

جس کے آنکھہ مین خاک نہ بہر گئی ہو اوسی ایک مٹہی کیوجہ سے آخر وہ بہاگے اور اللہ تعالے نے اون کو شکست دی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے مال بانٹ دیے مسلمانون کو **ف** اسی کو اللہ تعالے فرماتا ہے
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے تو نے مٹہی نہین پہینکی بلکہ اللہ تعالی نے پہینکی کیونکہ یہ معجزہ ہے
اور معجزہ اللہ تعالی کا فعل ہے جو نبی کے ہاتہہ پر ظاہر ہوتا ہے **باب** غزوۃ الطائف طائف کی
لڑائی کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال حاصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اھل الطائف فلم ینل منھم شیئا فقال انا قافلون ان شاء اللہ قال اصحابہ نرجع
ولم نفتتحہ فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغدوا علی القتال فغدوا علیہ
فاصابھم جراح فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا قافلون غدا قال فاعجبھم
ذلک فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے اور بعض نسخون مین عبد اللہ بن عمرو ہے جو عاص کے بیٹے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
گہیر لیا طائف والون کو اور نہین حاصل کیا اون سے کچہہ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلین گے اگر خدا نے چاہا
آپکے اصحاب نے کہا بغیر فتح کیے ہم لوٹ جاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا صبح کو لڑو وہ
لڑے اور زخمی ہوئے آپ نے فرمایا کل ہم لوٹ جاوینگے یہ اون کو بہلا معلوم ہوا تو آپ ہنسے **ف** کہ ابہی
کل تو لوٹنے پر راضی نہ تہے اور لڑائی پر مستعد تہے جب زخمی ہوئے تو لوٹنے کو بہتر سمجہے اور اتنی جلدی رائے
بدل گئی **باب** غزوۃ بدر بدر کی لڑائی کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغہ اقبال ابی سفیان قال فتکلم ابو بکر فاعرض عنہ
ثم تکلم عمر فاعرض عنہ فقام سعد بن عبادۃ فقال ایانا ترید یا رسول اللہ والذی نفسی بیدہ
لو امرتنا ان نخیضھا البحر لاخضناھا ولو امرتنا ان نضرب اکبادھا الی برک الغماد لفعلنا
قال فندب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا ووردت علیھم روایا قریش
وفیھم غلام اسود لبنی الحجاج فاخذوہ فکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسالونہ عن ابی سفیان
واصحابہ فیقول ما لی علم بابی سفیان ولکن ھذا ابو جھل وعتبۃ وشیبۃ وامیۃ بن خلف فاذا قال ذلک ضربوہ فقال نعم انا اخبرکم ھذا ابو سفیان
فاذا ترکوہ فسالوہ فقال ما لی بابی سفیان علم ولکن ھذا ابو جھل وعتبۃ
وشیبۃ وامیۃ بن خلف فی الناس فاذا قال ھذا ایضا ضربوہ

ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يصلي فلما رأى ذلك انصرف وقال والذي
نفسي بيده لتضربوه إذا صدقكم وتتركوه إذا كذبكم قال فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا مصرع فلان ويضع يده على الأرض ههنا وههنا قال فما ماط
أحدهم عن موضع رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کو
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے گفتگو کی آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کی جب
بھی آپ مخاطب نہ ہوئے آخر سعد بن عبادہ (انصار کے رئیس ہوئے) اور انہون نے کہا آپ ہم سے پوچھتے
ہین یارسول اللہ ف آپکا مطلب یہی ہی تہا کہ انصار کی رای دریافت کرین اسوجہ سے کہ مہاجرین
کی تعداد نہایت قلیل تہی اور وہ مقابلہ کے لائق نہ تہی بغیر انصار کے شریک ہوئے دوسری یہ کہ انصار سے
لڑائی کا اقرار نہین ہوا تہا بلکہ انصار نے آپ سے صرف یہ عہد کیا تہا کہ اگر کوئی دشمن آپ کا قصد کریگا
تو اوسکو روکین گے اسوجہ سے آپ نے انکی رائے لینا چاہی ف قسم خدا کی جس کے ہاتہہ مین میری جان
ہے اگر آپ ہم کو حکم کرین کہ ہم گہوڑون کو سمندر مین ڈالدین تو ہم ضرور ڈالدین اور اگر آپ حکم کرین کہ
ہم گہوڑون کو بھگادین برک الغماد تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگادین
(یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کی تابع ہین گو ہمنے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو آفرین ہے انصار کی جان نثاری
پر) تب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو بلایا اور وہ چلے یہان تک کہ بدر مین اترے
وہان قریش کے پانی پلانیوالے ملے اون مین ایک کالا غلام بہی تہا بنی حجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور
اوس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتہیون کا حال پوچہنے لگے وہ کہتا تہا مین ابوسفیان کا حال نہین
جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو یہ موجود ہین جب وہ یہ کہتا تو پھر اوسکو مارتے جب
وہ کہتا اچہا اچہا مین ابوسفیان کا حال بتاتا ہون تو اوسکو چھوڑ دیتے پھر اوس سے پوچہتے وہ یہی کہتا
مین ابوسفیان کا حال نہین جانتا البتہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگون مین موجود
ہین پھر اوسکو مارتے اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے کہڑے ہوئے جب آپ نے دیکہا
تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اوس کی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے جب وہ تم سے سچ بولتا ہے
تو تم اوسکو مارتے ہو اور جب جہوٹ بولتا ہے تو چہوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ ہوا آپ کا) پھر آپ نے فرمایا

یہ فلاں کافر کے مرنے کی جگہ ہے اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ اور اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی
جگہ ہے) راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ ہوا اور ہر ایک کافر اسی
جگہ گرا یہ دوسرا معجزہ ہوا) **باب** فی فتح مکۃ مکہ کے فتح ہونے کا بیان **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال وفدت وفود الی معاویۃ وذلک فی رمضان فکان یصنع بعضنا لبعض
الطعام فکان ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مما یکثر ان یدعونا الی رحلہ فقلت الا اصنع
طعاما فادعوھم الی رحلی فامرت بطعام یصنع ثم لقیت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ من العشی فقلت الدعوۃ عندی اللیلۃ فقال سبقتنی قلت نعم فدعوتھم فقال
ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الا اعلمکم بحدیث من حدیثکم یا معشر الانصار ثم
ذکر فتح مکۃ فقال اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدم مکۃ فبعث الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی احدی المجنبتین وبعث خالدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی المجنبۃ
الاخری وبعث ابا عبیدۃ علی الحسر فاخذوا بطن الوادی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم فی کتیبۃ قال فنظر فرآنی فقال ابو ھریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا یاتینی الا انصاری زاد غیر شیبان فقال اھتف لی بالانصار قال
فاطافوا بہ ووبشت قریش اوباشا لھا واتباعا فقالوا نقدم ھؤلاء فان کان لھم شیء
کنا معھم وان اصیبوا اعطینا الذی سئلنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترون
الی اوباش قریش واتباعھم ثم قال بیدیہ احداھما علی الاخری ثم قال حتی توافونی بالصفا
قال فانطلقنا فما شاء احد منا ان یقتل احدا الا قتلہ وما احد منھم یوجہ الینا شیئا
قال فجاء ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا رسول اللہ ابیحت خضراء قریش لا قریش بعد
الیوم ثم قال من دخل دار ابی سفیان فھو آمن فقالت الانصار بعضھم لبعض اما الرجل
فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ ورافۃ بعشیرتہ قال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وجاء الوحی وکان اذا جاء الوحی لا یخفی علینا فاذا جاء فلیس احد یرفع طرفہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ینقضی الوحی فلما انقضی الوحی قال رسول اللہ صلی اللہ
وسلم یا معشر الانصار قالوا لبیک رسول اللہ قال قلتم اما الرجل فادرکتہ رغبۃ

فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذٰلِكَ . قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ
وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوا إِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِي
قُلْنَا إِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى دَارِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَغْلَقَ النَّاسُ
أَبْوَابَهُمْ قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ
بِالْبَيْتِ قَالَ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُ
فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى
نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ ۔ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے کئی جماعتیں سفر کر کے معاویہ پاس گئیں رمضان شریف کرمہینے مین عبد اسد بن
رباح نے کہا اور ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت کرتے ہین اس حدیث کو ہم مین ایک دوسرے کے لیے
کہانا تیار کرتا تو ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ اکثر ہمکو بلاتے اپنے مقام پر ایک دن مین نے کہا مین بہی کہانا
طیار کرون اور سبکو اپنے مقام پر بلاؤن تو مین نے کہانیکا حکم دیا اور شام کو ابوہریرہ سے ملا اور کہا
آج کی رات میرے یہان دعوت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ نے کہا تو نے مجہ سے آگے کہدیا
(یعنی آج مین دعوت کرنیوالا تہا) مین نے کہا ہان پہر مین نے اُن سب کو بلایا حضرت ابوہریرہ رضی اسد
تعالی عنہ نے کہا اے انصار کے گروہ مین تمہارے باب مین ایک حدیث بیان کرتا ہون پہر اونہون نے
ذکر کیا مکے کے فتح کا بعد اوسکے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم آئے یہان تک کہ مکہ مین داخل ہوئے تو
ایک جانب پر زبیر کو بہیجا اور دوسری جانب پر خالد بن الولید کو (یعنے ایک کو میمنہ پر کیا اور ایک کو
میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اسد تعالی عنہ کو اون لوگون کا سردار کیا جن کے پاس زرہین نہ
تہین وہ گہاٹی کے اندر سے گئے اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم ایک ٹکڑے مین تہے آپ نے مجہے دیکہا
تو فرمایا ابوہریرہ مین نے کہا حاضر ہون یا رسول اسد آپ نے فرمایا نہ آوے میرے پاس مگر انصاری اور
فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے (کیونکہ آپ کو انصار پر بہت اعتماد تہا اور اُن کو مکہ والون سے کوئی
غرض بہی نہ تہی آپ نے انکا پاس رکہنا مناسب جانا) پہر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بہی

اپنے گروہ اور تابعدار اکٹھا کیے اور کہا ہم اُن کو آگے کرتے ہین اگر کچھ ملا تو ہم بھی اُنکی ساتھ ہین اور جو آفت آئی تو دیدین گے جو ہم سے مانگا جاویگا آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتون اور تابعدارون کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر بتلایا (یعنے مارو مکہ کے کافرون کو اور اون مین سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم ملو مجھسے صفا پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم مین سے کسی کو مارنا چاہتا (کافرون مین سے) وہ مار ڈالتا اور کوئی ہمارا مقابلہ نہین کرتا تھا تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ قریش کا گروہ تباہ ہوگیا اب آج سے قریش نہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اوس کو امن ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی مرحمت پر اسکو عزت دینے کو فرمایا) انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبے والون پر ماتا ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگتی تو ہمکو معلوم ہوجاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کیطرف نہ اٹھاتا یہانتک کہ وحی ختم ہوجاتی غرض جب وحی ہوچکی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے انصار کے لوگو انہون نے کہا حاضر ہین یارسول اللہ آپ نے فرمایا (یہ معجزہ ہے) تمنے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤن کی الفت آگئی انہون نے کہا بیشک یہ تو ہم نے کہا آپنے فرمایا ہرگز نہین مین اللہ کا بندہ ہون اور اُسکا رسول ہون (اور جو تم نے کہا وہ وحی سے مجھکو معلوم ہوگیا مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصاری نے جیسے حضرت عیسی علیہ السلام کو بڑھا دیا ویسے بڑھا نہ دینا) مین نے ہجرت کی اللہ تعالی کیطرف اور تمہاری طرف **ف** تاکہ وطن یاد گاؤن مدینہ کو اب یہ سمجھنا کہ مین اس ہجرت کو فسخ کرونگا اور پھر مکہ مین رہنا اختیار کرونگا **ف** اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے اور مرنا بھی تمہارے ساتھ یہ سنکر انصار دوڑے روتے ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ تعالی کی ہم نے کہا جو کہا محض حرص کرکے اللہ اور اسکی رسول کی (یعنے ہمارا مطلب تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑین اور ہمارے شہر ہی مین رہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہین تمہاری اور تمہارا عذر قبول کرتے ہین پھر لوگ ابوسفیان کے گھر کو چلے گئے (جان بچانے کو لیے) اور لوگون نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حجر اسود کے پاس اور اسکو چوما پھر طواف کیا خانہ کعبہ کا اگرچہ آپ

احرام سے نہیں کیونکہ آپکے سر پر خود تہا! پہر ایک بت پاس آئے جو کعبہ کے بازو رکہا تہا اوسکو لوگ پوجا کرتے تہے آپکے ہاتہہ میں کمان تہی آپ اسکا کونا تہامے ہوئے تہے جب بت کے پاس آئے تو اسکی آنکہہ میں کونچنے لگے اور فرمانے لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پہاڑ پر آئے اور اوسپر چڑہے یہانتک کہ کعبہ کو دیکہا اور دونوں ہاتہہ اوٹہائے پہر اللہ تعالی کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو دعا آپنے چاہی **عن** سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى اُحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالُوْا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا اِسْمِيْ اِذًا كَلَّا اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتہہ دوسرے ہاتہہ پر رکہہ کے بتایا کاٹ ڈالو انکو بالکل **ف** یعنی جو سامنے آوے اوسکو مارو تاکہ کفر کا زور ٹوٹ جاوے مگر جو ابوسفیان کے گہر میں چلا جاوے یا ہتیار ڈالدے اوسکو امن دیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ بزور شمشیر فتح ہوا اور یہی قول ہے مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور جمہور علما اور اہل سیر کا اور شافعی کے نزدیک صلح سے فتح ہوا اور مازری نے کہا کہ یہ صرف شافعی کا قول ہے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهٖ فَكَانَتْ نَوْبَتِيْ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِيْ فَجَاءُوْا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُدْعُ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوْا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَّهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ

بعد الیوم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل دار ابی سفیان فھو
امن ومن القی السلاح فھو امن ومن اغلق بابہ فھو امن فقالت الانصار
اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ ونزل
الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ الا فما اسمی اذا ثلاث مرات انا محمد عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی
اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم ترجمہ عبد اللہ بن ابی رباح
سے روایت ہے ہم سفر کرکے معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور ہم لوگون مین ابوہریرہ بہی تہے تو ہم مین سے ہر
شخص ایک ایک دن کہانا طیار کرتا اپنے ساتہیون کے لیے ایک دن میری باری آئی مین نے کہا اے
ابوہریرہ آج میری باری ہے وہ سب میرے ٹہکانے پر آئے اور ابہی کہانا طیار نہین ہوا تہا مین نے کہا اے
ابوہریرہ کاش تم ہمسے حدیث بیان کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب تک کہانا طیار ہو انہون نے
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن الولید کو میمنہ کا سردار کیا اور
زبیر کو میسرہ کا اور ابوعبیدہ کو پیادون کا اور انکو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پہر آپ نے فرمایا ای
ابوہریرہ انصار کو بلاؤ مین نے انکو پکارا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو تم دیکہتے
ہو قریش کی جماعتون کو انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو انکو صاف کر دینا اور
آپ نے ہاتہہ سے صاف کرکے بتلایا اور داہنا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا
پہاڑ پر ملنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو اس روز جو کوئی انصار کو دکہلائی دیا انہون نے
اوسکو سلا دیا (یعنے مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑہے اور انصار آئے
انہون نے گہیر لیا صفا کو اتنے مین ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قریش کا جتہا مٹ گیا
اب آج سے قریش نرہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ابوسفیان کے گہر مین چلا جاوے
اوسکو امن ہے اور جو ہتہیار ڈالدے اوسکو بہی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرلے اوسکو بہی امن ہے
انصار نے کہا انکو اپنے عزیزون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وحی اوتری رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تمنے کہا محمد کو کنبے والون کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا

ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تین بار فرمایا میں محمد ہوں اللہ تعالی کا بندہ اور اسکا رسول میں نے وطن
چھوڑا اللہ کیطرف اور تمہاری طرف تو اب زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں
اونہوں نے کہا قسم خدا کی ہمنے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اُس کے رسول کے آپنے فرمایا تو اللہ اور اُس
کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تمکو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ وحول الکعبۃ ثلثمائۃ وستون
نصبا فجعل یطعنہا بعود کان بیدہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان
زھوقا جاء الحق وما یبدئ الباطل وما یعید زاد ابن ابی عمر یوم الفتح **ترجمہ** عبد اللہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسدن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کونچا دیتے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (وہ گر پڑتا جیسا دوسری روایت
میں ہے) اور فرماتے حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بناتا ہے کسی کو نہ لوٹاتا
ہے یعنی دونوں اللہ جل جلالہ کے کلام میں **عن** ابن ابی نجیح بھذا الاسناد الی قولہ زھوقا
ولم یذکر الایۃ الاخری وقال بدل نصبا صنما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ بن
مطیع عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم
فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ھذا الیوم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مطیع سے روایت
ہے اونہوں نے سنا اپنے باپ مطیع بن اسود سے اُنہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جسدن
مکہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل کیا جاوے گا باندھ کر قیامت تک (نووی نے
کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جاوینگے اور اُن میں سے کوئی اسلام سے نہ پھریگا اور کفر کیوجہ
سے باندھکر نہ مارا جاویگا اور یوں ظلم سے مارا جانا اور ہے اور جو ظلم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قریش
پر ہوا وہ مشہور ہے) تحفۃ الاخبار میں ہے کہ ابن خطل ایک کافر تھا حضرت کو اوسنے بہت رنج دیا تھا
فتح مکہ کے دن کسینے آپ سے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں میں چھپا ہے آپنے فرمایا اُسکو پکڑ لاو لوگ اوسکی
مشکیں باندھکر لائے پھر وہ قتل ہوا تب آپنے یہ حدیث فرمائی **عن** زکریا بھذا الاسناد و
زاد قال ولم یکن اسلم احد من عصاۃ قریش غیر مطیع کان اسمہ العاصی فسماہ رضی اللہ
تعالی عنہ سماہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطیعا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا آنا

اتنا زیادہ ہے کہ اوس دن جن لوگون کے نام عاص تھے قریش کے لوگون مین سے کوئی اون مین سے مسلمان
نہین ہوا سوا عاص بن اسود کے آپنے اوسکا نام بدلکر مطیع رکھدیا **ف** کیونکہ عاص کے لفظی معنے
نافرمان ہین اور یہ برا اسلام ہوا آپ کو آپنے بدل دیا نووی نے کہا کہ عاص اور بہی تھے جیسے عاص بن
وائل سہمی اور عاص بن ہشام اور عاص بن منبہ پر کوئی ان مین سے اوس روز مسلمان نہین ہوا البتہ ایک
عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سہیل بن عمرو پر شاید راوی کو اسکا خیال نہین رہا کیونکہ وہ کنیت سے
زیادہ مشہور تہا **بَابُ صُلْحِ الْحُدَيْبِيَةِ** حدیبیہ مین جو صلح ہوی اسکا بیان **عَنِ**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُمْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا
وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِيْ اِسْحَاقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ
وَمَا فِيْهِ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس
صلحنامہ کو لکھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکون سے قرار پایا حدیبیہ کے دن اوس مین یہ عبارت
تھی یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا محمد اللہ کے رسول نے (اس سے معلوم ہوا کہ وثائق اور اسناد مین اول یون ہی
لکھنا چاہیے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت لکھیے اس لیے اگر ہمکو یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہین تو ہم
کیون لڑتے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا میٹ دو اس لفظ
کو انہون نے عرض کیا مین اسکو میٹنے والا نہین (یہ اونہون ادب کی راہ سے عرض کیا یہ جانکر کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قطعی نہین ہے ورنہ اوسکی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اسکو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا معجزہ تہا اس لیے کہ آپ پڑہے لکہے نہ تہے ایک روایت مین ہے کہ آپ
نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد کا لفظ لکھدیا) اور اس مین ایک شرط یہ بہی تہی کہ مکہ مین
آوین اور تین دن تک رہین اور ہتیار لیکر نہ آوین مگر غلاف کے اندر **عَنْ** اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہما یقول لما صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل
الحدیبیة قال کتب علی رضی اللہ تعالی عنہ کتابا بینهم قال فکتب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر بنحو حدیث معاذ غیر انه لم یذکر
فی الحدیث هذا ما کاتب علیه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء رضی اللہ تعالی
عنه قال لما احصر النبی صلی اللہ علیه وسلم عند البیت صالحه اهل مکة علی ان
یدخلها فیقیم بها ثلاثا ولا یدخلها الا بجلبان السلاح السیف وقرابه ولا یخرج باحد
معه من اهلها ولا یمنع احدا ان یمکث بها ممن کان معه قال لعلی رضی اللہ تعالی
عنه اکتب الشرط بیننا بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا ما
قاضی علیه محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وآله وسلم فقال له المشرکون لو
نعلم انک رسول اللہ تابعناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فامر علیا رضی اللہ تعالی
عنه ان یمحاها فقال علی رضی اللہ تعالی عنه لا واللہ لا امحاها فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیه وسلم ارنی مکانها فاراه مکانها فمحاها وکتب ابن عبد اللہ فاقام
بها ثلاثة ایام فلما ان کان یوم الثالث قالوا لعلی رضی اللہ تعالی عنه هذا
آخر یوم من شرط صاحبک فأمره فلیخرج فاخبره بذلک فقال نعم فخرج وقال ابن
جناب فی روایته مکان تابعناک بایعناک ترجمہ براء سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم روکے گئے کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے مکہ والوں نے اس شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں
اور تین دن تک مکہ میں رہیں اور ہتھیاروں کو غلاف میں رکھکر آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے ساتھ نہ لے
جاویں اور اون کے ساتھ والوں میں سے جو رہنا چاہے مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اسکو منع نکریں
آپ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ ہے جو
فیصلہ کیا اوس پر محمد اللہ تعالی کے رسول نے صلی اللہ علیہ وسلم - مشرک بولے اگر ہم جانتے
کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں تو آپکی اطاعت کرتے یا آپ سے بیعت کرتے بلکہ یوں لکھیے محمد
عبد اللہ کے بیٹے نے آپ نے حضرت علی کو حکم کیا رسول کا لفظ مٹانے کے لیے اونہوں نے
کہا قسم خدا کی میں تو نہ مٹاؤنگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بتا

حضرت علی نے بتا دی آپ نے اسکو میٹا دیا اور ابن عبد اللہ لکھدیا **فائدہ** نووی نے کہا قاضی
عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھدیا جیسا کہ
ظاہر معنے ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کاغذ لیا اور لکھا
اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اچھی طرح لکھنا نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا اس مذہب والے یہ کہتے ہیں کہ اللہ
تعالی نے آپکے ہاتھ سے لکھوا دیا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھدیا اور آپ نہ جانا کہ کیا لکھتے ہیں یا اللہ
تعالی نے آپکو اسوقت لکھنا سکھلا دیا اور یہ زیادہ معجزہ ہے آپ کا اس لیے کہ آپ امی تھے پھر جیسے اللہ تعالی
نے آپکو وہ علم سکھائے جن کو آپ نہ جانتے تھے اور پڑھا یا جو نہ پڑھ سکتے تھے اسیطرح لکھوایا جسکو نہ لکھ سکتے
تھے اور اس سے آپ کے امی ہونے میں کوئی خلل نہیں ہوتا اور اکثر کا مذہب یہ ہے کہ آپ نے خود نہیں لکھا کیونکہ اللہ
تعالی نے آپ کو نبی امی کہا اور فرمایا ما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا انا امۃ امیۃ لا نکتب ولا نحسب اور اس حدیث میں لکھا کے معنے لکھوایا ہیں جیسا دوسری روایت میں
ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا لکھ محمد بن عبد اللہ انتہی مختصرا **ف** (جب دوسرا سال ہوا تو آپ
تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کہا تمہارے صاحب کی شرط کا اخیر دن ہے اب ان سے کہو جانے کو اونہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ
نکلے **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ ان قریشا صالحوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہم سہیل
بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ تعالی عنہ اکتب بسم اللہ الرحمن
الرحیم قال سہیل اما بسم اللہ فما ندری ما بسم اللہ الرحمن الرحیم
ولکن اکتب ما نعرف باسمک اللہم فقال اکتب من محمد رسول اللہ قالوا لو علمنا
انک رسول اللہ لاتبعناک ولکن اکتب اسمک واسم ابیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اکتب من محمد بن عبد اللہ فاشترطوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاء منکم
لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ علینا فقالوا یا رسول اللہ اکتب ہذا قال
نعم انہ من ذہب منا الیہم فابعدہ اللہ ومن جاءنا منہم سیجعل اللہ لہ فرجا ومخرجا
ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
قریش میں سہیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھو بسم اللہ

الرحمن الرحیم سہیل نے کہا ہم نہین جانتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کیا ہے وہ لکھو جسکو ہم جانتے ہین باسمک
اللہم آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد کیطرف سے جو اللہ تعالے کے رسول ہین مشرکون نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے
رسول ہین تو آپ کی پیروی کرتے البتہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھو آپنے فرمایا اچھا لکھو محمد بن عبد اللہ
کیطرف سے پھر اونہون نے یہ شرط لگائی آپسے کہ اگر تم مین سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اوس
کو واپس نہ دینگے اور ہم مین سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اوسکو روانہ کردینا ہمارے پاس صحابہ کرام
نے کہا یا رسول اللہ یہ شرط ہم لکھین آپنے فرمایا لکھو ہم مین سے جو کوئی اونکے پاس چلا جاوے تو اللہ
تعالی اوسکو دور ہی رکھے اور ان مین سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالے اوس کے لیے بہی رستہ
نکالدیگا اور اسکی مشکل کو آسان کردے گا **ف** پہر ایسا ہی ہوا اس شرط کے لکھنے سے
مشرکون کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چند روز کے بعد جب بعضے لوگ جیسے ابو بصیر اور اون کے ساتہی مسلمان
ہوکر آنے لگے وہ شرط کیوجہ سے آپ پاس نہ آسکے اور راہ مین ایک جتہا علیحدہ اونہون نے قائم
کیا اور مشرکون کو ایسا لوٹا اور تباہ کیا کہ اُن کا ناک مین دم ہوگیا آخر اونہون نے تنگ آکر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہلا بہیجا کہ ہم اس شرط سے در گذرے آپ اپنے لوگون کو بلا لیجیے اور
صلحنامہ لکہتے وقت آپنے ایسے جزئیات مین جیسے بسم اللہ الرحمن الرحیم وغیرہ مین تکرار نہ کی کیونکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم اور باسمک اللہم کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکون کی بیفائدہ ہٹ تہی اور
محمد رسول اللہ نہ سہی محمد بن عبد اللہ سہی اس صلحنامہ سے آپ کی غرض اور تہی جسکو مشرک بیوقوف
نہ سمجہے وہ یہ تہی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کیوجہ سے آپس مین ملنے جلنے لگین اور مسلمان اپنے
عزیزون سے ملکر اونکو حق بات سمجہاوین آخر کہان تک جو دین حق ہے وہ ایک نہ ایک دن آدمی کی سمجہ
مین آجاویگا پہر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کے مدت مین ہزارون آدمی نئے مسلمان ہوگئے اور کافرونکا
زور ٹوٹتا چلا یہانتک کہ مکہ معظمہ فتح ہوا اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انتظار مین
عرب کے اور قبیلے تہے وہ بہی مسلمان ہوگئے اور اللہ تعالے کے رسول کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت
اتری اذا جاء نصر اللہ والفتح اخیر تک عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ
نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ

المشركين فجاء عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى قال أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال ففيم نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن الخطاب إني رسول الله ولن يضيعني الله أبدا قال فانطلق عمر فلم يصبر متغيظا فأتى أبا بكر رضي الله تعالى عنه فقال يا أبا بكر ألسنا على حق وهم على باطل قال بلى قال أليس قتلانا في الجنة وقتلاهم في النار قال بلى قال فعلام نعطي الدنية في ديننا ونرجع ولما يحكم الله بيننا وبينهم فقال يا ابن الخطاب إنه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولن يضيعه الله أبدا قال فنزل القرآن على رسول الله صلى الله عليه وسلم بالفتح فأرسل إلى عمر رضي الله تعالى عنه فأقرأه إياه فقال يا رسول الله أو فتح هو قال نعم فطابت نفسه ورجع

ترجمہ سہل بن حنیف صفین کے روز (جب حضرت علی اور معاویہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اوس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں میں ہوئی ف سہل کا مطلب تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھی بھی صلح اور تحکیم پر راضی ہو جاویں گو ان کو ناگوار تھا پر سہل نے یہ سمجھایا کہ بعضی بات بری معلوم ہوتی ہے لیکن اسکا نتیجہ اچھا ہوتا ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالی نے اس صلح کو اون کے حق میں بہتر کیا اور انجام اسکا یہ ہوا کہ مکہ فتح ہوا اور مسلمان غالب ہوگئے ف حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم سچے دین پر نہیں ہیں اور کافر جھوٹے دین پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جنت میں نہ جاویں گے .... اور ان میں جو مارے جاویں وہ جہنم میں نہ جاویں گے آپ نے فرمایا کیوں نہیں (مطلب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ تھا کہ پھر وہ سب کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں) حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھبہ لگاویں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالی نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے میں اللہ کا رسول ہوں مجھکو

تباہ نہین کرے گا کبہی یہ سنکر حضرت عمر چلے اور غصہ کے مارے صبر نہو سکا وہ ابو بکر کے پاس گئے اور ان
سے کہا اے ابو بکر کیا ہم حق پر نہین ہین اور وہ باطل پر نہین ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا ہمارے مقتول جنت مین
نہین جاوینگے اور ان کے مقتول جہنم مین نہین جاوینگے ابو بکر نے کہا کیون نہین اونہون نے کہا پہر کیون
ہم اپنے دین کا نقصان کرین اور لوٹ جاوین اور ابہی ہمارا انکا فیصلہ نہین کیا اللہ تعالی نے ابو بکر نے
کہا اے خطاب کے بیٹے آپ اللہ کے رسول ہین اللہ انکو کبہی تباہ نہین کرے گا (یہان سے ابو بکر صدیق کا روحانی
اتصال اور قرب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لینا چاہیے کہ اونہون نے بعینہ وہی جواب
دیا جو آپ نے دیا تہا) پہر قرآن شریف اوترا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جس مین فتح کا ذکر ہے (یعنی
سورۂ انا فتحنا) آپ نے حضرت عمر کو بلا بہیجا اور یہ سورت پڑہائی اونہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ صلح
فتح ہے ہماری آپ نے فرمایا ہان تب وہ خوش ہوگئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ
فتح ہوا) عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا
النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهٗ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا
اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ مَا نَسُدُّ مِنْهَا خُصْمًا اِلَّا ... اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ ترجمہ شقیق سے
روایت ہے کہ مین نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تہے صفین مین اے لوگو اپنے عقلون کا قصور سمجہو قسم اسکی تم دیکہتے مجہکو ابو جندل
کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عاص بن سہیل بن عمرو تہا) اگر مین طاقت رکہتا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پہیرنے کی البتہ پہیر دیتا (سکو اپنے مبالغہ کے طور پر کہا یعنے صلح ہمکو ایسی
ناگوار تہی) قسم خدا کی ہمنے کبہی اپنی تلوارین کاندہون پر نہین رکہین مگر وہ لے گئین ہمکو اوس بات
کیطرف جسکو ہم جانتے ہین مگر اس لڑائی مین (جو شام والون سے تہی) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ
وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ
حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ
اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَتَحْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا
انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا تمہاری
رائے ایسی ہے کہ جب ایک کونا اوس مین سے ہم کہولین تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے ف

قاضی عیاض نے کہا صحیح نسخون مین ما فتحنا ہے اور یہ غلط ہی صحیح ما سد دنا ہی اور بخاری کی روایت مین
بہی یہی ہے اور جب ہی معنی ٹہیک ہوتا ہے کیونکہ اب معنی یہ ہوگا کہ جب ایک کو نا ہم اسکا بند کرتے مین
تو دوسرا کونا کہل جاتا ہے - نووی نے کہا ان حدیثون سے کافرون کے ساتہہ صلح کرنیکا جواز نکلتا ہی
جب ضرورت یا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علما کا لیکن ہمارا مذہب یہ ہو کہ صلح کی مدت دس برس
سے زیادہ نہین ہو سکتی اوس حالت مین جب مسلمان مغلوب ہون اور جو غالب ہون تو چار مہینے سے
زیادہ درست نہین اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر درست ہی اور امام مالک نے کہا کہ مدت کی
کوئی حد نہین بلکہ جتنی حاکم کی راے مین مناسب معلوم ہو درست ہی عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَوْزًا عَظِيْمًا
مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَاٰبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ
فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ اٰيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا ترجمہ انس بن مالک سے روایت
ہے جب یہ سورت اوتری انا فتحنا لک فتحا مبینا اخیر تک - تو آپ لوٹ کر آرہے تہے حدیبیہ سے اور
صحابہ کو بہت غم اور رنج تہا اور آپنے ہدی کو نحر کر دیا تہا حدیبیہ مین (کیونکہ کافرون نے مکہ مین آنے
نہ دیا) تب آپنے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اوتری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھکو پسند ہے عَنْ اَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ
الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ اقرار کو پورا کرنا عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا
مَنَعَنِيْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّيْ خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِيْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ
فَقَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهٗ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ
فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهٗ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهٗ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ
اللّٰهَ عَلَيْهِمْ ترجمہ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجہے بدر مین آنے سے کسی
چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ مین نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتہہ (کنیت ہو حذیفہ کے باپ کی اور بعضون نے
حسل کہا ہے) تو ہمکو قریش کے کافرون نے پکڑا اور کہا تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا چاہتے
ہو ہمنے کہا ہم اون کے پاس نہین جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہین پہر انہون نے ہم سے اللہ کا

نام لیکر عہد اور اقرار لیا کہ ہم مدینہ کو پہر جاوین گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہوکر نہین لڑین گے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپنے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم اونکا اقرار پورا کرین گے اور اللہ سے مدد چاہین گے اون پر **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ لڑائی مین جہوٹ بولنا درست ہی کیونکہ حذیفہ حضرت ہی کے پاس آتے تہے پر مصلحت سی اونہون نے جہوٹ کہا کہ ہم مدینہ کو جاتے ہین اور جب تک تعریض ہوسکے (تعریض یہ ہے کہ جہوٹ بہی نہ ہو اور اپنا مطلب بہی فوت نہ ہو) اولی ہے لیکن جہوٹ بولنا بہی لڑائی مین درست ہی اسیطرح جہوٹ بولنا درست ہی لوگون مین صلح کرانے کے لیے اور خاوند کو اپنی بی بی سے اوس کے رضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح مین اس کی تصریح آگئی ہے۔ اسحدیث سی یہہ بہی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کرین اور اُس سے اقرار لیوین نہ بہاگنے کا تو امام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کرنا ضرور نہین بلکہ جب موقع پاوی بہاگ جاوے اور مالک کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضرور ہے اور اگر کافرون نے اسیر جبر کرکے قسم لی نہ بہاگنے کی تو بالاتفاق بہاگنا درست ہے کس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہین ہوتی لیکن حذیفہ اور اون کے باپ کو آپنے اقرار پورا کرنے کا حکم دیا اس خیال سی کہ میری اصحاب عہد شکنی مین بدنام نہ ہون اور یہ حکم بطور وجوب کے نہ تہا (نووی)

بَابُ غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان مین عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهٗ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِيْ اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ

ابا سفیان یصلی ظہرہ بالنار فوضعت سہما فی کبد القوس فاردت ان ارمیہ فذکرت
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذعرہم علی ولو رمیتہ لاصبتہ فرجعت وانا امشی
فی مثل الحمام فلما اتیتہ فاخبرتہ خبر القوم وفرغت قررت فالبسنی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من فضل عباءۃ کانت علیہ یصلی فیہا فلم ازل نائما حتی اصبحت
قال قم یا نومان ترجمہ ابراہیم تیمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید بن شریک تیمی
سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور کوشش کرتا لڑنے میں حذیفہ
نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی تیرا کہنا معتبر نہیں ہو سکتا کرنا اور ہے کہنا اور ہے صحابہ کرام نے جو کوشش کی تو اس
سے بڑھکر نہ کر سکتا) ہم دیکھو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب (جمع ہے حزب کی حزب کہتے
ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ھ ہجری میں ہوئی غزوہ احزاب کہتے ہیں کس لیے کہ کافروں کے بہت سے
گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی
بھی خوب جکڑ رہی تھی اسوقت آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو جا کر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو
قیامت کے دن میرے ساتھ رکھیگا یہ سنکر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں اتنا خوف
کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے حالانکہ صحابہ کی جان نثاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر ہمارے پاس
لاوے اللہ تعالیٰ اوسکو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھیگا کسی نے جواب نہ دیا سب چپ ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے حذیفہ اوٹھ اور کافروں کی
خبر لا اب مجھے کچھ نہ بنا کیونکہ آپ نے میرا نام لیکر حکم دیا جانے کا آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر آ کافروں کی اور مت اوکسانا انکو مجھ پر (یعنی ایسا
کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی
حمام کے اندر چل رہا ہو (یعنی سردی اور ہوا بالکل کافور ہوگئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی
اطاعت پہلے نفس کو ناگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کرے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں
تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابو سفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے میں نے تیر کمان پر چڑھایا اور قصد کیا مارنیکا پھر مجھ کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ یاد آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے انکو غصہ پیدا ہو اگر میں مار دیتا تو بیشک ابو سفیان
کو لگتا آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس آیا اور سب حال کہہ دیا اسوقت سردی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپنے مجھے ایک ناصل کمل اپنا اوڑھا دیا جس کو اوڑھکر آپ نماز پڑہا کرتے تھے مین اُسکو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سوتا رہا جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا او ٹھہ بہت سونے والے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ حاکم کو مخفی جاسوس اور مخبر بھیجنا چاہیے اور غنیم کی خبر رکھنا چاہیے جنگ مین تو یہ بہت ضروری ہی اور امن مین بھی کافرون کی اخبار بذریعہ اپنے وکیلون اور ایلچیون کے ہمیشہ دریافت کرتے رہنا چاہیے اور اون کی قوت اور ساز و سامان اور تعداد لشکر کی خبر ہر وقت لینا چاہیے اور اس امر کا بندوبست ضرور رکھنا چاہیے کہ وہ ہتیارون کی عمدگی یا تعداد فوج مین مسلمانون سے بڑھنے نہ پاوین۔ مین نے ایک بار تنہائی مین فکر کی کہ مسلمانون کے مغلوب اور تباہ ہوجانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے منہ موڑنا اسد تعالیٰ کا خوف چھوڑ دینا دنیا کی محبت مین غرق رہنا یہی اصلی وجہ ہے اور اس زمانہ کے عقلمند لوگ جو وجہین سمجھتے ہین کہ تجارت نہ ہونا زراعت نہ ہونا صنعت نہ ہونا یہ سب غلط اور سوانگ ہے مسلمانون کے ڈوبنے مین صرف یہی آفت ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑ بیٹھے ہین دنیا کے دہندون مین ایسے پھنسے ہین کہ دین کا خیال تک نہین آتا پھر اسد تعالیٰ نے بھی انکو اس عذاب مین گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی اون کو نہین ملتی باوجودیکہ اوس کے فکر مین سرگردان ہین اور رات دن دنیاداری مین مصروف ہین پر روز بروز مفلس اور تباہ ہوتے جاتے ہین اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کرین گے اوسوقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہوگا چاہے وہ کتنا ہی ڈیڑہ ہزار کیسا ہی علم حاصل کرین پھر مین نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اسد تعالیٰ سے غافل ہین اور رات دن دنیا مین مصروف ہین انکو یہ حکومت اور دولت کیون دی رکھی ہے معلوم ہوا کہ کافرون کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور اُن کا کفر یہی ایک امر اون کو آخرت مین بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی ضرورت نہین نہ انکو دنیا کا عذاب دیکر جگانے اور بیدار کرنے کی ضرورت ہی لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندون کو گو وہ کتنے ہی گنہگار ہون تکلیف دیکر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہوگا وہی جو اس کے علم مین ہے۔ صدقے اپنے پروردگار اور مالک حقیقی کے قربان اپنے شہنشاہ اور آقا سے وہتی کے یا اسد تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیا صلے اسد علیہ وسلم کی طفیل سے مسلمانون کا دل کتاب اور سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا بول بالا دکہلا دے آمین یا رب العلمین

باب غزوۂ اُحُد

جنگ احد کا بیان عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم افرد یوم احد فی سبعۃ من الانصار و رجلین من قریش فلما رھقوہ قال من

يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ أَيْضًا فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا أَنْصَفْنَا أَصْحَابَنَا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن (جب کافرون کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہوگئے) الگ ہوگئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رہ گئے اور کافرون نے آپ پر ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون انکو پھیرتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین ایک انصاری آگے بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر اونہون نے ہجوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے اوسکو جنت ملیگی یا میرا رفیق ہوگا جنت مین دوسرا ایک انصاری بڑہا اور لڑا یہانتک کہ مارا گیا پھر یہی حال رہا یہانتک کہ ساتون آدمی انصار کے شہید ہوئے سبحان اللہ انصار کی جان نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہان سے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ سمجھ لینا چاہیے) تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا (پہلی صورت مین یہ مطلب ہوگا کہ ہم نے انصاف نہ کیا یعنے قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہوگئے قریش کو بھی نکلنا تہا **دوسری** صورت مین یہ معنی ہون گے کہ ہمارے یار جو بھاگ گئے جان بچاکر اونہون نے انصاف نہ کیا کہ اون کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئین بچانے کے فکر مین رہے) **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ترجمہ عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا اپنے باپ ابو حازم (سلمہ بن دینار مدنی) سے سنا اونہون نے سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے اون سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن اونہون نے کہا آپ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور آپ کی کچلی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ٹوٹا (تو سر کو کتنی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا آپ کی صاحبزادی خون دہوتی تہین اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سپر

ف: اہل علم اصحاب کے بارے میں اور ان سے ... [illegible]

سے پانی ڈالتے تہے جب حضرت فاطمہ نے دیکہا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو اونہون نے ایک بوریے کا ٹکڑا جلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا عَنْ اَبِی حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُوْوِیَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ

ترجمہ سہل بن سعد سے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کا حال پوچہا اونہون نے کہا میں جانتا ہون قسم خدا کی اوس شخص کو جو آپ کا زخم دہوتا تہا اور جو پانی ڈالتا تہا اور جو دوا ہوئی پہر بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اُصِيْبَ وَجْهُهُ وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِیْ رَاْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِيَّهُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَی اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تہے اور فرماتے تہے کیسے فلاح ہوگی اوس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اوسکا دانت توڑا حالانکہ وہ بلاتا تہا اونکو اللہ کیطرف اوسوقت یہ آیت اوتری تمہارا کچہ اختیار نہین ہے اللہ تعالی چاہے اونکو معاف کرے چاہے عذاب دیوے کیونکہ وہ ظالم ہین ف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کا یہ حال دیکہکر اونکی تباہی کا یقین کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو بتلایا کہ تمکو کارخانہ الہی مین کوئی اختیار نہین ہے اب بہی اللہ اگر چاہے تو انکو معاف کر دیوے اور عذاب بہی کر سکتا ہے پہر آخر اللہ تعالی نے انکو عذاب ہی کیا دنیا مین تباہ اور برباد اور ذلیل اور خوار ہوئے مکہ کی حکومت بہی گئی سارا غرور ناک کی راہ نکلگیا اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا ایک روایت مین ہے کہ آپ بد دعا کرنے لگے قریش کے ظالمون کو تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِیْ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے گویا مین دیکھہ رہا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال اون کی قوم نے اون کو مارا تھا اور وہ اپنے موںہہ سے خون پونچھے جاتے
تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ میری قوم کو بخشدے وہ نادان ہین سبحان اللہ نبوت کے حلم کا کیا کہنا عن
الاعمش بهذا الاسناد غير انه قال فهو ينضح الدم عن جبينه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب
اشتداد غضب الله على من قتله رسول الله صلى الله عليه وسلم جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم خود قتل کرین اوسپر اللہ تعالی کا غصہ بہت سخت ہے عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا
ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد غضب الله على قوم فعلوا هذا برسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو حينئذ يشير الى رباعيته وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشتد
غضب الله عز وجل على رجل يقتله رسول الله صلى الله عليه وسلم في سبيل الله ترجمہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا اون لوگون
پر جنہون نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالی کا
اُس شخص پر جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قتل کرین اللہ تعالی کی راہ مین یعنے جہاد مین جسکو مارین
کیونکہ اُس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہوگا اور اس سے مراد وہ لوگ نہین ہین جنکو آپ حد یا قصاص مین
مارین باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين والمنافقين رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکون اور منافقون کے ہاتھہ سے جو تکلیف پائی اُسکا بیان عن ابن مسعود رضي
الله تعالى عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي عند البيت وابو جهل واصحاب
له جلوس وقد نحرت جزور بالامس فقال ابو جهل ايكم يقوم الى سلا جزور بني فلان فيأخذه
فيضعه في كتفي محمد صلى الله عليه وسلم اذا سجد فانبعث اشقى القوم فاخذه فلما
سجد النبي صلى الله عليه وسلم وضعه بين كتفيه قال فاستضحكوا وجعل بعضهم يميل
على بعض وانا قائم انظر لو كانت لي منعة طرحته عن ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم
والنبي صلى الله عليه وسلم ساجد ما يرفع راسه حتى انطلق انسان فاخبر فاطمة رضي الله
تعالى عنها فجاءت وهي جويرية فطرحته عنه ثم اقبلت عليهم تشتمهم فلما قضى

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ
ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَخَافُوا
دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ أَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي
بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ سَمَّى صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى
الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ **ترجمہ** عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور
ابو جہل اپنے یارون سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کٹی تھی ابو جہل نے کہا تم مین سے کون جا کر اُسکا
بچہ دان لاتا ہے اور اُسکو رکھدیتا ہے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون مونڈھون کے بیچ مین جب وہ سجدے مین
جاوین یہ سنکر اُن مین کا بدبخت شقی اُٹھا (عقبہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اُسکو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب سجدے مین گئے تو آپ کے دونون مونڈھون کے بیچ مین وہ بچہ دان رکھدیا **فائدہ** نووی نے
کہا اس حدیث مین یہ اشکال ہے کہ جب نجاست آپکے پشت پر رکھدی تو آپ نماز کیسے پڑھتے رہے قاضی عیاض
نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دان اونٹنی کا نجس نہین ہے اسواسطے کہ مینگنی اور رطوبت اُسکے بدن کی پاک
ہے اور اوجھڑی مین بھی یہی چیزین ہوتی ہین نجس تو خون ہے اور یہ جواب امام مالک کے مذہب پر چلتا ہے کہ حلال
جانور کا گوہ پاک ہے اور ہمارا اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے اور قاضی عیاض کا جواب ضعیف اور
باطل ہے کس لیے کہ اوجھڑے یا بچہ دان مین خون بھی لگا رہتا ہے دوسرے یہ کہ وہ مشرکون کا ذبیحہ تھا اور وہ
نجس ہے اسیطرح اُسکا گوشت اور سب اجزا نجس تھے عمدہ جواب یہ ہے کہ آپ کو اُس کی خبر نہین ہوئی کہ پیٹھ پر
کیا رکھا گیا اس لیے آپ سجدہ مین مصروف رہے انتہی **ف** پھر اُن لوگون نے ہنسی شروع کی اور مارے
ہنسی کے ایک پر ایک گرنے لگا مین کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اگر زور ہوتا (یعنے میرے مددگار لوگ ہوتے)
تو مین پھینک دیتا اُسکو آپ کی پیٹھ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے ہی مین رہے آپ نے سر
نہین اُٹھایا یہانتک کہ ایک آدمی گیا اور اُس نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خبر کی وہ آئین اُسوقت
لڑکی تھین اور اُسکو پھینکا آپ کی پیٹھ سے پھر اُن لوگون کیطرف آئین اُنکو برا کہا جب آپ نماز پڑھ چکے
تو بلند آواز سے بددعا کی اور پھر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے پھر آپنے

فرمایا یا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا اُن لوگون نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ کی
بد دعا سے ڈر گئے پہر آپ نے فرمایا یا اللہ تو سمجھ لے ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور
ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتوین کا نام مجکو یاد نہین رہا بخاری کی روایت
مین اسکا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے پہر قسم اوسکی جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر
کرکے بہیجا مین نے اُن سب لوگون کو جنکا آپ نے نام لیا بدر کے دن پڑے ہوئے دیکہا اونکی نعشین گہسیٹ کر
گڈہے مین ڈالی گئین جو بدر مین تہا جیسے کتے کو گہسیٹ کر پہینکتے ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام
غلط ہے اس حدیث مین **فائدہ** بلکہ صحیح ولید بن عتبہ ہے اور بخاری نے اپنی صحیح مین ایسا ہی روایت
کیا اور ولید بن عقبہ تو اُسوقت موجود نہ تہا یا ہوگا تو بچہ ہوگا کیونکہ جسدن مکہ فتح ہوا وہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا سر پر ہاتہ پہیرنے کے لیے اوسوقت وہ قریب بلوغ کے تہا (النووی)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَ
حَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَآءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ فَجَآءَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخَذَتْهُ عَنْ
ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَ
عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ
شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ
اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم سجدہ مین تہے اور آپکے گرد قریش کے چند لوگ تہے اتنے مین عقبہ بن ابی معیط آیا اونٹنی
کی اوجہڑی لیکر اور آپ کی پیٹہہ مبارک پر ڈالدی آپنے اپنا سر نہین اوٹہایا پہر فاطمہ زہرا رضی اللہ
تعالے عنہا آئین اور آپ کی پیٹہہ پر سے اوسکو اٹہایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پہر آپنے
فرمایا یا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ
اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اسکو
شک ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا پہر مین نے ان سب لوگون کو دیکہا مارے گئے بدر کے دن اور
کنوئے مین پہینکدیئے گئے مگر امیہ یا ابی اوس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہوگئے تہے اسلیے وہ کنوئے مین

نہین ڈالا گیا **ف** نووی نے کہا آپ کی دعا اون کے باب مین قبول ہوئی اور یہ کنوے مین پھینک گئے
ذلت سے دفن نہین کیے ہو کیونکہ حربی کا دفن واجب نہین ہے بلکہ جنگل مین پھینک دیا جاوے پر جس صورت مین
اوس کی بدبو سے لوگون کو تکلیف کا ڈر ہو تو گاڑ دین قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ
عمارہ بن ولید بھی ان لوگون مین تھا اور وہ بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ حبش مین جاکر مرا اوسکا جواب یہ ہے
کہ مراد ان مین کے اکثر لوگ ہین کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہین مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق
الظبیہ مین آنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کرایا انتہے **عن** أَبِي إِسْحَاقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا
وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کرتے تھے جاخری سے آپ فرماتے تھے یا اللہ سمجھ لے
قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے یا اللہ تو سمجھ لے قریش سے اور ولید بن عتبہ کا نام ہے بجای ولید
بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کا نام ہے اوس مین شک نہین ابو اسحاق نے کہا ساتوین آدمی کا مین نام
بھول گیا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ
ابْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى
عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کیطرف منہ کیا اور بد دعا کی قریش کے چھ آدمیون کے لیے ابو جہل اور امیہ
بن خلف اور عتبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ مین نے
اون لوگون کو دیکھا بدر مین پڑے ہوے اور دھوپ سے سڑ گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا **عن**
عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ
قَوْمِكِ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ
ابْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ
إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ

عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهٗ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ قَالَ فَنَادَانِیْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِیْ رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْا اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر احد کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے آپ نے فرمایا مین نے بہت آفت اُٹھائی تیری قوم سے (یعنے قریش کی قوم سے) اور سب سے زیادہ سخت مجھے عقبہ کے دن رنج ہوا مین نے عبد یالیل کے بیٹے پر اپنے تئین پیش کیا (یعنے اُس کو مسلمان ہونے کو کہا) اُس نے میرا کہنا نہ مانا مین چلا اور میرے چہرے پر رنج برس رہا تھا پھر مجھے ہوش نہ آیا (یعنی ایک سان رنج مین چلا گیا) مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہان سے نجد والے احرام باندھتے ہین مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہونچا تو مین نے اپنا سر اُٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھپر سایہ کیا اور اوس مین حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے اونہون نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سُنا اور جو اونہون نے جواب دیا تو پہاڑون کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اوسکو حکم کرو پھر اُس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سُنا اور مین پہاڑونکا فرشتہ ہون اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ جو تم حکم دو مین سنون پھر جو تم چاہو اگر کہو تو مین دونو پہاڑون کو (یعنی ابو قبیس اور اوس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ مین ہے) ان پر ملا دون (اور ان کو پیس کر دون) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا (مین یہ نہین چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اون کی اولاد مین سے اون لوگون کو پیدا کرے جو خاص اوسی کو پوجین اور اُس کے ساتھ کسیکو شریک نہ کرین (سبحان اللہ کیا شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر وہ رنج دیتے اور آپ اُنکی تکلیف گوارا کرتے) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونگلی کو مار لگی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہین ہے تو مگر ایک اونگلی

جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی
تکلیف بحقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے اوپر گذرا) عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ ترجمہ اسود بن قیس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا غلطی ہے غار کی جگہ غازی کا لفظ ہوگا یا غار سے
مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو ٹھوکر لگی عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ
مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ترجمہ
جندب سے روایت ہے جبرئیل علیہ السلام نے چند روز دیر کی آپ پاس آنے میں تو مشرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ
نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس وقت یہ سورت اوتاری اللہ تعالیٰ نے قسم ہے دن چڑھے کی اور
رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تجھکو تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رہا عَنِ الْاَسْوَدِ
بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّىْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ
قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ترجمہ
اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جندب بن سفیان سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار ہوئے تو دو یا تین رات تک نہیں اوٹھے پھر ایک عورت آئی (عورا بنت حرب ابوسفیان
کی بہن ابولہب کی بی بی حمالۃ الحطب) اور کہنے لگی اے محمد میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان
نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اوس شیطانی نے ہنسی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے
پاس نہیں آیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اوتاری والضحیٰ اخیر تک اس کے معنی اوپر
گذرے عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهٗ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَهٗ اُسَامَةَ وَ
هُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِىْ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى

مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فيهم عبد الله بن ابي
وفي المجلس عبد الله بن رواحة فلما غشيت المجلس عجاجة الدابة خمر عبد الله بن
ابي انفه بردائه ثم قال لا تغبروا علينا فسلم عليهم النبي صلى الله عليه وسلم ثم
وقف فنزل فدعاهم الى الله وقرا عليهم القران فقال عبد الله بن ابي ايها المرء
لا احسن من هذا ان كان ما تقول حقا فلا تؤذنا في مجالسنا وارجع الى رحلك فمن جاء
منا فاقصص عليه فقال عبد الله بن رواحة اغشنا في مجالسنا فانا نحب ذلك قال
فاستب المسلمون والمشركون واليهود حتى هموا ان يتواثبوا فلم يزل النبي صلى الله عليه وسلم
يخفضهم ثم ركب دابته حتى دخل على سعد بن عبادة رضي الله تعالى عنه فقال اي سعد
الم تسمع الى ما قال ابو حباب يريد عبد الله بن ابي قال كذا وكذا قال اعف عنه يا رسول
الله واصفح فوالله لقد اعطاك الله الذي اعطاك ولقد اصطلح اهل هذه البحيرة على ان
يتوجوه فيعصبوه بالعصابة فلما رد الله ذلك بالحق الذي اعطاكه شرق بذلك
فذلك فعل به ما رايت فعفا عنه النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ

اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدہے پر سوار ہوئے اوسپر ایک پالان تہا
اور نیچے اوسکے ایک چادر تہی فدک کی (فدک ایک شہر تہا مشہور مدینہ سے دو یا تین منزل پر) آپ کے پیچہے
گدہے پر اسامہ بن زید تہے آپ تشریف لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچہنے کے لیے اونکی بیماری مین بنی
حارث بن خزرج کے محلہ مین اور یہ قصہ بدر کی جنگ سے پہلے کا ہے یہانتک کہ آپ گذرے ایک مجلس پر
جسمین سب قسم کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے جلے تہے اون لوگون مین عبد اللہ بن
ابی (منافق مشہور) بہی تہا اور عبد اللہ بن رواحہ بہی تہے جب اس مجلس مین جانور کی گرد پہونچی تو
عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت گرد اڑاؤ ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو سلام کیا پہر کہڑے ہوئے اور گدہے پر سے اوترے بعد اوسکے اون کو بلایا اللہ کیطرف اور انکو قران
سنایا عبد اللہ بن ابی نے کہا ای شخص اس سے اچہا کچہ نہین یا اس سے تو یہ بہتر تہا کہ تم اپنے گہر مین بیٹہتے اگر
تم جو کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت ستاؤ ہمکو ہمارے مجلسون مین اور لوٹ جاؤ اپنے ٹہکانے کو
پہر جو ہم مین سے تمہارے پاس آوے اوسکو یہ قصے سناؤ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم ضرور سنا

ہماری مجلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو اسامہ نے کہا پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گالی گلوج
کرنے لگے یہاں تک کہ قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس
جھگڑے کو دباتے تھے آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ پاس گئے آپ نے فرمایا اے سعد
تم نے نہیں سنیں ابو حباب (یہ کنیت ہے عبداللہ بن ابی کی) کی باتیں اوسنے ایسی ایسی باتیں کہیں
سعد نے کہا آپ معاف کر دیجیے یا رسول اللہ اور درگذر کیجیے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دیا اور اس شہر
والوں نے تو یہ ٹھیرایا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو تاج پہناویں اور عمامہ بندھوا دیں (یعنے اوسکو بادشاہ
کریں) پھر جب اللہ تعالی نے یہ بات نہ ہونے دی اوس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا تو وہ جل گیا (حسد کے
مارے) اوسی حسد نے اوس سے یہ کرایا جو آپ نے دیکھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا اوسکو
ف اور وہ موذی مرتے وقت تک منافق ہی رہا کبھی دل سے مسلمان نہ ہوا پر آپ نے اوسکو
کبھی نہ ستایا بلکہ اوسکی سفارش قبول کی بنی قینقاع کے بارے میں اور جب وہ مر گیا تو اوسکے بیٹے کی خاطر
پر آپ نے اپنا کرتہ دیا اوسکو پہنانے کو **عن** ابن شھاب فی ھذا الاسناد بمثلہ وزاد وذلک
قبل ان یسلم عبد اللہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اسوقت تک عبداللہ
بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم لو اتیت عبد اللہ بن ابی قال فانطلق الیہ ورکب حمارا وانطلق المسلمون وھی ارض
سبخة فلما اتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الیک عنی فواللہ لقد اذانی نتن حمارک
قال فقال رجل من الانصار واللہ لحمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطیب
ریحا منک قال فغضب لعبد اللہ رجل من قومہ قال فغضب لکل واحد منھما اصحابہ
قال فکان بینھم ضرب بالجرید وبالایدی والنعال فبلغنا انھا نزلت فیھم وان طائفتان
من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے عرض کیا کاش آپ عبداللہ بن ابی پاس تشریف لے جاتے
(اور اوسکو دعوت دیتے اسلام کی) آپ چلے اوس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے
وہ زمین شور تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس آئے تو وہ بولا جدا رہ مجھ سے قسم خدا کی آپکے
گدھے کی بو نے مجھکو پریشان کر دیا ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپکے گدھے کی بو تیری بو سے بہتر ہے

یہ سنکر عبداللہ کے قوم مین کا ایک شخص غصے ہوا اور طرفین کے لوگون کو غصہ آیا اور بار ک مار ہوئی لکڑی اور ہاتہہ اور جوتون سے انس نے کہا پہر ہمکو خبر پہونچی کہ یہ آیت وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا اون کے باب مین اوتری یعنے اگر دو گروہ مسلمانون کے آپس مین لڑین تو اون مین میل کرو داخیر تک

باب قتل اَبِیْ جَہْلٍ

ابوجہل مردود کے مارے جانے کا بیان عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَہْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَجَدَہٗ قَدْ ضَرَبَہُ ابْنَا عَفْرَآءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْیَتِہٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُوْجَہْلٍ فَقَالَ وَہَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْہُ اَوْ قَالَ قَتَلَہٗ قَوْمُہٗ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ قَالَ اَبُوْجَہْلٍ فَلَوْ غَیْرُ اَکَّارٍ قَتَلَنِیْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابوجہل کی یہ سنکر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکہا تو عفراء کے بیٹون نے اوسے ایسا مارا ہے کہ ٹہنڈا ہو گیا ہے (یعنے موت کے قریب ہے) ابن مسعود نے اوسکی داڑہی پکڑی اور کہا تو ابوجہل ہے وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے (یعنے مجہ سے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجہ کا نہین) یا اوس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تمنے مجہے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہین) ابومجلز نے کہا ابوجہل نے کہا کاش کسان کے سوا اور کوئی مجہے مارتا **ف** مردود مرتے وقت بہی جہل اور بے وقوفی کے خیال مین تہا اسکا مطلب تہا کہ عفراء کے بیٹے انصار تہے اور وہ کہیت اور باغ رکہتے تہے تو کاشتکار اور کسان ہوئے ابوجہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تہے تو وہ آرزو کرتا تہا کاش مین اون کے ہاتہہ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتہہ سے مارا جاتا تو میری شان پر دہبہ نہ لگتا ایک روایت مین ہے کہ ابوجہل نے پوچہا کس کی فتح ہوئی ابن مسعود نے کہا اللہ تعالی اور اوس کے رسول کی پہر اسکا سر کاٹ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر ڈالدیا تب آپ شکر الہی بجا لائے اور فرمایا کہ یہ اس امت کا فرعون تہا عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّعْلَمُ لِیْ مَا فَعَلَ اَبُوْجَہْلٍ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ وَقَوْلِ اَبِیْ مِجْلَزٍ کَمَا ذَکَرَہٗ اِسْمٰعِیْلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب قتل کَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْیَہُوْدِ

کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل **ف** نووی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بہیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لیے اور اُنہون نے مکر اور فریب سے اوسکو قتل کیا اور اسکی وجہ یہہ تہی کہ کعب نے عہدشکنی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو کرتا تہا آپ کی اور برا

کہتا تہا آپکو اور پہلے یہ اقرار کیا تہا کہ آپکے دشمن کو مدد نہ دونگا پہر دشمنوں کے ساتھہ شریک
ہوا اور یہ قتل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے خلاف عہد نہ تہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالے
عنہ کی مجلس میں ایک شخص نے کہا کہ کعب کا قتل غدر (یعنے دغا) تہا اونہوں نے اوس کی گردن
ماری کیونکہ غدر جب ہوتا کہ امان دیکر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جس کو اسلام کی دعوت پہنچ
چکی ہو اوسکا قتل فریب اور تدبیر سے بہی درست ہے اور مکرر دعوت کی حاجت نہیں عن جابر
رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لکعب بن الاشرف
فانہ قد اذی اللہ تعالی ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد بن مسلمۃ یا رسول اللہ
اتحب ان اقتلہ قال نعم قال ائذن لی فلاقل قال قل فاتاہ فقال لہ وذکر ما بینہما
وقال ان ہذا الرجل قد اراد صدقۃ وقد عنانا فلما سمعہ قال وایضا واللہ لتملنہ قال
انا قد اتبعناہ الان ونکرہ ان ندعہ حتی ننظر الی ای شیء یصیر امرہ قال وقد اردت
ان تسلفنی سلفا قال فما ترہننی قال ما ترید قال ترہننی نساءکم قال انت اجمل العرب انرہنک
نساءنا قال ترہنونی اولادکم قال یسب ابن احدنا فیقال رہن فی وسقین من تمر
ولکن نرہنک اللامۃ یعنی السلاح قال نعم وواعدہ ان یاتیہ بالحارث وابی عبس
بن جبر وعباد بن بشر قال فجاءوا فدعوہ لیلا فنزل الیہم قال سفیان قال غیر عمرو
قالت امراتہ انی لاسمع صوتا کانہ صوت دم قال انما ہذا محمد ورضیعہ وابو نائلۃ
ان الکریم لو دعی الی طعنۃ لیلا لاجاب قال محمد انی اذا جاء فسوف امد یدی
الی راسہ فاذا استمکنت منہ فدونکم قال فلما نزل نزل وہو متوشح فقالوا نجد
منک ریح الطیب قال نعم تحتی فلانۃ ہی اعطر نساء العرب قال فتاذن لی ان اشم منہ
قال نعم فشم فتناول فشم ثم قال اتاذن لی ان اعود قال فاستمکن من راسہ ثم
قال دونکم قال فقتلوہ ۔ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو بیشک اوسنے ستایا کہا ہے اللہ کو اور اوس کے رسول
کو اور سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے
کی پہر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کہنا شروع کیں اور ہجو کرنے لگا رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مار ڈالون اوسکو آپ نے فرمایا ہان محمد
بن مسلمہ نے کہا تو اجازت دیجیے مجھکو کہنے کی (یعنے مین اوس سے جیسے مصلحت ہو ویسی باتین کرون
گو ظاہر مین آپ کی برائی بہی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے) آپنے فرمایا کہہ (جو مصلحت ہو) پہر محمد بن مسلمہ نے
کعب سے باتین کہین اور اپنا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہمکو تکلیف مین ڈالا ہے (یہ تعریض ہے جسکا
ظاہری معنی اور ہے اور در اصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہمپر جاری کیے اور ان کے بجا
لانے مین نفس کو تکلیف ہوتی ہے) جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابہی اور قسم خدا کی تمکو تکلیف ہوگی
محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اوس کے شریک ہو چکے اور اب اسکا چہوڑ دینا بہی برا معلوم ہوتا ہے
جب تک ہم اسکا انجام نہ دیکہہ لین کہ کیا ہوتا ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین یہ چاہتا ہون کہ تم مجھکو کچھ قرض دو
کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرو کرو گے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے کہا اپنی عورتین گرو کرو محمد بن
مسلمہ نے کہا تم تو عرب مین سب سے زیادہ خوبصورت ہو ہم اپنی عورتین تمہارے پاس کیونکر گرو کرین کعب نے کہا
اچھا اپنی اولاد گرو رکہو محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہینگے کہ کہجور کے دو وسق پر گرو ہوا تہا البتہ ہم اپنے
ہتیار تمہارے پاس گرو کرینگے (اس مین یہ مصلحت تہی کہ ہتیار لیکر اوس مردود پاس جا سکین اور اوس کو
قتل کرین کعب نے کہا اچھا پہر محمد بن مسلمہ نے اوس سے وعدہ کیا کہ مین حارث (بن اوس) کو اور ابو عبس بن
جبر عبد الرحمن اور عباد بن بشر کو لیکر آون گا (سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابو نائلہ سلکان بن سلامہ بن وقش
جو کعب کے رضاعی بہائی تہے وہ بہی گئے) یہ سب لوگ آئے اور اسکو بلایا رات کو وہ اوترا اپنے بالا
خانے پر سے (عمرو کے سوا اورون کی روایت مین یہ ہے کہ اوسکی عورت نے کہا یہ آواز تو خون کی آواز معلوم
ہوتی ہے کعب نے کہا واہ یہ تو محمد بن مسلمہ ہین اور ان کے رضاعی بہائی اور ابو نائلہ ہین (امام نووی
علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یون ہے کہ محمد بن مسلمہ ہین اور اون کے رضاعی بہائی ابو نائلہ بخاری کی روایت
مین ہے کہ کعب نے کہا واہ یہ تو میرے بہائی محمد بن مسلمہ ہین اور میرے دودہ بہائی ابو نائلہ ہین اور یہی
صحیح ہے جیسا سیرۃ ابن ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جوان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخم مارنے
کے لیے بہی اوسکو بلا دین تو چلا آوے محمد نے (اپنے یارون سے) کہا جب کعب آویگا تو مین اپنا ہاتہ اسکے
سر کیطرف بڑہاؤنگا اور جب مین اچھی طرح اوسکی سر کو تہام لون تو تم اپنا کام کرنا پہر کعب اوترا چادر

کو بغل کے تلے کیے ہوئے اُن لوگون نے کہا کیسی عمدہ خوشبو جو تم مین سے آتی ہے کعب نے کہا ہان میرے پاس
فلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتون سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو مین
تمہارا سر سونگہون کعب نے کہا اچھا محمد نے اُسکا سر سونگہا پہر کڑا پہر سونگہا پہر کہا اگر اجازت دو تو پہر سونگہون اور
زور سے اُسکا سر تہاما اور یارون سے کہا لیو انہون نے اُسکو تمام کیا **باب** غزوہ خیبر یا خیبر کی
لڑائی کا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزا خیبر قال فصلینا عندها صلوة الغداة بغلس فرکب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و
رکب ابو طلحة وانا ردیف ابی طلحة فاجری نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی زقاق خیبر
وان رکبتی لتمس فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حسر الازار عن فخذ نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فانی لاری بیاض فخذ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل
القریة قال اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین
قالها ثلاث مرار قال وقد خرج القوم الی اعمالهم فقالوا محمد قال عبد العزیز وقال
بعض اصحابنا والخمیس قال واصبناها عنوة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر کا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے پاس پڑہی اندہیرے مین پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ابو طلحہ بہی سوار ہوئے مین اون کے ساتھ سوار ہوا ایک ہی گہوڑے
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی گلیون مین گہوڑا دوڑایا اور میرا گہٹنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ران کو چہو جاتا اور آپ کی ران سے تہبند ہٹ گئی تہی (گہوڑا دوڑانے مین) تو مین آپ
کی ران کی سفیدی دیکہہ رہا تہا **ف** نووی علیہ الرحمة نے کہا اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی
ہے کہ ران ستر نہین ہے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ وہ ستر ہے اور اس کے ثبوت مین کئی حدیثین آئی
ہین اور اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ یہان بلا اختیار ران کہل گئی دوڑانے کی وجہ سے اور
انس کی نظر ایکا ایک اوس پر پڑی انتہی **ف** جب آپ بستی مین پہونچے تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر خراب
ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کے میدان مین تو برا ہے دن اون لوگون کا جو ڈرائے گئے تین بار آپ نے یہ
فرمایا اس وقت یہودی لوگ اپنے اپنے کامون کو نکلے تہے وہ کہنے لگے محمد آن پہونچے لشکر کے ساتھ انس
نے کہا ہم نے خیبر کو زور شمشیر فتح کیا **عن** انس رضی اللہ تعالی عنہ قال کنت ردف

أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ انس سے روایت ہے مین ابو طلحہ کے ساتھہ سوار تہا خیبر کے دن اور میرا پاؤن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤن سے چہو رہا تہا پہر ہم اون کے پاس پہونچے آفتاب نکلتے ہی اونہون نے اپنے جانورون کو باہر نکالا تہا اور کلہاڑیان اور زنبیلین اور کدالین زمین یا درخت پر چڑہنے کی اولیکر نکلے تہے وہ کہنے لگے محمد آپہونچے لشکر کے ساتہہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیبر ہم جب اوترین کسی قوم کی زمین مین تو بری ہی صبح اون لوگون کی جو ڈرائے گئے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر اللہ تعالی نے شکست دی اُن کو حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین پہونچے تو یہ آیت پڑہی إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ف یعنی اس کے اوپر گذرے اور یہ استشہاد ہے قرآن مجید سے اور وہ جائز ہے جیسے آپ نے مکہ کی فتح مین بتون کو کوٹتے وقت فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ مگر وہ ہے روزمرہ کی باتون مین یا مزاح اور دل لگی مین کیونکہ خلاف ہے عظمت کے حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَ

فتحها علیکم فلما امسی الناس مساء الیوم الذی فتحت علیهم اوقدوا نیرانا کثیرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما هذه النیران علی ای شیء توقدون قالوا علی لحم قال ای لحم قالوا لحم الحمر الانسیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اهریقوها واکسروها فقال رجل او یهریقوها ویغسلوها قال او ذاک قال فلما تصاف القوم کان سیف عامر فیه قصر فتناول به ساق یهودی لیضربه ویرجع ذباب سیفه فاصاب رکبة عامر رضی الله تعالی عنه فمات منه قال فلما قفلوا قال سلمة وهو آخذ بیدی قال فلما رآنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ساکتا قال ما لک قلت له فداک ابی وامی زعموا ان عامرا رضی الله تعالی عنه حبط عمله قال من قاله قلت فلان وفلان واسید بن حضیر الانصاری فقال کذب من قاله ان له لاجرین وجمع بین اصبعیه انه لجاهد مجاهد قل عربی مشی بها مثله وخالف قتیبة محمدا فی الحدیث فی حرفین وفی روایة ابن عباد والق سکینة علینا ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع (سلمہ کے بھائی کو) کچھ اپنے شعر ہمیں نہیں سناتے (تاکہ رستہ کٹے اور جی نہ گھبراوے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا شعر سب برے نہیں ہوتے اوس میں اچھے اور برے دونوں ہیں) اور عامر شاعر تھے وہ اترے اور گا کر پڑھنے لگے (نووی نے کہا سفر میں مستحب ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کے خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اوسکو چلنے کی تکان مطلق نہیں رہتی) ﴿ تو ہدایت گر نہ کرتا اے خدا ✤ کب نماز و صدقہ ہم کرتے ادا ✤ ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک فدا ✤ بخش دے ہم سے ہوئی جو کچھ خطا ✤ ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خدا پر فدا ہونا اس میں یہ اشکال ہے کہ فدا اوس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی بلا آسکے اور خدا تعالی پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاید یہ لفظ بلا قصد نکل گیا جیسے کہتے ہیں قاتلہ اللہ اور شاید مراد شاعر کی فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنی جان تیری رضامندی کے لیے صرف کر دیں تب بھی ایسا لفظ بدون سند شرعی کے خدا کی نسبت نہیں کہہ سکتے ف کافروں سے جب ہو دو سامنا ✤ دے ہمارے پاؤں کو وہاں پر جما ✤ اور تسلی اور تشفی دے خدا ✤ ہم تو حاضر ہیں بلاتے ہی سدا ✤ صبح ترکے کافروں نے غل کیا ف یعنی ہمکو بلایا اور آواز دی لڑائی کے لیے اور بخاری کی روایت

ین تیسرے اور چوتھے مصرع کا یہ مضمون ہے کہ بخشدے ہمارے گناہ ہم تیرے فدا ہون جبتک جئیں اور اٹھوین مصرع
کا یہ مضمون ہے کہ جب ہم کو گناہ کے لیے بلاتے ہین تو ہم انکار کرتے ہین ف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے لوگون نے عرض کیا عامر بن الاکوع آپ نے فرمایا اللہ تعالی اوس پر رحم کرے ایک
شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہوگا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو اوس سے فائدہ اٹھانے دیا ہوتا ف
صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع مین کسی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا
اس لیے اونہون نے ایسا کہا یہ بھی آپ کا ایک معجزہ تھا ف سلمہ بن اکوع نے کہا پھر ہم خیبر مین پہنچے
اور ہمنے خیبر والون کو گھیرا اور ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اوس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے فتح
کر دیا خیبر کو تمہارے ہاتھون سلمہ نے کہا جب وہ رات ہوئی جس کے دن کو خیبر فتح ہوا تو لوگون نے بہت انگار
جلائے آپ نے پوچھا یہ انگار کیسے ہین اور کیا پکاتے ہین انہون نے کہا گوشت پکاتے ہین آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت
اونہون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا پھینک دو اوسکو اور توڑ کر پھینک دو ہانڈیون کو ف نووی
نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدہون کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما
کا اور اس حدیث کا بیان مع شرح کے کتاب النکاح مین گذرا اور مالکیہ جو قائل ہین اوسکی اباحت کے وہ یہ
تاویل کرتے ہین کہ آپ نے منع فرمایا اس سے کیونکہ حاجت تھی گدہون کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے
پہلے اونہون نے ایسا کیا تھا ف ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت پھینک دین اور ہانڈیون
کو دھو ڈالین آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو (تو بعد آپ کی راے بدل گئی اجتہاد سے یا وحی سے) پھر جب صف
باندہی لوگون نے تو عامر کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کے پاؤن مین مارنے لگے خود اون کے لوٹ کر
لگی گھٹنے مین اور وہ مر گئے اوس زخم سے جب لوگ لوٹے تو سلمہ نے کہا وہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو چپ چپ دیکھا آپ نے پوچھا اے سلمہ تیرا کیا حال ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ میرے مان باپ آپ پر صدقے ہون لوگ کہتے ہین کہ عامر کا عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مرا)
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا فلانا فلانا اور اسید بن حضیر انصاری آپ نے فرمایا اونہون نے
غلط کہا عامر کو دوہرا ثواب ہوا (ایک تو اسلام اور عبادت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنے دونون
انگلیون کو ملایا اور فرمایا کہ وہ مجاہد ہے (یعنے کوشش کرنے والا اللہ کی اطاعت مین) اور مجاہد ہے
(یعنے جہاد کرنے والا) ایسا کوئی عرب کم ہوگا جس نے ایسی لڑائی کی ہو اوسکی مثل یا اسکو مشابہ کوئی

عرب کم ہوگا عن سلمة بن الأكوع رضي الله تعالى عنه قال لما كان يوم خيبر قاتل أخي رضي
الله تعالى عنه قتالا شديدا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتد عليه سيفه فقتله
فقال أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وشكوا فيه رجل مات في سلاحه
وشكوا في بعض أمره قال سلمة فقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فقلت يا رسول
الله أذن لي أن أرجز لك فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب
رضي الله تعالى عنه أعلم ما تقول قال فقلت والله لولا الله ما اهتدينا ٭ ولا تصدقنا ولا
صلينا ٭ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت ٭ وأنزلن سكينة علينا ٭ وثبت
الأقدام إن لاقينا ٭ والمشركون قد بغوا علينا ٭ فلما قضيت رجزي قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قال هذا قلت قاله أخي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمه
الله قال فقلت والله يا رسول الله إن ناسا ليهابون الصلاة عليه يقولون رجل مات
بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات جاهدا مجاهدا قال ابن شهاب
ثم سألت ابنا لسلمة بن الأكوع فحدثني عن أبيه رضي الله تعالى عنه مثل ذلك غير
أنه قال حين قلت إن ناسا يهابون الصلاة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله أجره مرتين وأشار بإصبعيه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خیبر کی لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (عامر بن اکوع) خوب لڑا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر اسکی تلوار خود اسپر پلٹ گئی وہ مر گیا آپکے اصحاب نے اسکے باب میں گفتگو
کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے ہتھیار سے آپ مر گیا اسیطرح کچھ شکایت کی اسکے باب میں سلمہ نے کہا پھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجئے مجھے رجز پڑھنے کی (رجز
وہ موزون کلام ہے ایک بحر ہے شعر کی) آپ نے اجازت دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے
معلوم ہے جو تم کہوگے پھر میں نے کہا ان شعروں کو جنکا ترجمہ یہ ہے قسم اللہ تعالیٰ کی اگر اللہ تعالیٰ ہدایت نہ
کرتا ہمکو تو ہم کبھی راہ نہ پاتے اور نہ صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے آپ نے فرمایا سچ کہا تو نے پھر میں نے
کہا اتار اپنی رحمت ہمپر اور جما دے ہمارے پاؤں کو اگر ہمارا سامنا ہو کافروں سے اور مشرکوں نے ہمپر ظلم
کیا ہے جب میں اپنی رجز پڑھ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کسکا کلام ہے میں نے

عرض کیا میری بہالی کا آپ نے فرمایا اللہ تعالی رحم کرے اوسپر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ بعض لوگ تو اون کے
نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین اور کہتے ہین وہ اپنے ہتیار سے مرا آپ نے فرمایا وہ تو جاہد اور مجاہد ہو کر مرا ابن شہاب
نے کہا مین نے سلمہ کے ایک بیٹے سے پوچہا تو اوس نے یہی حدیث اپنے باپ سے روایت کی صرف اوس نے یہ کہا
کہ جب مین نے یہ کہا کہ بعضے لوگ اوسپر نماز پڑہنے سے ڈرتے ہین تو آپ نے فرمایا وہ جہوٹے ہین وہ تو جاہد اور
مجاہد ہو کر مرا اور اوسکو دوہرا ثواب ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنی اونگلی سے **باب غزوۃ الاحزاب**
وھی الخندق غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان **عن البراء** رضی اللہ تعالی عنہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاحزاب ینقل معنا التراب ولقد واری التراب
بیاض بطنہ وھو یقول واللہ لولا انت ما اھتدینا + ولا تصدقنا ولا صلینا + فانزلن
سکینۃ علینا + ان الاولی قد بغوا علینا + قال وربما قال - ان الملا قد ابوا
علینا + اذا ارادوا فتنۃ ابینا + ویرفع بھا صوتہ **ترجمہ** براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے دن ہمارے ساتہہ مٹی ڈہوتے تہے (جب خندق
کہودی گئی مدینہ کے گرد) اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چہپا لیا تہا آپ یہ فرماتے تہے قسم اللہ تعالی
کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے تو اوتار اپنی رحمت کو ہمپر ان لوگوں
نے (یعنے مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنے ایمان نہ لائے) اور ایک روایت مین ہے اس جماعت نے
نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فساد کی بات کرنا چاہتے ہین (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہین شریک ہوتے
اون کے اور یہ آپ بلند آواز سے فرماتے تہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے رجز کا استحباب
نکلتا ہے محنت کیوقت جیسے تعمیر وغیرہ اور یہ بہی نکلتا ہے کہ امام کو بہی ان کاموں مین شریک ہونا چاہیے
ضرورت کیوقت افسوس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو مٹی تک ڈہونے مین عار نہ کرین اور اس زمانہ
کے بعضے بیوقوف ٹٹ پونجیے امیر جنکو کوڑی برابر اختیار نہین ہے غریب کو ساتہہ کہلانے مین یا غریب
کو اپنے پاس بٹہانے مین عار کرین سلام علیک کرنیسے وہ خفا ہون سنت کیموافق مصافحہ کرنے سے وہ
ناراض ہون پہر کاہیکے مسلمان ہین علانیہ کیون نہین کہتے کہ ہم کافر ہین مرتد ہین ملعون ہین معاذ اللہ من
ذلک **عن ابی اسحاق** قال سمعت البراء رضی اللہ تعالی عنہ فذکر مثلہ الا انہ
قال - ان الالی قد بغوا علینا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ان لوگوں نے ظلم کیا

ہمارا دکھ اور سرکشی کی بخاری کی روایت میں یہی ہے عن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه قال جاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نحفر الخندق وننقل التراب على اكتافنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا عيش الا عيش الاخرة فاغفر للمهاجرين والانصار ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کاندھوں پر ڈھو رہے تھے آپ نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخشدے تو مہاجرین و انصار کو ف اس ہے قسمت اُن مہاجرین اور انصار کی وا اللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی ڈھونا ہفت اقلیم کی سلطنت سے ہزاروں درجہ بہتر ہے پر ید لوگ اونہی کو ہے جو جانتے ہیں عن انس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اللهم لا عيش الا عيش الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ نہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم ان العيش عيش الاخرة قال شعبة او قال اللهم لا عيش الا عيش الاخرة فاكرم الانصار والمهاجرة ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ عیش آخرۃ ہی کا عیش ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كانوا يرتجزون ورسول الله صلى الله عليه وسلم معهم وهم يقولون اللهم لا خير الا خير الاخرة فانصر الانصار والمهاجرة وفي حديث شيبان بدل فانصر فاغفر ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے صحابہ رجز پڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اون کے ساتھ تھے وہ کہتے تھے یا اللہ نہیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو مدد کر انصار اور مہاجرین کی اور شیبان کی روایت میں ہے بخشدے انصار اور مہاجرین کو عن انس رضي الله تعالى عنه ان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا يقولون يوم الخندق نحن الذين بايعوا محمدا على الاسلام او قال على الجهاد شك حماد ما بقينا ابدا والنبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم ان الخير خير الاخرة فاغفر للانصار والمهاجرة ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخشدے انصار اور مہاجرین کو

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرَدٍ وَغَيْرِهَا

ذی قرد وغیرہ لڑائیوں کا بیان

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُولَى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتَّى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوا بِذِي قَرَدٍ يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَأَرْتَجِزُ حَتَّى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ

ترجمہ سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا اور آپ کی دودھیلی اونٹنیاں ذی قرد میں چرتی تھیں (ذی قرد ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر بخاری نے کہا یہ لڑائی خیبر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا سنہ ۶ ہجری میں حدیبیہ سے پہلی) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام ملا اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیلی اونٹنیاں جاتی رہیں میں نے پوچھا کس نے لیں اوس نے کہا غطفان نے (جو ایک شاخ ہے قیس قبیلہ کی) یہ سنکر میں تین بار چلایا یا صباحاہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اوس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبردار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں نے اون لٹیروں کو ذی قرد میں پایا اونہوں نے پانی پینا شروع کیا تھا میں نے تیر مارنا شروع کیے اور میں تیرانداز تھا اور کہتا جاتا تھا اَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ **ف** یہ رجز تھا اس کے معنی یہ ہیں میں اکوع کا بیٹا ہوں

جنگ میں ایسا کہنا درست ہے تاکہ دشمن پر رعب پڑے، آج کمینوں کی تباہی کا دن ہے یا آج پہچان ہوگی
کس نے شریف کا دودھ پیا ہے کس نے رذیل کا یا آج وہ دن ہے جس میں پہچان ہوگی اوس شخص کی جسکو بچپنے
سے لڑائی کا دودھ پلایا رہا ہے اور جنگ میں ماہر ہے ف میں برجز پڑھتا رہا یہانتک کہ اونٹنیاں
اون سے چھڑا لیں بلکہ اور تیس چادریں اون کی چھین لیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ بھی آگئے
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اون لوگوں کو میں نے پانی پینے نہیں دیا ہے وہ پیاسے ہیں اب
اونپر لشکر کو بھیجیے آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے تو اپنی چیزیں لے چکا اب جانے دے سلمہ نے کہا پھر
ہم لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر اپنے ساتھ مجکو بٹھلا لیا یہانتک کہ ہم مدینہ میں
پہنچے عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَعَلَيْهَا خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ فَقَعَدَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَسَقَ فِيْهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا
وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ
فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ
قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ وَرَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِلًا يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَجَفَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ
قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ وَفِيْ اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ
فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِيْ اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللهِ لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْاَوَّلُ اَللّٰهُمَّ اَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ
مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا
قَالَ وَكُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَسْقِيْ فَرَسَهُ وَاَحُسُّهُ وَاَخْدُمُهُ وَاٰكُلُ
مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِيْ وَمَالِيْ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ تَعَالٰى وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً

فكسحت شوكها فاضطجعت في أصلها قال فأتاني أربعة من المشركين من أهل مكة فجعلوا
يقعون في رسول الله صلى الله عليه وسلم فأبغضتهم فتحولت إلى شجرة أخرى وعلقوا سلاحهم
واضطجعوا فبينما هم كذلك إذ نادى مناد من أسفل الوادي يا للمهاجرين قتل ابن زنيم قال
فاخترطت سيفي ثم شددت على أولئك الأربعة وهم رقود فأخذت سلاحهم فجعلته
ضغثا في يدي قال ثم قلت والذي كرم وجه محمد صلى الله عليه وسلم لا يرفع أحد
منكم رأسه إلا ضربت الذي فيه عيناه قال ثم جئت بهم أسوقهم إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وجاء عمي عامر رضي الله تعالى عنه برجل من العبلات يقال له مكرز
يقوده إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على فرس مجفف في سبعين من المشركين فنظر
إليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال دعوهم يكن لهم بدء الفجور وثناه فعفا
عنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنزل الله وهو الذي كف أيديهم عنكم و
أيديكم عنهم ببطن مكة من بعد أن أظفركم عليهم الآية كلها قال ثم خرجنا
راجعين إلى المدينة فنزلنا منزلا بيننا وبين بني لحيان جبل وهم المشركون فاستغفر رسول
الله صلى الله عليه وسلم لمن رقي هذا الجبل الليلة كأنه طليعة للنبي صلى الله عليه و
سلم وأصحابه قال سلمة فرقيت تلك الليلة مرتين أو ثلاثا ثم قدمنا المدينة فبعث
رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا
معه وخرجت معه بفرس طلحة أنديه مع الظهر فلما أصبحنا إذا عبد الرحمن الفزاري
قد أغار على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستاقه أجمع وقتل راعيه قال
فقلت يا رباح خذ هذا الفرس فأبلغه طلحة بن عبيد الله وأخبر رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن المشركين قد أغاروا على سرحه قال ثم قمت على أكمة
فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم أرميهم بالنبل
وأرتجز أقول أنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع فألحق رجلا منهم فأصك سهما في
رحله حتى خلص نصل السهم إلى كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم
الرضع قال فوالله ما زلت أرميهم وأعقر بهم فإذا رجع إلي فارس أتيت شجرة فجلست في

أصليها ثم ارميه فعقرت به حتى إذا تضايق الجبل فدخلوا في تضايقه علوت الجبل
فجعلت أرديهم بالحجارة قال فما زلت كذلك اتبعهم حتى ما خلق الله تعالى من بعير من
ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا خلفته وراء ظهري وخلوا بيني وبينه ثم اتبعتهم
ارميهم حتى ألقوا أكثر من ثلاثين بردة وثلاثين رمحا يستخفون ولا يطرحون شيئا إلا
جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه حتى أتوا
متضايقا من ثنية فإذا هم قد أتاهم فلان بن بدر الفزاري فجلسوا يتضحون يعني يتغدون
وجلست على رأس قرن قال الفزاري ما هذا الذي أرى قالوا لقينا من هذا البرح والله ما
فارقنا منذ غلس يرمينا حتى انتزع كل شيء في أيدينا قال فليقم إليه نفر منكم
أربعة قال فصعد إلي منهم أربعة في الجبل قال فلما أمكنوني من الكلام قال قلت هل
تعرفونني قالوا لا ومن أنت قال قلت أنا سلمة بن الأكوع والذي كرم وجه محمد صلى
الله عليه وسلم لا أطلب رجلا منكم إلا أدركته ولا يطلبني فيدركني قال أحدهم
أنا أظن قال فرجعوا فما برحت مكاني حتى رأيت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يتخللون الشجر قال فإذا أولهم الأخرم الأسدي وعلى إثره أبو قتادة الأنصاري وعلى
إثره المقداد بن الأسود الكندي قال فأخذت بعنان الأخرم قال فولوا مدبرين قلت
يا أخرم احذرهم لا يقتطعوك حتى يلحق رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه قال
يا سلمة إن كنت تؤمن بالله واليوم الآخر وتعلم أن الجنة حق والنار حق فلا
تحل بيني وبين الشهادة قال فخليته فالتقى هو وعبد الرحمن قال فعقر بعبد الرحمن فرسه
وطعنه عبد الرحمن فقتله وتحول على فرسه ولحق أبو قتادة فارس رسول الله صلى
الله عليه وسلم بعبد الرحمن فطعنه فقتله فوالذي كرم وجه محمد صلى الله عليه
وسلم لتبعتهم أعدو على رجلي حتى ما أرى ورائي من أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ولا غبارهم شيئا حتى يعدلوا قبل غروب الشمس إلى شعب فيه ماء يقال له ذو قرد ليشربوا
منه وهم عطاش قال فنظروا إلي أعدو وراءهم فحليتهم عنه يعني أجليتهم عنه
فما ذاقوا منه قطرة قال ويخرجون فيشتدون في ثنية قال فأعدو فألحق رجلا منهم

فأصكه بسهم في نغض كتفه قال قلت خذها وأنا ابن الأكوع واليوم يوم الرضع قال يا ثكلته
أمه أكوعه بكرة قال قلت نعم يا عدو نفسه أكوعك بكرة قال وأردوا فرسين على ثنية
قال فجئت بهما أسوقهما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولحقني عامر بسطيحة فيها
مذقة من لبن وسطيحة فيها ماء فتوضأت وشربت ثم أتيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وهو على الماء الذي حلأتهم عنه فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد أخذ
تلك الإبل وكل شيء استنقذته من المشركين وكل رمح وبردة وإذا بلال نحر ناقة من
الإبل التي استنقذت من القوم وإذا هو يشوي لرسول الله صلى الله عليه وسلم من كبدها
وسنامها قال قلت يا رسول الله خلني فأنتخب من القوم مائة رجل فأتبع القوم فلا يبقى
منهم مخبر إلا قتلته قال فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه في
ضوء النار فقال يا سلمة أتراك كنت فاعلا قلت نعم والذي أكرمك فقال إنهم الآن
ليقرون في أرض غطفان قال فجاء رجل من غطفان فقال نحر لهم فلان جزورا فلما كشفوا
جلدها رأوا غبارا فقالوا أتاكم القوم فخرجوا هاربين فلما أصبحنا قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان خير فرساننا اليوم أبا قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم أعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا
ثم أردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين إلى المدينة قال
فبينما نحن نسير قال وكان رجل من الأنصار لا يسبق شدا قال فجعل يقول ألا مسابق إلى
المدينة هل من مسابق فجعل يعيد ذلك قال فلما سمعت كلامه قلت أما تكرم كريما
ولا تهاب شريفا قال لا إلا أن يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلت يا رسول الله
بأبي أنت وأمي ذرني فلأسابق الرجل قال إن شئت قال قلت اذهب إليك وثنيت رجلي
فطفرت فعدوت قال فربطت عليه شرفا أو شرفين أستبقي نفسي ثم عدوت في
إثره فربطت عليه شرفا أو شرفين ثم إني رفعت حتى ألحقه قال فأصكه بين كتفيه قال
قلت قد سبقت والله قال أنا أظن قال فسبقته إلى المدينة قال فوالله ما لبثنا إلا ثلاث
ليال حتى خرجنا إلى خيبر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فجعل عمي عامر يرتجز

يالقوم - تالله لولا الله ما اهتدينا * ولا تصدقنا ولا صلينا * ونحن عن فضلك ما
استغنينا * فثبت الاقدام ان لاقينا * وانزلن سكينة علينا * فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من هذا قال انا عامر قال غفر لك ربك قال وما استغفر رسول الله
صلى الله عليه وسلم لانسان يخصه الا استشهد قال فنادى عمر بن الخطاب رضي الله
تعالى عنه وهو على جمل له يا نبي الله لولا متعتنا بعامر قال فلما قدمنا خيبر
قال خرج ملكهم مرحب يخطر بسيفه يقول قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح
بطل مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * قال وبرز له عمي عامر رضي الله تعالى عنه
فقال - قد علمت خيبر اني عامر * شاكي السلاح بطل مغامر * قال فاختلفا ضربتين
فوقع سيف مرحب في ترس عامر وذهب عامر يسفل له فرجع سيفه على نفسه فقطع اكحله
وكانت فيها نفسه قال سلمة فخرجت فاذا نفر من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم يقولون
بطل عمل عامر قتل نفسه قال فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا ابكي فقلت يا رسول
الله بطل عمل عامر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال ذلك قال قلت ناس من
اصحابك قال كذب من قال ذلك بل له اجره مرتين ثم ارسلني الى علي رضي الله تعالى
عنه وهو ارمد فقال لاعطين الراية رجلا يحب الله تعالى ورسوله صلى الله عليه
وسلم او يحبه الله ورسوله قال فاتيت عليا رضي الله تعالى عنه فجئت به اقوده و
هو ارمد حتى اتيت به رسول الله صلى الله عليه وسلم فبسق في عينيه فبرأ واعطاه
الراية وخرج مرحب فقال - قد علمت خيبر اني مرحب * شاكي السلاح بطل
مجرب * اذا الحروب اقبلت تلهب * فقال علي رضي الله تعالى عنه - انا الذي
سمتني امي حيدره * كليث غابات كريه المنظره * اوفيهم بالصاع كيل
السندره * قال فضرب راس مرحب فقتله ثم كان الفتح على يديه رضي الله تعالى
عنه ترجمہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب ہم حدیبیہ میں پہونچے تو ہم چودہ سو آدمی
تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں تیرہ سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور
وہاں پچاس بکریاں تھیں جنکو کنوے کا پانی سیر نہ کر سکتا تھا یعنے ایسا کم پانی تھا کنوئی میں ا پیر سوا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے مینڈھ پہ بیٹھے تو آپنے دعا کی یا تہوکا کنوئیں میں پس اوسی وقت اوبل آیا پہر ہم نے جانوروں کو پانی پلایا اور خود بہی پیا بعد اس کے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بلایا بیعت کے لیے درخت کی جڑ میں اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہین اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف مین ہے اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ اخیر تک) مین نے سب سے پہلے لوگون مین آپ سے بیعت کی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ آدہے آدمی بیعت کر چکے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ بیعت کر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پہر سہی اور آپنے مجہے نہتا (بے ہتیار) دیکھا تو ایک بڑی سی ڈہال یا چہوٹی سی ڈہال دی پہر آپ بیعت لینے لگے یہانتک کہ لوگ ختم ہونے لگے اُسوقت آپنے فرمایا اے سلمہ مجہہ سے بیعت نہین کرتا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگون مین پہر بیچ کے لوگون مین آپ نے فرمایا پہر بہی غرض مین نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پہر آپنے فرمایا ای سلمہ تیری وہ بڑی ڈہال یا چہوٹی ڈہال کہان ہے جو مین نے تجہے دی تہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا چچا عامر مجہے ملا وہ نہتا تہا مین نے وہ سپر اوسکو دیدی یہ سنکر آپ ہنسے اور آپنے فرمایا تیری مثال اُس اگلے شخص کے سی ہے جس نے دعا کی تہی یا اللہ مجہے ایسا دوست دے جسکو مین اپنی جان سے زیادہ چاہون پہر مشرکون نے صلح کے پیام بہیجے یہانتک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی سلمہ نے کہا مین طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت مین تہا اون کے گہوڑے کو پانی پلاتا اون کی پیٹہہ کہجاتا اونکی خدمت کرتا اونہی کے ساتہہ کہانا کہاتا اور مین نے اپنا گہر بار دونون دولت سب چہوڑ دیا تہا اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کے جب ہماری اور مکہ والون کی صلح ہو گئی اور ہر ایک ہم مین کا دوسرے سے ملنے لگا تو مین ایک درخت کے پاس آیا اوس کے تلے سے کانٹے جہاڑے اور جڑ کے پاس لیٹا اتنے مین چار آدمی مشرکون مین سے آئے مکہ والون مین سے اور لگے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو برا کہنے مجہے غصہ آیا مین دوسرے درخت کے تلے چلا گیا اونہون نے اپنے ہتیار لٹکائے اور لیٹ رہے وہ اُسیحال مین تہے کہ یکایک ایک آدمی نے نشیب سے پکار کر آواز دی دوڑو ای مہاجرین ابن زنیم (صحابی) مارے گئے یہ سنتے ہی مین نے اپنی تلوار سونتی اور اُن چارون آدمیون پر حملہ کیا وہ سو رہے تہے اون کے ہتیار مین نے لے لیے اور گٹہا بنا کر ایک ہاتہہ مین رکہے پہر مین نے کہا قسم اوس کی جس نے عزت دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے جس نے سر اوٹہایا

مین ایک مار دون گا اُس عضو جسمین اوس کی دونون آنکہین ہین پہر مین اُنکو کہینچتا ہوا لایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرا چچا عامر عبلات (ایک شاخ ہے قریش کی) مین سے ایک شخص کو لایا جس کو مکرز
کہتے تہے وہ اوسکو کہینچتا ہوا لایا ایک گہوڑے پر جسپر جہول پڑی تہی اور ستر آدمیون کے ساتہ مشرکون مین
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہا پہر فرمایا چہوڑ دو ان کو مشرکون کیطرف سے عہد شکنی شروع ہونے
دو پہر دوبارہ بہی اونہی کیطرف سے ہونے دو (یعنے ہم اگر ان لوگون کو مارین تو صلح کے بعد ہماری طرف سے
عہد شکنی ہوگی یہ مناسب نہین پہلے کافرون کیطرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہین دوبارہ تب ہمکو بدلا لینا
برا نہین) آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگون کو معاف کردیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ اخیر تک یعنی اوس خدا نے اون کے ہاتہون کو روکا تم سے اور تمہارے ہاتہون
کو روکا اون سے مکہ کی سرحد مین جب فتح دی چکا تہا تمکو اونپر۔ پہر ہم لوٹے مدینہ کو راہ مین ایک منزل
پر اوترے جہان ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکون کے بیچ مین ایک پہاڑ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی اوس شخص کے لیے جو اُس پہاڑ پر چڑہ جاوے رات کو اور پہرہ دیوے آپکا اور آپ کے
اصحاب کا سلمہ نے کہا مین رات کو اُس پہاڑ پر دو یا تین بار چڑہا اور پہرہ دیتا رہا) پہر ہم مدینہ مین پہنچے
تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنیان رباح غلام کو اپنے دین اور مین بہی اوس کے
ساتہ تہا طلحہ کا گہوڑا لیے ہوے چراگاہ مین پہنچانے کے لیے اون اونٹنیون کے ساتہ جب صبح ہوئی
تو عبد الرحمن فزاری (مشرک) نے آپ کی اونٹنیون کو لوٹ لیا اور سب کو ہانک لے گیا اور چرواہے کو مار
ڈالا مین نے کہا اے رباح تو یہ گہوڑا لے اور طلحہ پاس پہونچادے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر کہ
کافرون نے آپ کی اونٹنیان لوٹ لین پہر مین ایک ٹیلہ پر کہڑا ہوا اور مدینہ کی طرف منہ کرکے مین نے
تین بار آواز دی یا صباحاہ بعد اوس کے مین اُن لٹیرون کے پیچہے روانہ ہوا تیر مارتا ہوا اور رجز پڑہتا
ہوا أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ یعنے مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر
مین کسی کے قریب ہوتا اور ایک تیر اوسکی کاٹہی مین مارتا جو اوس کے کاندہے تک پہنچ جاتا (کاٹہی کو
چیر کر) اور کہتا یہ لے اور مین اکوع کا بیٹا ہون اور آج کمینون کی تباہی کا دن ہے پہر قسم خدا تعالی
کی مین برابر اونکو تیر مارتا رہا اور زخمی کرتا رہا جب اون مین کا کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو مین درخت کے
تلے آکر اوس کی جڑ مین بیٹہ جاتا اور ایک تیر مارتا وہ سوار زخمی ہوجاتا یہانتک کہ وہ پہاڑ کے تنگ

گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برچھی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا اتنے مین
حضرت ابوقتادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہسوار آن پہونچے اور اونہون نے عبدالرحمن کو برچھے مار کر
قتل کیا تو قسم اوس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو مین اُنکا پیچھا کیے گیا مین
اپنے پاؤن سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھلائی دیا نہ اون کا غبار یہانتک
کہ وہ لٹیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھاٹی مین پہونچے جہان پانی تھا اور اُسکا نام ذی قرد تھا وہ اُترے
پانی پینے کو پیاسے تھے پھر مجھے دیکھا مین اون کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا آخر مین نے اون کو پانی پر سے ہٹا دیا
وہ ایک قطرہ بھی نہ پی سکے اب وہ دوڑتے چلے کسی گھاٹی کی طرف مین بھی دوڑا اور اُن مین سے کسی کو پا کر
ایک تیر لگا دیا اوس کے شانے کی ہڈی مین اور مین نے کہا لے اسکو اور مین بیٹا ہون اکوع کا اور یہ دن
کمینون کی تباہی کا ہے وہ بولا (خدا کرے اکوع کا بیٹا مرے اور) اُسکی مان اوسپر روئے کیا وہی اکوع ہے
جو صبح کو میرے ساتھ تھا مین نے کہا ہان اے دشمن اپنی جان کے وہی اکوع ہے جو صبح کو تیرے ساتھ تھا
سلمہ بن اکوع نے کہا ان لٹیرون کے دو گھوڑے سقط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) اونہون نے اون کو
چھوڑ دیا ایک گھاٹی مین مین اون گھوڑون کو کھینچتا ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا وہان
مجھکو عامر ملے ایک چھاگل دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھاگل پانی کے پھر ہوئی مین نے وضو کیا اور دودھ پیا
(اللہ اکبر سلمہ بن اکوع کی ہمت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے تھک گئے اونٹ تھک
گئے لوگ مر گئے اسباب رہ گیا پر سلمہ نہ تھکے اور دن بھر مین نہ کچھ کھایا نہ پیا یا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی)
پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ اُس پانی پر تھے جہان سے مین نے لٹیرون کو بھگایا تھا
مین نے دیکھا تو آپ نے سب اونٹ لے لیے ہین اور سب چیزین جو مین نے مشرکون سے چھینی تھین سب
برچھی اور چادرین اور بلال رضی اللہ عنہ نے اون اونٹون مین سے جو مین نے چھینے تھے ایک اونٹ نحر کیا
ہے اور وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے اوسکی کلیجی اور کوہان بھون رہے ہین مین نے عرض کیا
یا رسول اللہ مجھکو اجازت دیجیے لشکر مین سے سو آدمی چن لینے کی پھر مین اون لٹیرون کا پیچھا کرتا ہون
اور اون مین سے کوئی شخص باقی نہین رکھتا جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر) مین سب کو مار ڈالتا ہون (یہ سنکر
آپ ہنسے یہانتک کہ داڑہین آپ کی کھل گئین انگار کی روشنی مین آپ نے فرمایا اے سلمہ تو یہ کر سکتا ہے مین نے
کہا ہان قسم اوسکی جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب غطفان کی سرحد مین پہونچ گئے وہان

اون کی مہمانی ہو رہی ہے اتنے مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تہا اور اوسکی کہال نکال رہی تہی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بہی بہاگ کہڑے ہوے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بڑہکر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا اور دونون مجہی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجہے اپنے ساتہ بٹہلا لیا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تہے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچہے نہین رہتا تہا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجہسے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تہا جب مین نے اوسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجہے چہوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑہ جاؤنگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچہا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑہا کیا اور کود پڑا پہر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑہاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پہر اوس کے پیچہے دوڑا اور جب ایک دو چڑہاؤ باقی رہے تو دم کو سنبہالا پہر جو دوڑا تو اوس سے ملگیا
یہانتک کہ ایک گہونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈہون کے بیچ اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑہا پہر اوس سے آگے پہونچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پہر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹہیرے بعد اوس کے خیبر کیطرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑہنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑہتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوے تو جمار کہہ ہمارے پاؤن کو اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے تجہکو بخشے سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تہے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اوٹہانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پہر جب ہم خیبر مین
آئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑہتا تہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبٌ ٭
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ ٭ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنے خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیان آوین شعلے اُڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اُس
کے مقابلہ کے لیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ عَامِرٌ شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی
خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ـ پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک ہاتھ ہوا تو
مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار اونہی
کو لگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ
اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس
گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اُسیوقت اچہی ہوگئین پہر آپ نے اون کو نشان
دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ * شَاكِ السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ * اِذَا
الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ
اُمِّيْ حَيْدَرَهْ + كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ + اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ + یعنی
مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا **ف** حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر
کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس
کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا
نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابوطالب سفر مین تہے جب
لوٹکر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

اون کی مہمانی ہو رہی ہے انہی مین ایک شخص آیا غطفان مین سے وہ بولا فلان شخص نے اون کے لیے ایک
اونٹ کاٹا تھا اوسکی کھال نکال رہی تھی اتنے مین اون کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگی لوگ آگئے تو
تو وہان سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سوارون مین بہتر سوار ابو قتادہ
ہین اور پیادون مین سب سے بہتر سلمہ بن الاکوع ہین سلمہ نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دو حصے
دیے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونون مجھی کو دیدیے بعد اوس کے آپنے مجھے اپنے ساتھ بٹھلا
عضبا پر مدینہ کو لوٹتے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوڑنے مین کسی سے پیچھے نہین رہتا تھا کہنے
لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور بار بار یہی کہتا تھا جب مین نے اوسکا کہنا سنا تو اوس سے
کہا تو بزرگ کی بزرگی نہین کرتا اور بزرگ سے نہین ڈرتا وہ بولا نہین البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بزرگی کرتا ہون مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مجھ کو چھوڑ دیجیے مین اس مرد کے
آگے بڑھ جاؤنگا دوڑ مین آپ نے فرمایا اچھا اگر تیرا جی چاہے تب مین نے کہا مین آتا ہون تیری طرف اور مین نے
اپنا پاؤن ٹیڑھا کیا اور کود پڑا پھر مین دوڑا اور جب ایک یا دو چڑھاؤ باقی رہے تو مین نے اپنے دم کو
روکا پھر اوس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک دو چڑھاؤ باقی رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوڑا تو اوس سے لگ گیا
یہانتک کہ ایک گھونسا دیا مین نے اوس کے دونون مونڈھون کے بیچ اور مین نے کہا قسم خدا کی اب مین آگے
بڑھا پھر اوس سے آگے ہو پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے بلا عوض اور بعوض مین خلاف
ہے) پھر قسم خدا کی ہم صرف تین رات ٹھہرے بعد اوس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تو میرے چچا عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالی کی اگر خدا تعالے ہدایت نکرتا تو ہم راہ نہ پاتے
اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پرواہ نہین ہوئے تو ہمارے پاؤن جما اگر ہم
کافرون سے ملین اور اپنی رحمت اور تسلی اوتار ہمارے اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون
ہے لوگون نے کہا عامر آپنے فرمایا خدا تعالے تجھ کو بخشے سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
کسی کے لیے خاص طور پر استغفار کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پکارا اور وہ
اپنی اونٹ پر تھے یا نبی اللہ آپنے ہمکو فائدہ کیون نہ اٹھانے دیا عامر سے سلمہ نے کہا پھر جب ہم خیبر مین
آگئے تو اوسکا بادشاہ مرحب تلوار ہلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ * إِذَا الْحُرُوبُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ یعنی خیبر کو معلوم ہے کہ مین مرحب

ہون پورا ہتیار بند بہادر آزمودہ کار جب لڑائیان آوین شعلے اُڑاتی ہوئین یہ سنکر میرے چچا عامر نکلے اُسکے
کے مقابلہ کے لیے اور اُنہون نے یہ رجز پڑہا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ عَامِرٌ شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ * یعنی
خیبر جانتا ہے کہ مین عامر ہون ۔ پورا ہتیار بند لڑائی مین گھسنے والا + پہر دونون کا ایک ایک ہاتھ ہوا تو
مرحب کی تلوار میرے چچا عامر کی ڈہال پر پڑی اور عامر نے نیچے سے وار کرنا چاہا تو اونکی تلوار انہی
کو لگی اور شہ رگ کٹ گئی اوسی سے مر گئے سلمہ نے کہا پہر مین نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
چند اصحاب کو دیکہا وہ کہہ رہے ہین عامر کا عمل لغو ہوگیا اوس نے اپنے تئین آپ مار ڈالا یہ سنکر مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا روتا ہوا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ عامر کا عمل لغو ہوگیا
آپ نے فرمایا کون کہتا ہے مین نے کہا آپ کے بعض اصحاب کہتے ہین آپ نے فرمایا جہوٹ کہا جس نے کہا
بلکہ اوسکو دوہرا ثواب ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
بہیجا اُنکی آنکہین دکہہ رہی تہین آپ نے فرمایا مین ایسے شخص کو نشان دونگا جو دوست رکہتا ہے اللہ
اور اُس کے رسول کو یا اللہ تعالی اور رسول اوسکو دوست رکہتے ہین ابن ہشام کی روایت مین اتنا زیادہ
ہے کہ اللہ تعالی فتح دیگا اوس کے ہاتہون پر اور وہ بہاگنے والا نہین سلمہ نے کہا پہر مین حضرت علی پاس
گیا اور اُنکو لایا کہینچتا ہوا اون کی آنکہین دکہہ رہی تہین یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے آیا آپ نے اُنکی آنکہون مین اپنا تہوک ڈالدیا وہ اوسیوقت اچہی ہوگئین پہر آپ نے اون کو نشان
دیا اور مرحب نکلا اور کہنے لگا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ * شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ * اِذَا
الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَہَّبُ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اُسکے جواب مین یہ کہا اَنَا الَّذِیْ سَمَّتْنِیْ
اُمِّیْ حَیْدَرَہْ + کَلَیْثِ غَابَاتٍ کَرِیْہِ الْمَنْظَرَہْ * اُوْفِیْہِمْ بِالصَّاعِ کَیْلَ السَّنْدَرَہْ * یعنی
مین وہ ہون کہ میری مان نے میرا نام حیدر رکہا ف حیدر کہتے ہین شیر کو اور جب حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ پیدا ہوئے تہے تو اُن کی مان نے اُنکا نام اسد رکہا تہا اسد کہتے ہین شیر
کو اور مرحب نے خواب مین دیکہا تہا کہ ایک شیر آیا اور اوسے مار ڈالا تو حضرت علی نے یہ ذکر کیا تاکہ اوس
کے دل مین ڈر پیدا ہو اور بعض علما نے کہا ہے کہ حضرت علی کی مان نے جب وہ پیدا ہوئے تو اون کا
نام اسد رکہا جو اُن کے نانا کا نام تہا اسد بن ہشام بن عبد مناف اور ابو طالب سفر مین تہے جب
لوٹ کر آئے تو اُنہون نے علی نام رکہا اور اسد کو حیدر کہتے ہین کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہوتا ہے حیدر

عادرسو ہے اور حادر کے معنی سخت اور پرزور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ مین شیر کی مانند جرأت اور قوت اور
بہادری رکہتا ہون تیری کیا حقیقت ہی **ف** تا شل اوس شیر کے جو جنگلون مین ہوتا ہے (یعنے شیر ببر
نہایت ڈراونی صورت رکہ اوس کے دیکہنے سے خوف پیدا ہو) مین لوگون کو ایک صاع کے بدلے سندرہ
دیتا ہون (سندرہ صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنے وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہین اور مین اون کا
کام ہی تمام کردیتا ہون) پہر حضرت علی نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اوسیوقت جہنم کو روانہ ہوا
بعد اوس کے اللہ تعالی نے فتح بہی اون کے ہاتہون پر **ف** سیرۃ ابن ہشام مین باسناد ابو رافع سے جو
مولی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتہہ تہے جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنا نشان دیکر قلعہ فتح کرنے کے لیے بہیجا حضرت علی جب قلعہ کے قریب پہونچے تو قلعہ
والے باہر نکلے اور انہون نے لڑنا شروع کیا ایک یہودی نے اون پر وار کیا اور اُن کی سپر گرادی انہون
نے ایک دروازہ جو قلعہ کے پاس تہا اوٹہا لیا اور اوسکو سپر کرلیا پہر وہ دروازہ لڑائی فتح ہونے
تک اون کے ہاتہہ ہی مین رہا جب لڑائی سے فارغ ہوئے تو انہون نے وہ دروازہ پہینک دیا ابو رافع نے
کہا مین اور سات آدمی اور تہے آٹہون نے کوشش کی اوس دروازہ کو اولٹنے کی تو نہ اولٹ سکے سبحان اللہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طاقت اور شجاعت اوپر بہت خداداد تہی بڑے بڑے بہادرون کو جنکا عرب
مین شہرہ تہا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے بڑی آسانی سے مار لیا اور لوگ تعجب مین رہ گئے نووی نے
کہا صحیح یہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے مرحب کو قتل کیا اور بعضون نے یہ کہا ہے کہ مرحب کو
محمد بن مسلمہ نے قتل کیا ابن عبد البر نے اپنی کتاب درر فی مختصر السیر مین لکہا ہے کہ ابن اسحاق نے کہا
کہ مرحب کے قاتل محمد بن مسلمہ تہے اور اور لوگون نے کہا کہ قاتل اوس کے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تہے ابن عبد البر
نے کہا ہمارے نزدیک یہی صحیح ہے پہر روایت کیا انہون نے اپنی اسناد سے سلمہ اور بریدہ سے ایسا
ہی ابن اثیر نے کہا صحیح قول جسپر اکثر اہل الحدیث اور اہل سیر ہین یہ ہے کہ مرحب کے قاتل حضرت علی تہے رضی
اللہ تعالی اون سے انتہی سیرۃ ابن ہشام مین ہے کہ ابن اسحاق نے کہا حدیث بیان کی مجہہ سے عبد اللہ
بن سہل نے انہون نے سنا جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون نکلتا ہے
مرحب سے لڑنے کے لیے محمد بن مسلمہ نے کہا مین جاؤن گا کل میرا بہائی مارا گیا ہے اور قسم اللہ کی مجہے جوش
آرہا ہے آپ نے فرمایا اچہا جا اور دعا کی یا اللہ محمد بن مسلمہ کی مدد کر جب ایک دوسرے سے نزدیک ہو گئے تو ایک

درخت بیچ مین آگیا اور ہر ایک اوس درخت کی آڑ لینے لگا اپنے مقابل کے حملہ سے لیکن ہر ایک نے تلوار سے
اوس درخت کو کاٹنا شروع کیا یہانتک کہ دونون کہل گئے آمنے سامنے اور اوس درخت کی صرف جڑ
کہڑی رہ گئی پہر مرحب نے محمد پر حملہ کیا انہون نے سپر پر روکا لیکن تلوار سپر مین گہس گئی اور اوسی مین اٹک رہی
پہر محمد نے ایک ضرب لگائی اور مرحب مارا گیا ابن اسحاق نے کہا مرحب کے بعد اوسکا بہائی یاسر نکلا اور
اوس نے پکارا کون آتا ہے مجہہ سے لڑنے کو زبیر بن عوام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہوپہی زاد بہائی
اوس کے مقابلہ کو نکلے صفیہ بن عبد المطلب زبیر کی مان نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ میرے بیٹے کو مار ڈالیگا آپ نے فرمایا نہین تیرا بیٹا خدا چاہے تو اوسکو مار ڈالیگا پہر ایسا ہی ہوا کہ زبیر
نے اوس مردود کو واصل جہنم کیا **نووی** نے کہا اسحدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزے
منقول ہین ایک تو صدیبیہ کا پانی بڑہ جانا دوسرے حضرت علی کی آنکہہ دفعتًا اچہی ہوجانا تیسرے خبر دینا
حضرت علی کے فتح کی جیسے دوسری روایت مین تصریح موجود ہے چوتہی خبر دینا کہ وہ لوٹیرے اب غطفان
مین ہین انتہے **عن** عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ **عن** عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** قَوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الاٰيَةَ آیت
وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ کے اترنے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ
التَّنْعِيْمِ مُتَسَلِّحِيْنَ يُرِيْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ
سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ
عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے اسی آدمی مکہ والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اوترے تنعیم کے پہاڑ سے وہ چاہتے
تہے آپ کو دہوکا دین اور غفلت مین حملہ کرین پہر آپنے اون کو پکڑ لیا اور قید کیا بعد اوس کے آپنے چہوڑ دیا
اون کو تب اللہ تعالی نے اس آیت کو اوتارا وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ یعنے خدا وہ ہے جس نے روکا
اون کے ہاتہون کو تم سے (اور اون کا فریب کچہہ نہ چلا) اور تمہارے ہاتہون کو اون سے (تم نے اون کو
قتل نہ کیا) مکہ کی سرحد مین تمہارے فتح ہوجانے کے بعد **باب** غَزْوَةِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ
عورتون کا مردون کے ساتہہ لڑائی مین شریک ہونا **عن** اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ

يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاهَا أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ أُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ إِنْ دَنَا مِنِّي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَفٰى وَأَحْسَنَ ترجمہ انس سے روایت ہے ام سلیم (اون کی ماں) نے حنین کے دن ایک خنجر لیا وہ اون کے پاس تہا ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ ام سلیم ہے اور اون کے پاس ایک خنجر ہے آپ نے پوچہا یہ خنجر کیسا ہے ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ اگر کوئی مشرک میرے پاس آویگا تو اس خنجر سے اُسکا پیٹ پہاڑ ڈالونگی یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے پہر ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ ہمارے سوا جو لوگ چہوٹے ہین (فتح مکہ کے روز اون کو مار ڈالیے اونہون نے شکست پائی آپ کے باعث سے جو سب سے مسلمان ہونگے اور دل سے مسلمان نہین ہوئے) آپ نے فرمایا اے ام سلیم کافرون کے شر کو خدا تعالےٰ نے کفایت کر گیا اور اُس نے ہمیر احسان کیا (اب تیری خنجر باندہنے کی ضرورت نہین) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم اور چند انصار کی عورتون کو جہاد مین اپنے ساتہہ رکہتے وہ پانی پلاتین اور زخمیون کی دوا کرتین ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورتون کو جہاد مین لیجانا درست ہے اور اُن سے کام لینا پانی پلانے یا دوا کرنے وغیرہ کا درست ہے اور یہ دوا وہ اپنے محرمون کی کرین یا خاوندکی اور غیرون کی بہی کر سکتے ہین بشرطیکہ بے ضرورت بدن نہ لگے اور ضرورت کی جگہہ جائز ہے انتہے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ

وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو چند لوگوں نے شکست پاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہ آپکے سامنے تھے اور سپر کی اوٹ آپ پر کیے ہوئے تھے اور ابو طلحہ بڑے تیر انداز تھے اون کے اوس دن دو یا تین کمانیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص تیروں کا ترکش لیکر نکلتا آپ اوس سے فرماتے یہ تیر رکھدے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اوٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہ کہتے اے نبی اللہ میری ماں باپ آپ پر قربان آپ گردن مت اوٹھایے ایسا نہ ہو کہ کافروں کا کوئی تیر آپکے لگ جاوے میرا گلا آپ کے گلے کے برابر ہے (یعنے ابو طلحہ نے اپنا گلا آگے کیا تھا کہ اگر کوئی تیر وغیرہ آوے تو مجھ کو لگے) ف اس سے ابو طلحہ کی جان نثاری اور وفاداری بیحد ثابت ہوتی ہے سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ ابو دجانہ نے اپنی پیٹھ کافروں کی طرف کرکے آپ پر آڑ کرلی تھی اور تیر اون کی پیٹھ پر برابر پڑتے تھے اور سعد بن ابی وقاص بھی کافروں کو تیر مار رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو تیر دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے مار اے سعد فدا ہوں تجھپر ماں باپ میرے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنی کمان سے تیر مار رہے تھے یہاں تک کہ اوسکا ایک کنارہ ٹوٹ گیا پھر وہ کمان قتادہ بن النعمان نے لے لی اون کے پاس رہی اور قتادہ کی آنکھ کافروں کی ضرب سے نکلکر رخسارہ پر گری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اوسکو اپنی جگہ کر دیا وہ بالکل درست ہوگئی بلکہ اوس آنکھ سے خوب دکھائی دیتا تھا ف انس نے کہا میں نے حضرت عائشہ بنت ابی بکر اور ام سلیم کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اوٹھائے ہوئے تھیں (جیسے کام کے وقت کوئی اوٹھاتا ہے) اور میں اون کی پنڈلی کی پازیب کو دیکھ رہا تھا ف احد کے دن تک حجاب کا حکم نہیں اوترا تھا تو دیکھنے میں کوئی قباحت نہ تھی یا یہ کہ اونہوں نے قصداً نہیں دیکھا بلکہ اون کی نظر پڑ گئی (نووی) ف وہ دونوں مشکیں لاتی تھیں اپنی پیٹھ پر پھر ڈالدیتیں اونکو لوگوں کے منہ

مین پہر جاتین اور پہر کر اتین پہر لوگون کے مونہہ مین ڈالتین اور ابو طلحہ کے سامنے دو تین بار تلوار گر گئی

بَابُ النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ

جو عورتین جہاد مین شریک ہون اون کو انعام ملے گا اور حصہ نہین ملے گا اور بچون کو قتل کرنا منع ہے

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبَ إِلَيْهِ نَجْدَةُ أَمَّا بَعْدُ فَأَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي إِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَإِذَا أَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَأْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَأَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ

ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ حروری خارجیون کے سردار نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو لکہا پانچ باتین پوچہین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر علم کے چہپانے کی سزا نہ ہوتی تو مین اسکو جواب نہ لکہتا (کیونکہ وہ مردود خارجی بدعتیون کا سردار تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا کہ وہ دین مین سے ایسا نکل جاوینگے جیسے تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے) نجدہ نے یہ لکہا تہا بعد حمد و صلوۃ کے تم بتلاؤ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے اور کیا اونکو کوئی حصہ دیتے تہے (غنیمت کے مال مین سے) اور کیا آپ بچون کو بہی مارتے تہے اور یتیم کی کب یتیمی ختم ہوتی ہے اور خمس کسکا ہے عبد اللہ بن عباس نے جواب لکہا تو نے لکہا مجہسے پوچہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین عورتون کو ساتہہ رکہتے تہے تو بیشک ساتہہ رکہتے تہے وہ دوا کرتی تہین زخمیون کی اور اون کو کچہ ملتا اور حصہ تو اون کا نہین لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علما کا یہی

لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زخمیوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک
اوسکو انعام بھی نہ ملیگا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بچوں کو ان کافروں کے نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مار یونہی عورتوں کو لیکن اگر بچے اور
عورتیں لڑیں تو انکا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو
قسم میری عمر کی بعضا آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اوسکی داڑھی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے
نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنے اوسکا حکم یتیموں کا سا ہے) پھر جب اپنے فائدے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے
لگے جیسے لوگ کرتے ہیں تو اوسکی یتیمی جاتی رہی **ف** نووی نے کہا مراد اس سے یتیمی کا حکم ہے
ورنہ یتیمی بلوغ سے جاتی رہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے یتیمی بعد احتلام کے اور
اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علما کی کہ یتیمی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے
سے بلکہ یہ ضرور ہے کہ لین دین میں ہوشیار ہو جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ پچیس برس کا ہو جاوے
تو اوسکا مال اوس کے سپرد کر دیں کیونکہ اس عمر میں آدمی دادا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کیا
آویگی انتہیٰ مع زیادۃ **ف** اور تو نے لکھا مجھسے پوچھتا ہے خمس کو کسکا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ خمس
ہمارے لیے ہے پر ہماری قوم نے نہ مانا **ف** نووی نے کہا مراد خمس سے خمس کا جو قرآن سے حق ہے
ذوالقربے کا اور علما نے اس میں اختلاف کیا ہے شافعی کا وہی قول ہے جو ابن عباس کا ہے کہ
وہ ذوی القربے کا حق ہے یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مراد اسے بنو امیہ ہیں جنہوں نے
یہ خمس بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزوں اور رشتہ داروں کو نہ دیا آپ دبا لیا **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ
أَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ
ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ
الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَزَادَ
إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ **ترجمہ** یزید بن ہرمز
سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کو لکھا اور کئی باتیں پوچھتا تھا جو بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس
روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مار مگر جبکہ
ایسا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مار ڈالا تھا **ف** اور ظاہر

ہے کہ حضرت خضر نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما فعلتہ عن امری بلکہ اللہ
تعالیٰ کے حکم سے تھا اور تجھکو یہ حکم پہونچ نہیں سکتا پس لڑکون کا قتل کرنا بھی تجھکو ناجائز ہے ف
اسحاق کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ تو تمیز کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور چھوڑ دیوے مومن کو یعنی
تو پہچان لیوے کہ کونسا بچہ بڑا ہو کر مومن ہوگا اور کونسا کافر اور یہ محال ہے اس لیے قتل بھی بچون کا ناجائز ہے

عن یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ بن عامر الحروری الی ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یسالہ عن العبد والمرأۃ یحضران المغنم ھل یقسم لھما وعن قتل الولدان
وعن الیتیم متی ینقطع عنہ الیتم وعن ذوی القربیٰ من ھم فقال لیزید اکتب الیہ
فلولا ان یقع فی احموقۃ ما کتبت الیہ اکتب انک کتبت تسالنی عن المرأۃ
والعبد یحضران المغنم ھل یقسم لھما شیء وانہ لیس لھما شیء الا ان یحذیا و
کتبت تسالنی عن قتل الولدان وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقتلھم
وانت لا تقتلھم الا ان تعلم منھم ما علم صاحب موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام
من الغلام الذی قتلہ وکتبت تسالنی عن الیتیم متی ینقطع عنہ اسم الیتم وانہ لا ینقطع عنہ اسم الیتم حتی
یبلغ ویونس منہ رشد وکتبت تسالنی عن ذوی القربیٰ من ھم وانا زعمنا انا ھم
فابی ذلک علینا قومنا ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ بن عامر حروری نے ابن عباس کو
لکھا پوچھا تھا اون سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد مین شریک ہون تو اون کو حصہ ملیگا یا نہین اور بچون
کا قتل کیسا ہے اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ جنکا ذکر قرآن شریف مین ہے کہ
پانچوین حصہ مین سے انکو دیا جاوے گا کون ہین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید سے کہا تو
لکھ جواب اسکو اور اگر وہ حماقت مین پڑنے والا نہ ہوتا تو مین اسکو جواب نہ لکھتا (یعنے مجھکو اس بات
کا خیال ہے کہ اگر مین ان مسئلون کا جواب اوسکو نہ دون تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر
بیٹھے) لکھ یہ کہ تو نے مجھکو لکھکر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملیگا یا نہین جب وہ جہاد مین شریک
ہون تو انکو حصہ نہین ملے گا البتہ انعام ملسکتا ہے (جتنا امام مناسب جانے شافعی اور ابو حنیفہ اور
جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالک کے نزدیک غلام کو انعام بھی نہ ملیگا جیسے عورت کو اور حسن اور
ابن سیرین اور نخعی اور حکم کے نزدیک اگر غلام لڑے تو اسکو بھی حصہ دین گے) اور تو نے لکھکر

پوچہا مجہسے بچون کے قتل کو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچون کو قتل نہین کیا اور تو بہی قتل مت کر
مگر تجہے ایسا علم ہو جیسے حضرت موسی علیہ السلام کے ساتہی (حضرت خضر علیہ السلام) کو تہا اور تو نے لکہکر
پوچہا یتیم کو اُسکی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو یتیم کا نام اُس سے نہ جاویگا جب تک بالغ نہو اور اُسکو
عقل نہ آوے اور تو نے لکہکر پوچہا ذوی القربی کو یہ ہم لوگ ہین ہماری سمجہ مین پر ہماری قوم نے نہ مانا عَنْ
يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ
قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِيْنَ قَرَأَ كِتَابَهُ وَحِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ أَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ وَلَا نُعْمَةَ عَيْنٍ
قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّكَ سَأَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَإِنَّا كُنَّا
نَرٰى أَنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَ
سَأَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُهُ وَإِنَّهُ إِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَأُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ إِلَيْهِ
مَالُهُ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهُ وَسَأَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ
الْمُشْرِكِيْنَ أَحَدًا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا وَأَنْتَ
فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ أَحَدًا إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهُ وَ
سَأَلْتَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ إِذَا حَضَرُوا الْبَأْسَ وَإِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ
لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ إِلَّا أَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ
بن عامر نے ابن عباس کو لکہا مین ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس موجود تہا جب اُنہون نے نجدہ
کی کتاب پڑہی اور جب اُسکا جواب لکہا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی اگر مجہے یہ خیال نہ
ہوتا کہ وہ نجاست مین گر جاویگا (یعنے حماقت کی بات کر بیٹہے گا) تو مین اُسکو جواب نہ لکہتا اور خدا کرے
اوسکی آنکہ کبہی ٹہنڈی نہو (یعنے خوشی نصیب نہو) پہر یہ لکہا تو نے مجہ سے پوچہا ذوی القربے کا حصہ
جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے وہ کون ہین تو ہم خیال کرتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت
والے ہم لوگ ہین لیکن ہماری قوم نے نہ مانا اور تو نے پوچہا یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے تو جب وہ نکاح

کے قابل ہوجاوی اور اسکو عقل آجاوی اور اسکا مال اوس کے سپرد ہوجاوے اوسکی یتیمی ختم ہو گئی اور تو نے
پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون کے بچون کو مارتے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکون
کے کسی بچے کو نہین مارتے تہے اور تو بہی ست مار البتہ اگر تجہے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضر علیہ السلام کو تہا
جب اونہون نے لڑکے کو مارا تہا تو خیر اور تو نے پوچہا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لگیگا اگر وہ لڑائی میں
شریک ہون تو انکو کوئی حصہ نہین ملتا تہا مگر انعام کے طور پر غنیمت مین سے **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ
هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَ
لَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَإِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** عَدَدِ غَزَوَاتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے **عَنْ** أُمِّ عَطِيَّةَ
الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ
غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى
ترجمہ ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اونہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ
سات لڑائیون مین رہی مین سردون کے ٹہیرنے کی جگہہ مین رہتی اور انکا کہانا پکاتے اور زخمیون کی دوا
کرتی اور بیمارون کی خدمت کرتی **عَنْ** هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عَنْ** أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
ثُمَّ اسْتَسْقَى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ
رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ
غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوِ
الْعُشَيْرِ ترجمہ ابو اسحاق سے روایت ہے عبد اللہ بن زید استسقا کی نماز کے لیے نکلے تو لوگون کے ساتہہ دو
رکعتین پڑہین پہر دعا مانگی پانی کے لیے اوس دن مین زید بن ارقم سے ملا میرے اور اون کے بیچ مین
صرف ایک شخص تہا مین نے پوچہا اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے جہاد کیے مین اونہون
نے کہا اونیس مین نے پوچہا تم کتنے جہادون مین آپ کے ساتہہ شریک تہے انہون نے کہا سترہ مین
مین نے پوچہا پہلا جہاد کون سا تہا اونہون نے کہا ذات العسیر یا ذات العشیر (جو ایک مقام کا نام
ہے سیرۃ ابن ہشام مین اسکو غزوۃ العشیرہ لکہا ہے اس مین لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عشیرہ تک جاکر مدینہ کو پلٹ آئے یہ واقعہ ۲ سنہ ہجری مین ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ مین آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس مین بھی لڑائی نہین ہوئی ۔ **عن** زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمعہ منہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا تسع عشرۃ غزوۃ وحج بعد ما ہاجر حجۃ لم یحج غیرہا حجۃ الوداع **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد صرف ایک ہی حج کیا جسکو حجۃ الوداع کہتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قال جابر لم اشہد بدرا ولا احدا منعنی ابی فلما قتل عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوم احد لم اتخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ قط **ترجمہ** حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انیس جہاد کیے اور مین بدر اور احد مین شریک نہ تھا میرے باپ نے مجھے نہین جانے دیا پھر جب میرے باپ مارے گئے احد کے دن تو مین کسی لڑائی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر نہین رہا **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال غزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسع عشرۃ غزوۃ قاتل فی ثمان منہن ولم یقل ابو بکر منہن و قال فی حدیثہ حدثنی عبد اللہ بن بریدۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس جہاد کیے ان مین سے آٹھ مین لڑے **ف** نووی نے کہا اہل مغازی نے اختلاف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون کے شمار مین تو ابن سعد نے الکا شمار مفصلا بہ ترتیب ذکر کیا ہے اور ان کی تعداد ستائیس غزوہ اور چھپن سریہ تک پہونچتی ہے (سریہ وہ جس مین آپ خود تشریف نہین لے گئے) ان غزوات مین سے نو مین لڑائی ہوئی ہے وہ بدر اور احد اور مریسیع اور خندق اور قریظہ اور خیبر اور فتح اور حنین اور طائف مین اور بریدہ نے جو آٹھ بیان کیے تو شاید غزوہ فتح کو نکال ڈالا کیونکہ اون کا مذہب امام شافعی کا سا ہوگا جو کہتے ہین مکہ صلحاً فتح ہوا اور باقی علما یہ کہتے ہین کہ مکہ بزور شمشیر فتح ہوا مترجم کہتا ہے باقی علما کا قول صواب ہے اور یہی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے **عن** بریدۃ انہ غزا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست عشرۃ غزوۃ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ جہاد کیے

عن سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات وخرجت فیما یبعث من البعوث تسع غزوات مرۃ علینا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومرۃ علینا اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترجمہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات جہاد کیے اور جو لشکر آپ بھیجا کرتے تھے ان میں نو بار میں نکلا ایک بار تو ہمارے سردار ابوبکر تھے اور دوسری بار اسامہ بن زید تھے عن حاتم بھذا الاسناد غیر انہ قال فی کلتیہما سبع غزوات ترجمہ وہی جو اوپر گذرا مگر اس روایت میں دونوں جگہ سات کا عدد مذکور ہے باب غزوۃ ذات الرقاع ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ ونحن ستۃ نفر بیننا بعیر نعتقبہ قال فنقبت اقدامنا فنقبت قدمای وسقطت اظفاری فکنا نلف علی ارجلنا الخرق فسمیت غزوۃ ذات الرقاع لما کنا نعصب علی ارجلنا من الخرق قال ابوبردۃ فحدث ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بھذا الحدیث ثم کرہ ذاک قال کانہ کرہ ان یکون شیئا من عملہ افشاہ قال ابواسامۃ زادنی غیر برید واللہ یجزی بہ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اوس پر چڑھتے تھے آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور ناخن گر پڑے ہم نے اون زخموں پر چیتھڑے لپیٹے اسوجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر رقاع یعنی چیتھڑے باندھتے تھے **ف** نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا یہی وجہ تسمیہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا وہاں ایک پہاڑ تھا جس میں سفید سیاہ سرخ مختلف رنگ تھے اور بعضوں نے کہا ذات الرقاع ایک درخت تھا وہاں پر اور بعضوں نے کہا اون کے جھنڈوں میں رقاع یعنے چیتھڑے لگے تھے واللہ اعلم **ف** ابوموسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر برا جانا اسکا بیان کرنا کیونکہ اونکو ناگوار تھا اپنا عمل ظاہر کرنا **ف** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال صالحہ کا چھپانا بہتر ہے تاکہ ریا نہو **ف** ابواسامہ نے کہا برید کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتنا اور بڑھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دیگا اسکا یعنے ہماری محنت اور تکلیف کا) **باب** کراھۃ الاستعانۃ فی الغزو

بكافر إلا لحاجة أو كونه حسن الرأي في المسلمين کافر سے جہاد مین مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل بدر فلما كان بحرة الوبرة أدركه رجل قد كان يذكر منه جرأة ونجدة ففرح أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين رأوه فلما أدركه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم جئت لأتبعك وأصيب معك قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تؤمن بالله ورسوله قال لا قال فارجع فلن أستعين بمشرك قالت ثم مضى حتى إذا كنا بالشجرة أدركه الرجل فقال له كما قال أول مرة فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كما قال أول مرة قال فارجع فلن أستعين بمشرك قال ثم رجع فأدركه بالبيداء فقال له كما قال أول مرة تؤمن بالله ورسوله قال نعم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کیطرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) مین پہونچے تو ایک شخص ملا آپ سے جسکی بہادری اور اور اصالت کا شہرہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وسکو دیکہکر خوش ہوئے جب آپسے ملا تو اوس نے کہا مین اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھہ چلون اور جو ملے اسمین حصہ پاؤن آپنے فرمایا تجہے یقین ہے اللہ اور اوس کے رسول کا وہ بولا نہین آپنے فرمایا تو لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر آپ چلے جب شجرہ پہونچے تو وہ شخص پہر آپسے ملا اور وہی کہا جو پہلے اوس نے کہا تہا آپنے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا اور فرمایا کہ لوٹ جا مین مشرک کی مدد نہین چاہتا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پہر آپسے ملا بیدا مین آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تہا تو یقین رکہتا ہے اللہ اور اوس کے رسول پر اب وہ شخص بولا ہان مین یقین رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو خیر چل **ف** نووی نے کہا دوسری حدیث مین ہے کہ آپنے صفوان بن امیہ سے مدد لی جنگ مین اور وہ مسلمان نہین ہوئے تہے تو بعض علما نے مطلقا مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور شافعی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت ہو اور کافر خیر خواہ ہو مسلمانون کا تو اوس سے مدد لینا جائز ہے ورنہ مکروہ ہے اس صورت مین جب کافر لڑائی مین شریک ہو اوسکو انعام ملیگا اور حصہ نہ ملیگا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا یہی قول ہے اور زہری اور اوزاعی کے نزدیک اوسکو حصہ ملیگا

كتاب الامارة

کتاب امارت (یعنے حکومت اور سرداری) کے بیان مین

باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش خلیفہ قریش مین سے ہونا چاہیے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي حديث زهير يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم وقال عمرو رواية الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم لمسلمهم وكافرهم لكافرهم ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے سرداری مین مسلمان انکا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافر ان کا قریش کے کافر کا تابع ہے عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في هذا الشان مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے یہ وہ حدیثین ہین جو ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کین ان مین ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خلافت مین مسلمان اون کے تابع ہین قریش کے مسلمان کے اور کافر تابع ہین قریش کے کافر کے عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم الناس تبع لقريش في الخير والشر ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہین قریش کے خیر اور شر مین عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال هذا الامر في قريش ما بقي من الناس اثنان ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کام یعنے خلافت ہمیشہ قریش مین رہے گی یہان تک کہ دنیا مین دو ہی آدمی رہ جاوین ف نووی نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلتا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اوسکی خلافت درست نہین ہے اور اسپر اجماع ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے مین اسیطرح بعد اون کے اور جس نے مخالفت کی اسمین وہ بدعتی ہوا اور

کوئی اور سے حجت تمام ہو گئی احادیث صحیحہ سے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے کہا قرشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے علماء کرام کا اور ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سقیفہ کے دن انصار پر یہی حدیث پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہ کیا اور یہ ان مسائل میں سے ہے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی سلف سے کوئی قول یا فعل اسکے خلاف منقول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور نظام اور چند خوارج نے یہ کہا ہے کہ غیر قرشی کی خلافت جائز ہے اور ضرار بن عمرو نے کہا ہے کہ غیر قرشی کو مقدم کریں گے قرشی پر تاکہ اوسکا اٹھانا آسان ہو اگر ضرورت پڑے پر یہ دونوں قول لغو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں اجماع کے اور یہ جو فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں تو خیر سے مراد اسلام ہے اور شر سے مراد جاہلیت ہے اسواسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور محافظ تھے حرم اللہ کے اور حج کرتے تھے بیت اللہ کا اور عرب کے دوسرے قبیلے اون کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ فتح ہوا اوسوقت جوق جوق ہر قبیلے کے عرب مسلمان ہونے لگے اسیطرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ اُن کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہانتک کہ دو آدمی رہ جاویں اور یہ بات سچ ہوئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ابتک خلافت قریش میں ہے اور کوئی انکا مزاحم نہیں اور انہیں میں رہے گی جب تک دو آدمی بھی رہیں قاضی عیاض نے کہا شافعیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے فضیلت نہیں نکلتی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قرشی ہیں اور اُن کی فضیلت نکلی اور اماموں پر جو قرشی نہیں ہیں انتہے ما قال النووی مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضرور نہیں ہے بلکہ جسقدر مسلمان بیعت کریں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کی جاوے وہ قرشی ہو یہ خلافت قریش کے مستعصم باللہ پر ختم ہو گئی بعد اوس کے چند سال فاطمیین مصر میں رہے پھر انکا بھی زمانہ جاتا رہا اور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی اب روم میں جو سلطان ہیں وہ ترک ہیں ایران میں جو ہیں وہ قاچار ہیں ہند میں مغل تھے اب تو نصاری ہیں غرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور وسعت اور استقلال کے معلوم نہیں ہوتی مگر

معظمہ مین جو شریف کہلاتے ہین وہ سید ہین اور قریشی لیکن اونکو کچھ اختیار نہین وہ سلطان کے تابع
فرمان ہین حدیث مین جو آیا ہے کہ ہمیشہ خلافت قریش مین رہیگی یہ صحیح ہے کس لیے کہ ان سلاطین
کو جو قریشی نہین ہین خلافت شرعی نہین ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہین اور بمنطوق اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم اور علیکم بالسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض و
غیرہ اون کی اطاعۃ بشرطیکہ مخالفت شریعت نہو واجب ہے اسیطرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانون نے بیعت
کر لی ہو گو اوس کی جماعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اوس کی اطاعت واجب ہے اور اُس کے ساتھ
ہو کر کفار سے جہاد درست ہے اور ایسی خلافت اقطاع عرب اور اطراف ہند وغیرہ مین شاید اب
تک ہو جو ہو گی اور جہان نہ ہو وہان کے مسلمان ہر وقت ایسے شخص کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہین
عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال دخلت مع ابی علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فسمعتہ یقول ان ھذا الامر لا ینقضی حتی یمضی فیھم اثنا عشر خلیفۃ قال
ثم تکلم بکلام خفی علی قال فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہے مین اپنے باپ کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مین نے سنا آپ فرماتے تھے
یہ خلافت تمام نہ ہو گی جب تک کہ مسلمانون مین بارہ خلیفہ نہ ہو لین پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا مین نے اپنے
باپ سے پوچھا کیا فرمایا اونہون نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب خلیفہ قریش مین سے ہونگے **عن** جابر
ابن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال امر الناس ماضیا
ما ولیھم اثنا عشر رجلا ثم تکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکلمۃ خفیت علی فسالت ابی
ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے مین نے سنا
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگون کا کام چلتا رہیگا جبتک اونکی حکومت کرین بارہ آدمی پھر آپنے ایک بات
کہی چپکے سے جو مین نے نہین سنی مینے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہا رسول اللہ صلعم نے اونہون نے کہا آپنے فرمایا سب
آدمی قریش مین سے ہونگے **عن** جابر بن سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث ولم یذکر لا یزال امر
الناس ماضیا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن سمرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلعم یقول لا یزال
الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ ثم قال کلمۃ لم افھمھا فقلت لابی ما
قال فقال کلھم من قریش **ترجمہ** جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے

سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا میں نے اپنے باپ کو پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہونگے

عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالی عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال ھذا الامر عزیزا الی اثنی عشر خلیفة قال ثم تکلم بشیء لم افھمه فقلت لابی ما قال فقال کلھم من قریش ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالی عنہ قال انطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معی ابی فسمعته یقول لا یزال ھذا الدین عزیزا منیعا الی اثنی عشر خلیفة فقال کلمة صمتنیها الناس فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش ترجمہ

حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہیگا بارہ خلیفوں کی خلافت تک پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھ کو سننے ندیا (یعنی انکی باتوں نے مجھ کو سننے ندیا بہرا کر دیا اسکو سننے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

ف قاضی عیاض نے کہا یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے اور اس تیس برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوئے امام حسن علیہ السلام سمیت اسکا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ خلیفوں سے خلافت عام دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گذرے میں اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا حصر نہیں ہے کہ سوا ان کے اور خلیفہ نہ ہوگا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہوں گے تو زیادہ ہونا کچھ خلاف نہیں ہے (نووی)

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال کتبت الی جابر بن سمرة مع غلامی نافع ان اخبرنی بشیء سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فکتب الی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم جمعة عشیة رجم الاسلمی یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة او یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلھم من قریش وسمعته یقول عصیبة من المسلمین یفتتحون البیت الابیض بیت کسری او آل کسری وسمعته یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروھم

سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِذَا أَعْطَى اللّٰهُ تَعَالَى أَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی مین نے جابر بن سمرہ کو لکھا اور
نافع غلام کے ہاتھ بہیجا کہ مجھ سے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہون نے جواب
مین لکھا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جمعہ کے دن شام کو جسدن ماعز
اسلمی سنگسار کیے گیے (اون کا قصہ کتاب الحدود مین گذرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہانتک کہ قیامت
قائم ہو یا تم پر بارہ خلیفہ ہون اور وہ سب قریشی ہونگے (شاید یہ واقعہ بہی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ
خلیفہ بارہ ملکوں پر مسلمانون کے ہون گے ایک ہی وقت مین) اور سنا مین نے آپ فرماتے تھے ایک
چھوٹی سی جماعت مسلمانون کی کسرے کے سفید محل کو فتح کرین گے (یہ معجزہ تہا آپ کا ایسا ہی ہوا
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین) اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے
پیدا ہون گے اون سے بچنا اور مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم مین سے کسی کو دولت دیوے تو
پہلے اپنے اوپر اور اپنے گہر والون پر خرچ کرے (اون کو آرام سے رکھے پہر فقیرون کو دیوے) اور
مین نے سنا آپ فرماتے تھے مین تمہارا پیش خیمہ ہونگا حوض کوثر پر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے
لیے وہان بندوبست کرونگا اور تمہارے آنیکا منتظر رہونگا) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أَرْسَلَ
إِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** الِاسْتِخْلَافِ وَتَرْكِهِ خلیفہ بنانا اور نہ بنانا عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ أَبِي حِينَ أُصِيبَ فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ
اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ أَتَحَمَّلُ أَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا
لَوَدِدْتُ أَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَإِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ
خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَإِنْ أَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ
مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ
ذَكَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہی میرے باپ (عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ) جب زخمی ہوئے

تو مین اون کے پاس موجود تہا لوگون نے اون کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تمکو نیک بدلہ دیوے
اونہون نے کہا لوگ دو طرح کے ہین بعضے تو امیدوار ہین مجہ سے کچہ حاصل کرنے کے اور بعضے ڈرتے ہین مجہ
سے یا مین امیدوار ہون اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہون اوس کے عذاب سے لوگون نے کہا آپ خلیفہ
کر جایئے کسی کو اونہون نے کہا مین تمہارا کام کرون زندگی مین بہی اور مرنے کے بعد بہی مین چاہتا ہون
کہ خلافت سے اتنا ہی مجہکو ملے کہ نہ میرے اوپر کچہ وبال ہو نہ مجہے کچہ ثواب ہو (یعنے حکومت اور خلافت
ایسی خوفناک چیز ہے کہ اسمین سے انسان صاف ہو کر چہوٹ جاوے اور کوئی وبال اپنی گردن پر نہ لے
جاوے تو بہی بہت ہو اچہا اور ثواب تو نہایت مشکل ہے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو باوصف
اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تہا تو اور حاکمون کا کیا حال ہوگا) اور اگر مین
خلیفہ کر جاؤن کسی کو تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ کر گئے مجہ کو جو مجہہ سے بہتر تہے (یعنے حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور اگر مین کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤن تو بہی ہو سکتا ہے کیونکہ خلیفہ نہین کر
گئے کسی کو جو مجہسے بہتر تہے یعنے رسول اللہ صلعم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جب اونہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا تو مجہے یقین ہوا کہ وہ کسی کو خلیفہ نہ کرین گے **ف**
نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مسلمانون نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اوس کو درست
ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر جاوے اور یہ بہی درست ہے کہ کسی کو نہ کرے بلکہ مسلمانون کی راے پر چہوڑ
جاوے جیسے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کو نہین کیا تہا پہر اگر کسی کو خلیفہ کر جاوے
تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پیروی کی اور جو نہ کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کی پیروی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ صاحب
الراے ہین اون کے اتفاق سے بہی ہو جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر
چہوڑنا درست ہے مسلمانون کے مشورے پر کہ جیسے حضرت عمر نے کیا چہ آدمیون کے لیے اور
اجماع ہے کہ مسلمانون پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اسیلیے مقدم رکہا اسکو صحابہ کرام
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز اور دفن پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کسی کو خلیفہ نہین کیا اور اسپر اجماع ہے اہل سنت کا قاضی عیاض نے
کہا اس مین بصرت بکر بن اخت عبد الواحد نے خلاف کیا جو کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے نص کردیا تہا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے لیے اور ابن راوندی نے کہا کہ عباس کی خلافت کے لیے آپنے نص کیا تہا اور شیعہ اور رافضہ کہتے ہین کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے لیے نص کیا تہا اور یہ سب دعاوی باطلہ ہین کیونکہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب مین اسکا خلاف نہ کرتے اور ابوبکر کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پہر اون کے کہنے سے حضرت عمر کی خلافت قبول نہ کرتے اور پہر حضرت عمر کی رائے جو چہ آدمیون مین سے کسی کے لیے تہی اوسکو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعون پر خلاف نہین کیا نہ حضرت علی اور عباس اور ابوبکر نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا دعوی کیا پہر جو کوئی یہ دعوی کرے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مین کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تہی اوس نے ساری امت محمدی کو خطا کے طرف منسوب کیا اور یہ کسی اہل قبلہ کو جائز نہین ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیوے انتہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال دخلت علی حفصۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقالت اعلمت ان اباک غیر مستخلف قال قلت ما کان لیفعل قالت انہ فاعل قال فحلفت انی اکلمہ فی ذلک فسکت حتی غدوت ولم اکلمہ قال فکنت کانما احمل بیمینی جبلا حتی رجعت فدخلت علیہ فسالنی عن حال الناس وانا اخبرہ قال ثم قلت لہ انی سمعت الناس یقولون مقالۃ فآلیت ان اقولہا لک زعموا انک غیر مستخلف وانہ لو کان لک راعی ابل او راعی غنم ثم جاءک وترکہا رایت ان قد ضیع فرعایۃ الناس اشد قال فوافقہ قولی فوضع راسہ ساعۃ ثم رفعہ الی فقال ان اللہ عز وجل یحفظ دینہ وانی لئن لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قد استخلف قال فواللہ ما ہو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فعلمت انہ لم یکن لیعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا اونہون نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو خلیفہ نہین کرینگے مین نے کہا ایسا نہین کرنے کے اونہون نے کہا وہ ایسا ہی کرینگے مین نے قسم کہائی کہ مین ان سے اسکا ذکر

کروں گا پھر میں چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے اون سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہاڑ
کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا) آخر میں لوٹا اور ان کے پاس گیا اونھوں نے لوگوں کا حال پوچھا
میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھالی کہ آپ سے ضرور اسکا ذکر
کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو خلیفہ نہیں کرینگے اور اگر آپ کا کوئی چرانے والا ہو اونٹوں کا یا بکریوں
کا پھر وہ آپ پاس چلا آوے اور اونٹوں یا بکریوں کو چھوڑ کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے
اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے اس کہنے سے اون کو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک
وہ سر جھکائے رہے (فکر کیا کیے) پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کریگا اور
میں اگر خلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اگر خلیفہ کروں تو حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کیا ہے عبداللہ بن عمر نے کہا پھر قسم خدا کی جب اونھوں نے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر
کسی کو نہیں کرنیوالے اور وہ خلیفہ نہیں کرنے کے **ف** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید
ابوبکر صدیق کی تقلید سے مقدم ہے گو حضرت ابوبکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق رہے اور جب آپکا قول یا فعل بصحت پہونچ جاوے پھر اوس کے خلاف
میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا پیر یا ولی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پرواہ نہ کرے
اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلے یا اللہ تو ہم کو عاشق اور پیرو کر دے اپنے حبیب
اکرم رسول معظم صلے اللہ علیہ وسلم کا

باب النهي عن طلب الإمارة والحرص عليها

حکومت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے **عن** عبد الرحمن بن سمرة رضي الله تعالى عنه قال

قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن لا تسأل الإمارة فإنك إن أعطيتها عن مسألة وكلت إليها وإن أعطيتها عن غير مسألة أعنت عليها **ترجمہ** عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اے عبدالرحمٰن مت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھکو ملے تو خدا تجھکو
چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا تعالیٰ تیری مدد کرے گا **عن** عبد الرحمن

بن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث جریر ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انا ورجلان من بنی عمی فقال احد الرجلین یا رسول اللہ امرنا علی بعض ما ولاک
اللہ عز وجل وقال الاخر مثل ذلک فقال انا واللہ لا نولی علی ھذا العمل احدا سألہ
ولا احدا حرص علیہ ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا
اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے اون مین سے ایک بولا یا رسول اللہ ہمکو حکومت دیجیے کسی
ملک کی اون ملکون مین سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا
قسم خدا کی ہم نہین دیتے خدمت اوس شخص کو جو اوسکی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے
عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقبلت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و
معی رجلان من الاشعریین احدھما عن یمینی والاخر عن یساری فکلاھما سأل
العمل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ
بن قیس قال فقلت والذی بعثک بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسھما وما شعرت
انھما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ وقد قلصت فقال لن
او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ولکن اذھب انت یا ابا موسیٰ او یا عبد اللہ بن قیس
فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلما قدم علیہ
قال انزل والقی لہ وسادۃ واذا رجل عندہ موثق قال ما ھذا قال ھذا کان یھودیا
فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء فتھود قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ
ثلاث مرات فامر بہ فقتل ثم تذاکرا القیام من اللیل فقال احدھما معاذ
اما انا فانام واقوم وارجو فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابو موسیٰ سے روایت
ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک داہنی طرف اور ایک
بائین طرف دونون نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مسواک کر رہے تھے آپ نے فرمایا
اے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو مین نے کہا یا رسول اللہ

قسم اوس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بہیجا اونہون نے اپنے دل کی بات مجہ سے نہین کہی اور مجہکو
معلوم نہ تہا کہ یہ کام (عہدہ خدمت) کی درخواست کرینگے گویا مین آپ کی مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ
نیچے ہونٹ کے تلے سمٹی ہوئی تہی آپ نے فرمایا ہم اوسکو کام کبہی نہین دیتے جو کام کی درخواست کرے
ف یہ ایک ایسا عمدہ قاعدہ ہی کہ اگر اوسپر اس زمانہ کے حکام عمل کرین تو ہزارون خرابیون
سے محفوظ رہین اکثر کام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہین جن کو عاقبت کا ڈر بالکل نہین
ہوتا اور رشوتین لینا اور خلق اللہ کو ستانا اون کا کام ہوتا ہے پس ایسون کی سزا یہ ہی کہ اون کو کوئی
کام نہ دیا جاوے **ف** لیکن تم جاؤ اے ابوموسی یا عبداللہ بن قیس پہر اون کو یمن کا صوبہ کرکے
بہیجا بعد اوسکے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بہی شریک رہین ابوموسی کے) جب معاذ وہان پہونچے
تو حضرت ابوموسی نے کہا اوترو اور ایک گدہ اون کے لیے بچہایا اتفاق سے وہان ایک شخص قید مین
جکڑا ہوا تہا معاذ نے کہا یہ کیا ہے ابوموسی نے کہا یہ یہودی تہا پہر مسلمان ہوا پہر کمبخت یہودی
ہوگیا اپنا برا دین اختیار کیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جب تک یہ قتل نہ ہوگا اللہ اور اوس کے رسول
کے حکم کے موافق تین بار یہی کہا پہر ابوموسی نے حکم دیا وہ قتل کیا گیا بعد اوس کے دونون نے شب
بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا مین تو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون رات کو اور مجہے امید ہے
کہ سونے مین بہی مجکو وہی ثواب ملیگا جو عبادت مین ملتا ہے **ف** نووی نے کہا مرتد کے
قتل پر اجماع ہے لیکن اختلاف ہی کہ اوس سے توبہ کرانا واجب ہی یا مستحب ہی مالک اور شافعی اور احمد
کے نزدیک توبہ کرادینگے اور ابن قصار نے اسپر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور طاؤس اور حسن اور
ماجشون مالکی اور ابویوسف اور اہل ظاہر کے نزدیک توبہ نہ کرادینگے اور جو وہ توبہ کرے تو عنداللہ
فائدہ ہوگا پر دنیا مین وہ قتل سے نہین بچیگا اور عطا نے کہا اگر وہ مسلمان پیدا ہو تو اوس سے
توبہ نہ کرادینگے اور یا اگر کافر پیدا ہوا پہر مسلمان ہوکر مرتد ہوگیا تو توبہ کرادینگے اب شافعی اور
اون کے اصحاب کے نزدیک توبہ کرانا واجب ہی اور فی الفور توبہ کرانا چاہیے اور ایک روایت مین تین
دن کی مہلت دینگے اور یہی قول ہی مالک اور ابوحنیفہ اور احمد اور اسحاق کا اور حضرت علی رضی
اللہ تعالی عنہ سے ایک مہینے کی مہلت منقول ہی اور عورت بہی اگر مرتد ہو تو اوسکا بہی حکم جمہور کے
نزدیک مثل مرد کی ہے یعنے وہ بہی قتل کیجاوے گی جب توبہ نہ کرے اور اسکو لونڈی بنانا درست

نہین اور ابوحنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کرین گے اور حسن اور قتادہ گئے نزدیک اوسکو لونڈی بناوین
انتہی باب کراہیۃ الامارۃ بغیر ضرورۃ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہین ہے عن
ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی
منکبی ثم قال یا اباذر انک ضعیف وانھا امانۃ وانھا یوم القیامۃ خزی وندامۃ
الا من اخذھا بحقھا وادی الذی علیہ فیھا ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ مجھی خدمت نہین دیتے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے مونڈھے پر مارا اور فرمایا اے ابوذر
تو ناتوان ہے اور یہ امانت ہے یعنے بندون کے حقوق اور خدا تعالے کے حقوق سب حاکم کو ادا کرنے
ہوتے ہین اور قیامت کے دن خدمت سواے رسوائی اور شرمندگی کے کچھ حاصل نہین مگر جو اس کے
حق ادا کرے اور راستی سے کام کرے ف نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حتے المقدور
حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اوسکو قبول نہ کرنا چاہیے البتہ جو کر سکے اور یقین ہو
انصاف اور معدلت کا وہ قبول کرے پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق ادا کرے تو اسکا ثواب بھی
بڑا ہے عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا
اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین
مال یتیم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر مین تجھکو
ناتوان پاتا ہون اور مین تیرے لیے وہی پسند کرتا ہون جو اپنے لیے پسند کرتا ہون مت حاکم ہو دو
آدمیون کے بیچ مین اور مت بندوبست کر یتیم کے مال کا کیونکہ احتمال ہے کہ یتیم کا مال بیجا اوٹھ
جاوے یا اپنی صرف مین آجاوے اور مواخذہ مین گرفتار ہو باب فضیلۃ الامیر
العادل وعقوبۃ الجائر حاکم عادل کی فضیلت اور حاکم ظالم کی برائی عن عبد اللہ بن
عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من
نور عن یمین الرحمن عز وجل وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم
واھلیھم وما ولوا ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو لوگ انصاف کرتے ہین وہ اللہ عز وجل کے پاس منبرون پر ہون گے پروردگار کے داہنی
طرف اور اوسکے دونون ہاتھ داہنے ہین یعنے بائین ہاتھ مین جو داہنے سے قوت کم ہوتی ہے

یہ بات اللہ تعالی مین نہین کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہین جو حکم
کرتے وقت انصاف کرتے ہین اور اپنے بال بچون اور عزیزون مین انصاف کرتے ہین اور جو کام
اون کو دیا جاوے اوس مین انصاف کرتے ہین **ف** یعنے انصاف کچھ اسی مین منحصر نہین کہ آدمی
کہین کا حاکم یا قاضی ہو بلکہ اپنے بچون اور بی بیون اور کنبے والون مین بھی انصاف کرنا چاہیے
اور ہر ایک کے حقوق موافق شریعت کے ادا کرنا چاہیے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حدیث احادیث صفات
مین سے ہے اور انکا بیان اوپر گذرا اور علما کا اختلاف ایسی حدیثون مین بیان ہو چکا بعضون نے
یہ کہا ہے کہ ہم ان صفات پر ایمان لاتے ہین اور انکی تاویل کے لیے گفتگو نہین کرتے اور ان کے معنی
ہم نہین جانتے لیکن ہم یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ ان کا ظاہری معنی مراد نہین ہے بلکہ انکا معنے ایسا
ہے جو اللہ جل جلالہ کے شان کے لائق ہے اور یہی مذہب ہے جمہور سلف کا اور ایک طائفہ متکلمین کا
اور دوسرا قول یہ ہے کہ اون کی تاویل کیجاوے اور اکثر متکلمین اسی طرف ہین اور اسی بنا پر قاضی
عیاض نے کہا ہے کہ مراد ان لوگون کی داہنی طرف ہونے سے اچھی حالت اور بلند درجہ پر ہونا ہے ابن عرفہ
نے کہا عرب لوگ کہتے ہین وہ داہنی طرف سے آیا جب اچھی جانب سے آوے اور عرب اچھے کام اور احسان کو
داہنی طرف منسوب کرتے ہین اور بری کو بائین طرف اور یمین ماخوذ ہے یُمن سے جس کے معنے برکت اور
خوبی کے ہین اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونون ہاتھ اوس کے داہنے ہین اس سے مقصود
تنبیہ ہے اس امر پر کہ یمین سے مراد عضو نہین ہے کیونکہ وہ محال ہے اللہ تعالی کے حق مین انتہے ما قال النووی
مترجم کہتا ہے سلف صالحین کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالی کے جو صفات قرآن اور حدیث مین مذکور
ہین وہ سب اپنے ظاہری معانی پر محمول ہین اور اون مین تاویل یا تحریف جائز نہین ہے اور یہ درد
گانے آتی ہی ہین جیسے اوسکی ذات مبارک ہے اور ہاتھ سے نعمت یا قدرت کی تاویل کرنا معتزلہ اور
قدریہ کا مذہب ہے خذلہم اللہ تعالی اس صورت مین نووی کا یہ قول کہ اوس کے ظاہری
معنے مراد نہین ہین محمول ہے ظاہر متعارف پر یعنی اللہ تعالے کا ہاتھ ہمارے ہاتھ کا سا نہین
اور یہ صحیح ہے بلا شبہ لیس کمثلہ شیئ جیسے اوسکی ذات معظم ہماری ذات کی سی نہین ہے کیونکہ
اوس کے جوڑ کا کوئی نہین ہے فقط **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَۃَ قَالَ اَتَیْتُ عَائِشَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَسْئَلُہَا عَنْ شَیْئٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ مِصْرَ

فقالت كيف كان صاحبكم لكم في غزاتكم هذه فقال ما نقمنا عليه شيئا إن كان ليموت للرجل منا البعير فيعطيه البعير والعبد فيعطيه العبد ويحتاج إلى النفقة فيعطيه النفقة فقالت أما إنه لا يمنعني الذي فعل في محمد بن أبي بكر أخي أن أخبرك ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في بيتي هذا اللهم من ولي من أمر أمتي شيئا فشق عليهم فاشقق عليه ومن ولي من أمر أمتي شيئا فرفق بهم فارفق به

ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا کچھ پوچھنے کو انہوں نے پوچھا کہ تو کون سی لوگوں میں سے ہے میں نے کہا مصر والوں میں سے انہوں نے کہا تمہارے حاکم کا کیا حال تھا اس لڑائی میں (یعنی محمد بن ابی بکر کا جبکو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاکم کیا تھا مصر کا قیس بن سعد کو معزول کر کے) میں نے کہا ان کی تو کوئی بات ہم نے بری نہیں دیکھی ہم میں سے کسی کا اونٹ مرجاتا تو وہ اسکو اونٹ دیتے اور غلام مرجاتا تو غلام دیتے اور خرچ کی احتیاج ہوتی تو خرچ دیتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا محمد بن ابی بکر میرے بھائی کا جو حال ہوا (کہ مارا گیا اور لاش مردار دن میں پھینکی گئی پھر جلائی گئی) یہ مجھے اس امر کے بیان کرنے سے نہیں روکتا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس گھر میں یا اللہ جو کوئی میری امت کا حاکم ہو پھر وہ ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی کر اور جو کوئی میری امت کا حاکم ہو اور وہ ان پر نرمی کرے تو بھی اس پر نرمی کر

عن عائشة رضي الله تعالى عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال ألا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته فالأمير الذي على الناس راع وهو مسئول عن رعيته والرجل راع على أهل بيته وهو مسئول عنهم والمرأة راعية على بيت بعلها وولده وهي مسئولة عنهم والعبد راع على مال سيده وهو مسئول عنه ألا فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته

ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا (حاکم سے مراد

منتظم اور نگران کار اور محافظ ہے امیر جو کوئی بادشاہ ہو وہ لوگون کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اور اس
کی رعیت کا کہ انھون نے اپنی رعیت کے حق ادا کیے اون کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہین) اور آدمی حاکم ہے اپنے
گھر والون کا اوس سے سوال ہوگا اون کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کی گھر کی اور بچون کی اس سے اونکا
سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اسکا سوال ہوگا غرض یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک
شخص حاکم ہے اور تم مین سے ہر ایک سے سوال ہوگا اوسکی رعیت کا ف یہانتک کہ جو شخص مجرد ہے وہ
حاکم ہے اپنے نوکرون اور غلام لونڈیون کا اگر مالدار ہو اور جو مفلس ہے تو حاکم ہے اپنے نفس اور اپنے اعضا
کا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ بهذا مثل حديث الليث عن نافع ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن سالم بن عبد الله عن ابيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول بمعنى حديث نافع عن ابن عمر وزاد في حديث الزهري قال وحسبت انه قد
قال الرجل راع في مال ابيه ومسئول عن رعيته ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ آدمی
اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اسکا عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى
الله عليه وسلم بهذا المعنى ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الحسن قال عاد عبيد الله
بن زياد معقل بن يسار المزني في مرضه الذي مات فيه فقال معقل انى محدثك
حديثا سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لو علمت ان لي حياة ما حدثتك انى
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يسترعيه الله رعية يموت
يوم يموت وهو غاش لرعيته الا حرم الله عليه الجنة ترجمہ حسن سے روایت ہے عبید اللہ
بن زیاد معقل بن یسار کے پوچھنے کو آیا جس بیماری مین وہ مرگئے تو معقل نے کہا مین ایک حدیث تجھ سے بیان
کرتا ہون جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور اگر مین جانتا کہ ابھی زندہ رہون گا تو
تجھ سے بیان نہ کرتا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی بندہ ایسا نہین جسکو اللہ
تعالی ایک رعیت دیوے پھر وہ مرے اور جس دن وہ مرے وہ خیانت کرتا ہو اپنی رعیت کے حقوق مین مگر خدا
تعالے حرام کردیگا اوسپر جنت کو ف یہ حدیث مع فایدہ کے کتاب الایمان صفحہ ۲۶۰ مین
گذر چکی عن الحسن قال دخل ابن زياد على معقل بن يسار رضي الله تعالى عنه وهو
وجع بمثل حديث ابي الاشهب وزاد قال الا كنت حدثتني هذا قبل اليوم قال ما

حَدَّثْتُكَ اَوْلَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابن زیاد نے پوچھا
تم نے یہ حدیث مجھ سے پہلے کیوں نہیں بیان کی اونہوں نے کہا میں نے نہیں بیان
کی یا میں تجھ سے کیوں بیان کرتا عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ زِیَادٍ دَخَلَ
عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِیْ مَرَضِہٖ فَقَالَ لَہٗ مَعْقِلٌ اِنِّیْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ
لَوْلَا اَنِّیْ فِی الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِہٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ
اَمِیْرٍ یَلِیْ اَمْرَ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ لَا یَجْهَدُ لَهُمْ وَیَنْصَحُ اِلَّا لَمْ یَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ ۝
ترجمہ کتاب الایمان جلد اول کے صفحہ ۲۶۱ مین گذر چکا عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ یَسَارٍ
مَرِضَ فَاَتَاہُ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ زِیَادٍ یَعُوْدُہٗ نَحْوَ حَدِیْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِیَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَہٗ اِجْلِسْ فَاِنَّمَا
اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ
النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَیْرِهِمْ ترجمہ حسن سے روایت ہے عائذ بن عمرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابی تھے وہ عبید اللہ بن زیاد پاس گئے اور اس سے کہا اے بیٹے میں نے سنا جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے سب سے برا چرواہا ظالم بادشاہ ہے (جو رعیت کو تباہ کردے) تو ایسا
نہ ہونا عبید اللہ نے کہا بیٹھ تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بھوسی ہے ف یعنی تو فضلاے
صحابہ سے نہیں ہے بلکہ صحابیوں میں ادنے درجے کا ہے جیسے بھوسا آٹے میں سے نکلتا ہے یہی ابن زیاد
مردود کی ایک گستاخی اور بے ادبی تھی جو اس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ف
عائذ نے کہا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بھوسی تھی بھوسی تو بعد والوں میں ہے اور غیر
لوگوں میں ف اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو سب کے سب عمدہ اور افضل تھے باب
غِلَظِ تَحْرِیْمِ الْغُلُوْلِ غنیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ

لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ
يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ
لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ
يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ
تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ
فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہی ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے ہم کو نصیحت کرنے کو تو بیان فرمایا آپ نے غنیمت
کے مال میں سے چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اوسکو پہر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو وہ قیامت
کے دن آوے اور اسکی گردن پر ایک اونٹ بڑبڑا رہا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں
مجہے کچہ اختیار نہیں ہے (نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یعنی میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ
شفاعت اور شاید پہلے آپ نے غصہ سے ایسا فرمایا ہو پہر شفاعت کریں بشرطیکہ وہ موحد ہو جیسے کتاب الایمان
میں گذرا) نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گہوڑا لیے ہوئے جو ہنہناتا
ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجہے کچہ اختیار نہیں ہے میں تو تجہ سے کہہ چکا تہا (یعنے
دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تہا کہ چوری کی سزا بہت بڑی ہے پر تو نے نا حق چوری کی) نہ
پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لیے ہوئے جو میں میں
کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجہے کچہ اختیار نہیں ہے میں نے تجہے خدا
تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تہا نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کوئی
جان لیے ہوئے جو چلا رہی ہو (جسکا اوس نے دنیا میں خون کیا ہوا) پہر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے
میں کہوں مجہکو کچہ اختیار نہیں ہے میں نے تجہے اللہ تعالیٰ کا حکم پہونچا دیا تہا نہ پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ
قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر کپڑے لیے ہوئے جو اوڑ رہے ہوں (جنکو اوس نے چرایا تہا دنیا
میں) یا چند پارہ کاغذ کی جو اوڑ رہی ہوں (جس میں اوس کے اوپر کے حقوق لکہے ہوں) یا اور چیزیں جو ہل
رہی ہوں (جنکو اوس نے دنیا میں چرایا تہا) **ف** یہ تینوں ترجمے رقاع تخفق کے ہیں **ف**

پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں میں تم میں
سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ لیے ہوئے اور کہے یا رسول اللہ
میری مدد کیجیے میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی ف نووی نے
کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی غنیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے
اگر چراوے تو اس مال کو پھیر دے اگر لشکر متفرق ہو جاوے اور پھر اس مال کا پہنچانا ہر ایک حق دار
کو ممکن نہ ہو تو اس میں علما کا اختلاف ہے شافعی اور ایک طائفہ کے نزدیک وہ مال امام یا حاکم کے سپرد
کر دے مثل اور اموال ضائعہ کی اور حضرت ابن مسعود اور ابن عباس اور معاویہ اور حسن اور زہری اور
اوزاعی اور مالک اور ثوری اور لیث اور احمد اور جمہور کے نزدیک خمس اسکا امام کو دیوے اور باقی تصدق
کر دیوے اور چرانے والے کو امام جیسا مناسب سمجھے سزا دیوے لیکن اسکا اسباب نہ جلاوے مالک اور شافعی
اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہے اور مکحول اور حسن اور اوزاعی کے نزدیک اسکا گھر اور اسباب سب جلا دیا جاوے
صرف ہتھیار اور جو کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دیے جاویں اور حسن نے کہا کہ جانور اور مصحف کو چھوڑ دیں اور
دلیل انکی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر کی جمہور نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ منفرد ہوا اسکی ساتھ
صالح بن محمد سالم سے اور وہ ضعیف ہے طحاوی نے کہا اگر یہ روایت صحیح ہو تو محمول ہے اس زمانے پر جب
سزا مالی درست تھی جیسے زکوۃ نہ دینے والے کا آدھا مال لے لینا پھر منسوخ ہو گئی (یعنی اب ہماری
شریعت میں تعزیر بالمال جائز نہیں ہے اور جرمانہ کرنا مال کا بالکل خلاف شرع ہے) عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَہٗ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ یَحْیٰی یَقُوْلُ بَعْدَ ذٰلِکَ یُحَدِّثُہٗ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ
مَا حَدَّثَنَا عَنْہُ اَیُّوْبُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا باب تَحْرِیْمِ ہَدَایَا
الْعُمَّالِ جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تحفہ نہ لیوے عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْاَسْدِ یُقَالُ لَہُ ابْنُ اللُّتْبِیَّۃِ
قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَۃِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ ہٰذَا لَکُمْ وَہٰذَا اُہْدِیَ لِیْ قَالَ

فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال
عامل ابعثه فيقول هذا لكم وهذا اهدي لي افلا قعد في بيت ابيه او في بيت
امه حتى ينظر ايهدى اليه ام لا والذي نفس محمد بيده لا ينال احد منكم منها شيئا
الا جاء به يوم القيمة يحمله على عنقه بعير له رغاء او بقرة لها خوار او شاة تيعر
ثم رفع يديه حتى راينا عفرتي ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت مرتين ترجمہ ابو حمید
ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسکو ابن لتبیہ
کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھکو تحفہ کے
طور پر ملا آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالی کی تعریف کی اور ستایش کی پھر فرمایا کیا حال ہے
اس تحصیلدار کا جسکو میں مقرر کرتا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا وہ اپنے
باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھئے کہ اسکو ہدیہ ملتا یا نہیں (یعنے اگر اوس وقت بھی جب
سرکاری کام نہ ہو کوئی ہدیہ دیا کرتا ہو تو اسکا ہدیہ کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اوس
نے ہدیہ دباؤ سے دیا ہے یا کسی غرض سے اور ایسا ہدیہ لینا حرام ہے) قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں محمد
کی جان ہے کوئی تم میں سے ایسا مال نہ لیگا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لادکر اوسکو لاوے گا
اونٹ ہوگا تو وہ بڑبڑاتا ہوگا گائے ہوگی تو وہ چلاتی ہوگی بکری ہوگی تو وہ میں میں کرتی ہوگی
پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپکی بغلوں کی سفیدی ہمکو نظر آئی اور آپ
نے فرمایا یا اللہ میں نے (تیرا حکم) پہونچا دیا عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى
عنه قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابن اللتبية رجلا من الازد على
الصدقة فجاء بالمال فدفعه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال هذا مالكم وهذه
هدية اهديت لي فقال له النبي صلى الله عليه وسلم افلا قعدت في بيت
ابيك وامك فتنظر ايهدى لك ام لا ثم قام النبي صلى الله عليه وسلم خطيبا
ثم ذكر نحو حديث سفيان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازد
سے تھا عن ابی حمید الساعدی رضی الله تعالى عنه قال استعمل رسول الله
صلى الله عليه وسلم رجلا من الاسد على صدقات بني سليم يدعى ابن اللتبية

فلما جاء حاسبه قال هذا مالكم وهذه هدية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت أبيك وأمك حتى تأتيك هديتك إن كنت صادقا ثم خطبنا فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أما بعد فإني أستعمل الرجل منكم على العمل مما ولاني الله فيأتي فيقول هذا مالكم وهذا هدية أهديت لي أفلا جلس في بيت أبيه وأمه حتى تأتيه هديته إن كان صادقا والله لا يأخذ أحد منكم منها شيئا بغير حقه إلا لقي الله تعالى يحمله يوم القيامة فلأعرفن أحدا منكم لقي الله يحمل بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رؤي بياض إبطيه ثم قال اللهم هل بلغت بصر عيني وسمع أذني **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسد کے قبیلہ میں سے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہتے تھے بنی سلیم کے صدقے تحصیل کرنے کے لیے مقرر کیا جب وہ آیا تو آپ نے اوس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا) آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا پھر اپنا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے پھر آپ نے خطبہ سنایا ہم کو اور اللہ تعالے کی تعریف کی اور ستایش کی بعد اوس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرتا ہوں اون کاموں میں سے جو اللہ تعالی نے مجکو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجکو ہدیہ ملا بہلا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اوسکا ہدیہ اوس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لیوے مگر وہ اللہ تعالے سے ملیگا اوسکو لادے ہوے اور میں پہچانوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالی سے ملیگا اونٹ اٹھائے ہوئے اور وہ بڑبڑا رہا ہوگا یا گائے اوٹھائے ہوگی وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلاتی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھلائی دے اور آپ نے فرمایا یا اللہ میں نے پہونچا دیا ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھ نے یہ دیکھا اور میرے کان نے یہ سنا عن هشام بهذا الإسناد وفي حديث عبدة وابن نمير فلما جاء حاسبه كما قال أبو أسامة وفي حديث ابن نمير تعلمن والله والذي نفسي بيده لا يأخذ أحدكم منها شيئا وزاد في حديث سفيان قال بصر عيني وسمع أذني وسلوا زيد بن ثابت فإنه كان حاضرا معي **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ ابو حمید نے کہا زید بن ثابت سے پوچھو وہ بہی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے **عن** ابی حُمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمل رجلا علی الصدقۃ فجاء بسواد کثیر فجعل یقول ہذا لکم وہذا اہدی الیّ فذکر نحوہ قال عروۃ فقلت لابی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فیہ الی اذنی **ترجمہ** ابو حمید ساعدی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزین لیکر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجہو ہدیہ ملا ہے پہر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری عروہ نے کہا مین نے ابو حمید ساعدی سے پوچہا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اونہون نے کہا بیشک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من استعملناہ منکم علی عمل فکتمنا مخیطا فما فوقہ کان غلولا یاتی بہ یوم القیمۃ قال فقام الیہ رجل اسود من الانصار کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما لک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقولہ الآن من استعملناہ منکم علی عمل فلیجیٔ بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذ وما نہی عنہ انتہی **ترجمہ** عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جس شخص کو تم مین سے ہم کسی کام پر مقرر کرین پہر وہ ایک سوئی یا اس سے زیادہ چہپا رکہے تو وہ غلول ہے قیامت کے دن اسکو لیکر آوے گا یہ سنکر ایک سانولا انصاری کہڑا ہوا گویا مین اسکو دیکہہ رہا ہون اور بولا یا رسول اللہ اپنا کام مجہہ سے لے لیجیے آپ نے فرمایا تجہے کیا ہوا وہ بولا مین نے سنا آپ فرماتے تہے ایسا ایسا (یعنے ایک سوئی کا بہی مواخذہ ہوگا) آپ نے فرمایا مین کہتا ہون اب بہی جس کو ہم کام پر مقرر کرین وہ تہوڑی بہت سب چیزین لیکر آوے پہر جو اوسکو ملے وہ لیوے اور جو نہ ملے اوس سے باز رہے اس صورت مین کوئی مواخذہ نہین) **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بمثل حدیثہم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**

يُجُوبُ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَتَحْرِيْمِهَا فِي الْمَعْصِيَةِ بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے احکام مین جو گناہ نہ ہو اور گناہ مین اطاعت کرنا حرام ہے **عَنْ** حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ نَزَلَ فِي عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اوس کے رسول کی اور اون کی جو حاکم ہون تمہارے عبد اللہ بن حذافہ کے باب مین اتری جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک فوج کا سردار کر کے بھیجا ابن جریج نے کہا بیان کیا مجھ سے یعلی بن مسلم نے اونہون نے سنا سعید بن جبیر سے اونہون نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہین مسلمانون کے یہی قول ہے جمہور سلف اور خلف کا مفسرین اور فقہا مین سے اور بعضون نے کہا علما مراد ہین بعضون نے کہا امرا اور علما دونون اور جس نے کہا صرف صحابہ مراد ہین اوس نے غلطی کی (نووی) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جسکو مین نے مقرر کیا) اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے اوس کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عَنْ** اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ نہین ہے کہ جس نے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت

کی اوس نے اللہ تعالی کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اوس نے اللہ تعالی کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اوس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اوس نے میری نافرمانی کی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِیْرَ وَلَمْ یَقُلْ اَمِیْرِیْ وَكَذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِیْ عُسْرِكَ وَیُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَیْكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہپر لازم ہے سننا اور اطاعت کرنا حاکم کی بات کا تکلیف اور راحت مین اور خوشی اور رنج مین اور جس وقت تیرا حق اور کسی کو دین رہنے اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بہی کرین اور جو شخص تم سے کم حق رکہتا ہو اوسکو تمہارے اوپر مقدم کرین تب بہی صبر اور اطاعت کرنا چاہیے اور فساد کرنا اور فتنہ پہیلانا منع ہے نووی نے کہا یہ اطاعت اوسی صورت مین ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نکرے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِیْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ **ترجمہ** ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرے دوست جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے وصیت کی سننے اور اطاعت کرنے کی اگرچہ ایک غلام ہاتہ پاؤن کٹا حاکم ہو **ف** نووی نے کہا غلام کی امارت اس صورت مین صحیح ہی جب اوسکو کسی امام نے حکومت دی ہو یا اپنے زور اور شوکت سے سلطنت حاصل کر لیوے اور ابتدا اوسے حکومت دینا درست نہین بلکہ اوس کی شرط آزادی ہے انتہے **عَنْ** اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَبْدًا حَبَشِیًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ غلام حبشی ہو ہاتہ پاؤن کٹا **عَنْ** اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا

قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْدُكُمْ
بِكِتَابِ اللّٰهِ اسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ یحیی بن حصین سے روایت ہے اونہوں نے سنا اپنی دادی سے
وہ حدیث بیان کرتی تہین اونہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ پڑہ رہے تہے حجۃ الوداع
مین آپ فرماتے تہے اگر تمہارے اوپر ایک غلام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کی موافق
تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکا حکم مانو عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَنْ
شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین حبشی ہاتہہ پاؤن کٹے کا لفظ نہین ہے اتنا زیادہ
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسنے منا مین سنا یا عرفات مین عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ
عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا
ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ
اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَاَطِيْعُوْا ترجمہ ام حصین یحیی بن حصین کی دادی سے روایت ہے مین نے حج کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حجۃ الوداع تو آپ نے بہت سی باتین فرمائین پہر مین نے سنا آپ فرماتے
تہے اگر تمہارے اوپر ہاتہہ پاؤن کٹا کالا غلام بہی امیر ہو اور وہ اللہ تعالی کتاب کے موافق تمکو چلانا
چاہے تو اوسکی اطاعت کرو اور اوسکی بات سنو ف ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر حاکم
اسلام قریشی نہ ہو تب بہی اوسکی اطاعت اون باتون مین جو شریعت کے خلاف نہ ہون واجب ہے
اور اوس سے بغاوت بلا وجہ حرام ہے اور اوسکے ساتہہ ہوکر کافرون سے لڑنا درست ہے عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ
الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ
فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا واجب ہے (حاکم کی بات کا) خواہ اوسکو پسند ہو یا

نہ ہو مگر جب حکم کیا جاوے گناہ کا تو نہ سننا چاہیے نہ ماننا **عن** عبید اللہ بہذا الاسناد مثلہ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** علیؓ ان رسول اللہ صلعم بعث جیشا وامر علیہم رجلا فاوقد نارا وقال ادخلوہا

فاراد ناس ان یدخلوہا وقال الاخرون انما فررنا منہا فذکر ذلک لرسول صلعم فقال للذین ارادوا ان یدخلوہا

لو دخلتموہا لم تزالوا فیہا الی یوم القیمۃ وقال للاخرین قولا حسنا وقال لا طاعۃ فی معصیۃ

اللہ انما الطاعۃ فی المعروف **ترجمہ** امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بہیجا اور اوسپر حاکم کیا ایک شخص کو اُس نے آگ جلائی

اور لوگون سے کہا اس مین گہس جاؤ بعضون نے چاہا اوس مین گہس جاوین اور بعضون نے کہا

کہ ہم آگ سے بہاگ کر تو مسلمان ہوئے (اور کفر چہوڑا جہنم سے ڈر کر اب پہر آگ ہی مین گہسین یہ

ہم سے نہ ہوگا) پہر اسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا آپنے فرمایا ان لوگون سے جنہون نے

گہسنے کا قصد کیا تہا اگر تم گہس جاتے تو ہمیشہ اسی مین رہتے (کیونکہ یہ خودکشی ہے اور وہ شریعت

مین حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ گہسنے پر راضی نہ ہوئے اون کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی

نافرمانی مین کسی کی اطاعت نہین ہے بلکہ اطاعت اسیمین ہے جو دستور کی بات ہو **ف**

یعنے شرع کے خلاف جو بات ہو اُسکو ہرگز نہ ماننا چاہیے بادشاہ نہین بادشاہ کا باپ حکم دیوے بلکہ سب

ملکر لیسے بادشاہ کو سمجہاوین اور اوسکو شرع کی مخالفت پر جبر کرنے سے باز رکہین اگر نہ مانے تو اُسکو معزول

کردین اور اُسکی جگہہ کسی اور کو خلیفہ مقرر کرین جو اللہ کی کتاب پر چلے پس اصل اطاعت بادشاہ یا خلیفہ

کی بالذات نہین ہے بلکہ بادشاہ اور خلیفہ بہی اور آدمیون کیطرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت

کے موافق چلتا ہے تو اسکی اطاعت بالذات نہین ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہان وہ شریعت کے

خلاف ہوا اوسکی اطاعت ضرور نہ رہی **عن** علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعث رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ واستعمل علیہم رجلا من الانصار وامرہم ان

یسمعوا لہ ویطیعوہ فاغضبوہ فی شیء فقال اجمعوا لی حطبا فجمعوا لہ ثم قال اوقدوا

نارا فاوقدوا نارا ثم قال الم یامرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسمعوا لی

وتطیعوا قالوا بلے قال فادخلوہا قال فنظر بعضہم الی بعض فقال انما فررنا الی رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النار فکانوا کذلک وسکن غضبہ وطفئت النار

فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اوسپر ایک انصاری کو حاکم کیا (نووی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ نہ تھے) اور حکم کیا لوگون کو اُس کی اطاعت کرنیکا اور اُسکی بات سننے کا پھر اون لوگون نے اُسکو غصے کیا کسی بات مین اُس نے کہا لکڑیان جمع کرو لوگون نے لکڑیان جمع کین پھر اوس نے کہا انگار جلاؤ اونہون نے انگار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم کو حکم نہین دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا وہ بولے بیشک آپ نے ایسا حکم دیا ہے اوس نے کہا تو اس انگار مین گھس جاؤ یہ سنکر لوگ ایکدوسرے کیطرف دیکھنے لگے اور انہون نے کہا ہم تو انگار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر وہ اسی حال مین رہے یہانتک کہ اُسکا غصہ فرو ہو گیا اور انگار بجھا دیے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انگار مین گھس جاتے تو پھر اُس مین سے نہ نکلتے اطاعت کرنا اوسی بات مین لازم ہے جو اچھی ہو (یعنے شریعت کی رو سے منع نہ ہو نووی نے کہا اس نے یہ بات امتحان کے لیے کہی تھی یا مذاق سے اور ہر حال خلاف شرع بات مین سردار کی اطاعت نہین کرنا چاہیے) عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور بات ماننے پر سختی اور راحت مین اور خوشی اور ناخوشی مین اور گو ہمارے حق کا خیال نہ کیا جاوے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا نہ کرین گے اُس شخص کی سرداری مین جو اُسکے لائق ہے اور ہم سچ بات کہین گے جہان ہون گے اللہ کی راہ مین ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہین ڈرین گے **ف** ایسی باتین اسلام کی ہین اور جو مسلمان دنیا ساز خوشامد باز حقبات کا چھپانے والا دنیا دارون کی ملامت سے ڈرنیوالا

ہو وہ پورا مسلمان نہیں ہے بلکہ اوس میں کفار کی خصلتیں موجود ہیں اوسکو چاہیئے توبہ کرے اور شجاعت اور جرأت اور بہادری اور حق گوئی اور وفاداری اختیار کرے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جُنَادَةَ بْنِ اَبِیْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعْنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِیْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ **ترجمہ** جنادہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہمنے کہا بیان کرو ہمسے خدا تمکو اچھا کرے ایسی کوئی حدیث جس سے اللہ فائدہ دیوے اور جس کو تمنے سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونہوں نے کہا ہمکو بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمنے آپ سے بیعت کی اور آپنے جو عہد لیے اون میں یہ بھی تہا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تلفیاں ہونے میں اور ہم جھگڑا نہ کرینگے اس شخص کی خلافت میں جو اوس کے لائق ہو مگر جب کہلا کہلا کفر دیکھیں جو اللہ تعالی کے پاس حجت ہے **فائدہ** نووی نے کہا کفر سے مراد معاصی ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کرتے دیکھو تو اُسوقت چپ نہ ہو بلکہ اُس سے کہدو اور حق بات بیان کردو پر مسلمان حاکم سے لڑنا اور بغاوت کرنا حرام ہے باجماع اہل اسلام اگرچہ وہ فاسق ہو یا ظالم اور اس کی دلیل بہت سی حدیثیں ہیں اور اجماع کیا ہے اہل سنت نے کہ امام فسق کیوجہ سے معزول نہیں ہوتا مگر ہمارے اصحاب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہوجاتا ہے اور معتزلہ کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے مخالف ہے اجماع کے اور سبب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور خونریزی کا ڈر ہے۔ قاضی عیاض نے کہا علمائے کرام نے اجماع کیا ہے کہ امامت کافر کی صحیح نہیں ہے اور جب امام کافر ہوجاوے تو وہ معزول ہوجاوے گا اسیطرح اگر نماز ترک کردے یا بدعت شروع کرے جمہور کا یہی قول ہے پھر اگر کافر ہوجاوے یا شرع کے احکام بدلدے یا بدعت نکالے تو اوس کی ولایت جاتی رہی گی

اور اُس کی اطاعت ساقط ہوجاویگی اور مسلمانون پر واجب ہے کہ اوسکو معزول کرین اور اُسکی جگہہ ایک
امام عادل کو مقرر کرین اور بدعت نکالنے کی صورت مین اُسکا معزول کرنا واجب نہین الا اُس صورت
مین کہ مسلمانون کو قدرت ہو اوس کے عزل کی پر اُسکے ملک سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے اور فاسق کی بہی
امامت ابتدا صحیح نہین لیکن اگر امامت کے بعد فاسق ہوجاوے تو بعضون کے نزدیک اوسکا معزول
کرنا واجب ہی اگر بغیر فساد اور لڑائی کے معزول ہو سکے اور جمہور اہلسنت کا فقہا اور محدثین اور متکلمین
مین سے یہ قول ہے کہ وہ فسق یا ظلم یا حق تلفی کیوجہ سے معزول نہ ہوگا اور معزول نہ کیا جاویگا اور اُس سے
لڑنا یا بغاوت کرنا درست نہین ہے بلکہ اُسکو نصیحت کرنا اور ڈرانا واجب ہی قاضی عیاض نے کہا
ابن مجاہد نے اسپر اجماع کا دعوی کیا ہے لیکن رد کیا ہے بعضون نے اس دعوی کو اسلیے کہ امام حسن
علیہ السلام اور عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالے عنہ اور اہل مدینہ بنی امیہ کے خلاف اوٹھہ کھڑے
ہوئے اور ایک جماعت عظیمہ تابعین اور صدر اول کی ابن اشعث کے ساتھہ ہوگئی حجاج سے لڑنے کے
لیے قاضی نے کہا شاید یہ اختلاف پہلے تہا پہر اوس کے بعد اجماع ہوگیا واللہ اعلم انتہے مختصراً **باب**
الاِمَامُ جُنَّةٌ امام مسلمانون کی سپر ہے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ
اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَّاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ كَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام
سپر ہے اوس کے پیچہے مسلمان لڑتے ہین (کافرون سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہین تکلیف
سے (ظالمون اور لٹیرون کے) پہر اگر وہ حکم کرے اللہ سے ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اُسکو ثواب ہوگا
اور جو اوس کے خلاف حکم دیوے تو اوسپر وبال ہوگا **باب** وُجُوْبِ الْوَفَاءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ
الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اوسی کو قائم رکہنا چاہیے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ
بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ
سَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ
حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی

روایت ہی بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر مرتا تو دوسرا پیغمبر اُس کے جگہہ ہوتا اور میرے بعد تو کوئی پیغمبر نہین ہے بلکہ خلیفہ ہونگے اور بہت ہونگے لوگون نے عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اوسی کی بیعت پوری کرو اور اون کا حق ادا کرو اللہ تعالے اون سے سمجھ لیگا جو اُس نے انکو دیا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہوجاوے پھر اوس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے بیعت ہو تو اول کی بیعت صحیح ہے اور دوسرے کی بیعت باطل ہے اوسکو پورا کرنا حرام ہے خواہ دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے ہوئے کی ہو یا بیخبری مین کی ہو خواہ ایک شہر مین ہون یا دو شہرون مین اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ ایک زمانہ مین دو خلیفہ نہین ہو سکتے اگرچہ دار الاسلام بہت وسیع ہو مگر امام الحرمین نے کہا کہ جب دو ملک بہت فاصلہ پر ہون اور ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ سے بہت دور ہو تو احتمال ہو کہ تعدد جائز ہو نووی نے کہا یہ قول مخالف ہے سلف اور خلف کے اور ظاہر احادیث کے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَۃٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْکِرُوْنَہَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَکَ مِنَّا ذٰلِکَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَکُمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد حق تلفی ہوگی اور ایسی باتین ہونگی جنکو تم برا جانوگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر ایسے وقت مین جو ہم اوسکو آپ کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ادا کرو اُس حق کو جو تمپر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اوسکو پروردگار سے مانگو (کہ خدا اوسکو ہدایت کرے یا اوسکو بدلکر دوسرا عادل حاکم تمکو دیوے)

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جَالِسًا فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْہِ فَاَتَیْتُہُمْ فَجَلَسْتُ اِلَیْہِ فَقَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ یُّصْلِحُ خِبَاءَہٗ وَمِنَّا مَنْ یَّنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ ہُوَ فِیْ جَشَرِہٖ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ فَاجْتَمَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ یَّدُلَّ اُمَّتَہٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ وَیُنْذِرَہُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُہٗ لَہُمْ وَاِنَّ اُمَّتَکُمْ ہٰذِہٖ جُعِلَ عَافِیَتُہَا فِیْ اَوَّلِہَا

وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ
فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ
فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ
وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ
مِنْهُ فَقُلْتُ أَنْشُدُكَ اللَّهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْوَى
إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَقُولُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ
وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ
اللَّهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ترجمہ عبد الرحمن بن عبد رب الکعبہ سے روایت ہے میں مسجد
گیا وہاں عبد اللہ بن عمرو بن العاص کعبے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ اون کے پاس جمع تھے میں بھی
گیا اور بیٹھا اونہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ
اترے کوئی اپنا ڈیرہ درست کرنے لگا کوئی تیر مارنے لگا کوئی اپنے جانوروں میں تھا اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پکارنیوالے نے آواز دی نماز کے لیے اکٹھا ہو جاؤ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے
آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جسپر ضرور نہ ہوا اپنی امت کو جو بہتر بات اوسکو معلوم ہو
بتانا اور جو بری بات معلوم ہو اس سے ڈرانا اور تمہاری یہ امت اس کے پہلے حصے میں سلامتی ہے اور
اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تمکو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے
کو ہلکا اور پتلا کر دیگا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑہکر ہوگا کہ پہلا فتنہ اوسکے سامنے کچھ حقیقت نہ
رکھیگا) اور ایک فتنہ آوے گا تو مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے پھر وہ جاتا رہے گا اور دوسرا
آوے گا مومن سمجھے گا اسمیں تباہی ہے پھر جو کوئی چاہے کہ جہنم سے بچے اور جنت
میں جاوے اوسکو چاہیے کہ مرے اللہ تعالے اور پچھلے دن پر یقین رکھکر
اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہو کہ لوگ اوس سے کریں

اور جو شخص کسی امام سے بیعت کرے اور اسکو اپنا ہاتھ دیدے اور دل سے نیت کرے اوسکی تابعداری کی تو اوسکی اطاعت کرے اگر طاقت ہو اب اگر دوسرا امام اوس سے لڑنے کو آوے تو اوسکو منع کرو اگر نہ ملنے بغیر لڑائی کے تو) اوسکی گردن مار دیہ سنکر مین عبداللہ کے پاس گیا اور اون سے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون کی تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے اپنے کانون اور دل کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور کہا میرے کانون نے سنا اور دل نے یاد رکھا مین نے کہا تمہارے چچا کے بیٹے معاویہ ہمکو حکم کرتے ہین ایک دوسرے کا مال ناحق کہانے کے لیے اور اپنی جانون کو تباہ کرنے کے لیے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اے ایمان والو مت کہاؤ اپنے مال ناحق مگر راضی سے سوداگری کرکے اور مت مارو اپنی جانون کو بیشک اللہ تعالی تمپر مہربان ہے **ف** عبدالرحمن کا مطلب یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے امام کے مارنے کا حکم دیا جو پہلے امام سے لڑنا جھگڑنا چاہے تو معاویہ کی خلافت باطل ٹھہری کس لیے کہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیعت کر چکے تہے اب معاویہ جو لڑائی کی طیاری کرتے ہین تو گویا لوگو کا مال ناحق کہاتے ہین اور ان کی جانین مفت گنواتے ہین **ف** یہ سنکر عبداللہ بن عمرو بن العاص تہوڑی دیر تک چپ رہے پھر کہا معاویہ کی اطاعت کر اوس کام مین جو اللہ کے حکم کے موافق ہو اور جو کام اللہ تعالے کے حکم کے خلاف ہو اوسمین معاویہ کا کہنا مان **عن** الاعمش بهذا الاسناد نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الرحمن بن عبد رب الكعبة الصائدي قال رايت جماعة عند الكعبة فذكر نحو حديث الاعمش **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا +

عن انس بن مالك عن اسيد بن حضير رضي الله تعالى عنه ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الا تستعملني كما استعملت فلانا فقال انكم ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض **ترجمہ** اسید بن حضیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک انصاری نے علیحدہ ہوکر کہا مجکو حاکم کر دیجیے جیسے آپنے فلان شخص کو حکومت دی ہے آپنے فرمایا میرے بعد تمہاری حق تلفی ہوگی تو صبر کرنا یہانتک کہ مجھسے ملو حوض کوثر پر **عن** اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** شعبة بهذا الاسناد ولم يقل خلا برسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا فرق ہے کہ اسمین علیحدہ ہوکر کا بیان نہین

عن علقمة بن وائل الحضرمي عن أبيه رضي الله تعالى عنه قال سأل سلمة بن يزيد الجعفي رضي الله تعالى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله أرأيت إن قامت علينا أمراء يسألونا حقهم ويمنعونا حقنا فما تأمرنا فأعرض عنه ثم سأله فأعرض عنه ثم سأله في الثانية أو في الثالثة فجذبه الأشعث بن قيس وقال اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ سلمہ بن یزید جعفی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے جواب نہ دیا پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا پھر پوچھا تو اشعث بن قیس نے سلمہ کو کھینچا اور کہا سنو اور اطاعت کرو ان پر ان کے عملوں کا بوجھ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا

عن سماك بهذا الإسناد مثله وقال فجذبه الأشعث بن قيس رضي الله تعالى عنه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا وأطيعوا فإنما عليهم ما حملوا وعليكم ما حملتم ترجمہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو ان کا عمل ان کے ساتھ ہیں اور تمہارا عمل تمہارے ساتھ

باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين عند ظهور الفتن وفي كل حال

فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

عن حذيفة بن اليمان رضي الله تعالى عنه يقول كان الناس يسألون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخير وكنت أسأله عن الشر مخافة أن يدركني فقلت يا رسول الله إنا كنا في جاهلية وشر فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير شر قال نعم فقلت هل بعد ذلك الشر من خير قال نعم وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم يستنون بغير سنتي ويهدون بغير هديي تعرف منهم وتنكر فقلت هل بعد ذلك الخير من شر قال نعم دعاة على أبواب جهنم من أجابهم إليها قذفوه فيها فقلت يا رسول الله صفهم لنا قال نعم هم قوم من جلدتنا ويتكلمون بألسنتنا قلت يا رسول الله فما ترى إن أدركني ذلك قال تلزم جماعة المسلمين وإمامهم فقلت فإن لم تكن لهم جماعة ولا إمام قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو أن تعض على أصل شجرة حتى

يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ترجمہ حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بھلی باتوں کو پوچھا کرتے اور میں بری بات کو پوچھتا اس ڈر سے کہ کہیں برائی میں نہ پڑجاؤں میں نے عرض
کیا یا رسول اللہ ہم جاہلیت اور برائی میں تھے پھر اللہ تعالی نے ہم کو یہ بھلائی دی (یعنے اسلام) اب اس کے
بعد بھی کچھ برائی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا اس برائی کے بعد پھر بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہاں
لیکن اس میں دھبہ ہے میں نے کہا وہ دھبہ کیا آپ نے فرمایا ایسے لوگ ہوں گے جو میری سنت پر نہیں چلیں
گے اور میرے طریقہ کے سوا اور راہ پر چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہونگی اور بری بھی میں نے عرض
کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی طرف لوگوں
کو بلاویں گے جو ان کی بات مانے گا اس کو جہنم میں ڈالدیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ ان لوگوں
کا حال ہم سے بیان فرمایئے آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سا ہی ہوگا اور ہماری ہی زبان بولیں گے میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس زمانہ کو میں پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہ اور ان کے امام کے ساتھ رہ
کہا اگر جماعت اور امام نہوں آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑ دے اور کاش ایک درخت کی جڑ دانت سے چباتا رہے مرتے دم تک
ف یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی جڑ ہی چبا کر رہے پھر ان بے
دینوں سے نہ ملے اور الگ رہے اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی پیشین گوئی فرمائی خوارج اور
قرامطہ وغیرہ کی جو گمراہ فرقے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے اور بھلائی سے جس میں دھبہ ہے بعضوں
نے کہا عمر بن عبد العزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک باخدا محدث سے سنا کہ یہ زمانہ وہ تھا جو بنی امیہ
کی خلافت کے بعد ہوا اس میں اگرچہ بھلائی تھی پر بدعات پھیل گئی تھیں اور اس کے بعد نری برائی کا زمانہ
اب ہے جس کہ نیچریت اور بے دینی اور کھلم کھلا کفر ہی پھیل رہی ہے اور جہنم کی طرف بلانے والے
وہ لوگ ہیں جو سید احمد خان ابو النیاچرہ کے پیرو اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں۔ اس وقت میں
جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو ضرور ہے اور ان بے دین متکلمینوں سے علیحدہ رہنا واللہ اعلم
عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ
اللّٰهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ
قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُوْنُ بَعْدِيْ اَئِمَّةٌ لَا
يَهْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ وَسَيَقُوْمُ فِيْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّيَاطِيْنِ فِيْ

بِشَمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيْعُ وَاِنْ
ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ **ترجمہ** حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے مین نے عرض
کیا یارسول اللہ ہم برائی مین تھے پہر اللہ تعالی نے بہلائی دی اب اسکو بعد بہی کچہ برائی ہے آپنے فرمایا
ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد بہلائی ہے آپنے فرمایا ہان مین نے کہا پہر اوس کے بعد برائی ہے آپنے
فرمایا ہان مین نے کہا کیسے آپنے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہون گے جو میری راہ پر نہین چلین گے اور
میری سنت پر عمل نہین کرینگے اور ان مین ایسے لوگ ہون گے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن
آدمیون کے سے ہون گے مین نے عرض کیا یارسول اللہ اسوقت مین کیا کرون آپنے فرمایا اگر تو ایسے
زمانہ مین ہو تو سن اور مان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری پیٹھ پہوڑے اور تیرا مال لیلے پر اوسکی بات
سنی جا اور اسکا حکم مانا رہ **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً
وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُوْا اِلٰى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ
فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِيْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا
وَلَا يَفِيْ لِذِيْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت
کا ساتھ چہوڑ دیوے پہر وہ مر گیا تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندہے جہنڈے کے تلے
لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہو) غصہ ہو قوم کے لحاظ سے یا بلاتا
ہو قوم کیطرف یا مدد کرتا ہو قوم کی اور خدا کیے رضامندی مقصود نہو) پہر وہ مارا جاوے تو اسکا
مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص میری امت پر دست درازی کرے اور اچہے اور
برون کو اون مین سے قتل کرے اور مومن کو بہی نہ چہوڑے اور جس سے عہد ہوا ہو اوسکا عہد پورا
نکرے تو وہ مجہ سے علاقہ نہین رکہتا اور مین اوس سے تعلق نہین رکہتا (یعنے وہ مسلمان نہین ہے)
عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَا
حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ

ثم مات مات میتۃ جاہلیۃ ومن قتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب للعصبیۃ ویقاتل
للعصبیۃ فلیس من امتی ومن خرج من امتی علی امتی یضرب برہا وفاجرہا لا یتحاش
من مومنہا ولا یفی لذی عہدہا فلیس منی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے
تو اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھا دھند جھنڈے کے تلے مارا جاوے جو غصہ ہوتا ہو قوم
کے پاس سے اور لڑتا ہو قوم کے خیال سے وہ میرے امت میں سے نہیں ہے اور جو میری امت پر نکلے مارتا ہوا انکے
نیکوں اور بدوں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی پورا نہ کرے تو وہ میری امت میں نہیں
ہے عن غیلان بن جریر بہذا الاسناد اما ابن مثنی فلم یذکر النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی الحدیث واما ابن بشار فقال فی روایتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
بنحو حدیثہم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یرویہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
فانہ من فارق الجماعۃ شبرا فمات فمیتۃ جاہلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر
کرے اسلیے کہ جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جاوے اوسکی موت جاہلیت کی موت ہوگی عن
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کرہ من
امیرہ شیئا فلیصبر علیہ فانہ لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبرا فمات
علیہ الا مات میتۃ جاہلیۃ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے
بالشت بھر جدا ہو پھر مرے اوسی حال میں اوسکی موت جاہلیت کی سی ہوگی عن جندب بن عبد اللہ
البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل تحت
رایۃ عمیۃ یدعو عصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتلۃ جاہلیۃ ترجمہ جندب بن عبد اللہ
بجلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اندھی جھنڈے کے تلے مارا جاوے
اور وہ بلاتا ہو تعصب اور قومی طرف داری کی طرف یا مدد کرتا ہو قومی تعصب کی تو اسکا قتل ہے جاہلیت

کا ساہوگا **عن** نافع قال جآء عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنہ الیٰ عبد الله بن مطیع رضی الله تعالیٰ عنہ حین کان من امر الحرۃ ماکان زمن یزید بن معاویۃ فقال اطرحوا لابی عبد الرحمٰن وسادۃ فقال انی لم اٰتک لاجلس اتیتک لاحدثک حدیثا سمعتہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی الله یوم القیامۃ لا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاہلیۃ **ترجمہ** نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبد اللہ بن مطیع پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یزید بن معاویہ کے زمانہ مین (اوس نے مدینہ منورہ پر لشکر بھیجا اور مدینہ والے حرہ مین جو ایک مقام ہے مدینہ سے ملا ہوا قتل ہوئے اور طرح طرح کے ظلم مدینہ والون پر ہوئے خدا اس یزید مردود کو اسکا بدلہ دیوے) عبد اللہ بن مطیع نے کہا ابو عبد الرحمٰن (کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی) اکے لیے توشک بچھاؤ اونہون نے کہا مین اس لیے نہین آیا کہ بیٹھون بلکہ ایک حدیث تجھکو سنانے کے لیے جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکالے اطاعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملیگا اور کوئی دلیل اوس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جاوے اور کسی سے اوس نے بیعت نہ کی ہو تو اوس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانون پر امام کا مقرر کرنا واجب ہے اور بغیر امام کے رہنا خوب نہین ہے ورنہ موت جاہلیت کی موت ہوگی پس اپنا خاتمہ بالخیر کرنے کے لیے اور اس وعید سے بچنے کے لیے کسی کو بھی جو مستحق ہو اپنا امام مقرر کرلین اور اوس سے بیعت کرلین **عن** ابن عمر انہ اتی ابن مطیع فذکر عن النبی صلی الله علیہ وسلم نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم بمعنی حدیث نافع عن ابن عمر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع جو شخص مسلمانون کے اتفاق مین خلل ڈالے **عن** عرفجۃ رضی الله تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول انہ ستکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان **ترجمہ** عرفجہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قریب ہین فتنے اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کا اتفاق کو بگاڑنا تو اوسکو تلوار سے مار دو چاہے جو کوئی ہو **ف**

اگرچہ بادشاہ آدمے اپنی کام سے سمجھانے سے تو اسکا خون ہدر ہوگا عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ
يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ ترجمہ عرفجہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے اوپر جمع ہو وہ چاہے تم میں پھوٹ
ڈالنا اور جدائی کرنا تو اس کو مار ڈالو باب اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ جب دو خلیفہ سے بیعت ہو
عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو خلیفہ سے بیعت کیجاوے تو جس سے اخیر میں بیعت
ہوئی ہو اسکو مار ڈالو (اس لیے کہ اوسکی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے) باب وُجُوْبِ
الْاِنْكَارِ عَلَى الْاُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اوسکو برا جاننا
چاہیے عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ
وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم اون کے اچھے کام بھی
دیکھوگے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پہچان لیوے وہ بری ہوا (اگر اوسکو مٹا سکے ہاتھ
یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی بچ گیا لیکن جو راضی ہوا برے کام سے اور
پیروی کی اوس کی (وہ تباہ ہوا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسے امیروں
سے لڑائی نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو انکو مار دو
اور امارت سے موقوف کردو) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ
فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ

قالوا یا رسول اللہ الا نقاتلہم قال لا ما صلوا ای من کرہ بقلبہ وانکر بقلبہ ترجمہ ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے
تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچا اور جس نے برا کہا وہ
بھی بچا لیکن جو برا راضی ہوا اور اسکی پیروی کی وہ تباہ ہوا) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان
سے لڑیں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہا یعنے دل میں برا کہا گو زبان سے نہ کہہ سکے

عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجئ تلك غثين انه
قال فمن انكر فقد برئ ومن كره فقد سلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ام سلمة
رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو ذكر مثله الا قوله
ولكن من رضي وتابع لم يذكره ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب خيار الائمة وشرارهم اچھے اور برے حاکموں کا بیان

عن عوف بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خيار ائمتكم الذين تحبونهم ويحبونكم ويصلون عليكم و
تصلون عليهم وشرار ائمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قيل
يا رسول الله افلا ننابذهم بالسيف فقال لا ما اقاموا فيكم الصلوة واذا رأيتم من ولاتكم
شيئا تكرهونه فاكرهوا عمله ولا تنزعوا يدا من طاعة ترجمہ عوف بن مالک رض
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں
وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور بری حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم
دشمن ہو اور وہ تمہارے دشمن ہیں تم انپر لعنت کرتے ہو وہ تمپر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ایسے برے حاکموں کو تلوار سے نہ دفع کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز کو تم میں
قائم کرتے رہیں اور جب تم کوئی بری بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو دل سے اسکو برا جانو لیکن ان کی
اطاعت سے باہر نہ ہو (یعنے بغاوت نہ کرو)

عن عوف بن مالك الاشجعي رضي الله تعالى
عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خيار ائمتكم الذين تحبونهم
ويحبونكم وتصلون عليهم ويصلون عليكم وشرار ائمتكم الذين تبغضونهم و
يبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم قال قالوا يا رسول الله افلا ننابذهم عند ذلك قال لا

مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوا فِيكُمُ الصَّلٰوةَ اَلَا مَنْ وُّلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِّنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِّنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُّسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عوف بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جنکو تم چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور بری حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے برے حاکم کو ہم دور نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو گناہ کی بات کرتے دیکھے تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باہر نہ ہو۔ ابن جابر نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے رزیق بن حیان سے کہا جب انہوں نے یہ حدیث بیان کی اے ابو المقدام تم سے مسلم بن قرظہ نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عوف سے سنی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی یہ سنکر رزیق اپنے گھٹنوں کے بل جھکے اور قبلہ کیطرف منہ کیا اور کہا بیشک قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے میں نے اس حدیث کو مسلم بن قرظہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عوف بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اِسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ

لڑائی کے وقت مجاہدین سے بیعت لینا مستحب ہے

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ اٰخِذٌ بِيَدِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے

فرمایا آج کے دن تم سب زمین والوں سے بہتر ہو اور جابر نے کہا اگر میری بینائی ہوتی تو میں تم کو اوس درخت
کا مقام دکہلا دیتا **ف** کیونکہ وہ درخت باقی نہیں رہا تہا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
کٹوا ڈالا تہا جب سنا کہ لوگ اوس کے پاس جمع رہتے ہیں **عن** سالم بن ابی الجعد قال سالت
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن اصحاب الشجرۃ فقال لو کنا مائۃ الف
لکفانا کنا الفا و خمس مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ
سے پوچہا اصحاب شجرہ کتنے آدمی تہے اونہون نے کہا اگر ہم لاکہ آدمی ہوتے تب بہی وہان کا کنوا ہمکو
کافی ہو جاتا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے اسکا پانی بہت بڑہ گیا تہا ہم پندرہ سو آدمی تہے
عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** سالم بن ابی الجعد قال قلت لجابر کم کنتم یومئذ
قال الفا و اربع مائۃ **ترجمہ** سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جابر سے پوچہا تم کتنے آدمی تہے
اوس دن اونہوں نے کہا چودہ سو آدمی **عن** عبد اللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال کان اصحاب الشجرۃ الفا و ثلاث مائۃ و کانت اسلم ثمن المہاجرین **ترجمہ**
عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اصحاب شجرہ تیرہ سو آدمی تہے اور اسلم
کے لوگ مہاجرین کا آٹہواں حصہ تہے **عن** شعبۃ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن معقل بن یسار قال لقد رایتنی یوم الشجرۃ و النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبایع
الناس و انا رافع غصنا من اغصانہا عن راسہ و نحن اربع عشرۃ مائۃ قال لم نبایعہ
علی الموت و لکن بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** معقل بن یسار سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو
شجرہ کے دن دیکہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لے رہے تہے لوگون سے اور میں ایک شاخ
کو درخت کے آپ کے سر سے اٹہائے ہوئے تہا ہم چودہ سو آدمی تہے اور ہمنے آپ سے مرنے پر بیعت
نہیں کی ملکہ نہ بہاگنے پر **عن** یونس بہذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
سعید بن المسیب قال کان ابی ممن بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند الشجرۃ
قال فانطلقنا فی قابل حاجین فخفی علینا مکانہا فان کانت تبینت لکم فانتم اعلم
ترجمہ سعید بن مسیب نے کہا میرے باپ اون لوگون میں سے تہے جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم سے شجرہ رضوان کے پاس اونہون نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہہ معلوم ہی نہین ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ **ترجمہ** سعید بن المسیب نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے **عن** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا **ترجمہ** سعید بن مسیب کے باپ نے کہا مین نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر جو مین اوسکے پاس آیا تو پہچان نہ سکا **ف** نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے مین یہ مصلحت تھی کہ جاہل لوگ جا کر اوس کی پرستش نہ کرنے لگین تو اسکا چھپ جانا اللہ تعالی کی رحمت ہے **عن** يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ **ترجمہ** یزید بن ابی عبید نے کہا مین نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے کہا مرجانے پر **عن** سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَاذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** عبد اللہ بن زید کے پاس کوئی آیا اور کہنے لگا یہ حنظلہ کا بیٹا ہے جو لوگون سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر اونہون نے کہا مین ایسی بیعت کسی سے کرنے والا نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **فائدہ** نووی نے کہا موت پر بیعت کرنا یا نہ بھاگنے پر دونو کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام مین دس گنے کافرون کے مقابلے سے بھاگنا منع تھا پھر اللہ تعالی نے آسان کر دی اب دوگنے کافرون سے بھاگنا منع ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے **باب** تَحْرِيمِ رُجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى اسْتِيطَانِ وَطَنِهِ جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جاوے پھر اوسکو وہان آکر وطن بنانا حرام ہے **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے

وہ بولا اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا۔ پھر جنگل میں رہنے لگا سلمہ نے کہا نہیں بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اجازت دی جنگل میں رہنے کی ف قاضی عیاض نے کہا علماء نے اتفاق کیا ہے کہ مہاجر کو پھر اپنے وطن کی طرف لوٹنا اسکو وطن بنانے کے لیے حرام ہے۔ اور اسی لیے حجاج نے اعتراض کیا سلمہ پر۔ اور سلمہ نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے ایسا کرتا ہوں اور شاید وہ اپنے وطن کو نہ گئے ہوں بلکہ اور کہیں جنگل میں رہتے ہوں دوسرے یہ کہ ہجرت سے جو غرض تھی وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد تھی۔ اور یہ مکہ کے فتح ہونے سے جاتی رہی اب اس کے بعد ہجرت فرض نہ رہی اسی واسطے آپ نے فرمایا مکہ کی فتح کے بعد ہجرت نہ رہی (انتھے مختصراً) **باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَبَيَانِ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ** مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا نیکی پر بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے کے معنے **عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ إِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِأَهْلِهَا وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ** ترجمہ مجاشع بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے فرمایا ہجرت تو گذر گئی مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا جہاد پر یا نیکی پر **عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جِئْتُ بِأَخِي أَبِي مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِأَهْلِهَا قُلْتُ فَبِأَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ** ترجمہ مجاشع سے روایت ہے میں اپنے بھائی

ابو معبد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا مکہ فتح ہونے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے
بیعت لیجیے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت مہاجرین کے ساتھ ہو چکی میں نے کہا پس کس چیز پر آپ بیعت لیں گے
اس سے آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور نیکی پر ابو عثمان نے کہا میں ابو معبد سے ملا اور ان سے مجاشع کا
کہنا بیان کیا اونہوں نے کہا مجاشع نے سچ کہا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيْتُ اَخَاهُ
فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا
هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیک نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو ف نووی نے کہا ہمارے اصحاب نے کہا
ہے کہ ہجرت دار الحرب سے دار الاسلام کیطرف ہمیشہ قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب
یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت نہ رہی کیونکہ مکہ دار الاسلام ہو گیا یا اس درجہ کی ہجرت جو فتح سے پہلے تھی اب
نہ رہی نہ اب اوتنا ثواب ہے عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد ہے اور نیت ہے
اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ
وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِيْ صَدَقَتَهَا
قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ترجمہ
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک جنگلی نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنے اپنا وطن چھوڑنا
اور مدینہ میں ہمیشہ ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا کہیں اوس سے نہ ہو سکے پھر

ہجرت تو دشوار ہے) تیرے پاس اونٹ ہیں وہ بولا ہاں ہیں آپ نے فرمایا تو اونکی زکوۃ دیتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو سمندروں کے اوس پار سے عمل کرتا رہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرنے کا **عن** الاوزاعی بھذا الاسناد مثلہ غیر انہ قال ان اللہ لن یترک من عملک شیئا وزاد فی الحدیث قال فھل تحلبھا یوم وردھا قال نعم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالی تیرے کسی عمل کو نہیں چھوڑیگا اور اتنا زیادہ ہے کہ تو انکا دودھ دوہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں اوس نے کہا ہاں

باب کیفیۃ بیعۃ النساء عورتیں کیونکر بیعت کریں

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان المؤمنات اذا ھاجرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمتحن بقول اللہ تعالی یا ایھا النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین الی اخر الایۃ قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا فمن اقر بھذا من المؤمنات فقد اقر بالمحنۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقررن بذلک من قولھن قال لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقن فقد بایعتکن ولا واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأۃ قط غیر انہ یبایعھن بالکلام قالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا واللہ ما اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء قط الا بما امرہ اللہ تعالی وما مست کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کف امرأۃ قط وکان یقول لھن اذا اخذ علیھن قد بایعتکن کلاما

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے مسلمان عورتیں جب ہجرت کرتیں تو آپ اون کا امتحان لیتے اس آیۃ کے موافق اے نبی جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنیکو آویں اس بات پر کہ شریک نہ کریں گے اللہ کا کسی کو چوری نہ کریں گی زنا نہ کرینگی اخیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنے بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ اقرار کرلیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جاؤ میں تم سے بیعت لے چکا قسم اللہ تعالی کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا البتہ زبان سے آپ اون سے بیعت لیتے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جسکا اللہ تعالی نے حکم دیا اور آپ کی ہتھیلی کسی عورت کی ہتھیلی سے کبھی

نہین کی بلکہ آپ صرف زبان سے فرما دیتے جب وہ اقرار کر لیتین مین تم سے بیعت کر چکا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت سے صرف زبان سے بیعت لینا چاہیے اون کا ہاتھ پکڑنا درست نہین اور مردون سے زبان سے ہاتھ پکڑ کر اور یہ بھی نکلا کہ اجنبی عورت سے ضرورت کیوقت باتین کرنا درست ہے اور عورت کی آواز ستر نہین ہے البتہ اُسکا بدن بغیر ضرورت کے جیسے معالجہ یا فصد یا حجامت یا دانت نکلنے یا سرمہ لگانے کے چھونا نادرست ہے اور یہ ضرورتین بھی اُسوقت ہین جب عورت یہ کام کرنے والی نملے انتہے **عن** عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ عَنْ بَیْعَۃِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ امْرَأَۃً قَطُّ اِلَّا اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْھَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَیْھَا فَاَعْطَتْہُ قَالَ اذْھَبِیْ فَقَدْ بَایَعْتُکِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے عورتون کی بیعت کو بیان کیا تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہین لگا البتہ آپ زبان سے اُس سے بات کرتے پھر جب وہ زبان سے قبول کر دیتے تو آپ فرماتے جا مین نے تجھ سے بیعت کر لی **باب** اَلْبَیْعَۃِ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ فِیْمَا اسْتَطَاعَ بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہانتک ہو سکے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یَقُوْلُ کُنَّا نُبَایِعُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا اسْتَطَعْتُمْ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم آپ سے بیعت کرتے تھے بات سننے اور حکم ماننے پر آپ فرماتے تھے یہ بھی کہو جتنا مجھ سے ہو سکیگا (یہ آپکی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کام نہو سکے اور اُسکے نہ کرنے مین گنہگار نہون) **باب** بیان سِنِّ الْبُلُوْغِ آدمی کب جوان ہوتا ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فِی الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَلَمْ یُجِزْنِیْ وَعَرَضَنِیْ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً فَاَجَازَنِیْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَھُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیْفَۃٌ فَحَدَّثْتُہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَ اِنَّ ھٰذَا لَحَدٌّ بَیْنَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ فَکَتَبَ اِلٰی عُمَّالِہٖ اَنْ یَّفْرِضُوْا لِمَنْ کَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً وَمَنْ کَانَ دُوْنَ ذٰلِکَ فَاجْعَلُوْہُ فِی الْعِیَالِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین پیش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن لڑائی مین اور مین چودہ برس کا تہا آپ نے مجھے منظور نہ کیا (یعنی لڑنے

والون مین داخل نہ کیا پھر مین ہیش ہوا خندق کے دن جب مین پندرہ برس کا تہا تو آپ نے منظور کر لیا
نافع نے کہا مین نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے بیان کی اون کے پاس آ کر وہ آن دنون خلیفہ تہے
اونہون نے کہا یہی حد ہے نابالغ اور بالغ کی اور اپنے عاملونکو لکہا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہو اوسکا حصہ
لگا دین اور جو پندرہ سے کم ہو اوسکو بال بچون مین شریک کرین **عن** عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَاسْتَصْغَرَنِي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
اسمین یہ ہے کہ مین چودہ برس کا تہا آپ نے مجہے چہوٹا سمجہا **باب** النَّهْيِ أَنْ يُسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ
إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ وُقُوعُهُ بِأَيْدِيهِمْ قرآن شریف کافرون کے ملک مین لیجانا
منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ اون کے ہاتہ لگ جاوے گا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ **ترجمہ** حضرت
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک مین لے
جانے سے سفر مین **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے قرآن
کو سفر مین دشمن کے ملک مین لیجانے سے اس ڈر سے کہ کہین دشمن کے ہاتہ نہ پڑ جاوے **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ
فَإِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ وَقَالَ أَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیجاؤ سفر مین قرآن شریف کو کیونکہ مجہے ڈر
ہے دشمن کے ہاتہ مین پڑ جانیکا ایوب نے کہا دشمن کے ہاتہ مین پڑ گیا اور وہ لگے جہگڑا کرنے تم سے ✤
ف نووی نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ دشمن اس کے ساتہ بے ادبی نہ کرین اور اگر یہ ڈر نہ
ہو مثلاً بڑا لشکر ہو تو اوسوقت منع نہین ہے اور مالک کے نزدیک ہر حال مین منع ہے اور مالک نے مکروہ رکہا
ہے وہ روپیہ یا اشرفیان کافرون کو دینا جنپر اللہ تعالی کا نام لکہا ہو **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَإِنِّي أَخَافُ
وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ **ترجمہ**

وہی جو اوپر گذرا **باب** المسابقة بين الخيل وتضميرها گھوڑدوڑ کا بیان اور گھوڑون
کو تیار کرنا شرط کے لیے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سابق بالخيل التي قد اضمرت من الحفياء وكان امدها ثنية الوداع وسابق بين
الخيل التي لم تضمر من الثنية الى مسجد بني زريق وكان ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما فيمن سابق بها **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دوڑ کی ان گھوڑون کی جو تیار کیے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک (ان دونون مقامون
مین پانچ یا چھہ میل کا فاصلہ ہے اور بعضون نے کہا چھہ یا سات میل کا) اور جو طیار نہین کیے گئے
تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک مقرر کی اور ابن عمر ان لوگون مین تھے جنہون نے
دوڑ کی **عن** ابن عمر يعني حديث مالك عن نافع وزاد في حديث ايوب
من رواية حماد وابن علية قال عبد الله فجئت سابقا فطفف بي الفرس المسجد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ عبداللہ نے کہا مین آگے آیا تو گھوڑا مجکو لیکر مسجد پر چڑھ گیا
ف نووی نے کہا اس حدیث سے گھوڑدوڑ کا جواز نکلا اور یہ بھی نکلا کہ ان کو طیار کرنا یعنی
تضمیر کرنا دوڑ کے لیے درست ہے اور تضمیر یہ ہے کہ گھوڑے کا دانہ چارہ کم کردین پھر اسکو گرم جھول پہنا کر
ایک بند کوٹھری مین باندھ دین تاکہ پسینا کرے اور گوشت کم ہو اور دوڑنے مین تیز ہوجاوے اور
اختلاف کیا ہے علماء نے کہ گھوڑدوڑ جائز ہے یا مستحب ہے اور ہمارے اصحاب کے نزدیک وہ مستحب ہے اور
بغیر عوض تو بالاجماع درست ہے اور بالعوض جب درست ہے کہ شخص ثالث عوض دیوے یا شخص ثالث
درمیان مین ہوجاوے اور وہ کچھ نہ دیوے اور حدیث مین عوض کا ذکر نہین ہے انتہے **باب**
فضيلة الخيل وان الخيل معقود بنواصيها گھوڑون کی فضیلت **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخيل في نواصيها الخير
الى يوم القيمة **ترجمہ** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑون کی پیشانی مین برکت ہے اور خوبی قیامت تک **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حديث مالك عن نافع
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جرير بن عبد الله رضی اللہ تعالی عنہ قال رايت

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْوِیْ نَاصِیَۃَ فَرَسِہٖ بِاِصْبَعِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ الْاَجْرُ وَالْغَنِیْمَۃُ ترجمہ جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال انگلی سے مل رہے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت (اسم دنیا اور ہم آخرت کا) عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک یعنی ثواب اور غنیمت عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمَ ذَاکَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ عروہ بارقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور غنیمت قیامت تک (کیونکہ جہاد قائم رہے گا قیامت تک) عَنْ حُصَیْنٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ عُرْوَۃُ بْنُ جَعْدٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَۃَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا وَلَمْ یَذْکُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں ثواب اور غنیمت کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان حدیثوں سے گھوڑا رکھنے کی فضیلت جہاد کے لیے نکلتی ہے اور وہ جو دوسری حدیث میں آیا ہے کہ نحوست

گھوڑی میں ہوتی ہے مراد اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعضا گھوڑا مبارک ہوتا ہے بعضا منحوس

باب ما یکرہ من صفات الخیل گھوڑے کی کون سی نشانیاں بری ہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال من الخیل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے اشکل گھوڑے کو اور اس کی تفسیر آگے آتی ہے **عن** سفیان بھذا الاسناد مثلہ وزاد فی حدیث عبد الرزاق و الشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسریٰ او یدہ الیمنی ورجلہ الیسریٰ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ اشکل وہ گھوڑا ہے جسکا داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ سفید ہو یا داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں سفید ہو **ف** اور اکثر اہل لغت کے نزدیک اشکل وہ ہے جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک ہمرنگ یا تین ہمرنگ اور ایک سفید اور ابن درید نے کہا اشکل وہ ہے کہ ایک طرف کا ہاتھ اور پاؤں سفید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پاؤں واللہ اعلم **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث وکیع وفی روایۃ وھب عن عبد اللہ بن یزید ولم یذکر النخعی **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضمن اللہ لمن خرج فی سبیلہ لا یخرجہ الا جہادا فی سبیلی وایمانا بی وتصدیقا برسلی فھو علی ضامن ان ادخلہ الجنۃ او ارجعہ الی مسکنہ الذی خرج منہ نائلا ما نال من اجر او غنیمۃ والذی نفس محمد بیدہ ما من کلم یکلم فی سبیل اللہ تعالیٰ الا جاء یوم القیامۃ کھیئتہ حین کلم لونہ لون دم وریحہ مسک والذی نفس محمد بیدہ لولا ان اشق علی المسلمین ما قعدت خلاف سریۃ تغزو فی سبیل اللہ ابدا ولکن لا اجد سعۃ فاحملھم ولا یجدون سعۃ ویشق علیھم ان یتخلفوا عنی والذی نفس محمد بیدہ لوددت انی اغزو فی سبیل اللہ فاقتل ثم اغزو فاقتل ثم اغزو فاقتل **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضامن ہے اسکا جو نکلا اوسکی راہ میں اور نہ نکلا مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور سچ جانتا ہو اوس کے پیغمبروں کو اللہ تعالیٰ

سے فرمایا ایسا شخص میری حفاظت مین ہے یا تو مین اوسکو جنت مین لیجاؤن گا یا اوسکو پہیر دون گا اوسکے گہر کیطرف ثواب یا غنیمت حاصل کر کے قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہین ہے جو خدا تعالی کی راہ مین لگے مگر وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا مین لگا تہا اوسکا رنگ خون کا سا ہوگا اور خوشبو مشک کی قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے اگر مسلمانون پر دشوار نہ ہوتا تو مین کسی لشکر کا ساتہہ نہ چہوڑتا جو اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کرتا ہے کبہی لیکن میرے پاس اتنی گنجایش نہین (سواریون وغیرہ کی) اور مسلمانون پر دشوار ہوگا میرے ساتہہ نہ چلنا قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین محمدؐ کی جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ جہاد کرون اللہ تعالی کی راہ مین پہر مارا جاؤن پہر جہاد کرون پہر مارا جاؤن پہر جہاد کرون پہر مارا جاؤن یعنی بار بار خدا کی راہ مین شہید ہون پہر زندہ ہون پہر شہید ہون اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بہی نکلا کہ جہاد ایسی عبادت ہے کہ اوس کے برابر دوسری کوئی عبادت نہین ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہت شوق تہا اور آپ یہ چاہتے تہے کہ ہر ایک لشکر کے ساتہہ خود بہی جہاد کو نکلین پر خرچ کی وقت سے آپ مجبور تہے اور جو آپ نکلتے تو اور بہی سب مسلمان نکلتے اور اتنے آدمیون کا سامان ہر وقت مشکل تہا عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِیْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ ضامن ہے اوس کا جو کوئی جہاد کرے اوسکی راہ مین اور نہ نکلے اپنے گہر سے مگر خدا کی راہ مین جہاد کرنے کے واسطے اور اوس کی کلام کا یقین کر کے اس بات کا کہ لیجاوے گا اوسکو جنت مین یا پہیر دیگا اوس کے گہر کو جہان سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتہہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِیْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجُرْحُهٗ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

ایسا نہین جو زخمی ہو خدا کی راہ مین اور اللہ تعالی جانتا ہے جو زخمی ہوا اوس کی راہ مین مگر قیامت کے دن وہ آدے گا اوس زخم بہتا ہوگا رنگ تو خون کا ہوگا پر خوشبو مشک کی ہوگی عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ مُسْلِمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَقْعُدُوْا بَعْدِيْ **ترجمہ** ہمام بن منبہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی ہم سے ابوہریرہ نے رسول اللہ صلعم سے سنکر پہر بیان کیا کئی حدیثون کو اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زخم مسلمان کو لگے اللہ تعالی کی راہ مین وہ قیامت کے دن اوسی شکل پر آوے گا جیسے نیا لگا تہا خون بہتا ہوا رنگ تو خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین محمد کی جان ہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون پر تو مین ہر لشکر کے ساتہہ جاتا جو جہاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی راہ مین لیکن اتنی گنجایش نہین ہے کہ مین سب کو سواریان دون اور نہ اون کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتہہ رہین اور نہ اون کے دلون کو بہلا لگیگا میرے ساتہہ نہ چلنا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اگر دشواری نہ ہوتی مسلمانون کو تو مین ہر لشکر کے ساتہہ جاتا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ قسم اوسکی جس کے ہاتہہ مین میری جان ہے مین یہ چاہتا ہون کہ خدا کی راہ مین مارا جاؤن پہر جلایا جاؤن اوسیطرح جیسے اوپر گذرا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَّا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ نَحْوَ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشواری نہ ہوتی میری
امت پر تو میں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑوں جیسا اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ اِلٰی قَوْلِہٖ مَا تَخَلَّفْتُ
خِلَافَ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی ترجمہ وہی جو اوپر گذرا بَابُ فَضْلِ
الشَّھَادَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَھَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ یَسُرُّھَا
اَنَّھَا تَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَلَا اَنَّ لَھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اِلَّا الشَّھِیْدَ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ فِی
الدُّنْیَا لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّھَادَۃِ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا جو کوئی مرجاتا ہے اور اللہ تعالی کے پاس اوسکی بھلائی ہوتی ہے وہ راضی
نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اوس میں ہے وہ سب اوسکو ملے مگر شہید وہ آرزو
کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور مارا جاوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو ف
نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے شہادت کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اور شہید اسلیے کہتے ہیں شہید
کو کہ وہ شاہد ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاوینگے اور ابن
انباری نے کہا اس لیے کہ اللہ تعالی اور فرشتے گواہ ہیں جنت کے اوس کے واسطے بعضوں نے کہا اس
لیے کہ وہ جان نکلتے سمے مشاہدہ کرلیتا ہے اپنے اجر اور درجہ کا بعضوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے
رحمت کے اوس کے پاس حاضر ہوتے ہیں یا اس لیے کہ اُسکا حال گواہ ہے اوسکے حسن خاتمہ کا یا اس لیے
کہ اُسکا زخم اُسکا گواہ ہے یا اس لیے کہ وہ گواہ ہوگا اور امتوں پر قیامت کے دن انتہی ملخصاً عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ
اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَاَنَّ لَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ غَیْرَ
الشَّھِیْدِ فَاِنَّہٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرْجِعَ فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ ترجمہ انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اوسکو
پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اوسکو ساری زمین کی چیزیں دی جاویں پر شہید آرزو کریگا

پہر آنے کی اور دس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما یعدل الجہاد فی سبیل اللہ قال لا تستطیعوہ قال فاعادوا علیہ مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا تستطیعونہ قال فی الثالثۃ مثل المجاھد فی سبیل اللہ کمثل الصائم القائم القانت بآیات اللہ لا یفتر من صیام ولا صلوۃ حتی یرجع المجاھد فی سبیل اللہ تعالیٰ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر کون سی عبادت ہے آپ نے فرمایا تم اوسکی طاقت نہیں رکہتے پہر اونہوں نے پوچہا دو یا تین بار اور آپ ہر بار یہی فرماتے تہے کہ تم اوسکی طاقت نہیں رکہتے آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار ہو کر نماز میں کہڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مطیع ہو نہ روزے سے تہکے نہ نماز سے یہانتک کہ لوٹے جہاد سے **ف** اور ظاہر ہے کہ کوئی ایسا نہیں کرسکتا تو جہاد کے برابر دوسری عبادت بہی نہیں ہوسکتی **عن** سھیل بھذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کنت عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رجل ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اسقی الحاج وقال اخر ما ابالی ان لا اعمل عملا بعد الاسلام الا ان اعمر المسجد الحرام وقال اخر الجہاد فی سبیل اللہ افضل مما قلتم فزجرھم عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لا ترفعوا اصواتکم عند منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یوم الجمعۃ ولکن اذا صلیت الجمعۃ دخلت فاستفتیتہ فیما اختلفتم فیہ فانزل اللہ تعالیٰ اجعلتم سقایۃ الحاج وعمارۃ المسجد الحرام کمن امن باللہ الایۃ الی اخرھا **ترجمہ** نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پاس بیٹہا تہا ایک شخص بولا مجہے پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی جب میں پانی پلاؤں گا حاجیوں کو دوسرا بولا مجہے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا تیسرا بولا ان چیزوں سے تو جہاد افضل ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو ڈانٹا اور کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مت

پکارا کرو لیکن مین جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھونگا اوس بات کو جس مین تم نے اختلاف کیا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اتاری اَجَعَلْتُم سِقَایَةَ الْحَاجِّ یعنے کیا تم نے حاجیون کا پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا ہرگز نہین اللہ تعالی کے سامنے برابر نہین **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا مکروہ ہے یہانتک کہ جب نمازی جمع ہون اسوقت ذکر اسد یا تعلیم وغیرہ بھی بلند آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازیون کو نماز مشکل ہوجاتی ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي تَوْبَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی راہ مین صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ مین صبح کو یا شام کو چلنا دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** سہل نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ مین وہ ساری دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ تعالی کی راہ مین دنیا اور ما فیہا سے بہتر ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ **ترجمہ** ابو ایوب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح یا شام کو چلنا خدا کی راہ مین بہتر ہے اُن سب چیزون سے جنپر آفتاب نکلا اور ڈوبا **عَنْ** اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً **ترجمہ** وہی جو اوپر

کذا **باب** بیان ما اعدہ اللہ تعالیٰ للمجاہد فی الجنۃ من الدرجات **ترجمہ**
جہاد کرنے والے کے درجوں کا بیان **عن** ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا سعید من رضی باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا وجبت لہ الجنۃ فعجب لہا ابو سعید فقال
اعدہا علی یا رسول اللہ ففعل ثم قال واخری یرفع بہا العبد مائۃ درجۃ فی
الجنۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض قال وما ہی یا رسول اللہ قال الجہاد
فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ الجہاد فی سبیل اللہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو سعید جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے سے اور اسلام
کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے اوس کے لیے جنت واجب ہے یہ سنکر ابو سعید رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمایئے یا رسول اللہ آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل
ہے جس کی وجہ سے بندے کو سو درجے ملیں گے جنت میں اور ہر ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا
فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا وہ کونسا
عمل ہے آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **عن** ابی قتادۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ سمعہ یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
قام فیہم فذکر لہم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال
فقام رجل فقال یا رسول اللہ ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ یکفر عنی خطایای
فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم ان قتلت فی سبیل اللہ وانت صابر
محتسب مقبل غیر مدبر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف قلت قال
ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ اتکفر عنی خطایای فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نعم وانت صابر محتسب مقبل غیر مدبر الا الدین فان جبرئیل علیہ السلام
قال لی ذلک **ترجمہ** ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھنے
کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور بیان کیا اون سے کہ تمام عملوں میں افضل جہاد ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں
اور ایمان لانا اللہ تعالیٰ پر ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ

ہین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپنے فرمایا ہان اگر تو مارا جاوے اللہ کی راہ مین صبر کیے ہوئے
اور تیری نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو سامنے رہے پیٹھ نہ موڑے پھر آپنے فرمایا تونے کیا کہا
وہ بولا اگر مین مارا جاؤن اللہ تعالی کی راہ مین تو میرے گناہ معاف ہوجاوین گے آپ نے فرمایا
ہان اگر تو مارا جاوے صبر کرکے خالص نیت سے اور منہ تیرا سامنے ہو پیٹھ نہ موڑے مگر قرض معاف
نہ ہوگا کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا مجھہ سے اسکو **ف** نووی نے کہا نیت خالص
ہو یعنے خاص اللہ تعالے کیواسطے لڑے نہ ملک اور مال اور دولت کے لیے نہ قوم کی ناموری یا عزت
کے واسطے اور قرض معاف نہ ہوگا اسیطرح تمام حقوق العباد معاف نہ ہون گے اور پہلے آپ نے
قرض کو مستثنے نہین کیا پھر جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو اوسی وقت جتایا آپ نے
بیان کردیا **عن** ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارایت ان قتلت فی سبیل اللہ بمعنی حدیث اللیث
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی قتادۃ ...... رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزید احدھما علی صاحبہ ان رجلا اتی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی المنبر فقال ارایت ان ضربت بسیفی بمعنی حدیث
المقبری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ منبر پر تھے **عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال یغفر اللہ للشہید کل ذنب الا الدین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شہید کا ہر گناہ بخشدیگا لیکن قرض نہین بخشیگا
عن عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال القتل فی سبیل اللہ یکفر کل شیء الا الدین ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن
العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کی
راہ مین مارا جانا مٹا دیتا ہے سب گناہون کو مگر قرض کو **باب** فی بیان ان ارواح
الشہداء فی الجنۃ وانہم احیاء عند ربہم یرزقون شہیدون کی روحین جنت مین
ہین اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہین رزق دیے جاتے ہین **عن** مسروق قال

سألنا عبد الله رضی الله تعالیٰ عنہ عن هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون قال اما انا قد سألنا عن ذلك فقال ارواحهم في جوف طير خضر لها قناديل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حيث شاءت ثم تاوي الى تلك القناديل فاطلع اليهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شيئا قالوا اى شئ نشتهي ونحن نسرح من الجنة حيث شئنا ففعل ذلك بهم ثلاث مرات فلما راوا انهم لن يتركوا من ان يسئلوا قالوا يارب نريد ان ترد ارواحنا في اجسادنا حتى نقتل في سبيلك مرة اخرى فلما راى ان ليس لهم حاجة تركوا ترجمہ مسروق سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اس آیت کو ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند ربهم يرزقون یعنے مت سمجھ اون لوگون کو جو قتل کیے گیے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین اپنے پروردگار پاس روزی دیے جاتے ہین عبداللہ نے کہا ہمنے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آپ نے) فرمایا شہیدون کی روحین سبز چڑیون کے قالب مین قندیلون کے اندر ہین جو عرش مبارک سے لٹک رہی ہین اور جہان چاہتی ہین جنت مین چرتی پہرتی ہین پہر اپنی قندیلون مین آرہتی ہین ایک بار اون کے پروردگار نے اون کو دیکہا اور فرمایا تم کچہ چاہتی ہو اونہون نے کہا اب ہم کیا چاہین گی ہم تو جنت مین جگیتی پہرتی ہین جہان چاہتی ہین پروردگار جل وعلا نے پہر پوچہا پہر پوچہا جب اونہون نے دیکہا کہ بغیر پوچہے ہمارے رہا ہی نہین (یعنی پروردگار جل شانہ پہر پوچہ جاتا ہے) تو اونہون نے کہا اے پروردگار ہم یہ چاہتی ہین کہ ہماری روحون کو پہیر دے ہمارے بدنون مین (یعنے دنیا کے بدنون مین) تاکہ ہم مارے جاوین دوبارہ تیری راہ مین جب پروردگار جل جلالہ نے دیکہا کہ اب اون کو کوئی خواہش نہین تو چہوڑ دیا انکو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ جنت موجود ہے اور یہی مذہب ہے اہلسنت کا اور وہین سے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتارے گئے تہے اور وہین سومن عیش کرین گے اور معتزلہ اور بعض اہل بدعت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد پیدا کیجاوے گی اور آدم علیہ السلام کی جنت اور تہی اور یہ بہی نکلا کہ روح کو فنا نہین اور روح کی حقیقت مین بہت اختلاف ہے اکثر علما یہ کہتے ہین کہ بندون کو اوسکی حقیقت معلوم نہین ہے فلاسفہ کہتے ہین روح کوئی علیحدہ چیز نہین ہے اور اطبا کہتے ہین کہ روح ایک بخار لطیف ہے

بدن ہین اور بعض مشائخ نے کہا کہ روح حیوۃ کا نام ہے یا اجسام لطیفہ کا یا بعض جسم کا یا جسم لطیف کا جو ہمدم انسان رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل اور خارج کا یا خون کا اور اصح یہ ہے کہ روح اجسام لطیفہ مین جو بدن مین سمائے ہوئے ہین جب وہ جدا ہو جاتے ہین تو آدمی مرجاتا ہے انتہے مختصرا **باب**

فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ جہاد اور دشمن کو تاکتے رہنے کی فضیلت **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پوچھا کون شخص افضل ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو جہاد کرے اللہ تعالی کی راہ مین اپنے مال اور جان سے اوس نے کہا پھر کون آپ نے فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی مین اللہ کو پوجے اور لوگون کو بچا دے اپنے شر سے **ف** نووی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ عزلت (تنہائی اور گوشہ نشینی) افضل ہے صحبت اور اختلاط سے اور شافعی اور اکثر علما کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے بشرطیکہ فتنون سے حفاظت ہو سکے اور اسمین کوئی شک نہین کہ فتنہ کے زمانہ مین عزلت افضل ہے اور حدیث اسی پر محمول ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِي شِعْبٍ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگون کی زندگی سے اوس کی زندگی بہتر ہے جو جہاد مین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے دوڑتا پھرتا ہے اوسکی پیٹھ پر جب کہ

شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑ پڑتا ہے اپنے قتل ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا
پھرتا ہے یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو بکریاں لیکر کسی پہاڑ کی چوٹی پر انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں
میں سے یا پہاڑ کی کسی نالی میں انہیں نالوں میں سے رہتا ہے نماز ادا کرتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور
اپنے رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں سے کوئی شخص خیر میں نہیں سوا اس کے **ف**
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں دو شخصوں کو سب سے افضل فرمایا ایک مجاہد جان نثار کو دوسرے
عابد درکنار کو اور حقیقت میں جب فساد کا زمانہ ہو جیسے یہ زمانہ تو گوشہ گیری سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے
الا وہ جب کہ لوگوں میں رہنے سے دین کا فائدہ ہو اور اس کے لیے نقصان کچھ ورنہ ہو **عَنْ** اَبِیْ
حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِيْ شُعْبَةٍ مِنْ
هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِيْ شِعْبٍ
مِنَ الشِّعَابِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب بَيَانِ الرَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

قاتل اور مقتول دونوں کب جنت میں جاویں گے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ
كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوْا كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ
فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُسْتَشْهَدُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل ہنستا ہے دو شخصوں کو دیکھکر ایک نے دوسرے کو قتل
کیا پھر دونوں جنت میں گئے لوگوں نے عرض کیا کیسے ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ایک شخص لڑا
خدا تعالیٰ کی راہ میں پھر شہید ہوا اب جس نے اوسکو شہید کیا تھا وہ مسلمان ہوا اور لڑا اللہ تعالیٰ کی
راہ میں اور شہید ہوا **ف** تو قاتل اور مقتول دونوں جنتی ہوئے نووی علیہ الرحمۃ نے کہا
اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے استعارہ مقصود ہے کیونکہ وہ ہنسی جو ہمارے لیے متعارف ہے اللہ تعالیٰ کے لیے
جائز نہیں ہو سکتی اس لیے کہ وہ خاصہ ہے جسم کا اور متغیرات کا اور اللہ جل جلالہ اون سے پاک ہے تو
مراد ہنسی سے رضا ہے یا ثواب اور تعریف اون کے فعل کی یا فرشتوں کا ہنسنا ہے انتہی **مترجم**
کہتا ہے کہ اور صفات کی طرح ضحک یعنے ہنسنا یہ بھی اللہ کی ایک صفت ہے جیسے سمع اور بصر اور نزول اور استوا

اور مجیبی وغیرہ اور اسکی سب صفات اپنے معانی ظاہری پر محمول ہین اور تاویل کی کوئی ضرورت نہین البتہ یہ نہین کہنا چاہیے کہ اوسکی کوئی صفت مشابہ ہو مخلوق کی صفات کے اور یہی طریقہ ہے سلف امت کا رحمہم اسد تعالی عن أبي الزِّنَادِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن همام بن منبه قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر احاديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحك الله لرجلين يقتل احدهما الآخر كلاهما يدخل الجنة قالوا كيف يا رسول الله قال يقتل هذا فيلج الجنة ثم يتوب الله على الآخر فيهديه الى الاسلام ثم يجاهد في سبيل الله فيستشهد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ یہ قتل کیا جاوے اور جنت مین جاوے پھر اسد تعالی دوسرے پر رحم کرے اوسکو ہدایت کرے اسلام کی وہ جہاد کرے اسد تعالی کی راہ مین اور شہید ہو

باب من قتل كافرا ثم سدد جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجتمع كافر وقاتله في النار ابدا ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کافر اور اسکا مارنیوالا (مسلمان) دونو جہنم مین ایک جا نہ رہینگے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر ہنسے اور اسکو الزام دیوے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجتمعان في النار اجتماعا يضر احدهما الآخر قيل من هم يا رسول الله قال مؤمن قتل كافرا ثم سدد ترجمہ ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا دونون جہنم مین اسطرح اکٹھا نہ ہونگے جو ایک دوسرے کو نقصان پہنچاوے لوگون نے عرض کیا وہ کون لوگ ہین یا رسول اسد آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیکی پہ قائم رہے ف نووی نے کہا اس مین یہ اشکال ہے کہ ایسا مسلمان تو جہنم مین جائیگا نہین پھر اکٹھا نہ ہونے سے کیا غرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اسکا جواب یہ دیا ہے کہ شاید راویون سے حدیث مین غلطی ہو گئی ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جسکو کافر قتل کرے بعد اسکے وہ کافر ایمان لاوے تو اسکا مضمون وہی ہوگا جو حدیث یضحک اسد کا ہے یا اسد دوسری یہ غرض ہے

ز ایمان پر قائم رہے لیکن اور گناہون سے نہ بچے تو ایسا مومن جہنم مین جا سکتا ہے پردہ کافر کے ساتھ
نرہیگا انتہی مع زیادۃ **بَابُ** فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ اسکی راہ مین صدقہ دینے
کا ثواب **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ
مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت
اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین دیتا ہون آپنے فرمایا اوسکے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹنیان
ملین گی نکیل پڑی ہوئین **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا ❖
بَابُ فَضْلِ إِعَانَةِ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَرْكُوبٍ وَغَيْرِهِ غازی کی مدد کرنے
کی فضیلت **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا
رَسُولَ اللهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى
خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ **ترجمہ** حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا جانور جاتا رہا اب
مجھے سواری دیجیے آپنے فرمایا میرے پاس سواری نہین ہے ایک شخص بولا یا رسول اللہ مین اسے بتلادون
اوس شخص کو جو سواری دیدے اسکو آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتاوے اوسکو اوتنا ہی ثواب
ہے جتنا نیکی کرنے والے کو **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَتًى مِنْ أَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا
أَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ أَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ أَعْطِيهِ الَّذِي
تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكُ لَكِ فِيهِ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بولا یا رسول اللہ مین جہاد کا
ارادہ رکھتا ہون اور میرے پاس سامان نہین آپ نے فرمایا فلانے پاس جا اوسنے سامان کیا تھا جہاد کا
پر وہ بیمار ہوگیا وہ شخص اوسکے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھکو سلام

کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ وہ سامان مجکو دیدے اوس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے) کہا ای فلانی وہ سب
سامان اسکو دیدے اور کوئی چیز مت رکھ قسم خدا کی جو چیز تو رکھ لے گی اوس میں برکت نہ ہوگی **عن**
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ
مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا **ترجمہ** زید بن
خالد جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سامان کردیا کسی غازی کا اللہ تعالی
کی راہ میں اوس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھر بار کی خبر رکھی اوس نے بھی جہاد کیا (یعنی ثواب جہاد
کا اوس نے کمایا) **عن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ
رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا **ترجمہ** ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی لحیان کیطرف بھیجا جو ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ ہے اور
فرمایا دو مردوں میں ایک مرد نکلے ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہوگا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو مجاہد
کے گھر بار کی خبر گیری کا) **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهِ **عن** يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ
اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جو گھر بار کی خبر گیری رکھے اوسکو مجاہد کا آدھا ثواب ملیگا **باب**
حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِيْهِنَّ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور
انمیں خیانت والے کے گناہ کا بیان **عن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ
وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهِ فَيَخُوْنُهُ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ

لہ یوم القیمۃ فیاخذ من عملہ ماشاء فما ظنکم ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجاہدین کی عورتون کی حرمت گھر مین رہنے والون پر ایسی ہے جیسے انکی ماؤن کی حرمت اور جو شخص گھر مین رہکر کسی مجاہد کے گھر بار کی خبر گیری رکھے پھر اوس مین خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاویگا اور مجاہد سے کہا جاویگا کہ اسکے عمل مین سے جو تو چاہے وہ لے لے **عن** علقمۃ بن مرثد عن ابن بریدۃ عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث الثوری ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** علقمۃ بن مرثد بھذا الاسناد وقال فخذ من حسناتہ ما شئت فالتفت الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فما ظنکم۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاویگا تو اوسکی نیکیون مین سے جو چاہے لے لے یہ فرماکر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو یعنے وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑنیوالا نہین سب ہی لے لیگا **باب** سقوط فرض الجہاد عن المعذورین معذور پر جہاد فرض نہین ہے **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ فی ھذہ الایۃ لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاھدون فی سبیل اللہ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیدا فجاء بکتف فکتبھا فشکی الیہ ابن ام مکتوم ضرارتہ فنزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر قال شعبۃ واخبرنی سعد بن ابراھیم عن رجل عن زید فی ھذہ الایۃ لا یستوی القاعدون بمثل حدیث البراء رضی اللہ تعالی عنہ وقال ابن بشار فی روایتہ سعد بن ابراھیم عن ابیہ عن رجل عن زید بن ثابت ترجمہ براء نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے باب مین (یعنی برابر نہین ہین گھر بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان (یعنے لڑنیوالون کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی لیکر آئے اور اوسپر یہ آیت لکھی تب عبداللہ بن ام مکتوم نے شکایت کی اپنی نابینائی کی (یعنے مین اندھا ہون اسلیے جہاد مین نہین جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اوسوقت غیر اولی الضرر کا لفظ اترا یعنے وہ لوگ جو معذور نہین ہین اور معذور تو درجے مین مجاہدین کے برابر ہین **عن** البراء رضی اللہ تعالی عنہ قال لما نزلت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کلمہ ابن ام مکتوم فنزلت غیر اولی الضرر ترجمہ براء رضی اللہ تعالی عنہ نے

کہا جب یہ آیت اتری لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ تو ابن ام مکتوم نے گفتگو کی تب غیر اولی الضرر اوترا **باب** ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيْدِ شہید کے لیے جنت ہونا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَفِي حَدِيْثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں کہاں ہونگا اگر مارا جاؤں آپ نے فرمایا جنت میں یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں جو اوس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پھینک دیں اور لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا **عن** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَبِيْلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا **ترجمہ** براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی نبیت کا جو انصار کا ایک قبیلہ ہے آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اُس کے بندے اور اوس کے پیغام پہونچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ مارا گیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت پایا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِيْ مَا اسْتَثْنٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا اِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهٗ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ

يا رسول الله جنة عرضها السماوات والارض قال نعم قال بخ بخ فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ما يحملك على قولك بخ بخ قال لا والله يا رسول الله الا رجاءة ان اكون من اهلها
قال فانك من اهلها قال فاخرج تمرات من قرنه فجعل ياكل منهن ثم قال لئن
انا حييت حتى آكل تمراتي هذه انها لحيوة طويلة قال فرمى بما كان معه من التمر ثم
قاتلهم حتى قتل **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسیسہ (ایک شخص کا نام ہے) کو جاسوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لا دے وہ لوٹ کر آیا
اوس وقت گھر میں سوا میرے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا راوی نے کہا مجھے یاد نہیں
آپ کی کسی بی بی کا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باہر نکلے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سواری موجود ہو وہ سوار ہو ہمارے ساتھ یہ سنکر چند آدمی
آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی بلندی میں تھیں آپ نے فرمایا نہیں
صرف وہ لوگ جاویں جن کی سواریاں موجود ہوں آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہانتک کہ مشرکین
سے پہلے بدر میں پہونچے اور مشرک بھی آگئے آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کیطرف نہ بڑھے جبتک
میں اوس کے آگے نہ ہوں پھر مشرک قریب پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھو جنت میں
جانے کے لیے جس کی چوڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے عمیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول
اللہ جنت کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے آپ نے فرمایا ہاں اوس نے کہا واہ سبحان اللہ آپ نے
فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ میں نے اس امید پر کہا کہ جنت کے لوگوں میں سے میں بھی
ہوں آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے یہ سنکر اوس نے چند کھجوریں اپنے ترکش سے نکالیں اور
انکو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کھجوریں کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی
کھجوریں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ شہید ہوا **ف** نووی نے
کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو لڑائی کا چھپانا درست ہے تاکہ خبر فاش نہ ہو اور نقصان نہ پہونچے اور یہ
بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں گھس جانا شہادت کے لیے درست ہے بلا کراہت جمہور علما کا یہی قول
ہے **عن** عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن ابیہ قال سمعت ابی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ وهو بحضرة العدو يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابواب

الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسٰى أَأَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتّٰى قُتِلَ ۃ

ترجمہ عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلوارون کے سایون کے تلے ہین یہ سنکر ایک شخص اٹھا غریب سیلا کچیلا اور کہنے لگا اے ابوموسیٰ تمنے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے اونہون نے کہا ہان یہ سنکر وہ اپنے یارون کیطرف گیا اور کہا مین تمکو سلام کرتا ہون اور اپنی تلوار کا نیام توڑ ڈالا پھر تلوار لیکر دشمن کیطرف گیا اور مارا دشمن کو یہان تک کہ شہید ہوا

عن أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَأَتٰى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى أَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے ہماری ساتھ چند آدمی کر دیجیے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھلاوین آپ نے اون کے ساتھ ستر انصاری آدمیون کو کر دیا جنکو قرا یعنی قاری کی جمع یعنے قرآن پڑھنے والے کہتے تھے اون مین میرے ماموں حرام بھی تھے وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لاکر مسجد مین رکھتے اور لکڑیان اکٹھا کرتے پھر اوسکو بیچتے اور کھانا خریدتے صدقہ الوگون اور فقیرون کے لیے صفہ مسجد مین ایک مقام

تھا پایا ہوا اور سو ستر آدمی رہا کرتے تھے جو محض بے معاش اور متوکل تھے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون لوگون کو ان کے ساتھہ کر دیا انہون نے رستہ مین انکا مقابلہ کیا اور انکو قتل کیا (یعنے ان لوگون کو
جن کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر پہونچنے سے پہلے انہون نے مرتے
وقت کہا یا اللہ ہمارے نبی کو پہونچا دے کہ ہم تجھہ سے مل گئے اور راضی ہین تجھہ سے اور تو ہم سے
راضی ہے ایک شخص رکا فرون مین سے) حرام پاس آیا (جو ماموں تھے انس بن مالک کے) اور برچھا مارا
اون کے ایسا کہ پار ہو گیا حرام نے کہا مین مراد کو پہونچ گیا قسم ہے کعبہ کے مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بہائی مارے گئے اور اونہون نے یہ کہا کہ یا اللہ ہمارے
نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہین اور تو ہم سے راضی ہے یہ خبر حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی **عن** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال عمی الذی سمیت بہ لم یشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدرا قال
فشق علیہ قال اول مشہد شہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت عنہ وان اراني
اللہ مشہدا فیما بعد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیراني اللہ تعالیٰ ما اصنع قال نہاب
ان یقول غیرہا قال فشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد فقال فاستقبل
سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ انس یا ابا عمرو این
فقال واہا لریح الجنۃ اجدہ دون احد قال فقاتلہم حتی قتل قال فوجد فی جسدہ
بضع وثمانون من بین ضربۃ وطعنۃ ورمیۃ قال فقالت اختہ عمتی الربیع بنت النضر
فما عرفت اخی الا ببنانہ ونزلت ہذہ الآیۃ رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال فکانوا یرون انہا نزلت فیہ
وفی اصحابہ **ترجمہ** انس نے کہا میرے چچا جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا (یعنے اون کا بھی نام انس تھا)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بدر کی لڑائی مین شریک نہین ہوئے یہ امر اون پر بہت دشوار
گذرا اور انہون نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی لڑائی مین غائب رہا اب اگر اللہ تعالیٰ
دوسری کوئی لڑائی مین مجھے آپکے ساتھہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا مین کیا کرتا ہون اور ڈرے
اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنے اور کچھ دعوے کرنے سے کہ مین ایسا کرونگا ایسا کرونگا کیونکہ شاید نہ ہو سکے

اور جہوٹے ہون ا پر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نہ احد کی لڑائی مین تو سعد بن معاذ اون کے سامنے آئے اور انہون نے کہا ای انس ابو عمرو (کنیت تہی انس بن النضر بن ضمضم انصاری کے جو چچا تہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کے) کہان جاتے ہو اونہون نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کیطرف سے مجہکو آرہی ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر وہ لڑے کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے (لڑائی کے بعد دیکہا) تو اون کے بدن پر اسی پر کئی زخم تہے تلوار اور برچہی اور تیر کے اون کی بہن یعنے میری پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے اپنے بہائی کو نہین پہچانا مگر اون کی پورین انگلیون کی دیکہکر (کیونکہ سارا بدن زخمون سی چور چور ہو گیا تہا) اور یہ آیت رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ یعنے مرد جنہون نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے بعضے تو اپنا کام کر چکے اور بعضے انتظار کر رہی ہین صحابہ کہتے تہے اون کے اور اونکے ساتہیون کے باب مین اوتری

باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالی کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالی کی راہ مین لڑتا ہے

عن أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی ایک گنوار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے نام کے لیے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرتبہ دکہانے کو تو اللہ تعالی کی راہ مین لڑنا کون سا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لڑے اسلیے کہ اللہ کا کلمہ یعنے دین بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ مین ہی

عن أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شُجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً أَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا اوس شخص کو جو لڑتا ہی بہادری دکہلانے کو یا اپنی قوم اور کنبے کی عزت کے لیے یا لڑتا ہے نمایش کے لیے کون سا لڑنا اللہ کی راہ مین ہے آپ نے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ تعالی کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ مین ہے **عن**

ابی موسیٰ قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ الرجل یقاتل منا شجاعۃ
فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی سبیل اللہ فقال الرجل یقاتل غضبا و یقاتل
حمیۃ قال فرفع راسہ الیہ وما رفع راسہ الیہ الا انہ کان قائما فقال من قاتل لتکون
کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ ترجمہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کون سی ہے تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ
سے اور لڑتا ہے اپنی قوم کی طرفداری میں پھر آپ نے اپنا سر اوٹھایا اور اسوجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا اور آپ
بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو یعنے توحید غالب ہو شرک پر
اور شرک اور کفر مٹے) تو وہ لڑائی اسکی راہ میں ہے باب من قاتل للریاء والسمعۃ استحق
النار جو شخص لڑے نمایش اور دکھلانے کے لیے وہ جہنمی ہے عن سلیمان بن یسار قال تفرق
الناس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال لہ ناتل اھل الشام ایھا الشیخ حدثنی حدیثا
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اول الناس یقضی یوم القیامۃ علیہ رجل استشھد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفھا
قال فما عملت فیھا قال قاتلت فیک حتی استشھدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان
یقال جریء فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم
وعلمہ وقرا القران فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال فما عملت فیھا قال تعلمت العلم
وعلمتہ وقرات فیک القران قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال عالم وقرات
القران لیقال ھو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ حتی القی فی النار ورجل
وسع اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفھا قال
فما عملت فیھا قال ما ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیھا الا انفقت فیھا لک قال
کذبت ولکنک فعلت لیقال ھو جواد فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجھہ ثم
القی فی النار ترجمہ سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے لوگ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے پاس سے جدا ہوئے تو ناتل نے کہا جو شام والوں میں سے تھا ناتل بن قیس حزامی

فلسطین کا رہنے والا تہا اور یہ تابعی ہے اُسکا باپ صحابی تہا اے شیخ مجہہ سو ایک حدیث بیان کر جو تو نے حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اچہا مین نے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو آپ فرماتے تہے سب سے پہلے قیامت مین جسکا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید
ہوا تہا اوسکو اللہ تعالی کے پاس لاوینگے تو اللہ تعالی اپنی نعمت اوسکو بتلاویگا وہ پہچانے گا اللہ تعالی
پوچہے گا تو نے اُسکے لیے کیا عمل کیا ہے وہ بولیگا مین لڑا تیری راہ مین یہانتک کہ شہید ہوا اللہ تعالی
فرماوے گا تو نے جہوٹ کہا تو لڑا تہا اسلیے کہ لوگ بہادر کہین تجہے بہادر کہا گیا پہر حکم ہوگا اوسکو اوندہے منہ گہسیٹتے ہوئے
جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسنے دین کا علم سیکہا اور سکہلایا اور قرآن پڑہا اوسکو اللہ
تعالی کے پاس لاوینگے وہ اپنی نعمتین دکہلاویگا وہ شخص پہچان لے گا تب کہا جاوے گا تو نے اُسکے
لیے کیا عمل کیا ہے وہ کہیگا مین نے علم پڑہا اور پڑہایا اور قرآن پڑہا اللہ تعالی فرماوے گا تو جہوٹ بولتا
ہے تو نے اسلیے علم پڑہا تہا کہ لوگ تجہے عالم کہین اور قرآن اسلیے پڑہا تہا کہ لوگ قاری کہین تجہے عالم اور قاری دنیا مین کہا گیا پہر حکم
ہوگا اوسکو منہ کے بل گہسیٹتے ہوئے جہنم مین ڈالدینگے اور ایک شخص ہوگا جسکو اللہ تعالی نے مال دیا
تہا اور سب قسم کے مال دیئے تہے وہ اللہ تعالی کے پاس لایا جاویگا اللہ تعالی اوسکو اپنی نعمتین دکہلاویگا
وہ پہچان لیگا اللہ تعالی پوچہے گا تو نے اوس کے لیے کیا عمل کیے وہ کہے گا مین نے کوئی راہ مال خرچنے
کی جس مین تو خرچنا پسند کرتا تہا نہین چہوڑی تیرے واسطے خرچ کیا اللہ تعالی فرماویگا تو جہوٹا ہے تو نے اسلیے خرچا
کہ لوگ سخی کہین تو تجہے لوگون نے سخی کہا دنیا مین پہر حکم ہوگا منہ کے بل کہینچکر جہنم مین ڈالدینگے **ف** تو جہاد اور علم اور صدقہ اور
تلاوت قرآن اتنی بڑی بڑی عبادتین ضائع ہوجاوین گی اللہ بچاوے ریا اور نمایش سے کیا بری بلا ہے
سب محنت اور مشقت اکارت کر دیتی ہے بقول شخصے نیکی برباد گنہ لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے تہوڑا
ہو یا بہت خاص اللہ تعالی کی رضامندی کے لیے کرے دکہلاوے کے خیال سو ہرگز نہ کرے بعض
اہل اللہ نے ریا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظاہر مین ایسے کام کرتے ہین کہ لوگ اُنکو فاسق یا فاجر
سمجہین حقیقت مین وہ فسق نہین ہوتی وہ یہ چاہتے ہین کہ لوگ انکو اچہا نہ سمجہین اب جو وہ عمل کرتے
ہین خدا ہی اوسکو جانتا ہے اور ایسے ہی عمل کا ثواب ملیگا غرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگون کے سامنے
کیا جاوے تو بہی برا نہین بشرطیکہ نیت لوگون کو دکہلانے کی نہ ہو اور خالص خدا کی رضامندی مقصود
ہو اور حتی المقدور اپنے عمدہ اعمال کو چہپانا بہتر ہے بشرطیکہ اون کے چہپانے مین کوئی قباحت نہ ہو

شلا فرض نماز کو نہین چہپا سکتا کیونکہ اوس مین جماعت ضروری ہے لیکن نفل نماز صدقہ تہجد اور عبادات
چہپا کر سکتا ہے اور صدقہ وہی عمدہ ہے کہ بائین ہاتہہ کو بہی داہنی ہاتہہ کی خبر نہو **عن** سلیمان
ابن یسار قال تفرج الناس عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه فقال له ناتل الشامی
واقتص الحدیث بمثل حدیث خالد بن الحارث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
بیان قدر ثواب من غزا فغنم ومن لم یغنم جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماوے اسکا ثواب
اوس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماوے **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالی
عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما من غازیة تغزو فی سبیل الله فیصیبون
الغنیمة الا تعجلوا ثلثی اجرهم من الاخرة ویبقی لهم الثلث وان لم یصیبوا غنیمة
تم لهم اجرهم **ترجمہ** حضرت عبد الله بن عمرو سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا
جو لشکر لڑے الله کی راہ مین اور لوٹ کا مال کماوے اوسکو دو حصے ثواب کے دنیا مین مل گئے اب آخرت
مین ایک ہی حصہ ملیگا اور جو لوٹ نہ کماوے تو پورا ثواب آخرت مین ملے گا **عن** عبد الله
ابن عمرو رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من غازیة
او سریة تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورهم وما من غازیة او
سریة تخفق وتصاب الا تم اجورهم **ترجمہ** عبد الله بن عمرو سے روایت ہے رسول الله صلی الله
علیه وسلم نے فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا ٹکڑا جہاد کرے پہر غنیمت حاصل کرے اور سلامت رہے تو اوسکو
آخرت کے ثواب مین سے دو حصے دنیا مین ملگئے اور جو لشکر یا فوج کا ٹکڑا خالی ہاتہہ آوے اور نقصان
اوٹہاوے (یعنے زخمی ہو یا مارا جاوے) تو اوسکو آخرت مین پورا ثواب ملیگا **ف** نووی
علیه الرحمة نے کہا مطلب حدیث کا یہ ہے کہ مجاہدین جب سلامت رہین اور لوٹ حاصل کرین تو اون کا ثواب
بہ نسبت اون مجاہدین کے کم ہوگا جو سلامت نہین یا سلامت رہین پر لوٹ حاصل نہ کرین اور لوٹ گویا بدل
ہے ثواب کا ایک حصہ کا تو لوٹ بہی اجر مین داخل ہے اور یہ موافق ہے احادیث صحیحہ کے اور اسکے خلاف
کوئی حدیث صحیح اور صریح نہین آئی **باب** قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة ہر عمل کا ثواب نیت
سے ہوتا ہے **عن** عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیة وانما لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله

فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى
مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ **ترجمہ** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عملوں کا اعتبار نیت سے ہے اور آدمی کے واسطے وہی ہے جو اوس نے نیت کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور رسول
کے واسطے ہے تو اوس کی ہجرت اللہ اور رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت
کے بیاہنے کے لیے ہے تو اوسکی ہجرت اوسی کے لیے ہے **ف** اس حدیث کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص نے
ایک عورت کے واسطے جسکا ام قیس نام تھا مدینہ کیطرف ہجرت کی لوگوں نے یہ حال آپ سے عرض کیا تب آپ
نے یہ حدیث فرمائی نووی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کثرت فوائد پر علماء نے اتفاق کیا ہے امام
شافعی نے کہا کہ یہ حدیث ثلث ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے ستر بابوں میں اس حدیث کو
دخل ہے اور بعضوں نے ربع اسلام کہا ہے اور عبد الرحمن بن مہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب تصنیف
کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو انتباہ ہو نیت صحیح کرنے کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی
کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں سات جگہہ نقل کیا ہے حفاظ نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر رضی سے صحیح ہے
اور حضرت عمر رض سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا علقمہ بن وقاص کے اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا محمد بن ابراہیم تیمی
کے اور محمد سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سوا یحییٰ بن سعید انصاری کے البتہ یحییٰ سے یہ حدیث پھیلی اور دو
سو آدمیوں سے زیادہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے نقل کیا اور اسلیے اکثر اماموں نے اس حدیث کو متواتر
نہیں کہا اگرچہ مشہور ہے خاص اور عام میں کیونکہ شروع اسناد میں تواتر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک
لطف یہ ہے کہ تین تابعی اوسکو ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں یحییٰ اور محمد اور علقمہ جمہور علماء نے
کہا کہ انّما حصر کے لیے ہے تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ عمل اوسی صورت میں معتبر ہونگے جب نیت ہو اور بغیر نیت کے
لغو ہوں گے اور اس میں دلیل ہے کہ وضو اور غسل اور تیمم بغیر نیت کے صحیح نہیں ہیں ایسے ہی نماز اور زکوٰۃ
اور روزہ اور حج اور اعتکاف اور تمام عبادتیں لیکن نجاست کے دھونے میں نیت شرط نہیں ہے انتہی
مختصراً **عن** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ منبر پر بیان کرتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

کی راہ مین شہادت مانگنے کا ثواب **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب الشہادۃ صادقا اعطیہا ولو لم تصبہ **ترجمہ** انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے شہادت مانگے
اوسکو شہادت کا ثواب ملجاوے گا گو شہادت نہ ملے **عن** سہل بن حنیف حدثہ
عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
سال اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ
ولم یذکر ابو الطاہر فی حدیثہ بصدق **ترجمہ** سہل بن حنیف سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے خدا ے اللہ اوسکو شہیدون کا درجہ دے گا
اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر مرے **باب** ذم من مات ولم یغز ولم یحدث نفسہ بالغزو
جو شخص مرجاوے بغیر جہاد کے نہ نیت جہاد کے اوسکی برائی **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ
مات علی شعبۃ من نفاق قال ابن سہم قال عبد اللہ بن المبارک فنری ان ذلک کان
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
مرجاوے اور جہاد نہ کرے نہ نیت کرے جہاد کرنے کی وہ منافقون کے طور پر
مرا عبد اللہ بن مبارک نے کہا ہم خیال کرتے ہین کہ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ سے متعلق ہے **ف** اور لوگون نے کہا کہ یہ حدیث
عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقون کے مشابہ ہو گیا
جیسے منافق جہاد سے بیٹھ رہتے ہین ایسا ہی اوسنے بھی کیا اور
جہاد کا ترک کرنا منافقی ہے انتہے **باب** ثواب من حبسہ عن الغزو
مرض او عذر آخر جو شخص جہاد نہ کرسکے بیماری یا عذر سے اوسکا ثواب **عن** جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ فقال ان بالمدینۃ
لرجالا ما سرتم مسیرا ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم حبسہم المرض **ترجمہ**

جابر سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے ایک لڑائی مین تو آپ نے فرمایا مدینہ مین چند لوگ ہین جب تم چلتے ہو یا کسی وادی کو طی کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہین (یعنے اُنکو وہی ثواب ہوتا ہے جو تم کو ہوتا ہے) وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آسکے **عن** الاعمش بھذا الاسناد غیر ان فی حدیث وکیع الا شرکوکم فی الاجر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب فضل الغزو فی البحر دریا مین جہاد کرنے کی فضیلت **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی ام حرام بنت ملحان فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالی عنہ فدخل علیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ ثم جلست تفلی راسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ یشک ایھما قال قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ کما قال فی الاول قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاولین فرکبت ام حرام بنت ملحان البحر فی زمان معاویۃ فصرعت عن دابتھا حین خرجت من البحر فھلکت **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تہین یعنے رضاعی خالہ یا آپ کے والد یا دادا کی خالہ) وہ آپ کو کہانا کہلاتین اور ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح مین تہین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس گئے اونہون نے آپ کو کہانا کہلایا پہر بیٹہین آپ کے سر کی جوئین دیکہتین ہوئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پہر آپ جاگے ہنستے ہوئے ام حرام نے پوچہا کہ آپ کیون ہنستے ہین یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے لائے گئے میرے وہ اللہ تعالی کی راہ مین جہاد کے واسطے اس دریا کے بیچ مین سوار ہو رہے تہے جیسے بادشاہ تخت پر چڑہتے ہین یا بادشاہ کیطرح تخت پر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالے سے دعا کیجیے خدا تعالی مجہکو بہی اون مین سے

کہ پہر آپ نے دعا کی پہر سر رکہا اور آپ سو رہے پہر جاگے ہنستے ہوئے مین نے پوچہا آپ کیون ہنستے ہین آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تہے اور بیان کیا اوسیطرح جیسے اوپر گذرا مین نے کہا یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے اللہ تعالی مجکو بہی اُن لوگون مین کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگون مین سے ہو چکی پہر ام حرام بنت ملحان معاویہ کے زمانہ مین سوار ہوئین دریا مین (جزیرہ قبرس فتح کرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے انگریزون کے حوالے کر دیا) اور جانور سے گر کر مر گئین جب دریا سے نکلین

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے نکلتا ہے کہ جون کا مارنا جائز ہے اسیطرح محرم کا سر جہونا اور اس کے ساتہہ خلوت کرنا اوس کے پاس سونا اور اس حدیث مین آپ کے کئی معجزے مذکور ہین **ایک** تو اپنی امت کی ترقی کی پیشین گوئی **دوسری** یہ کہ وہ دریا مین جہاد کرین گے **تیسری** یہ کہ ام حرام جب تک زندہ رہین گی اور ان کے ساتہہ شہید ہون گی اور یہ جہاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت مین ہوا معاویہ کی سرداری مین یا معاویہ کی حکومت مین ہوا مگر اکثر اہل سیر پہلے قول کو اختیار کرتے ہین اس حدیث سے یہ بہی نکلا کہ عورت اور مرد دونون دریا مین سوار ہو سکتے ہین انتہے مختصراً **عن** اُمِّ حَرَامٍ وَّ هِيَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمُ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ قَالَ اُرِيْتُ قَوْمًا مِّنْ اُمَّتِيْ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا **ترجمہ** ام حرام بنت ملحان سے روایت ہے جیسے اوپر گذری یہ مختصر ہے اس مین یہ ہے کہ اون سے نکاح کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ نے بعد اوس کے اور لوگون نے جہاد کیا سمندر مین عبادہ اُن کو بہی لے گئے اپنے ساتہہ جب وہ آئین تو ایک خچر سامنے لایا گیا اوس پر چڑہین لیکن اوس نے گرا دیا اون کی گردن ٹوٹ گئی (اور شہید ہوئین) **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهٖ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِّنِّيْ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا

أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ
حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان سے سنا
انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ایک دفعہ سو رہے پھر جاگے تو آپ ہنستے تھے میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ میرے سامنے لائے گئے جو سوار ہوتے تھے
اس بحر اخضر پر پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَىٰ عَنْهُ يَقُولُ أَتَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَةَ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا
خَالَةَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ إِسْحٰقَ
بْنِ أَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اللہ کی راہ میں چوکی پہرہ دینے کی فضیلت

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ
وَإِنْ مَاتَ جَرَىٰ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ ترجمہ
سلمان سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن
رات پہرہ چوکی دینا ایک مہینے بھر روزے رکھنے سے اور عبادت کرنے سے افضل ہے اگر مر جاویگا تو جو کام یہ
کام برابر جاری رہیگا یعنے اسکا ثواب مرنے کے بعد بھی موقوف نہ ہوگا بڑھتا ہی چلا جاویگا جیسا کہ
زندہ اس عمل سے) اور اسکا رزق جاری ہو جاویگا (جو شہیدوں کو ملتا ہے) اور بچ جاوے گا قبر کے
فتنہ سے عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَىٰ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ بَيَانِ الشُّهَدَاءِ شہیدوں کا
بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ
وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک شخص جا رہا تھا اوس نے راہ میں ایک کانٹے کی ڈالی دیکھی تو وہ ہٹا دی اللہ تعالیٰ نے اسکا بدلہ دیا اور
اوسکو بخشدیا اور آپ نے فرمایا شہید پانچ ہیں جو طاعون (وبا یعنے جو مرض عام ہو جاوے اس زمانہ میں

طاعون کی وجہ سے موتا ہے) سے مرے یعنے پیٹ کے عارضہ سے مرے جیسے اسہال یا پیچش یا استسقا
سے جو پانی میں ڈوب کر مرے جو مکان گر کر مرے جو اسد کی راہ میں مارا جاوے ف نووی علیہ الرحمہ
نے کہا ان کے سوا اور لوگ بھی دوسری حدیثوں میں مذکور ہیں جو ذات الجنب سے مرے جو جلکر مرے جو
عورت زچگی کے عارضہ میں مرے جو مرد اپنے مال بچانے میں مارا جاوے جو مرد اپنے بال بچون کی بی بی
کے بچانے میں مارا جاوے اور مراد ان کی شہادت سے یہ ہے کہ آخرت میں انکو ثواب شہیدوں کا ملیگا
لیکن انکو غسل دیا جاوے گا اور انپر نماز پڑھی جاوے گی البتہ اسد تعالی کی راہ میں جو شہید ہو
انکو غسل نہ دین گے اور اسکا بیان کتاب الایمان میں گذرا **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِیْدَ فِیْكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِیْ اِذًا لَقَلِیْلٌ قَالُوْا فَمَنْ هُمْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ
مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِی الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِیْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی
اَبِیْكَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِیْقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اسد تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تم شہید کس کو سمجھتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اسد
جو اسد تعالی کی راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے آپنے فرمایا جب تو میری امت میں بہت کم شہید
ہونگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اسد پھر شہید کون کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا جو اسد کی
راہ میں مارا جاوے وہ شہید ہے جو اسد تعالی کی راہ میں مرجاوے (مثلا حج یا جہاد کو جاتے ہوئے)
وہ بھی شہید ہے جو طاعون (وبا) میں مرے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کے عارضہ سے مرے وہ
بھی شہید ہے جو ڈوب کر مرے وہ بھی شہید ہے **عن** سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ
غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ سُهَیْلٌ قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰی اَبِیْكَ اَنَّهُ
ذَكَرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سُهَیْلٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ وَزَادَ فِیْهِ
وَالْغَرِقُ شَهِیْدٌ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ قَالَتْ قَالَ لِیْ
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمَا مَاتَ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون شهادة لكل مسلم ترجمہ حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا یحییٰ بن ابی عمرہ کس چیز سے مین مرے مین نے کہا طاعون سے مرے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کے لیے ف میرے تینون بہائیون نے یعنے مولوی حاجی و حافظ مشہور مولوی بدیع الزمان صاحب نے اور مولوی حافظ حاجی فرید الزمان اور مولوی حاجی سعید الزمان نے شہر حیدرآباد مین طاعون سے انتقال کیا مطعون ہی مرے مطعون ہی اللہ تعالیٰ انکو شہادت کا اجر دیوے اور ہمارے اونکی ملاقات جنت مین نصیب کرے جو بہائی مسلمان اس ترجمہ کو پڑہین وہ للہ ہم چارون بہائیون کو اپنی دعاے خیر سے فراموش نہ فرماوین عن عاصم فی هذا الاسناد بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فضل الرمي تیر مارنے کا ثواب

عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على المنبر يقول واعدوا لهم ما استطعتم من قوة الا ان القوة الرمي الا ان القوة الرمي الا ان القوة الرمي ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منبر پر فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کرو کافرون کے لیے زور کو زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے زور سے مراد تیر اندازی ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جہاد کے لیے تیر اندازی سیکھنے کی فضیلت اس حدیث سے نکلتی ہے اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے ہر ایک ہتہیار کی مشق کو اور گھوڑے کی سواری اور دوڑ وغیرہ اگر جہاد کی نیت سے ہون عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستفتح عليكم ارضون ويكفيكم الله فلا يعجز احدكم ان يلهو باسهمه ترجمہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے چند زمینین کئی ملک تمہارے ہاتھ پر فتح ہون گے اور اللہ تمہارے لیے کافی ہے پھر کوئی تم مین سے اپنی تیر کا کھیل نہ چھوڑے (یعنے تیر نشانہ پر لگانا سیکھے) عن عقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن شماسة ان فقيما اللخمي قال لعقبة بن عامر رضي الله تعالى عنه تختلف بين هذين الغرضين وانت كبير

يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أُعَانِهِ
قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شُمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ
مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ سے روایت ہے فقیم لخمی نے عقبہ بن عامر سے کہا تم ان
دونوں نشانوں میں آتے جاتے ہو اور بڑے ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہوتا ہوگا عقبہ نے کہا اگر میں نے ایک
بات نہ سنی ہوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا حارث نے کہا میں نے ابن شماسہ
سے پوچھا وہ کیا بات تھی انہوں نے کہا آپ نے فرمایا جو کوئی تیر مارنا سیکھے پھر چھوڑ دیوے وہ ہم میں سے
نہیں ہے یا گنہگار ہے **باب** قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي
ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ
خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذَلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذَلِكَ
ترجمہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ میری
امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی انکو نقصان نہ پہونچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالی کا حکم آوے
(یعنی قیامت) اور وہ اسی حال میں ہونگے عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى
يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا (یہ حدیث کا بیان کتاب الایمان میں
گذرا) **ف** اللہ تعالی کے حکم سے یا قیامت مراد ہے یا وہ ہوا جس سے ہر مومن مر جاوے گا اور یہ
گروہ امام بخاری نے کہا اہل علم ہیں اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اگر اہلحدیث نہیں ہیں تو میں
نہیں جانتا اور کون ہیں قاضی عیاض نے کہا مراد اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہلحدیث کے مذہب
پر یقین رکھتے ہیں مترجم کہتا ہے کہ اس زمانہ میں اہل سنت اور جماعت بہت کم رہ گئے ہیں
اب اہل بدعت اور ضلالت کا وہ ہجوم ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا خلاف
نہیں ہو سکتا اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی لقب سے مشہور ہے اور اہل توحید
اور اہلحدیث اور موحدیہ سب ان کے نام ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور باوجود صدہا نزاعا

فتنون کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے ایک نکلا ہوا ہے اور اس زمانہ مین یہی لوگ اس حدیث کے
مصداق ہین عن المغیرة بن شعبة یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
بمثل حدیث مروان سواء ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالی
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یبرح ہذا الدین قائما یقاتل علیہ عصابة
من المسلمین حتی تقوم الساعة ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اوس کے اوپر لڑتی رہیگی ایک جماعت (کافرون اور مخالفون
سے) مسلمانون کی قیامت ہونے تک عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی
الحق ظاہرین الی یوم القیمة ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا غالب رہیگا
قیامت تک عن عمیر بن ہانئ قال سمعت معاویة رضی اللہ تعالی عنہ
علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال طائفة من امتی
قائمة بامر اللہ لا یضرہم من خذلہم او خالفہم حتی یاتی امر اللہ وہم ظاہرون
علی الناس ترجمہ عمیر بن ہانی سے روایت ہے مین نے معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا منبر
پر وہ کہتے تھے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری
امت کا اللہ تعالی کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی اونکو بگاڑنا چاہے وہ کچھ بگاڑ نہ سکے گا یہانتک
کہ اللہ تعالی کا حکم آن پہونچے گا اور وہ غالب رہینگے لوگون پر عن معاویة بن ابی سفیان
رضی اللہ تعالی عنہ ذکر حدیثا رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم اسمعہ روی
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی منبرہ حدیثا غیرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین ولا تزال عصابة من المسلمین
یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناواہم الی یوم القیمة ترجمہ معاویہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالی بھلائی چاہتا ہے اوسکو دین مین سمجھ
دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانون کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہیگی اوپر جو اون سے

اُرین قیامت تک عن عبد الرحمن بن شماسۃ المھری قال کنت عند مسلمۃ بن مخلد وعندہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ فقال عبد اللہ لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق ھم شر من اھل الجاھلیۃ لا یدعون اللہ بشیء الا ردہ علیھم فبینا ھم علی ذلک اقبل عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ فقال لہ مسلمۃ یا عقبۃ اسمع ما یقول عبد اللہ فقال عقبۃ ھو اعلم واما انا فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال عصابۃ من امتی یقاتلون علی امر اللہ قاھرین لعدوھم لا یضرھم من خالفھم حتی تاتیھم الساعۃ وھم علی ذلک فقال عبد اللہ اجل ثم یبعث اللہ ریحا کریح المسک مسھا مس الحریر فلا تترک نفسا فی قلبہ مثقال حبۃ من الایمان الا قبضتہ ثم یبقی شرار الناس علیھم تقوم الساعۃ ترجمہ عبد الرحمن بن شماسہ مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلد کے پاس بیٹھا تھا اون کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہون گے جاہلیت والوں سے اللہ تعالی سے جس بات کی دعا کرین گے اللہ تعالی انکو دیوے گا لوگ اوسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے ہیں عقبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر مین نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کی ایک جماعت اللہ تعالی کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب رہے گی جو کوئی انکا خلاف کرے گا انکو کچھ نقصان نہ پہونچا سکے گا یہان تک کہ قیامت آجاویگی اور وہ اوسی حال مین ہونگے عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بے شک آنحضرت نے ایسا فرمایا لیکن پھر اللہ تعالی ایک ہوا بھیجے گا جس مین مشک سی بو ہوگی اور ریشم کیطرح بدن پر لگیگی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل مین ایک دانے برابر بھی ایمان ہوگا بلکہ اوسکو مار ڈالے گی بعد اسکے سب سے برے لوگ رہجاوینگے اونہی پر قیامت قائم ہوگی عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال اھل الغرب ظاھرین علی الحق حتی تقوم الساعۃ ترجمہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ مغرب والے (یعنے عرب یا شام والے) حق پر غالب رہینگے یہانتک کہ قیامت قائم ہو

باب مراعاۃ مصلحۃ الدواب فی السیر والنھی عن

التعریس فی الطریق جانوروں کے بہلائی کا خیال کہنا سفر مین اور رات کو رستہ مین اوترنے سے ممانعت

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فاسرعوا علیها السیر واذا عرستم باللیل فاجتنبوا الطریق فانها ماوی الهوام باللیل ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ اور پانی کے زمانے مین (یعنے اچھے موسم مین جب جانوروں کو پانی اور چارہ بافراط ہو) تو اونٹوں کو انکا حصہ لینے دو زمین سے اور جب سفر کرو قحط مین تو جلدی چلے جاؤ (اونپر تاکہ قحط زدہ ملک سے جلد پار ہو جاوین) اور جب رات کو تم اوترو تو راہ سے بچکر اوترو ف کیونکہ راہ مین اکثر جانور بہی آتے ہین اور رات کو کیڑے کوڑے سانپ وغیرہ بہی اودہر سے گذرتے ہین کچہ کہانا وغیرہ چن لینے کے لیے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سافرتم فی الخصب فاعطوا الابل حظها من الارض واذا سافرتم فی السنۃ فبادروا بها نقیها واذا عرستم فاجتنبوا الطریق فانها طرق الدواب ومأوی الهوام باللیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ جب قحط مین سفر کرو تو جانوروں کے مغز جاتے رہنے سے پہلے انکو جلد لے جاؤ (اس لیے کہ اگر قحط زدہ ملک مین زیادہ قیام ہوگا تو جانور چارہ نہ پاکر بالکل تہکجاوین گے اور انمین صرف ہڈیاں رہجاوین گی مغز نہ رہے گا) باب

السفر قطعۃ من العذاب سفر ایک عذاب ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم نومہ وطعامہ وشرابہ فاذا قضی احدکم نهمته من وجهه فلیعجل الی اهله قال نعم ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے روکتا ہے تمکو سونے اور کہانے اور پینے سے (یعنے اپنے وقت پر یہ چیزین نہین ملتین اکثر تکلیف ہو جاتی ہے) تو جب کوئی تم مین سے اپنا کام سفر مین پورا کر لے تو جلد اپنے گہر کو چلا آوے باب کراھۃ

الطروق لیلاً مسافر اپنے گہر مین رات کو نہ لوٹے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَأْتِيهِمْ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے اپنے گھر میں رات کو نہ آتے تھے بلکہ صبح یا شام کو
آتے (تاکہ عورت کو آراستہ ہونے کا موقع ملے) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً
كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو جانے لگے
آپ نے فرمایا ٹھیرو ہم رات کو جاوینگے تاکہ جو عورت سر پریشان ہے وہ کنگھی کرے اور جسکا خاوند غائب
تھا وہ پاکی کرے (یعنے بال لیوے) ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو بھی گھر میں جانا درست
ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جاوے کہ فلاں شخص آج آنیوالے ہیں اور ناگہاں جانا مکروہ
ہے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی
رات کو آوے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آوے (بلکہ ٹھیرے) یہانتک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا
خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں عَنْ سَيَّارٍ بِهٰذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی مدت سے سفر پر
ہو تو ایک ہی ایکبار رات کو اپنے گھر میں نہ آوے (اور جو ایک دو روز سے غائب ہو تو مضائقہ نہیں)
عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ
أَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ ترجمہ جابر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو

اپنے گہر مین آتے سر گہر والون کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا اون کا قصور ڈہونڈہنے کو کیونکہ اس مین ایک
توگمان بد ہی جو شریعت مین منع ہی دوسری عورت کی دل شکنی کا باعث ہی اور اوس مین صد ہا قباحتین ہین ہی
خدانخواستہ اگر کچہ ہو تو اپنی جان کا خوف ہی **عن** سُفیان لَا اَدرِی هٰذا فِی الحَدِیثِ اَم لَا یَعنِی
یَتَخَوَّنَهُم اَو یَلتَمِسَ عَثَرَاتِهِم **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن
النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بِکَرَاهَۃِ الطُّرُوقِ وَلَم یَذکُر یَتَخَوَّنُهُم وَیَلتَمِسُ عَثَرَاتِهِم

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین خیانت پکڑنیکا ذکر نہین ہے

کِتَابُ الصَّیدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا یُؤکَلُ مِنَ الحَیَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحون کے بیان مین اور جن جانورون کا گوشت حلال ہی

باب الصَّیدِ بِالکِلَابِ المُعَلَّمَۃِ سدہے ہوئے کتون سے شکار کرنیکا بیان **عن** عَدِیِّ بنِ
حَاتِمٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ قُلتُ یَا رَسُولَ اللہِ اِنِّی اُرسِلُ الکِلَابَ المُعَلَّمَۃَ فَیُمسِکنَ
عَلَیَّ وَاَذکُرُ اسمَ اللہِ فَقَالَ اِذَا اَرسَلتَ کَلبَکَ المُعَلَّمَ وَذَکَرتَ اسمَ اللہِ عَلَیهِ فَکُل
قُلتُ وَاِن قَتَلنَ قَالَ وَاِن قَتَلنَ مَا لَم یَشرَکهَا کَلبٌ لَیسَ مَعَهَا قُلتُ لَهٗ فَاِنِّی اَرمِی بِالمِعرَاضِ
الصَّیدَ فَاُصِیبُ فَقَالَ اِذَا رَمَیتَ بِالمِعرَاضِ فَخَزَقَ فَکُلهُ وَاِن اَصَابَهٗ بِعَرضِهٖ فَلَا تَاکُلهُ
ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین چہوڑتا ہون اپنے سکہلائے ہوئے
کتون کو وہ جا کر شکار کو تہام لیتے ہین اور مین اللہ کا نام لیتا ہون اوسپر **ف** نووی نے کہا شکار
کی اباحت پہ علماء کا اتفاق ہے جو شکار کرے کسب یا حاجت یا منفعت کیلیے اور جو بے ضرورت کہیل کے
طور پر کرے تو وہ مکروہ ہے مالک کے نزدیک اور لیث اور ابن عبدالحکم کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ ذبح
کی اور اوس سے منفعت لینی کی نیت ہو اور جو یہ نیت نہ ہو تو حرام ہے کیونکہ بے ضرورت جان لینا اور فساد کرنا ✤
ف آپنے فرمایا جب تو اپنا سکہا ہوا کتا چہوڑے اور اللہ تعالی کا نام لیوے تو کہا جو شکار کرے
مین نے کہا اگر وہ مار ڈالے آپ نے فرمایا اگرچہ مار ڈالے جب تک دوسرا کتا اوسکے ساتہہ شریک نہ ہو جو اوس
کے ساتہہ نہین چہوڑا گیا تہا مین نے کہا مین معراض پہینکتا ہون اوس سے شکار مارتا ہون آپنے فرمایا
اگر معراض پہینکے پہر وہ گہس جاوے (لوک کیطرف سے) تو کہالے اوسکو اور جو آڑا لگے (عرض

مین اتو مت کہا اور شکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جب کتا شکار پہ چھوڑین یا ذبح یا نحر کرنے لگین تو بسم اللہ کہنا بالاجماع چاہیے اب یہ واجب ہی یا سنت اس مین اختلاف ہی شافعی کے نزدیک سنت ہی اگر سہواً یا عمداً چھوڑ دی تو وہ جانور حلال ہے اور یہی روایت ہی مالک اور احمد سی اور اہل ظاہر کے نزدیک اگر بسم اللہ چھوڑ دے عمداً ہو یا سہواً تو وہ جانور حلال نہ ہوگا اور یہی صحیح روایت ہی احمد سی اور یہی مروی ہے ابن سیرین اور ابی ثور سے (اور یہی صحیح ہے اور موافق ہے کتاب اللہ کے) اور ابو حنیفہ اور مالک اور ثوری اور جمہور علما کا یہ قول ہے کہ اگر سہواً چھوڑ دے تو جانور حلال ہے اور جو قصداً چھوڑ دی تو حرام ہے اور اس حدیث سی یہ نکلتا ہے کہ ہر شکاری کتے کا شکار حلال ہی اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کا اور حسن بصری اور نخعی اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالے کتے کا شکار درست نہین کیونکہ وہ شیطان ہی اور یہ ضرور ہی کہ کتا شکاری یعنے سدھایا ہوا ہو پھر اگر کتا سدھایا ہوا نہ ہو تو اسکا شکار بالاجماع حرام ہے اور جو سدھایا ہو مگر بن چھوڑے شکار کرے تو اسکا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک اور اکثر علما کے نزدیک اور اصم کے نزدیک وہ مباح ہے اور ابن منذر نے عطا اور اوزاعی سی ایسا ہی نقل کیا ہے اور دوسرا کتا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا بن چھوڑے شریک ہوا یا اس کا چھوڑنے والا مشرک ہی یا مجوسی ہی تو وہ شکار حرام ہے ورنہ حلال ہی اور معراض کہتے ہین اس لکڑی کو جس کی نوک پر لوہا لگا ہو یا لوہا نہ ہو اور بعضون نے کہا معراض وہ تیر ہی بغیر پھل اور پر کے اور ابن درید نے کہا کہ معراض ایک لنبا تیر ہے اور بعضون نے کہا وہ ایک لکڑی ہے جس کے دو کنارے پتلے اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے اور مکحول اور اوزاعی کے نزدیک معراض کا شکار ہر حال مین درست ہی اور یہ خلاف ہی احادیث کی اسیطرح ان لوگون نے اور ابن ابی لیلے نے کہا ہے کہ غلیل کا شکار بھی درست ہی اور سعید بن المسیب اور جمہور علما سے منقول ہے کہ گولی کا شکار یعنے غلیل کا مطلقاً درست نہین ہے جبتک اس جانور کو زندہ پا کر ذبح نہ کرین انتہے مختصراً **عن** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِیْدُ بِھٰذِہِ الْکِلَابِ اِذَا اَرْسَلْتَ کِلَابَکَ الْمُعَلَّمَۃَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا فَکُلْ مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ یَّاْکُلَ الْکَلْبُ فَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّکُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ وَاِنْ خَالَطَھَا کِلَابٌ مِّنْ غَیْرِھَا فَلَا تَاْکُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہم لوگ شکار کیا کرتے ہین ان کتون سے آپنے فرمایا جب تو اپنے شکاری کتون کو

چھوڑی اور اسمِ تعالیٰ کا نام لیکر چھوڑے تو کہا اون جانوروں میں سے جسکو وہ پکڑلیں اگرچہ وہ مار ڈالیں مگر جس صورت میں کتا بھی اس جانور میں سے کہالے تو اوسکو مت کہا کیونکہ مجھ کو ڈر ہے کہیں کتے نے اوسکو اپنے لیے نہ پکڑا ہو اسیطرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو جاویں تب بھی مت کہا ف نووی علیہ الرحمہ نے کہا سنن ابو داود میں یہ حدیث ہو کہ آپ نے فرمایا کہالے اوس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کہالے اور اس میں اختلاف ہی علماء کا شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور اسحاق کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلمان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہی اور یہی حکم ہے پرندی شکاری کا بھی لیکن سوا شافعی کے اور علماء نے اوسکا کہانا جائز رکہا ہے انتہے مختصرا عن عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّہٖ فَکُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَقَتَلَ فَاِنَّہٗ وَقِیْذٌ فَلَا تَاْکُلْ وَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ فَاِنْ اَکَلَ مِنْہُ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّہٗ اِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا اٰخَرَ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّہُمَا اَخَذَہٗ قَالَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی میں نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا جب نوک سے معراض لگی تو کہالے اور جب پٹ لگی اور مر جاوے تو وہ وقیذ ہی (یعنے موقوذہ ہے جسکو پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کہا اوسکو اور میں نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کو آپ نے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے اللہ تعالیٰ کا نام لیکر تو کہالے لیکن اگر کتا شکار میں سے کہالے تو مت کہا کیونکہ اوس نے شکار کیا اپنے لیے میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اوسکو پکڑا ہے آپ نے فرمایا مت کہا اوسکو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ دوسرے کتے پر عن عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ یَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِکَ ترجمہ وہی جو آگے گذرا عن عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ

مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا اٰخَرَ فَخَشِيْتَ اَنْ يَّكُوْنَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا معراض کے شکار کو آپ نے فرمایا اگر نوک سے لگے تو کھالے اوسکو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیذ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کتے کے شکار کو آپنے فرمایا جس جانور کو کتا پکڑ لے اور اسمیں سے کھاوے نہیں تو اسکو کھالے اسلیے کہ اوسکی ذکوۃ یہی ہے کتے کا پکڑنا اگر تو اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاوے اور تجھے یہ ڈر ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اوسکے ساتھ پکڑا ہوگا اور مار ڈالا ہوگا تو مت کھا اوسکو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالی کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ دوسرے کتے پر

عن زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَّدَخِيْلًا وَّرَبِيْطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِىْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِىْ كَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِىْ اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے شعبی نے کہا وہ ہمارا ہمسایہ اور شریک اور نوکر تھا نہرین میں (جو ایک مقام کا نام ہے) اونہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں اپنا کتا شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اوس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شکار کس نے پکڑا آپ نے فرمایا مت کھا اوسکو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ دوسرے کے کتے پر

عن عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عن عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَيُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِيْقًا فِى الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتا چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شکار کو اور تو اسے زندہ پاوے تو ذبح کر اسکو اور جو مار ڈالے لیکن

نہین اوس مین سو تو بہی کہا اوسکو اور جو تیرے کتے کے ساتہہ دوسرا کتا ملے اور جانور مارا گیا ہو تو مت کہا اوس کو کیونکہ معلوم نہین کس نے مارا اُسکو اور جو تو تیر مارے تو اسد تعالی کا نام لے پہر اگر تیرا شکار رہ کر ایک دن تک غائب رہی بعد اوس کے تو اس مین سوا اپنے تیر کے اور کسی مار کا نشان نہ پاوے تو کہا اوسکو اگر تیرا جی چاہے اور جو تو اوسکو پانی مین ڈوبا ہوا پاوے تو مت کہا **عن** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے پوچہا شکار کو آپ نے فرمایا جب تو تیر مارے تو اسد تعالی کا نام لے پہر اگر تو اوسکو مرا ہوا پاوے تو کہا اسکو مگر جس صورت مین پانی مین پڑا ہو تو مت کہا اس لیے کہ معلوم نہین وہ ڈوب کر مرا یا تیرے تیر سے مرا **عن** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِيْ آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَأَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ أَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَخْبِرْنِيْ مَا الَّذِيْ يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ تَأْكُلُوْنَ فِيْ آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسد ہم اہل کتاب (یعنے یہود یا نصاری) کے ملک مین رہتے ہین اون کے برتنون مین کہانا کہاتے ہین اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے تو مین شکار کرتا ہون اپنی کمان سے اور شکار کرتا ہون سکہائے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہون اس کتے سے جو سکہایا نہین گیا تو بیان کیجیے مجہ سے جو حلال ہو ان مین آپ نے فرمایا تو نے جو کہا مین اہل کتاب کی ملک مین ہون اون کے برتنون مین کہاتا ہون تو اگر تمکو اور برتن مل سکین تو مت کہاؤ اون کے برتنون مین اور جو اور برتن نہ ملین تو دہو لو ان کو پہر کہاؤ ان مین **ف** نووی نے کہا ابو داود کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ وہ یعنے اہل کتاب اپنی ہانڈیون مین سور پکاتے ہین اور اپنی برتنون میں

شراب پیتے ہین تب آپ نے یہی فرمایا کہ اگر اور برتن ملین تو ان مین کہاؤ پیو اگر نہ ملین تو دہو ڈالو
اُن کو پہر کہاؤ پیو اون مین اور یہ حدیث مخالف ہو فقہا کے قول کے جو کہتے ہین مشرکون کے برتن کا استعمال
درست ہو دہو ڈالنے کے بعد اوس مین کوئی کراہت نہین اگرچہ دوسرا برتن ملسکتا ہو اور اس حدیث سے
جب دوسرا برتن ملسکتا ہو تو اوسکی استعمال کی کراہت نکلتی ہے اور دہونے سے یہ کراہت نہین جاتی
اسکا جواب یہ ہو کہ حدیث مین وہ برتن مراد ہین جن مین سور کا گوشت پکا کرتا ہو یا شراب پیا جاتا ہو اور
فقہا کی مراد وہ برتن ہین جن مین نجاستون کا استعمال نہ ہوتا ہو انتہے مختصرا عَنْ حَیْوَةَ بِھٰذَا
الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَیْرَ اَنَّ حَدِیْثَ ابْنِ وَھْبٍ لَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ صِفَةَ
الْقَوْسِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَکْتَهٗ فَکُلْ مَالَمْ یُنْتِنْ ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو تیر مارے پہر شکار غائب ہو جاوے بعد اوسکے ملے
تو کہا اوسکو جب تک بدبودار نہ ہو عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الَّذِیْ یُدْرِكُ صَیْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَکُلْهُ مَالَمْ یُنْتِنْ ترجمہ ابو ثعلبہ سے
روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شکار تین روز کے بعد پاوے وہ کہاوے
اسکو اگر سڑ نہ گیا ہو عَنْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حَدِیْثَهٗ فِی الصَّیْدِ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
الْعَلَاءِ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ نُتُوْنَتَهٗ وَقَالَ فِی الْکَلْبِ کُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ یُنْتِنَ
فَدَعْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ایک روایت مین کتے کے شکار مین یہی ہو کہ تین دن کے
بعد اگر ملے تو کہا مگر جب سڑ جاوے تو چہوڑ دے اوسکو

بَاب تَحْرِیْمِ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ

ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے کی حرمت کا بیان عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَھٰی
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ زَادَ اِسْحٰقُ وَابْنُ اَبِیْ
عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِھِمَا قَالَ الزُّھْرِیُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِھٰذَا حَتّٰی قَدِمْنَا الشَّامَ ترجمہ حضرت ثعلبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے

کے کھانے سے زہری نے کہا ہم نے نہیں سنا اس حدیث کو جب تک شام کے ملک میں آئے عن
ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
اکل کل ذی ناب من السباع قال ابن شھاب ولم اسمع ذلک من علمائنا بالحجاز حتی
حدثنی ابو ادریس وکان من فقھاء اھل الشام ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے منع کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندے کے کھانے سے ابن شہاب نے کہا ہمنے یہ حدیث
حجاز میں اپنے علماء سے نہیں سنی یہاں تک کہ مجھ سے ابو ادریس نے بیان کیا اور وہ شام کے فقیہوں
میں سے تھے عن ابی ثعلبۃ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن اکل کل ذی ناب من السباع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن الزھری
بھذا الاسناد مثل حدیث یونس وعمرو کلھم ذکر الاکل الا صالح و یوسف
فان حدیثھما نھی عن کل ذی ناب من السبع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذی ناب من السباع
فاکلہ حرام ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے عن مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من
الطیر ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہر دانت والے درندے اور ہر پنجہ والے پرندے سے عن شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نھی عن کل ذی ناب من السباع وعن کل ذی مخلب من الطیر ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمثل حدیث شعبۃ عن الحکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے
کہا جمہور علماء جیسے شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد کا یہ مذہب ہے کہ ہر درندہ دانت سے شکار کرنے
والا اسی طرح ہر پرندہ پنجہ سے شکار کرنیوالا حرام ہے اور امام مالک کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے

باب اباحة ميتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہونا

عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدة نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم یجد لنا غیرہ فکان ابو عبیدة یعطینا تمرة تمرة قال فقلت کیف کنتم تصنعون بھا قال نمصھا کما یمص الصبی ثم نشرب علیھا من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل وکنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبلہ بالماء فناکلہ قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا علی ساحل البحر کھیئة الکثیب الضخم فاتیناہ فاذا ھی دابة تدعی العنبر قال قال ابو عبیدة میتة ثم قال لا بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم فکلوا قال فاقمنا علیہ شھرا ونحن ثلاث مائة حتی سمنا قال ولقد رایتنا نغترف من وقب عینہ بالقلال الدھن ونقتطع منہ الفدر کالثور او کقدر الثور فلقد اخذ منا ابو عبیدة ثلاثة عشر رجلا فاقعدھم فی وقب عینہ واخذ ضلعا من اضلاعہ فاقامھا ثم رحل اعظم بعیر معنا فمر من تحتھا وتزودنا من لحمہ وشائق فلما قدمنا المدینة اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا ذلک لہ فقال ھو رزق اخرجہ اللہ لکم فھل معکم من لحمہ شیء فتطعمونا قال فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ۔ **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا اور ہمارا سردار ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا کہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارا توشے کے لیے ایک تھیلہ کھجور کا دیا اور کچھ آپ کو نہ ملا تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک کھجور (ہر روز) دیا کرتے تھے ابو الزبیر نے کہا میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے اونہوں نے کہا اسکو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اوس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سارے دن کو رات تک کافی ہو جاتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر اسکو پانی میں تر کرتے اور کھاتے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے صحابہ کا زہد اور صبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی نکلتا ہے کہ باوجود تکلیف اور بھوک کے وہ لڑائی سے پست ہمت نہ ہوتے تھے دوسری روایت میں یہ ہے کہ ہم اپنے توشے اپنی گردنوں پر لیے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب توشہ ہو چکا تو ابو عبیدہ نے سب کے توشے جو باقی تھے جمع کیے اور ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور اوس میں سے دیتے تھے **ف** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے

وہان ایک لنبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اوسکے پاس گئے دیکہا تو وہ ایک جانور ہی جسکو عنبر کہتے ہین
ابو عبیدہ نے کہا یہ مردار ہی پہر کہنے لگے نہین ہم اللہ کے رسول کے بہیجے ہوئے ہین اور اللہ کی راہ مین
نکلے ہین اور تم بیقرار ہو رہے ہو (بہوک کے مارے) تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہان ایک مہینہ رہے
اور ہم تین سو آدمی تہے اوسکا گوشت کہایا کیے یہانتک کہ ہم موٹے ہو گئے جابر نے کہا تم دیکہو ہم
اوس کی آنکہ کے حلقہ مین سے چربی کے گہڑے کے گہڑے بہرتے تہے اور اس مین سے بیل کے برابر
گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تہے آخر ابو عبیدہ نے ہم مین سے تیرہ آدمیون کو لیا تو وہ سب اوسکی آنکہہ کے
حلقے کے اندر بیٹہہ گئے اور ایک پسلی اوس کی پسلیون مین سے اوٹہا کر کہڑی کی پہر سب سے بڑے اونٹ
پر پالان باندہی اُن اونٹون مین سے جو ہمارے ساتہہ تہے وہ اوس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اوس کے
گوشت مین سے وشایق بنا لیے توشہ کے واسطے (وشایق جمع ہے وشیقہ کی وشیقہ وہ اُبلا ہوا گوشت جو سفر
کے لیے رکہتے ہین) جب ہم مدینہ مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان
کیا آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالی کا رزق تہا جو تمہارے لیے اوس نے نکالا تہا اب تمہارے پاس کچہہ بہی اوسکا
گوشت ہے ہمکو بہی کہلاؤ جابر نے کہا ہم نے اوسکا گوشت آپکے پاس بہیجا آپ نے اوسکو کہایا **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پہلے ابو عبیدہ نے اپنے اجتہاد سے اوسکو مردار کہا پہر انکا اجتہاد بدل
گیا اور انہون نے کہا کہ یہ حلال ہے گو مردار ہو کیونکہ وہ مضطر تہے اور مضطر کے لیے مردار بہی حلال
ہے اور حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے جو اسکا گوشت مانگا تو اون کے دل کو خوش کرنے
کے لیے کیونکہ وہ حلال تہا یا اسلیے کہ وہ خاص اللہ تعالی کا بہیجا ہوا تہا تو آپ نے اسکو متبرک
سمجہا اور اسمین دلیل ہے اس امر کی کہ آدمی کو اپنے دوست سے کوئی شے مانگنا درست ہے اور سوال
حرام نہین ہے اور اجتہاد جائز ہونے کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
مین بہی اور اس امر کی کہ دریا کا مردہ حلال ہے خواہ خود مر جاوے خواہ شکار سے مر جاوے اور اجماع
کیا ہے اہل اسلام نے مچہلی کی حلت پر اور ہمارے اصحاب نے مینڈک کو حرام کہا ہے اور مینڈک
کے سوا اور دریای جانورون مین تین قول ہین سب مین صحیح زیادہ یہ ہے کہ وہ حلال ہین اور
امام مالک کے نزدیک مینڈک بہی درست ہے اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سوا مچہلی کے
اور کوئی دریا کا جانور درست نہین ہے اسیطرح وہ مچہلی جو خود مر کر پانی کے اوپر تیر آوے ہمارے

اور جمہور علماء کے نزدیک حلال ہی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو جابر
کی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہی استدلال کے لائق نہیں ہے اور ہماری دلیل یہ حدیث صحیح ہے انتہی مختصرا

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن
ثلاث مائۃ راکب امیرنا ابو عبیدۃ بن الجراح نرصد عیر قریش فاقمنا بالساحل نصف
شهر فاصابنا جوع شدید حتی اکلنا الخبط فسمی جیش الخبط فالقی لنا البحر دابۃ یقال
لها العنبر فاکلنا منها نصف شهر وادهنا من ودکها حتی ثابت اجسامنا قال فاخذ ابو عبیدۃ
ضلعا من اضلاعه فنصبه ثم نظر الی اطول رجل فی الجیش واطول جمل فحمله علیه فمر
تحته قال وجلس فی حجاج عینه نفر قال واخرجنا من وقب عینه کذا وکذا قلۃ ودک قال
کان معنا جراب من تمر فکان ابو عبیدۃ یعطی کل رجل منا قبضۃ قبضۃ ثم اعطانا
تمرۃ تمرۃ فلما فنی وجدنا فقده **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو
ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوکے ہوئے یہانتک کہ پتے کہانے لگے اور اُس
لشکر کا نام بھی ہو گیا پتوں کا لشکر پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسکو عنبر کہتے ہیں اوس میں سے ہم آدھے
مہینے تک کہاتے رہے اور اوسکی چربی بدن پر ملا کیے یہانتک کہ ہم زور دار ہو گئے پھر ابو عبیدہ نے اوسکی ایک پسلی
لیکر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لنبا آدمی لشکر میں دیکھا اور سب سے زیادہ لنبا اونٹ اُس آدمی کو اُس اونٹ
پر سوار کیا وہ اوسکی پسلی کے تلے سے نکل گیا اور اوسکی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے جابر نے کہا ہم نے
اوسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے گھڑے چربی کے نکالے اور ہمارے ساتھ اس جانور کے ملنے سے پہلے ایک
بورہ تھا کھجور کا تو ابو عبیدہ ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دینے
لگے جب وہ بھی نہ ملی تو ہمکو معلوم ہوا اسکا نہ ملنا یعنے ایک کھجور سے کیا ہوتا ہے پھر جب وہ بھی نہ رہی
اُسوقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور بھی غنیمت تھی **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ یقول فی جیش الخبط
ان رجلا نحر ثلاث جزائر ثم ثلاثا ثم ثلاثا ثم نهاه ابو عبیدۃ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی پتوں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کاٹے پھر تین اونٹ پھر تین
اونٹ پھر ابو عبیدہ نے منع کر دیا اونٹوں کے کاٹنے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جاویں اور

جہاد مین خلل واقع ہو عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُمَا قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَۃِ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰی رِقَابِنَا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا توشہ ہماری گردنون پر تھا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَخْبَرَہٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً ثَلَاثَ مِائَۃٍ وَاَمَّرَ عَلَیْہِمْ اَبَا عُبَیْدَۃَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَفَنِیَ زَادُہُمْ فَجَمَعَ اَبُوْعُبَیْدَۃَ زَادَہُمْ فِیْ مِزْوَدٍ فَکَانَ یُقَوِّتُنَا حَتّٰی کَانَ یُصِیْبُنَا کُلَّ یَوْمٍ تَمْرَۃٌ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیون کا اور اُن کا سردار ابوعبیدہ کو کیا اونکا توشہ تمام ہوگیا تو ابوعبیدہ نے سب کے توشے ایک توشہ دان میں اکھٹا کیے اور ہر روز ہمکو ایک کھجور دیا کرتے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَرِیَّۃً اَنَا فِیْہِمْ اِلٰی سِیْفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوْا جَمِیْعًا بَقِیَّۃَ الْحَدِیْثِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَاَبِی الزُّبَیْرِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَہْبِ بْنِ کَیْسَانَ فَاَکَلَ مِنْہُ الْجَیْشُ ثَمَانَ عَشْرَۃَ لَیْلَۃً ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا مین بھی اوس مین تھا سمندر کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح اس مین یہ ہے کہ لوگون نے اٹھارہ دن تک اوس جانور کا گوشت کھایا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰی اَرْضِ جُہَیْنَۃَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَیْہِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِہِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم اکل لحم الحمر الانسیۃ

بستی کے گدہون کا گوشت حرام ہے ف جمہور علماء کے نزدیک اور ابن عباس نے کہا حرام نہین ہے اور مالک کے تین قول مین سب مین مشہور یہ ہے کہ مکروہ تنزیہی ہے اور صحیح حرمت ہی نووی مختصرا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ مُتْعَۃِ النِّسَاءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ ترجمہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتون کے ساتھ متعہ کرنے سے خیبر کے دن اور بستی کے گدہون کے گوشت سے عَنِ الزُّہْرِیِّ بِہٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ یُوْنُسَ وَعَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ

ابی ثعلبۃ قال حرّم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحوم الحمر الاھلیۃ ترجمہ ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت اون گدہوں کے جو بستی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدہا یعنے گورخر باتفاق حلال ہے) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بستی کے گدہوں کے گوشت سے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الحمار الاھلی یوم خیبر وکان الناس احتاجوا الیہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے کہانے سے خیبر کے دن حالانکہ لوگوں کو حاجت تہی عن الشیبانی قال سألت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ عن لحوم الحمر الاھلیۃ فقال اصابتنا مجاعۃ یوم خیبر ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اصبنا للقوم حمرا خارجۃ من المدینۃ فنحرناھا فان قدورنا لتغلی اذ نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اکفؤا القدور ولا تطعموا من لحوم الحمر شیئا فقلت حرمہا تحریم ماذا قال تحدثنا بیننا فقلنا حرمہا البتۃ او حرمہا من اجل انہا لم تخمس ترجمہ شیبانی سے روایت ہے پوچھا عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا بستی کے گدہوں کے گوشت کو انہوں نے کہا ہم خیبر کے دن بہوکے ہوئے اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہے اور ہم نے یہود کے گدہے جو شہر سے نکل رہے تہے پکڑلیے تہے پہر ہم نے اون کو کاٹا اور ہماری ہانڈیوں میں ان کا گوشت ابل رہا تہا اتنے میں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا کہ ہانڈیاں اولٹ دو اور گدہوں کا گوشت مت کہاؤ میں نے کہا آپ نے گدہوں کا گوشت کیسے حرام کیا یہ باتیں ہمنے آپس میں کیں بعضوں نے کہا آپ نے انکو قطعی حرام کردیا بعضوں نے کہا اسوجہ سے کہ اون کا خمس نہیں نکلا تہا (یعنے تقسیم سے پہلے انہوں نے گدہے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپنے حرام کیا) عن سلیمان الشیبانی رضی اللہ تعالی عنہ قال سمعت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالی عنہ یقول اصابتنا مجاعۃ لیالی خیبر قال فلما کان یوم خیبر وقعنا فی الحمر الاھلیۃ فانتحرناھا فلما غلت بہا القدور

نَادٰی مُنَادِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ
الْحُمُرِ شَیْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهَا لَمْ
تُخَمَّسْ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ نَهٰی عَنْهَا اَلْبَتَّةَ ترجمہ سلیمان شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ
بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی راتوں کو بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم بستی کے گدہوں پر
گرے اور ان کو کاٹا جب دیگیں اُبلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا
اونڈہا دو دیگوں کو اور گدہوں کے گوشت میں سے کچھ مت کہاؤ ہو وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس لیے
کہ گویا ابھی تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اسکو حرام کر دیا عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اکْفَؤُا الْقُدُوْرَ
ترجمہ براء اور عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے ہمنے گدہوں کو پکڑا اور انکو پکایا پھر آپ کے منادی
نے آواز دی اولٹ دو ہانڈیوں کو عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
اَصَبْنَا یَوْمَ خَیْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اکْفَؤُا الْقُدُوْرَ
ترجمہ حضرت ابو اسحاق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے براء نے کہا ہمنے خیبر کے دن گدہے
پکڑے پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ اولٹ دو ہانڈیوں کو عَنِ
الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نُهِیْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ ترجمہ براء سے
روایت ہے ہم منع کیے گئے بستی کے گدہوں کے گوشت سے عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُلْقِیَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ
الْاَهْلِیَّةِ نِیْئَةً وَنَضِیْجَةً ثُمَّ لَمْ یَاْمُرْنَا بِاَکْلِهٖ ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہوں کا گوشت پہینکنے کو
کچا ہو یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اوس کے کہانے کا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَا اَدْرِیْ اِنَّمَا
نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ کَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَکَرِهَ
اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهٗ فِیْ یَوْمِ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ ترجمہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی

علیہ وسلم نے منع کیا گدہون کے گوشت سے اسوجہ سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے
انکا تلف کرنا یا حرام ہیا خیبر کے دن بستی کے گدہون کا گوشت **عن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَہَا عَلَیْہِمْ
فَلَمَّا اَمْسَی النَّاسُ الْیَوْمَ الَّذِیْ فُتِحَتْ عَلَیْہِمْ اَوْقَدُوْا نِیْرَانًا کَثِیْرَۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذِہِ النِّیْرَانُ عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلٰی لَحْمٍ قَالَ عَلٰی اَیِّ لَحْمٍ
قَالُوْا عَلٰی لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِیَّۃٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْرِیْقُوْھَا وَاکْسِرُوْھَا فَقَالَ
رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْ نُھَرِیْقُھَا وَنَغْسِلُھَا قَالَ اَوْ ذَاکَ **ترجمہ** سلمہ بن اکوع سے روایت ہے ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیبر کی طرف پھر اللہ تعالی نے فتح کردیا خیبر کو جس دن فتح ہوا اوس دن کی
شام کو لوگون نے بہت انگار جلائے آپ نے فرمایا یہ انگار کیسے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں لوگون نے
عرض کیا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کاہیکا گوشت لوگون نے کہا بستی کے گدہون کا آپ نے فرمایا
گوشت بہادو اور ہانڈیان توڑ ڈالو ایک شخص بولا ہم گوشت بہادین اور ہانڈیان دہو ڈالین آپ نے
فرمایا اچھا ایسا ہی کرو **عن** یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ
اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْیَۃِ فَطَبَخْنَا مِنْھَا فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَنْھَیَانِکُمْ عَنْھَا فَاِنَّھَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاُکْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا
فِیْھَا وَاِنَّھَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِیْھَا **ترجمہ** انس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح
کیا تو گاؤن سے جو گدہے نکل رہے تھے ہم نے اون کو پکڑا پھر اُن کا گوشت پکایا اتنے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی خبردار ہوجاؤ اللہ تعالی اور اسکا رسول دونون تم کو منع کرتے
ہیں گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے شیطان کا کام ہے اُسکا کہانا پہر سب ہانڈیان اولٹی
گئیں اور گوشت اون میں اوبل رہا تہا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا کَانَ
یَوْمُ خَیْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُکِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اُفْنِیَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا طَلْحَۃَ فَنَادٰی اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
یَنْھَیَانِکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّھَا رِجْسٌ اَوْ نَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاُکْفِئَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِیْھَا

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ گدہے
کہا لیے گئے پہر دوسرا آیا اور بولا گدہے فنا ہو گئے تب آپ نے ابو طلحہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا
اللہ اور رسول اوسکا تمکو منع کرتے ہین گدہون کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہین یا ناپاک ہین۔ انس رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا پہر ہانڈیان اولٹی گئین **باب** اباحۃ اکل لحم الخیل گھوڑون
کا گوشت حلال ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مین اختلاف ہے تو شافعی اور جمہور سلف اور
خلف کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے بلا کراہت اور امام مالک اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما
کے نزدیک مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل ترجمہ
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خیبر کے
دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اجازت دی گھوڑون کا گوشت کہانے کی **عن**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول اکلنا زمن خیبر الخیل وحمر
الوحش ونھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الحمار الاھلی ترجمہ جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہمنے خیبر کے زمانہ مین گھوڑون کا اور گورخرون کا گوشت کہایا اور
منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بستی کے گدہے سے **عن** ابن جریج بھذا
الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** اسماء قالت نحرنا فرسا علی عھد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاکلناہ ترجمہ اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم نے ایک
گھوڑا کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پہر اسکا گوشت کہایا **عن** ہشام بھذا
الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ الضب گوہ کا گوشت حلال ہے
(یعنے سوسمار کا) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول سئل النبی صلی
اللہ علیہ وسلم عن الضب فقال لست باکلہ ولا محرمہ ترجمہ عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا گیا گوہ کا گوشت
آپ نے فرمایا نہ مین اوسکو کہاتا ہون نہ حرام کہتا ہون **ف** آپ نے نہین کہایا کیونکہ وہ آپ
کے ملک مین نہین ہوتا تہا تو آپ کو اوس سے کراہت ہوئی جیسا دوسری روایت ہے پر صحابہ نے

کہایا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہوا سپر اجماع ہے مسلمانوں کا پر ابوحنیفہ سے منقول ہے
کہ انہوں نے مکروہ کہا (نووی) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال سال رجل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گوہ کھانے کو آپ نے فرمایا
نہ میں اسکو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں عن ابن عمر قال سئل رجل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو علی المنبر عن اکل الضب فقال لا آکلہ ولا احرمہ ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ آپ منبر پر تھے عن عبید اللہ بمثلہ فی ھذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الضب بمعنی حدیث
اللیث عن نافع غیر ان حدیث ایوب اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بضب فلم یاکلہ
ولم یحرمہ وفی حدیث اسامۃ قال قام رجل فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی
المنبر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان معہ ناس من اصحابہ فیھم سعد واتوا بلحم ضب فنادت امراۃ من نساء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لحم ضب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا
فانہ حلال ولکنہ لیس من طعامی ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے کئی اصحاب تھے ان میں سعد بھی تھے وہ گوہ کا گوشت لائے گئے
ایک عورت نے آپ کی بی بیوں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے صحابہ سے
فرمایا تم کھاؤ وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنے مجھے اوس کے کھانیکا اتفاق نہیں ہوا
اس وجہ سے کراہت آتی ہے) عن توبۃ العنبری قال قال لی الشعبی ارایت حدیث
الحسن رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقاعدت ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ قریبا من سنتین او سنۃ ونصف فلم اسمعہ روی عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم غیر ھذا قال کان ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھم سعد
بمثل حدیث معاذ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال دخلت انا وخالد بن الولید رضی اللہ تعالی عنہ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بيت ميمونة فأتي بضب محنوذ فأهوى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده فقال بعض النسوة
اللاتي في بيت ميمونة رضي الله تعالى عنها أخبروا رسول الله صلى الله عليه وسلم بما
يريد أن يأكل فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقلت أحرام هو يا رسول الله قال
لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى
الله عليه وسلم ينظر ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں اور خالد بن الولید رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے گھر میں گئے وہان ایک گوہ لایا گیا بھنا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسپر جھکایا بعضی عورتوں نے جو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا کے
گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا جس کو آپ کھانیوالے تھے (یعنی کہدیا کہ یہ گوہ ہے)
یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا مین نے کہا کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک مین
نہ تھا اسوجہ سے مجھکو کراہت ہوئی خالد نے کہا مین نے اسکو اپنی طرف کھینچا اور کھایا اور آپ دیکھ
رہے تھے عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنه. أن خالد بن الوليد
الذي يقال له سيف الله أخبره أنه دخل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم على ميمونة
رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته وخالة ابن عباس فوجد
عندها ضبا محنوذا قدمت به أختها حفيدة بنت الحارث من نجد فقدمت الضب
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكان أقل ما يقدم إليه الطعام حتى يحدث به
ويسمى له فأهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يده إلى الضب فقالت امرأة من النسوة
الحضور أخبرن رسول الله صلى الله عليه وسلم بما قدمتن له قلن هو الضب يا رسول
الله فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده فقال خالد بن الوليد رضي الله تعالى
عنه أحرام الضب يا رسول الله قال لا ولكنه لم يكن بأرض قومي فأجدني أعافه
قال خالد فاجتررته فأكلته ورسول الله صلى الله عليه وسلم ينظر فلم ينهني
ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے خالد بن الولید جنکو سیف اللہ کہتے تھے وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام المومنین میمونہ کے پاس گئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی بی بی تھیں اور خالہ تھیں خالد اور ابن عباس کی اون کے پاس گوہ دیکھا بھنا ہوا جو لائی تھیں میمونہ

کی بہن حفیدہ بنت حارث نجد سے بھیرہ گوہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا اور کم ایسا ہوتا کہ آپ کے سامنے کوئی کہانا رکھا جاوے اور
ذکر کیا جاوے اور نام نہ لیا جاوے کہ وہ کیا کہانا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑہایا گوہ کی طرف
ایک عورت نے عورتوں میں سے جو موجود تہیں بول اُٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہہ یا جو
آپ کے سامنے لائی تہیں وہ کہنے لگیں یہ گوہ ہے یا رسول اللہ یہ سنکر آپ نے اپنا ہاتھ کہینچ لیا خالد بن الولید
نے کہا کیا گوہ حرام ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہوتا اسوجہ
سے مجکو نفرت ہوتی ہے خالد نے کہا پہر میں نے اوسکو کہینچا اور کہایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ رہے
تہے تو نہیں منع کیا مجکو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ أُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِنْ نَجْدٍ وَ
كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا
حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِّ
عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حِجْرِهَا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خالد بن
الولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ بنت حارث کے گہر میں گئے وہ خالد کی خالہ تہیں تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کا گوشت لایا گیا اوسکو ام حفید بنت حارث نجد سے لائے تہیں اور
وہ بنی جعفر میں سے ایک شخص کے نکاح میں تہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کہاتے
تہے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے پہر بیان کیا اوسیطرح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهَا بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ دو گوہ آگے بہنے ہوئے عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ
مَيْمُوْنَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ أَهْدَتْ خَالَتِيْ أُمُّ حُفَيْدٍ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واقطا واضبا فاکل
من السمن والاقط وترک الضب تقذرا واکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ حضرت ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھی
اور پنیر اور گوہ بھیجی آپ نے گھی اور پنیر کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے چھوڑ دیا اور گوہ آپکے دسترخوان پر
کھایا گیا اور جو حرام ہوتا تو آپکے دسترخوان پر نہ کھایا جاتا عن یزید بن الاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ دعانا عروس بالمدینۃ فقرب الینا ثلثۃ عشر ضبا فاکل وتارک فلقیت
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما من الغد فاخبرتہ فاکثر القوم حولہ حتی قال
بعضہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آکلہ ولا انہی عنہ ولا احرمہ فقال ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہما بئسما قلتم ما بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا محلا ومحرما
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما ہو عند میمونۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وعندہ
الفضل بن عباس وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم وامرأۃ اخری اذ قرب الیہم
خوان علیہ لحم فلما اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل قالت لہ میمونۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا انہ لحم ضب فکف یدہ وقال ہذا لحم لم آکلہ قط وقال لہم
کلوا فاکل منہ الفضل وخالد بن الولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم والمرأۃ وقالت میمونۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا لا آکل من شیء الا شیئا یاکل منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ترجمہ یزید بن اصم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہا نے بلایا مدینہ میں تو تیرہ گوہ ہمارے سامنے رکھے
بعضوں نے کھائی بعضوں نے نہ کھائی پھر میں دوسرے دن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا اور اون سے
یہ حال بیان کیا لوگوں نے اون کے سامنے بہت باتیں کہیں بعضوں نے یہانتک کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اسکو کھاتا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا تم نے برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اسی لیے بھیجے گئے کہ ہر ایک چیز کو حلال
کہیں یا حرام (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یہی آئی ہے یحل لہم الطیبات
ویحرم علیہم الخبائث) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن الولید

بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی استنے مین اُن لوگون کے سامنے ایک خوان لایا گیا اوس مین گوشت
بھی تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے کھانیکا قصد کیا تو میمونہ نے کہدیا وہ گوہ کا گوشت
ہے یہ سنکر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا اس گوشت کو مین نے کبھی نہین کھایا اور اُن لوگون سے فرمایا
تم کھاؤ تو فضل اور خالد بن الولید اور اُس عورت نے وہ گوشت کھایا اور میمونہ نے کہا مین تو وہی
چیز کھاؤن گی جس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھاوین گے عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا اَدْرِيْ
لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اوس کے کھانے سے اور فرمایا مجھے معلوم نہین
ہے یہ اون قومون مین کی ہے جو مسخ ہو گئین (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گوہ جانور ہے اور جو مسخ
ہوئے تھے وہ مر گئے) عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ
فَقَالَ لَا تُطْعِمُوْهُ وَقَذِرَهٗ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ
عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهٗ ترجمہ ابو الزبیر سے روایت ہے مین نے جابر بن
عبد اللہ انصاری سے گوہ کو پوچھا اونہون نے کہا مت کھاؤ اوسکو اور ناپاک سمجھا اوسکو اور کہا کہ حضرت
عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو حرام نہین کیا اور اللہ تعالی فایدہ دیتا ہے اُس
سے بہتون کو کیونکہ اکثر چرواہے وہی کھاتے ہین اور جو میرے پاس ہوتا تو مین بھی کھاتا عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا
اَوْ فَمَا تُفْتِيْنَا قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ
اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ
وَاحِدٍ وَاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول
اللہ ہم ایسے ملک مین ہین جہان گوہ بہت ہین تو آپ کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا بنی اسرائیل
کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گوہ کھانے کا نہ منع کیا اوس سے ابو سعید رض نے

کہا اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اللہ تعالی اوس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی غذا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گوہ ہوتا تو میں کہاتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نفرت ہوئی عن أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَإِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ أَهْلِي قَالَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَنَ أَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا أَنْهَى عَنْهَا ترجمہ ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا ہم ایسی زمین میں رہتے ہیں جہان گوہ بہت ہیں اور وہی اکثر کہانا ہے میرے گہر والون کا آپ نے اسکو جواب نہ دیا ہمنے کہا پہر پوچہہ اوس نے پہر پوچہا آپ نے تین بار جواب نہ دیا پہر تیسری بار کے بعد آپنے اوسکو آواز دی اور فرمایا اے دیہاتی اللہ جل جلالہ نے لعنت کی یا غصہ کیا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر تو انکو جانور کر دیا وہ زمین پر چلتے تہے میں نہیں جانتا گوہ انہیں جانوروں میں سے ہے یا کیا اس لیے میں اسکو نہیں کہاتا نہ اوسکو حرام کہتا ہون باب إِبَاحَةِ الْجَرَادِ ٹڈی کہانا درست ہو عن عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت ہو ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سات لڑائیاں کیں اور ٹڈیاں کہاتے رہے عن أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَقَالَ إِسْحَاقُ سِتَّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ سِتَّ أَوْ سَبْعَ ترجمہ ابو یعفور سے ایسی ہی روایت ہو جیسے اوپر گذری اسحاق نے چہہ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ابن ابی عمر نے شک کے ساتہہ چہہ یا سات عن أَبِي يَعْفُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ٹڈی کے حلال ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے اب شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علماء کا یہ قول ہو کہ ٹڈی ہر حال میں حلال ہو خواہ ذبح کیجاوے یا ذکی جاوے مسلمان شکار کرے یا مجوسی یا خود مر جاوے اور مالک نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جاوے البتہ اگر کسی سبب سے مرے مثلاً کوئی ٹکڑا

اوسکا کاٹین یا اوسکو دبا بیٹن یا زندہ انگار مین ڈالین یا بہونین تو حلال ہو انتہی **باب** اباحۃ الارنب خرگوش حلال ہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال مررنا فاستنفجنا ارنبا بمر الظہران فسعوا علیہ فلغبوا قال فسعیت حتی ادرکتہا فاتیت بہا ابا طلحۃ فذبحہا فبعث بورکہا وفخذیہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبلہ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ہم جا رہے تھے ہمنے مر الظہران مین (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا پیچھا کیا بہت لوگ اوسپر دوڑے لیکن تہک گئے پہر مین دوڑا تو مین نے پکڑ لیا اور ابو طلحہ کے پاس لایا اونہون نے اوسکو ذبح کیا اور اوسکا پٹھہ اور دونون ران مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجین مین لیکر آیا آپ نے لیلیا **عن** شعبۃ بہذا الاسناد وفی حدیث یحیی بورکہا او فخذیہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا خرگوش حلال ہے مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علما کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور ابن ابی لیلی سے اوسکی کراہت منقول ہے اور کسی حدیث سے ممانعت اوسکی ثابت نہین ہے انتہی

باب اباحۃ ما یستعان بہ علی الاصطیاد والعدو وکراہۃ الخذف شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان ضرور ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کنکریان پھینکنا نادرست ہے **عن** ابن بریدۃ قال رای عبد اللہ بن المغفل رجلا من اصحابہ یخذف فقال لہ لا تخذف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او قال ینہی عن الخذف فانہ لا یصاد بہ الصید ولا ینکا بہ العدو ولکنہ یکسر السن ویفقا العین ثم راہ بعد ذلک یخذف فقال لہ اخبرک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ او ینہی عن الخذف ثم اراک تخذف لا اکلمک کلمۃ کذا وکذا **ترجمہ** ابن بریدہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مغفل نے ایک شخص کو دیکھا اپنے یارون مین سے خذف کرتے ہوئے (خذف کنکری مارنا یا گٹھلی مارنا یا کوئی اور چیز اون کے مانند دو انگلیون کے بیچ مین رکھکر یا انگلی اور انگوٹھے کے بیچ مین رکھکر) عبد اللہ نے اوس سے کہا تو خذف مت کر اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے یا منع کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اوس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (جب وہ کسی کے لگ جاتا ہے)

پہر عبد اللہ نے اسکو دیکھا خذف کرتے ہوئے تو کہا میں تجھہ سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پہر میں دیکھتا ہوں تو خذف کیے جاتا ہے اب میں تجھہ سے بات نہ کروں گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور فاسقوں کی ملاقات ترک کرنا چاہیے اسیطرح اون لوگوں کی جو جان بوجھکر حدیث پر عمل نہ کریں اور ایسے لوگوں کی ترک ملاقات ہمیشہ کے لیے درست ہے اور وہ جو تین دن سے زیادہ ترک منع ہے وہ جبھی کہ اپنے حظ نفس یا دنیاوی امور کے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تو ہمیشہ ترک ملاقات چاہیے اور اس حدیث کی موید اور حدیثیں ہیں جیسے حدیث کعب بن مالک وغیرہ کی انتہے **مترجم** کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خواہش نفس پر اصرار کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ ایسے شخص سے ہمیشہ کے لیے ترک ملاقات جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی مجتہد یا عالم یا درویش یا پیر یا مرشد کے قول یا فعل کے خلاف میں واجب العمل نہ جانیں بلکہ اون کا گناہ سخت ہے اوس شخص کے گناہ سے جو صرف شامت نفس سے حدیث پر عمل نہ کر سکے لیکن حدیث پر عمل کرنا اچھا سمجھتا ہے **عن** كَهْمَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لَا تَنْكَاُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَاُ الْعَيْنَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلَا تَنْكَاُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَاُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں یہ ہے کہ عبد اللہ بن مغفل کے ایک رشتہ دار نے خذف کیا **عن** اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب الامر بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَتَحْدِيْدِ الشَّفْرَةِ

ذبح یا قتل اچھی طرح کرنا چاہیے اور چھرے کو تیز کرنا چاہیے **عن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا

الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ **ترجمہ**
شداد بن اوس سے روایت ہے دو باتیں میں نے یاد رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ
تعالیٰ نے ہر کام میں بھلائی فرض کی ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح سے قتل کرو اور جب ذبح کرو
تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم میں سے جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لیوے اور
اپنے جانور کو آرام دیوے (اور یہ بھی مستحب ہے کہ چھری جانور کے سامنے تیز نہ کرے اور نہ ایک
جانور کو دوسرے کے سامنے ذبح کرے اور نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جاوے) **عن** خَالِدٍ
الْحَذَّاءِ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ جانوروں کو باندھ کر مارنا منع ہے

عن هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ
أَيُّوبَ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَهَى
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ **ترجمہ** ہشام بن زید بن انس بن مالک
سے روایت ہے میں اپنے دادا انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے
ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر تیر مار رہے تھے انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
جانوروں کو باندھ کر مارنے سے **ف** اور یہ ممانعت تحریمی ہے کیونکہ اس میں جانور کو ایذا ہوتی
ہے اور مال تلف ہوتا ہے نووی نے کہا عربی میں اسکو صبر کہتے ہیں یعنے جانور کو باندھ دینا اور وہ
زندہ ہو پھر اسکو تیروں وغیرہ سے مارنا **عن** شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا **ترجمہ** حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی جاندار کو نشانہ مت بناؤ **عن**
شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ
عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا **ترجمہ** حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گذرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا
اور اوسپر تیر چلا رہے تھے جب اون لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا یہ کام
کس نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لعنت کی ہے اوسپر جو ایسا کام کرے عن سعید بن
جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بفتیان من قریش قد
نصبوا طیرا وھم یرمونہ وقد جعلوا لصاحب الطیر کل خاطئۃ من نبلھم فلما راوا
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفرقوا فقال ابن عمر من فعل ھذا لعن اللہ من فعل ھذا
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن من اتخذ شیئا فیہ الروح غرضا ترجمہ
سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے چند جوانوں پر گذرے اونہوں نے ایک
پرندہ لگا رکھا تھا نشانے پر اور اوسکو تیر مار رہے تھے اور جسکا پرندہ تھا اوس سے یہ ٹھہرا یا تھا کہ جو تیر نشانے
پر نہ لگے اوس تیر کو وہ لیوے جب اون لوگوں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے ابن عمر نے کہا
لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے
اوس شخص پر جو کسی جاندار کو نشانہ بناوے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ ان یقتل شیء من الدواب صبرا ترجمہ جابر بن
عبد اللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو باندھکر مارنے سے ؀

کتاب الاضاحی

کتاب قربانیوں کے بیان میں ؀

باب وقتہا قربانی کا وقت کیا ہے عن جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ قال
شھدت الاضحی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلوتہ سلم
فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان تفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح
اضحیتہ قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا اخری ومن کان لم یذبح فلیذبح باسم اللہ۔
ترجمہ جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ موجود تھا آپنے ابھی نماز نہین پڑہی تھی اور نماز سے فارغ نہین ہوئے تھے اور سلام نہین پھیرا تھا کہ دیکھا قربانیون کا گوشت اور وہ ذبح ہو چکی تھین نماز سے فارغ ہونے کے اول ہی تو آپ نے فرمایا جس شخص نے قربانی کاٹی اپنی نماز سے پہلے یا ہماری نماز سے پہلے (یہ شک ہے راوی کا) وہ دوسری قربانی کرے (کیونکہ پہلے قربانی درست نہین ہوئی) اور جس نے نہین کاٹی وہ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کاٹے *

ف نووی نے کہا علمار نے اختلاف کیا ہے کہ مالدار پر قربانی واجب ہے یا نہین جمہور علما کے نزدیک قربانی سنت ہے اگر ترک کریگا تو گنہگار نہ ہوگا نہ قضا لازم ہوگی اور یہی مذہب ہے مالک اور احمد اور ابو یوسف اور اسحاق اور ابو ثور اور مزنی اور داؤد وغیرہم کا اور ربیعہ اور اوزاعی اور ابو حنیفہ اور لیث کے نزدیک مالدار پر قربانی واجب ہے اور نخعی نے کہا مالدار پر واجب ہے بشرطیکہ وہ منا مین حاجی نہ ہو اور محمد بن حسن نے کہا شہر والون پر واجب ہے اور وقت قربانی کا یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑہنے کے بعد قربانی کرے اور اجماع ہے اسپر کہ طلوع فجر سے پہلے دسوین تاریخ کی قربانی درست نہین ہے اور اختلاف ہے اوس کے بعد مین تو شافعی اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ جب آفتاب نکلا دسوین تاریخ اور اتنا وقت گذر گیا کہ عید کی نماز اور دو خطبے جتنی دیر مین ہوتے ہین تو قربانی کا وقت آگیا اب اگر قربانی کریگا تو کافی ہے گو امام کے ساتھ عید کی نماز پڑہے یا عید کی نماز ہی نہ پڑہے خواہ شہر والا ہو یا دیہاتی یا مسافر خواہ امام نے اپنی قربانی اوسوقت تک کاٹی ہو یا نہ کاٹی ہو اور عطا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ گاؤن اور جنگل والون کے لیے قربانی کا وقت دسوین تاریخ کی صبح صادق کے بعد ہو جاتا ہے اور شہر والون کے لیے جب تک امام نماز اور خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک نہین ہوتا تو اس سے پہلے قربانی درست نہ ہوگی اور امام مالک نے کہا کہ جب تک امام نماز اور خطبہ اور قربانی کے ذبح سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک قربانی درست نہین ہے اور امام احمد نے کہا کہ امام کی نماز سے پہلے درست نہین اور اوسکی نماز کے بعد درست ہے گو اوس نے ابھی قربانی نہ کی ہو اور دیہاتی اور شہری اون کے نزدیک برابر ہین اور ثوری نے کہا کہ امام جب تک خطبہ سے فارغ نہ ہو اوسوقت تک درست نہین ہے اور ربیعہ نے کہا جہان امام نہین ہے وہان آفتاب نکلنے سے پہلے قربانی درست نہین ہے اور اوسکے بعد درست ہے اب اخیر وقت قربانی کا تیرہوین کی شام تک ہے اور یہی قول ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد کے نزدیک بارہوین کی شام تک اور رات کو بھی قربانی درست ہے لیکن مکروہ ہے اور

مالک کے نزدیک درست نہیں انتہے مختصراً عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** جندب بن سفیان سے روایت ہے میں عید اضحی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھ چکے تو بکریوں کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا ہو وہ اللہ کا نام لیکر ذبح کرے عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ كَحَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** جندب بجلی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا عید اضحے کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ دوبارہ پھر کرے اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالے کے نام پر کاٹے عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى خَالِي أَبُو بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** براء سے روایت ہے میرے ماموں ابوبردہ نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ گوشت کی بکری ہوئی (یعنے قربانی کا ثواب نہیں ہے) ابوبردہ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک چھ مہینے کا بچہ ہے بکری کا آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر اور تیرے سوا اور کسی کے لیے یہ درست نہیں (بلکہ بکری ایک برس یا زیادہ کی ضرور ہے) پھر آپ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے اوس نے اپنی ذات کے لیے کاٹا (یعنے گوشت کھانے کے لیے قربانی کا ثواب نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد ذبح کرے اوسکی قربانی پوری ہوئی اور وہ پاگیا مسلمانوں کی سنت کو عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ خَالَهُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَإِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِأُطْعِمَ أَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ وَأَهْلَ دَارِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِيْ جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی سے پہلے قربانی کرلی تو کہنے لگا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش رکھنا برا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور بال بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن برا ہے اور بعض نسخوں میں مکروہ کے بدلے مقروم ہے تو ترجمہ یہ ہوگا یہ وہ دن ہے جسمیں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی جلدی کی تاکہ کھلاؤں میں اپنے بال بچوں اور ہمسایوں اور گھر والوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر قربانی کر وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دودھ والی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم کی اسکو عربی میں عناق کہتے ہیں) اور وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ پہلی بکری قربانی نہیں مگر چونکہ تو نے اسکو نیت خیر سے کاٹا تھا اسوجہ سے اس میں بھی ثواب ہوا) اور اب تیرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہوگی (البتہ بھیڑ درست ہے)

عن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ هُشَيْمٍ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسیطرح جیسے اوپر گذرا

عن الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِيْ فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِأَهْلِكَ قَالَ إِنَّ عِنْدِيْ شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَإِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتِهِ

ترجمہ براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری

طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کیطرف منہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنے مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے
جب تک ہم نماز نہ پڑھ لین میرے ماموں نے کہا یا رسول اللہ مین تو اپنے بیٹے کیطرف سے قربانی کر چکا آپ نے
فرمایا اس مین تو نے جلدی کی اپنے گھر والون کے لیے اوس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے جو
دو بکریوں سے بہتر ہے (النووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی مین گوشت کی کثرت افضل نہیں
ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک فربہ بکری دو دبلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اوس کی
وہ تیری دونوں قربانیوں مین بہتر ہے عن البراء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما نبدأ بہ فی یومنا ہذا نصلی ثم نرجع فننحر فمن
فعل ذلک فقد اصاب سنتنا ومن ذبح فانما ہو لحم قدمہ لاہلہ لیس من النسک فی
شیء وکان ابو بردۃ بن نیار رضی اللہ تعالی عنہ قد ذبح فقال عندی جذعۃ خیر
من مسنۃ فقال اذبحہا ولن تجزی عن احد بعدک ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ نماز پڑھتے ہیں (عید کی
پھر گھر کو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہماری طریقہ پر چلا اور جو (نماز سے پہلے) ذبح
کرے تو وہ گوشت ہے جسکو اوس نے تیار کیا اپنے گھر والون کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے
ذبح کر لیا تھا پھر بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بہتر ہے مسنہ سے (ایک برس سے زیادہ
عمر کا) آپ نے فرمایا تو ذبح کر اوسکو اور تیرے بعد اور کسی کو درست نہیں عن البراء بن عازب
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن البراء بن عازب
قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ ثم ذکر نحو حدیثہم
ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا عن البراء بن عازب قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی یوم نحر فقال لا یضحین احد حتی یصلی قال رجل عندی عناق لبن ہی خیر
من شاتی لحم قال فضح بہا ولا تجزی جذعۃ عن احد بعدک ترجمہ براء بن عازب
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خطبہ سنایا یوم النحر کو تو فرمایا نماز
سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے ایک شخص بولا میرے پاس ایک دودھ والی (یعنے کمسن ابھی دودھ پیتی
تھی) ایک برس سے کم کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا اوسی کی قربانی کر

اور تیرے بعد پھر کسی کو جذعہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنے بکری کا جذعہ) عن البراء بن عازب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذبح ابو بردۃ قبل الصلوۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ابدلها فقال یا رسول اللہ لیس عندی الا جذعۃ قال شعبۃ واظنہ قال وھی خیر
من مسنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلها مکانها ولن تجزی عن احد بعدک
ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسرے قربانی کرو وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس تو جذعہ کے سوا اور
کچھ نہیں شعبہ نے کہا میں سمجھتا ہوں اوس نے یہ بھی کہا کہ وہ جذعہ مسنہ سے بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اچھا اوسی کو ذبح کر اور تیرے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا عن شعبۃ بھذا الاسناد
ولم یذکر الشک فی قولہ ھی خیر من مسنۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل
الصلوۃ فلیعد فقام رجل فقال یا رسول اللہ ھذا یوم یشتھی فیہ اللحم وذکر ھنۃ
من جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال وعندی جذعۃ
ھی احب الی من شاتی لحم اانذبحها قال فرخص لہ فقال لا ادری ابلغت رخصتہ من
سواہ ام لا قال وانکفا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کبشین فذبحهما فقام
الناس الی غنیمۃ فتوزعوھا او قال فتجزعوھا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دسویں تاریخ) یوم النحر کو فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ
ذبح کرے ایک شخص بولا یا رسول یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے ہمسایوں
کی محتاجی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سچا کہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس
ایک بکری ہے ایک برس سے کم کی (یعنے جذعہ) جو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجکو پسند ہے کیا میں
اوسکو ذبح کروں آپ نے اوسکو اجازت دی راوی نے کہا اب یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اوروں کو بھی
ہوئی یا نہیں پھر آپ جھکے دو مینڈھوں پر انکو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا
افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو بانٹ لیا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی ثم خطب فامر من کان ذبح قبل

الصَّلٰوۃِ اَنْ یُّعِیْدَ ذَبْحًا ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّۃَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اَضْحٰی قَالَ فَوَجَدَ
رِیْحَ لَحْمٍ فَنَھَاھُمْ اَنْ یَّذْبَحُوْا قَالَ مَنْ کَانَ ضَحّٰی فَلْیُعِدْ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِہِمَا ترجمہ
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا عید اضحی کے روز پھر گوشت
کی بو پائی اور منع کیا انکو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور فرمایا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے
پھر بیان کیا حدیث کو اسیطرح جیسے اوپر گذری باب سِنِّ الْاُضْحِیَۃِ قربانی کی عمر کا بیان
عن جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا
اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّاْنِ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر مسنہ (جو ایک برس
کا ہو کر دوسرے میں لگا ہو) البتہ جب تم کو ایسا جانور نہ ملے تو دنبہ کا جذعہ کرو (جو چھ مہینے کا ہو کر ساتویں
میں لگا ہو) ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ دنبہ کے سوا اور جانور کا جذعہ
درست نہیں اور اسپر اجماع ہے مگر اوزاعی سے یہ منقول ہے کہ ہر جانور کا جذعہ درست ہے اور دنبہ کا
جذعہ ہمارے اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ابن عمر اور زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور
جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سوا اونٹ اور گائے اور بکری کے اور کسی جانور کی قربانی درست نہیں اور
حسن سے منقول ہے کہ بیل گائے بھی سات آدمیوں کیطرف سے اور ہرن ایک آدمی کیطرف سے درست
ہے اور دنبہ کا جذعہ وہ ہے جو ایک برس کا ہو اور بعضوں نے کہا چھ مہینے کا اور بعضوں نے کہا
سات کا اور بعضوں نے کہا آٹھ کا اور بعضوں نے کہا دس کا اور افضل قربانی کے لیے ہمارے نزدیک
اونٹ ہے پھر گائے بیل پھر دنبہ بہتر ہے بکری اور مالک کے نزدیک بکری افضل ہے اور بہتر یہ ہے کہ قربانی
کا جانور موٹا تندرست عمدہ ہو انتہے مختصرا عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا وَظَنُّوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ نَحَرَ قَبْلَہٗ اَنْ
یُّعِیْدَ بِنَحْرٍ اٰخَرَ وَلَا یَنْحَرُوْا حَتّٰی یَنْحَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی یوم النحر کو مدینہ میں تو کئی آدمیوں نے آگے ہی

سے قربانی کرلی اور یہ سمجھے کہ آپ بھی قربانی کر لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کرلی ہو وہ دوبارہ قربانی کرے اور جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کریں وہ بھی نہ کریں (اس سے امام مالک کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ جب تک امام قربانی کرے لوگ بھی نہ کریں)

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى اَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلٰى صَحَابَتِهِ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو بکریاں دیں اپنے یاروں کو بانٹنے کے لیے قربانی کے لیے پھر ایک برس کا بچہ رہا بکری کا اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی قربانی کر۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا ضَحَايَا فَاَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ ترجمہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قربانی کی بکریاں بانٹیں تو میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا (ایک برس کا بچہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا آپ نے فرمایا اوسکی قربانی کر

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الضَّحِيَّةِ وَذَبْحِهَا مُبَاشَرَةً بِلَا تَوْكِيْلٍ وَالتَّسْمِيَةِ وَالتَّكْبِيْرِ

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسیطرح بسم اللہ اللہ اکبر کہنا

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو سینڈھوں کی جو سفید تھے یا سفید اور سیاہ سینگ دار آپ نے ذبح کیا اون دونوں کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی اور پاؤں رکھا اون کی گردن پر کاٹتے وقت تاکہ جانور اپنا سر نہ ہلا سکے اور تکلیف نہ پاوے

ف نووی نے کہا اجماع ہے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سینگ جانور یعنے جسکا سینگ اوگا ہی نہ ہو درست ہے اور جسکا سینگ ٹوٹ گیا ہو اوس میں خلاف ہے تو شافعی اور ابو حنیفہ اور جمہور علما کے نزدیک درست ہے اور اجماع ہے کہ بیمار اور دبلے اور کانے

اور لنگڑے جانور کی قربانی درست نہین اور ایسا ہی اندھے یا لنجے کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل
رنگ قربانی مین سفید ہے پہر زرد پہر خاکی پہر چت کبلا پہر کالا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا اور جائز ہے
کسی اور کو وکیل کرنا عذر سے اُس حالت مین مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بہی موجود رہے اور اگر وکیل کرے
یہودی یا نصرانی کو تو مکروہ ہے اور جائز ہے وکیل کرنا لڑکے یا حائضہ عورت کو انتہے مختصراً **عَنْ**
اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ
قَالَ فَرَاَيْتُهٗ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ آپ نے کاٹتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا **عَنْ** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ
يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي
الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ
ذَبَحَهٗ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا ایک مینڈھا سینگ دار لانیکا جو چلتا ہو سیاہی مین اور بیٹھتا ہو سیاہی مین اور دیکھتا ہو
سیاہی مین (یعنے پاؤن اور پیٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ ہو) پہر لایا گیا ایک ایسا ہی مینڈھا قربانی
کے لیے آپنے فرمایا اے عائشہ چھری لا پہر فرمایا تیز کر لے اوسکو پتھر سے مین نے تیز کر دی پہر آپ نے چھری
لی اور مینڈھے کو پکڑا اوسکو لٹایا پہر اوسکو ذبح کیا پہر فرمایا بسم اللہ یا اللہ قبول کر محمد کیطرف سے
اور محمد کی آل کیطرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے پہر قربانی کی اوس کی **ف** نووی علیہ الرحمہ
نے کہا اجماع ہے اسپر کہ جانور کو بائین کروٹ پر لٹاوے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دے چھری
داہنے ہاتھ مین پکڑے اور بائین ہاتھ سے اوسکا سر تھامے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک
آدمی اور اسکی گھر والوں کیطرف سے کافی ہے اور سب کو ثواب ملیگا ہمارا اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے

اور ثوری اور ابو حنیفہ نے اسکو مکروہ رکھا ہے اور طحاوی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا مخصوص اور علماء نے کہا ہے کہ طحاوی کا قول غلط ہے کیونکہ نسخ اور تخصیص صرف دعوی سے نہیں ہو سکتی انتہے

باب جَوَازِ الذَّبْحِ بِكُلِّ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَائِرَ الْعِظَامِ ذبح ہر چیز سے درست ہے جو خون بہا دے سوا دانت اور ناخن اور ہڈی کے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ أَعْجِلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کل دشمن سے بھڑنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں آپ نے فرمایا جلدی کر یا ہوشیاری کر جو خون بہا دے اور اللہ کا نام لیا جاوے اسکو کہا سوا دانت اور ناخن کے اور میں تجھ سے کہوں گا اوسکی وجہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کے چھریاں ہیں راوی نے کہا ہم کو لوٹ میں ملے اونٹ اور بکری پھر اون میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اوسکو تیر سے مار اوہ ٹھیر گیا تب رسول اللہ صلعم نے فرمایا ان اونٹوں میں بعضے بگڑ جاتے ہیں اور بہاگ نکلتے ہیں جیسے جنگل جانور بہاگتے ہیں پھر جب کوئی جانور ایسا ہو جاوے تو اوس کے ساتھ یہی کرو **ف** یعنی تیر برچھی وغیرہ سے اوسکو مار لو اللہ تعالی کا نام لیکر اگر وہ اوس زخم سے مر جاوے تو اسکو کہالو وہ حلال ہے اور جو نہ مرے تو ذبح کرو اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی صحیح ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ناخن اور دانت اور ہڈی سے ذبح کرنا درست نہیں باقی ہر تیز چیز سے جیسے تلوار چھری نیزہ پتھر لکڑی کانچ نرکل ٹھیکری تانبے وغیرہ سے درست ہے اگر دھار دار ہوں اور ابو حنیفہ کے نزدیک جو دانت بدن سے جدا ہو گیا ہو اسیطرح جو ہڈی جدا ہو گئی ہو اوس سے ذبح کرنا درست ہے اور مالک کے نزدیک سب ہی سے درست ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں اور خلاف ہیں سنت کے (نووی مختصرا) **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ

بجزور ذکر باقی الحدیث کنحو حدیث یحیی بن سعید ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تہامہ میں ہے یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے حاذہ اور ذات عرق کے بیچ میں اور وہ ذوالحلیفہ نہیں ہے جو اہل مدینہ کا میقات ہے وہاں ہمکو بکری اور اونٹ ملے لوگوں نے جلدی کرکے انکو جوش دیا ہانڈیوں میں ریلینے اون کے گوشت کو کاٹکر آپ نے حکم دیا وہ سب ہانڈیاں اوندہالی گئیں پھر دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر رکھیں اور بیان کیا حدیث کو اوسیطرح ف آپنے ہانڈیوں کو اوندہا دیا کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم سے پہلے استعمال کرنا درست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہونچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کہانے کی چیز کا استعمال درست ہے عن عبایة بن رفاعة بن رافع بن خدیج عن جدہ قال قلنا یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی فنذکی بالیط وذکر الحدیث بقصتہ قال فند علینا بعیر منھا فرمیناہ بالنبل حتی وھصناہ ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ کل ہم دشمن سے ملنے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم ذبح کریں نرکل کے چھلکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بھڑک نکلا ہم نے اسکو تیروں سے مارا یہانتک کہ گرا دیا اوسکو عن سعید بن مسروق بھذا الاسناد الحدیث الی اخرہ بتمامہ وقال فیہ ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال یا رسول اللہ انا لاقوا العدو غدا ولیس معنا مدی وساق الحدیث ولم یذکر فعجل القوم فاغلوا بھا القدور فامر بھا فکفئت وذکر سائر القصة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلث و نسخہ

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کہانے سے ممانعت اور اسکی منسوخ ہونیکا بیان عن ابی عبید قال شھدت العید مع علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ فبدأ بالصلوة قبل الخطبة وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھانا ان ناکل من لحوم نسکنا بعد ثلاث ترجمہ ابوعبید سے روایت ہے میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ تہا اونہوں نے نماز پہلے پڑہی اور خطبہ اوس کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت کہانے سے تین دن کے بعد ف ایک طائفہ

علمار نے اسی حدیث پر عمل کر کے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھ چھوڑنا حرام کہا ہے اور جمہور
علمار کے نزدیک جائز ہے اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے (نووی مختصراً) عَنْ
أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلَّى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثِ
لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوا ترجمہ ابوعبید سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی حضرت عمر کے ساتھ
پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت علی کے ساتھ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر خطبہ
سنایا لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت کھانے سے
تین دن سے زیادہ مت کھاؤ (تین دن کے بعد یعنی تین دن تک کھاؤ اور خیرات کرو) عَنْ الزُّهْرِيِّ
بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ
أَيَّامٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاوے عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ
بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَأْكُلُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ
فَوْقَ ثَلَاثٍ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلَاثٍ ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد سالم نے کہا
ابن عمر قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ
ثَلَاثٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تَقُولُ دَفَّ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى
زَمَنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوا

ثَلَاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُوْنَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُوْنَ فِيْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا نَهَيْتَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَقَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ترجمہ عبداللہ بن واقد سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے یہ عمرہ سے بیان کیا انہوں نے کہا سچ کہا عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنا وہ کہتی تھیں چند لوگ دیہات کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آئے عید اضحی میں شریک ہونے کو (اور وہ لوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کر دو (تاکہ یہ محتاج بھوکے نہ رہیں اور ان کو بھی کھانے کو گوشت ملے) اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اپنی قربانیوں سے مشکیں بناتے تھے (ان کی کھالوں کی) اور ان میں چربی پگھلاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے یہ نکلا کہ قربانی کا کوئی جز تین دن کے بعد نہ رکھنا چاہیے) آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور صدقہ دو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے صدقہ دینا چاہیے اور کھانا بھی چاہیے پھر اگر قربانی نفلی ہو تو اس میں سے صدقہ دینا واجب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اکثر صدقہ کرے علماء نے کہا ہے کہ تہائی کھاوے اور تہائی صدقہ دیوے اور تہائی دوستوں کو ہدیہ کرے اور ایک قول یہ ہے کہ آدھا کھاوے آدھا خیرات کرے اور کھانا اس میں سے مستحب ہے واجب نہیں ہے اور بعض سلف سے اس کا وجوب منقول ہے انتہی مختصرا

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور توشہ کرو اور رکھ چھوڑو (تو ممانعت منسوخ ہوگئی)

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَأَرْخَصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا

لبطائف قال جابر حتی جئنا المدینة قال نعم ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی
قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین کہاتے تہے منا مین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی اور فرمایا کہاؤ اور توشہ بناؤ (راہ کا) مین نے عطا سے کہا جابر نے یہ بہی کہا یہانتک کہ ہم آئے مدینہ
کو اور پہونچے کہا ہان عن جابر بن عبد اللہ قال کنا لا نمسک لحوم الاضاحی فوق
ثلاث فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتزود منها ونأكل منها يعني فوق
ثلاث ترجمہ جابر نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہین رکہتے تہے پہر جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا اوس مین سے توشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کہانے کا عن
جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا نتزودها الی المدینة علی عهد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا توشہ بناتے مدینہ تک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مبارک مین عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اهل المدینة لا تاکلوا لحوم
الاضاحی فوق ثلاث وقال ابن مثنی ثلاثة ایام فشکوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان لهم عیالا وحشما وخدما فقال کلوا واطعموا واحبسوا او ادخروا قال ابن
مثنی شك عبد الاعلی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے مدینہ کے لوگو مت کہاؤ قربانیون کا گوشت تین دن سے زیادہ لوگون نے شکایت کی آپ
سے کہ ہمارے بال بچے نوکر چاکر ہین (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکہہ چہوڑنے کی) آپ نے
فرمایا کہاؤ اور کہلاؤ اور رکہہ لو اور یا رکہہ چہوڑو عن سلمة بن الاکوع رضی اللہ تعالی
عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضحی منکم فلا یصبحن فی بیته بعد
ثالثة شيئا فلما كان في العام المقبل قالوا یا رسول اللہ نفعل کما فعلنا عام
اول فقال لا ان ذاك عام كان الناس فيه بجهد فاردت ان يفشو فيهم ترجمہ
سلمہ بن اکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم مین سے قربانی کرے تو تیسرے
دن کے بعد اوس کے گہر مین کچہہ نہ رہے (اوس مین سے یعنے سب خرچ کر ڈالے) جب دوسرا سال ہوا
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایسا ہی کرین جیسے پہلے سال کیا تہا آپ نے فرمایا نہین وہ

سال محتاجی کا تہا تو مین نے چاہا کہ سب لوگون کو گوشت ملے عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ قال ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحیتہ ثم قال یا ثوبان اصلح لحم ھذہ فلم ازل اطعمہ منھا حتی قدم المدینۃ ترجمہ ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کاٹی پہر فرمایا اے ثوبان اسکا گوشت بنا رکھہ مین آپ کو وہ گوشت کہلاتا رہا یہانتک کہ آپ مدینہ منورہ مین آئے عن معاویۃ بن صالح بھذا الاسناد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع اصلح ھذا اللحم قال فاصلحتہ قال فلم یزل یاکل منہ حتی بلغ المدینۃ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے جو مولی تہے یعنی غلام آزاد کیے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا مجہہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین اے ثوبان یہ گوشت بنا رکھہ مین نے بنا لیا پہر آپ اوس مین سے کہاتے رہے یہانتک کہ مدینہ مین پہونچے عن یحیی بن حمزۃ بھذا الاسناد ولم یقل فی حجۃ الوداع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے یہ نکلا کہ سفر مین توشہ رکہنا توکل کے خلاف نہین ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی مشروع ہے جیسے مقیم کو اور یہی ہمارا اور اکثر علماء کا یہی مذہب ہے اور نخعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر پر قربانی نہین ہے اور مالک نے کہا کہ مسافر پر منا اور مکہ مین قربانی نہین ہے عن بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ونھیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونھیتکم عن النبیذ الا فی سقاء فاشربوا فی الاسقیۃ کلھا ولا تشربوا مسکرا ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تم کو منع کیا تہا قبرون کی زیارت سے اب زیارت کرو انکی اور مین نے تمکو منع کیا تہا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکہنے سے اب رکہو جب تک چاہو اور مین نے تمکو منع کیا تہا نبیذ بنانے سے سوا مشک کے اور سب برتنون مین اب جس برتن مین چاہو بناؤ لیکن نہ پیو نشہ کرنے والی چیزون کو ف نووی نے کہا ان حدیثون مین ناسخ اور منسوخ دونو کا بیان ہے اور نسخ کبھی اسطرح معلوم ہوتا ہے کبھی صحابی کے کہنے سے جیسے کہا کہ اخیر امر آپکا وضو نہ کرنا تہا

اون چیزون کے کہانے سے جو آگ سے پکی ہون اور کبہی تاریخ سے جب جمع ممکن نہ ہو اور کبہی اجماع سے جیسے نسخ شارب خمر کے قتل کا اور اجماع ناسخ نہیں ہے لیکن ناسخ کے وجود کی دلیل ہو جاتا ہے **عن** بریدۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت نہیتکم فذکر بمعنی حدیث ابی سنان **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الفرع والعتیرۃ فرع اور عتیرہ کا بیان **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا فرع ولا عتیرۃ زاد ابن رافع فی روایتہ والفرع اول النتاج کان ینتج لہم فیذبحونہ **ترجمہ** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ فرع کوئی چیز ہے نہ عتیرہ ابن رافع نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جسکو مشرک ذبح کیا کرتے تہے **ف** اور عتیرہ وہ ذبیحہ ہے کہ رجب کے اول دہے مین کرتے تہے اسکو رجبی کہتے تہے اور بعضون نے کہا کہ فرع وہ شخص کرتا تہا جس کے سو اونٹ ہو جاتے تہے وہ ذبح کرتا پہلوٹی کے بچے کو بتون کے واسطے اور یہہ دونون جاہلیت کی رسمین تہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ اون کی کوئی اصل نہین ہے اب اگر کوئی خدا کے واسطے یہ کام کرے تو جائز ہے اور دوسری حدیثون مین اوسکی اجازت آئی ہے **باب** نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجۃ وھو مرید التضحیۃ ان یاخذ من شعرہ او اظفارہ شیئا جو شخص قربانی کا ارادہ رکہے وہ ذیحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی تک بال اور ناخون نہ کترا وے **عن** ام سلمۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت العشر واراد احدکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا قیل لسفیان فان بعضہم لا یرفعہ قال لکنی ارفعہ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذیحجہ کا دہا آجاوے (یعنے پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم مین سے کسی کا ارادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے بالون اور ناخنون مین سے کچہ نہ لیوے (سفیان جو راوی ہین اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہین کرتے اونہون نے کہا مین تو مرفوع کرتا ہون **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض علما کا عمل اسی حدیث پہ ہے اور ان کے نزدیک یہ نہی حرمت کے لیے ہے احمد اور اسحاق اور داؤد کا یہی قول ہے اور شافعی کے نزدیک یہ نہی بطور کراہت تنزیہی کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کراہت تنزیہی بہی نہین ہے اور

ہاکہ دو روایتیں ہیں اس باب میں مختصراً عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها ترفعه قال إذا دخل
العشر وعنده أضحية يريد أن يضحي فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا ترجمہ حضرت ام سلمہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ذی الحجہ کا دہا آجاوے اور قربانی جو
ہو جسکو وہ قربانی کرنا چاہے تو بال نہ لیوے نہ ناخن تراشے عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها
أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم هلال ذي الحجة وأراد أحدكم أن يضحي
فليمسك عن شعره وأظفاره ترجمہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذی حجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال
اور ناخن یوں ہی رہنے دے عن عمر أو عمرو بن مسلم بهذا الإسناد نحوه ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له ذبح يذبحه فإذا أهل هلال ذي الحجة
فلا يأخذن من شعره ولا من أظفاره شيئا حتى يضحي ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے جس کے پاس جانور ہو ذبح کرنے کے لیے اور ذی حجہ کا چاند آجاوے تو اپنے بال اور ناخن
نہ لیوے جب تک قربانی نہ کرے عن عمرو بن مسلم بن عمار الليثي قال كنا في الحمام قبيل
الأضحى فاطلى فيه ناس فقال بعض أهل الحمام إن سعيد بن المسيب يكره هذا أو ينهى عنه فلقيت سعيد بن المسيب فذكرت ذلك
له فقال يا ابن أخي هذا حديث قد نسي وترك حدثتني أم سلمة رضي الله تعالى عنها
زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعنى حديث
معاذ عن محمد بن عمرو ترجمہ عمرو بن مسلم بن عمار لیثی سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عید اضحی سے ذرا پہلے
تو بعض لوگوں نے نورہ لگایا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اسکو مکروہ کہتے ہیں یا اس سے
منع کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا اور ان سے بیان کیا انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے یہ حدیث
کا مضمون ہے جسکو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے حدیث بیان کی ام سلمہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گذرا عن أم سلمة رضي الله تعالى عنها زوج النبي صلى
الله عليه وسلم أخبرته وذكر النبي صلى الله عليه وسلم بمعنى حديثهم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا **باب** تحريم الذبح لغير الله تعالى ولعن فاعله جو اللہ تعا سے

کے سوا اور کسی کی تعظیم کے لیے جانور کاٹے وہ ملعون ہے اور ذبیحہ حرام ہے عن ابی الطفیل عامر بن واثلة
قال کنت عند علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتاہ رجل فقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الیک قال
فغضب وقال ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسر الی شیئا یکتمہ الناس غیر انہ قد حدثنی بکلمات اربع
قال فقال ما ھن یا امیر المومنین قال قال لعن اللہ من لعن والدہ ولعن اللہ من ذبح
لغیر اللہ ولعن اللہ من آوی محدثا ولعن اللہ من غیر منار الارض ترجمہ ابو الطفیل
عامر بن واثلہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا
اور کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو چھپا کر کیا بتلاتے تھے یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے
اور کہنے لگا آپنے مجھے کوئی چیز ایسی نہیں بتلائی جو اور لوگوں سے چھپائی ہو ف کیونکہ آپ
پیغمبر تھے اور آپکو ساری امت کو لوگوں کی تعلیم منظور تھی جو کچھ آپنے بتلایا اور سکھایا وہ سب کو
سکھایا اور بتلایا یہ رافضیوں کا طوفان ہے کہ آپنے حضرت علی کو ہی خاصکر عمدہ عمدہ علوم سکھائے
اور امت کے لوگوں کو نہیں بتلائے معاذ اللہ اس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایک الزام
آتا ہے لاحول ولا قوۃ ف مگر آپنے مجھسے فرمایا چار باتوں کو وہ شخص بولا وہ کیا ہیں اے
امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپنے فرمایا لعنت کرے اللہ اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر
اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو ذبح کرے سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کرے اللہ اس شخص پر
جو جگہہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کرے اللہ اوسپر جو زمین کی نشان کو بدلے ف یہ حدیث
کتاب الحج کے اخیر میں گذر چکی امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کے لیے ذبح
کرنا یہ ہے کہ اللہ کے سوا اور کسی کا نام لیکر ذبح کرے جیسے بت کا یا صلیب کا یا موسیٰ کا یا عیسیٰ کا یا کعبے
کا یا مانند اسکے یہ سب حرام ہے اور ذبیحہ مردار ہے خواہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا نصرانی یا
یہودی اسپر امام شافعی نے نص کر دیا ہے اور ہمارے اصحاب کا اسپر اتفاق ہے پھر اگر اس کے
ساتھ غیر اللہ کی تعظیم بھی منظور ہو اور اسکی پرستش کا قصد ہو تو وہ کفر ہے اگر ذبح کرنے والا اس سے
پہلے مسلمان ہوگا تو اس فعل سے مرتد ہو جاوے گا اور شیخ ابراہیم مروزی نے ہمارے اصحاب میں
سے یہ کہا ہے کہ بادشاہ کی سواری آتے وقت جو جانور کاٹتے جاتے ہیں اہل بخارا نے اون کی
حرمت کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور رافعی نے کہا کہ اون

جانوروں کو بادشاہ کی سواری کی خوشی میں کاٹتے ہیں تو وہ ایسا ہی ہے جیسے عقیقہ کا ذبح اور حرمت کی کوئی وجہ نہیں **مترجم** کہتا ہے کہ رافعی کا قول اوسوقت درست ہوگا جب ذبح سے اون کی نیت غیر اللہ کی تعظیم نہو بلکہ ذبح اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو اور جو ذبح سے بادشاہ کی عظمت منظور ہو اور تقرب الی غیر اللہ تو وہ جانور حرام ہوگا گو اوسپر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے اور یہ مسئلہ اختلافی ہے اور دونوں فریقین کیطرف سے جدا جدا رسالے مرتب ہوگئے ہیں اور احتیاط یہی ہے کہ ایسے جانور سے جو غیر اللہ کی تعظیم کے لیے کاٹا گیا ہو مطلقاً پرہیز کرے گو اوسپر کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخْبِرْنَا بِشَیْءٍ اَسَرَّہٗ اِلَیْکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَیَّ شَیْئًا کَتَمَہُ النَّاسَ وَلٰکِنِّیْ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ الْمَنَارَ **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے ہمنے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا وہ بات ہمکو بتلاؤ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوشیدہ تمکو سکھائی ہو اونہوں نے کہا آپنے کوئی بات مجھی پوشیدہ نہیں بتلائی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپسے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو کاٹے جانور کو سوا خدا کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو جگہ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے جو بدل دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی) **عَنْ** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ قَالَ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ ھٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بات سے اونہوں نے کہا ہم سے خاص کوئی بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں کو نہ فرمائی ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری تلوار کے غلاف میں ہیں پھر اونہوں نے ایک کاغذ نکالا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو زمین کی نشانی چراوے اور لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اوسپر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی

اسد تعالی نے اوس پر حجاب دے دیے تو مبدعتی کو اپنے گھر اتارے یا اوسکی مدد کرے سو اوس پر لعنت یعنی دین میں نئی بات نکالنا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو کتنا بڑا گناہ ہے جب مبدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھٹکار ہوگی خدا بچاوے ۱۲

كتاب الاشربة

کتاب شرابون کے بیان مین

باب تحريم الخمر خمر کی حرمت کا بیان عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه قال اصبت شارفا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في مغنم يوم بدر واعطاني رسول الله صلى الله عليه وسلم شارفا اخرى فانختهما يوما عند باب رجل من الانصار وانا اريد ان احمل عليهما اذخرا لابيعه ومعي صائغ من بني قينقاع فاستعين به على وليمة فاطمة رضي الله تعالى عنها وحمزة بن عبد المطلب رضي الله تعالى عنه يشرب في ذلك البيت معه قينة تغنيه فقالت الا يا حمز للشرف النواء فثار اليهما حمزة بالسيف فجب اسنمتهما وبقر خواصرهما ثم اخذ من اكبادهما قلت لابن شهاب ومن السنام قال قد جب اسنمتهما فذهب بها فقال ابن شهاب قال علي فنظرت الى منظر افظعني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده زيد بن حارثة فاخبرته الخبر فخرج ومعه زيد وانطلقت معه فدخل على حمزة فتغيظ عليه فرفع حمزة بصره فقال هل انتم الا عبيد لآبائي فرجع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقهقر حتى خرج عنهم **ترجمہ** حضرت علی رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے ایک اونٹنی ملی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ بدر کی لوٹ مین اور آپنے ایک اونٹنی مجھے اور دی مین نے اون دونون کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا اور میرا ارادہ یہ تہا کہ اونپر اذخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) لادکر لاؤن اور بیچون اور میرے ساتھ ایک سنار بھی تہا بنی قینقاع (یہود کا ایک قبیلہ تہا) مین سے اور مجھے ولیمہ حضرت فاطمہ رضی اسد تعالی عنہا کے ولیمہ کے لیے (یعنے اون کے ساتھ جو مین نے نکاح کیا تہا تو ولیمہ نہین کیا

تہا پس میرا قصد یہ تہا کہ اذخر لاکر بیچکر کچھ پیسہ کماؤن اور ولیمہ کرون) اور اسی گہر مین (جس کے دروازہ پر یہ
مین اونٹنیان بٹہا گیا تہا) حمزہ بن عبد المطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء رضی اللہ تعالی عنہ) شراب
پی رہے تہے (اوسوقت تک شراب حرام نہین ہوا تہا) اون کے پاس ایک لونڈی تہی جو گا رہی تہی آخر
اسنے یہ گایا الا یا حمز للشرف النواء وہن معقلات بالفناء + فضع السکین فی اللبات منہا
وضرجہن حمزۃ بالدماء + وعجل من اطایبہا لشرب + قدیدا من طبیخ او شواء یہ اشعار
ہین انکا ترجمہ نظم مین یہ ہے **نظم** چل اے حمزہ ان موٹے اونٹون پہ جا بندہی ہین صحن مین جو سب
ایک جا چلا اون کی گردن پہ جلد اپنی چہرا ملا اون کو تو خون مین اور لٹا پہنا اون کے ٹکڑون سے
عمدہ جو ہون گزک گوشت کا ہو پکا یا بہنا **ف** یہ سنکر حمزہ اپنی تلوار لیکر اوٹہے دوڑے
اور انکی کوہان کاٹ ڈالی اور اون کی کوکہین پہاڑ ڈالین پہر اون کا کلیجہ لے لیا۔ ابن جریج
نے کہا مینے ابن شہاب سے کہا اور کوہان بہی لیا یا نہین اونہون نے کہا کوہان تو کاٹ ہی لیے
اور لے گئے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے جو کام کیا یعنے شراب کا پینا اونٹنیون کی کوہان کاٹ لینا اون کی کوکہین پہاڑ ڈالنا اونکا
گوشت کہا لینا اون مین سے کسی کام کا گناہ اون پر نہین ہوا کیونکہ شراب پینا تو اوسزمانہ مین مباح
تہا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ متوالا ہونا ہمیشہ حرام رہا ہے وہ غلط کہتا ہے اوسکی کوئی اصل نہین اب
رہ گئے باقی کام وہ نشہ مین سرزد ہوئے اوسوقت تکلیف نہین رہتی جیسے کوئی ضرورت سے دوا پیے
پہر اوسکی عقل جاتی رہی یا سرکہ سمجہکر شراب پی لے یا زبردستی شراب پلایا جاوے اور نشہ مین کوئی
کام گناہ کا کر بیٹہے تو اوسپر کوئی گناہ نہ ہوگا البتہ کسی کے مال کا نقصان کرے تو تاوان لازم ہوگا اور
شاید امیر حمزہ نے وہ نقصان حضرت علی کو دیدیا ہو یا حضرت علی نے معاف کردیا ہو یا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کیطرف سے ادا کردیا ہو اور عمر بن شیبہ کی کتاب مین ہے کہ آپ نے حمزہ سے اون
دونون اونٹنیون کا تاوان دلایا اور اجماع ہے علماء کا کہ متوالا یا پاگل کسیکا مال تلف کردے
تو تاوان لازم ہوگا اور یہ جو کوہان اونٹنیون کے حمزہ نے کاٹے اگر نحر کے بعد کاٹے تو حلال تہے
اور جو نحر سے پہلے کاٹ لیے تو حرام تہے باجماع لیکن اون کے کہانے مین حمزہ پہ گناہ نہین ہوا کیونکہ
وہ نشہ کے حالت مین تہے اور اسحالت مین تکلیف نہین ہے انتہے مختصرا **ف** حضرت علی نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي فَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُومُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ **ترجمہ** امام ہمام حضرت حسین بن علی محبوب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حضرت علی نے کہا مجھے بدر کی لوٹ میں سے ایک اونٹنی ملی اور اوسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے بھی ایک اونٹنی مجکو دی پھر جب میں نے چاہا کہ صحبت کروں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے جو صاحبزادی تھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تو میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے بنی قینقاع کے وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں ملکر اذخر لاویں اور سناروں کے ہاتھ بیچیں اور اس سے میں ولیمہ کروں اپنی شادی کا تو میں اپنی دونوں اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا پالان رکابیں رسیاں اور وہ دونوں بیٹھی تھیں ایک انصاری کی کوٹھری کے بازو جس وقت میں یہ سامان جو اکٹھا کرتا تھا اکٹھا کر چکا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کی کوہان کٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کوکھیں پھٹی ہوئی ہیں مجھے یہ دیکھکر رہا نہ گیا اور میری آنکھیں تھم نہ سکیں یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طمع سے نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق میں جو تقصیر ہوئی اوس خیال سے تھا) میں نے پوچھا یہ کس نے کیا لوگوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں اون کے سامنے ایک گانے والی نے گایا اور اون کے ساتھیوں نے گانے میں یہ کہا اے حمزہ اوٹھ ان موٹی اونٹنیوں کو لے اوسی وقت

حمزہ تلوار لیکر اٹھے اور انکی کوہان کاٹ لیں اور کوکہیں پہاڑ ڈالیں اور جگر (کلیجہ) نکال لیا حضرت علی
نے کہا یہ سنکر مین چلا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا وہان زید بن حارثہ بیٹھے تہے آپ نے مجھے
دیکھتے ہی پہچان لیا جو میرے منہ پر رنج تہا اور فرمایا کیا ہوا تجہکو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اللہ کی آج
کا سا دن مین نے کبہی نہین دیکہا حمزہ نے میری دونون اونٹنیون پر ستم کیا اون کی کوہان کاٹ لیں کوکہیں
پہاڑ ڈالیں اور وہ اس گہر مین ہین چند شرابیون کے ساتہہ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑہا پہر چلے پا پیادہ مین اور زید بن حارثہ دونون آپکے پیچھے تہے یہانتک کہ آپ
اوس دروازے پر آئے جہان حمزہ تہے اور اجازت مانگی اندر آنیکی لوگون نے اجازت دی دیکہا تو وہ شراب
پئے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ کو اسکام پر ملامت شروع کی اور حمزہ کی آنکہین سرخ تہین (شراب کے
نشے سے) اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا پہر آپکے گہٹنون کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی تو
ناف کو دیکہا پہر نگاہ بلند کی اور منہ کو دیکہا پہر کہا تم ہو کیا مگر میرے باپ دادون کے غلام ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ وہ نشہ مین مست ہین آپ اولٹے پاؤن پہرے اور باہر نکلے
ہم بہی آپ کے ساتہہ نکلے عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ **ترجمہ** وہی
جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
فِي بَيْتِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمَا شَرَابُهُمْ إِلَّا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي
فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا أَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلَانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ
قَالَ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ **ترجمہ** انس بن
مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جس دن شراب حرام ہوا تو مین لوگون کا ساقی تہا ابو طلحہ کے گہر مین اور
انکا شراب نہین تہا مگر گدر کہجور یا خشک کہجور کا ایکا یک سنا ایک شخص کو پکارتے ہوئے ابو طلحہ
نے کہا نکل کر دیکہہ مین نکلا تو وہ پکار رہا تہا خبردار رہو شراب حرام ہو گیا ہے پہر تمام مدینہ کے رستون
مین یہ منادی ہو گئی ابو طلحہ نے مجہسے کہا اوٹہہ اور بہادے شراب کو (جو باقی ہے) مین نے بہا دیا تب
بعضون نے کہا فلان اور فلان تباہ ہو گئے اون کے پیٹون مین شراب ہی (یعنے وہ پی چکے تہے حرمت

سے پہلے) اور یہ آیت اتری لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا آخر تک **ف**
یعنی جو لوگ ایماندار ہیں اور نیک کام کر چکے ہیں انپر کچھ گناہ نہیں اسکا جو کہا چکے جب آئندہ سے پرہیز کریں اور
ایمان دار رہیں اور نیک کام کریں نووی نے کہا امام مسلم نے اس مقام پر جن حدیثوں کو ذکر کیا ہے اون سے
معلوم ہوتا ہے کہ تمام وہ شراب جنمیں نشہ ہو حرام ہیں اور اون سب کو خمر کہتے ہیں خواہ کھجور کا ہو یا انگور
کا یا جو کا یا جوار کا یا شہد کا یا اور کسی چیز کا یہ سب حرام ہیں اور خمر میں شمار ہیں یہی مذہب ہے اور یہی قول
ہے مالک اور احمد اور جمہور سلف اور خلف کا اور بصرہ والے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تازے انگور کا شیرہ
حرام ہے اسیطرح خشک انگور کا بہگو یا کچا شربت لیکن پکا ہوا انگور کا اور کچی اور پکا انگور کے سوا اور چیزون
کا درست ہے جب تک اسمین نشہ نہو اور ابو حنیفہ سے کہا کہ کھجور اور انگور کا شیرہ حرام ہے لیکن تازے
انگور کا کچا پانی وہ تو قلیل اور کثیر حرام ہے پر جب پکا کر دو تہائی غائب کر دین اور ایک تہائی رہجا دے
تو حلال ہے اور نبیذ خشک کھجور اور انگور کا درست ہے اگر اسکو تہوڑا پکا لین اور بن پکائے انگور کا حرام ہے
پر اسکے پینے والے پر حد نہ پڑیگی جب تک نشہ نہو اور تازے انگور کا شیرہ مطلقاً حرام ہے اور یہ خلاف
علما کا اس شراب مین ہے جس مین نشہ نہو لیکن اگر نشہ ہو تو وہ حرام ہے باجماع اہل اسلام انتہے
مختصراً **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَاَلُوْا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ الْفَضِیْخِ فَقَالَ مَا کَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَیْرَ فَضِیْخِکُمْ هٰذَا الَّذِیْ تُسَمُّوْنَهُ الْفَضِیْخَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ
اَسْقِیْهَا اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَرِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَکُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ
حُرِّمَتْ فَقَالَ یَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوْهَا وَلَا سَاَلُوْا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ
ترجمہ عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے انس بن مالک سے لوگون نے پوچھا فضیخ کو (فضیخ وہ شراب ہے
جو گدر کھجور سے بنتا ہے اوسی توڑ کر پانی ڈالدیتے ہین اور رہنے دیتے ہین یہانتک کہ جہاگ مارے)
اونہون نے کہا فضیخ کے سوا اور کوئی خمر نہ تہا ہمارا اور مین کھڑا ہوا یہی فضیخ ابو طلحہ اور ابو ایوب
اور انصار کے کئی آدمیون کو پلا رہا تہا اپنے گھر مین اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا تم کو کچھ خبر پہنچی
ہمنے کہا نہین وہ بولا شراب حرام ہوگیا ابو طلحہ نے کہا اے انس بہا دے ان مٹکون کو پہر کبہی
انہون نے شراب نہین پیا نہ اسکا حال پوچھا اس خبر کے بعد **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي أَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِأْهَا يَا أَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا ترجمہ

انس بن مالک سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا فضیخ پلا رہا تھا اور میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اونہوں نے کہا بہا دو شراب کو اے انس میں نے بہا دیا سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس سے پوچھا وہ شراب کاہیکا تھا اونہوں نے کہا گدر اور پکی کھجور کا ابوبکر بن انس نے کہا اون دنوں خمر انکا یہی تھا سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اوس نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ بھی یہی کہتے تھے عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ فَأَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَإِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے میں ابوطلحہ اور ابودجانہ اور معاذ بن جبل اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے شراب حرام ہوگیا پھر ہمنے اوس دن شراب کو بہا دیا اور وہ شراب گدر اور خشک کھجور کا تھا۔ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا خمر جب حرام ہوا تو اکثر خمر انکا یہی تھا خلیط یعنے گدر اور خشک کھجور کا ملا کر عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ

بُسْرٍ وَتَمْرٍ یعنی حدیث سعید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ترجمہ حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک اور گدر کھجور ملا کر بھگونے سے پھر اوسکو پینے سے اور اکثر شراب انہی لوگوں کا یہی تھا جب شراب حرام ہوا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ شَرَابًا مِّنْ فَضِيْخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابو عبیدہ اور ابو طلحہ اور ابی بن کعب کو فضیخ کا شراب پلا رہا تھا اور کھجور کا اتنے میں ایک آنیوالا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا ابو طلحہ نے کہا اے انس اٹھ اور یہ گھڑا اسپر ڈال میں نے پتھر کا ہاون اٹھایا اور اوسکے نیچے سے مارا وہ ٹوٹ گیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فِيْهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ شَرَابٌ يُّشْرَبُ اِلَّا مِنْ تَمْرٍ ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اللہ تعالی نے وہ آیت اتاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اوسوقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھا جو پیا جاتا ہو سوا کھجور کے

بَابُ تَحْرِيْمِ تَخْلِيْلِ الْخَمْرِ شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا شراب کو سرکہ بنالیں آپ نے فرمایا نہیں ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا امام شافعی اور جمہور علما کی یہی دلیل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ وہ پاک ہوگا سرکہ ہونے سے اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے (انتہے مختصرا)

بَابُ تَحْرِيْمِ التَّدَاوِيْ بِالْخَمْرِ وَبَيَانِ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَّلٰكِنَّهٗ دَاءٌ ترجمہ طارق بن سوید جعفی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا ناپسند کیا اوس نے بنانے کو وہ بولا مین دوا کو لیے بناتا ہون آپ نے فرمایا وہ دوا نہین ہے بلکہ بیماری ہے **ف** نووی علیہ الرحمت نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شراب سے دوا کرنا یادہ دوا استعمال کرنا جس مین شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہمارے اصحاب کے نزدیک اسیطرح حرام ہے شراب کا پینا پیاس کیحالت مین لیکن گر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور اوس کو اتارنے کو پانی نہ ملے اور ہلاکت کا یقین ہو تو شراب کے گھونٹ سے اوتار سکتا ہے انتہی مع زیادہ **باب** بیان ان جمیع ما ینبذ مما یتخذ من النخل والعنب یسمے خمرا کھجور کا شراب بھی خمر ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے ہوتا ہے کھجور اور انگور کے درخت سے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمر من ھاتین الشجرتین الکرمۃ والنخلۃ وفی روایۃ ابی کریب الکرم والنخل **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا ان حدیثون سے یہ نکلا کہ جو شراب بنایا جاوے گدر یا خشک یا کھجور یا خشک انگور سے وہ خمر ہے اور حرام ہے بشرطیکہ نشہ کرے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور ان حدیثون کا یہ مطلب نہین ہے کہ جوار یا شہد یا جو کا خمر نہین ہوتا کیونکہ دوسری حدیثون مین صاف موجود ہے کہ اون سے بھی خمر ہوتا ہے **باب** کراھۃ انتباذ التمر والزبیب مخلوطین کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونا مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان یخلط الزبیب والتمر والبسر والتمر **ترجمہ** حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو یا گدر اور سوکھی کھجور کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایسے نبیذ مین جلد نشہ آجاتا ہے اور پینے والے کو خبر نہین ہوتی اور یہ کراہت تنزیہی ہے اور ایسا نبیذ حرام نہین ہے جب تک اوس مین نشہ نہ ہو اور یہی قول ہے جمہور علما کا اور بعض مالکیہ کے نزدیک حرام ہے اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اسمین کراہت بھی نہین ہے

اور یہ قول خلاف ہے احادیث کے) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینبذ التمر والزبیب جمیعا ونھی ان ینبذ
الرطب والبسر جمیعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا آپ نے
کھجور اور انگور کو یکجا اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجمعوا بین الرطب والبسر وبین الزبیب و
التمر نبیذا ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مت ملا کر بھگو و پکی اور گدر کھجور کو اور انگور اور کھجور کو عن جابر بن عبد اللہ
الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی ان ینبذ
الزبیب والتمر جمیعا ونھی ان ینبذ البسر والرطب جمیعا ترجمہ جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے
سے اور منع کیا گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر بھگونے سے عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نھی عن التمر والزبیب ان یخلط بینھما وعن التمر و
البسر ان یخلط بینھما ترجمہ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔
عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
نخلط الزبیب والتمر وان نخلط البسر والتمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سلمۃ
بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب النبیذ منکم فلیشربہ زبیبا فردا
او تمرا فردا او بسرا فردا ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نبیذ (شربت کھجور یا انگور کا) پیے تو صرف انگور کا پیے
یا صرف کھجور کا یا صرف گدر کھجور کا عن اسمٰعیل بن مسلم العبدی بھذا الاسناد قال
نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نخلط بسرا بتمر او زبیبا ببسر وقال من شربہ
منکم فذکر بمثل حدیث وکیع ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتبذوا الزھو والرطب

جميعا ولا تنتبذوا الزبيب والتمر جميعا وانتبذوا كل واحد منهما على حدته ترجمہ ابوقتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بھگوؤ گدر کھجور اور پختہ کھجور کو ملا کر
اور مت بھگوؤ انگور اور کھجور کو ملا کر بلکہ علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ہر ایک کو **عن** يحيى بن أبي كثير
بهذا الإسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** أبي قتادة رضي الله تعالى عنه أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تنتبذوا الزهو والرطب جميعا ولا تنتبذوا الرطب
والزبيب جميعا ولكن انتبذوا كل واحد على حدته وزعم يحيى أنه لقي عبد الله بن
أبي قتادة فحدثه عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن**
يحيى بن أبي كثير بهذين الإسنادين غير أنه قال الرطب والزهو والتمر والزبيب
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** أبي قتادة رضي الله تعالى عنه أن نبي الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن خليط التمر والبسر وعن خليط الزبيب والتمر وعن خليط الزهو والرطب وقال
انتبذوا كل واحد على حدته قال وحدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن أبي قتادة
رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثل هذا الحديث ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن الزبيب والتمر والبسر والتمر وقال ينتبذ كل واحد منهما على حدته ترجمہ ابوہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے **عن** أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يخلط التمر والزبيب جميعا وأن يخلط البسر والتمر جميعا و
كتب إلى أهل جرش ينهاهم عن خليط التمر والزبيب قال وحدثنيه وهب بن بقية
قال أنا خالد يعني الطحان عن الشيباني بهذا الإسناد في التمر والزبيب ولم يذكر البسر والتمر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے لکھا جرش والوں کو (جرش ایک شہر ہے یمن میں) منع کرتے تھے آپ کھجور اور انگور کو خلیط سے **عن**
ابن عمر رضي الله تعالى عنه أنه كان يقول قد نهي أن ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع ہے گدر اور پختہ کھجور کا ملا کر یا کھجور اور منقیٰ کا ملا کر بھگونا **عن** ابن عمر أنه قال قد نهي أن
ينبذ البسر والرطب جميعا والتمر والزبيب جميعا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم

وَالنَّقِیْرِ بیان نسخ مرتبان اور تونبے سبز لاکہی برتن اور لکڑی کے برتن مین نبیذ بنانے کی ممانعت اور اُسکی منسوخی کا بیان **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان (لاکہی برتن) مین نبیذ بنانے سے **فائدہ** اس حدیث کا بیان کتاب الایمان مین تفصیل سے گذرا اور خلاصہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوا تو چند مدت تک جن برتنون مین شراب بنتا تہا آپ نے اون مین نبیذ بنانا ہی منع کردیا اس خیال سے کہ اوس مین کہین نشہ نہ ہوجاوے اور لوگون کو خبر نہ ہو پہر یہ ممانعت جاتی رہی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُّنْبَذَ فِيْهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ **ترجمہ** حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور مرتبان مین نبیذ بنانے سے ابو سلمہ نے سفیان سے بیان کیا اونہون نے سنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نبیذ بناؤ تونبے اور مرتبان مین پہر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے تہے بچو سبز لاکہی برتنون سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ قَالَ قِيْلَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاکہی اور حنتم اور لکڑی کے برتن سے (جس کو نقیر کہتے ہین وہ کہجور کی لکڑی کا کرید کر بناتے ہین) کسی نے ابوہریرہ سے پوچہا حنتم کیا ہے اونہون نے کہا سبز گہڑے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ الْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَائِكَ وَاَوْكِهِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے گروہ سے فرمایا مین تمکو منع کرتا ہون تونبے اور سبز ٹہلیا اور نقیر اور مقیر (روغن دار برتن) سے اور حنتم سے کٹی مشک سے **ف**

نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ وہم ہے راوی کا اور صحیح یہ ہے کہ منع کیا حنتم سے اور منع کیا سرکٹی مشک
سے جو مثل مٹکے کے ہو جاتی ہے ف لیکن پی اپنی چھاگل سے جو ڈاٹ لگا اوس میں تاکہ
کیڑا وغیرہ نہ جاوے) عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان ینتبذ فی الدباء والمزفت ھذا حدیث جریر وفی حدیث عبثر وشعبۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدباء والمزفت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھی برتن میں نبیذ بنانے سے عن ابراہیم
قال قلت للاسود ھل سألت ام المؤمنین عما یکرہ ان ینتبذ فیہ قال نعم قلت یا
ام المؤمنین اخبرینی عما نہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتبذ
فیہ قالت نہانا اھل البیت ان ننتبذ فی الدباء والمزفت قال قلت لہ اما ذکرت
الحنتم والجر قال انما احدثک ما سمعت احدثک ما لم اسمع ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا کن برتنوں میں نبیذ
بنانا مکروہ ہے اونہوں نے کہا ہاں میں نے کہا اے ام المؤمنین مجھے بتلاؤ کن برتنوں میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نبیذ بنانے سے منع کیا ہے اونہوں نے کہا ہم اہل بیت کو منع کیا آپ نے نبیذ بنانے
سے تونبے اور لاکھی برتن میں میں نے اون سے کہا تم نے حنتم اور ٹھلیا کا ذکر نہیں کیا اونہوں نے کہا
میں تو وہ بیان کرتی ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں وہ بیان کردوں جو نہیں سنا ہے عن عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدباء والمزفت ترجمہ ام المؤمنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور
لاکھی برتن سے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا فسألتہا عن النبیذ فحدثتنی ان وفد عبد القیس قدموا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبیذ فنہاہم
ان ینتبذوا فی الدباء والنقیر والمزفت والحنتم ترجمہ ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت
ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا نبیذ کو اونہوں نے کہا عبد القیس کے

لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نبیذ کو آپ نے
منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور لاکھی اور سبز برتن میں سے **عن** عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز اور
چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** اسحاق بن سويد بهذا الاسناد الا انه جعل مكان
المزفت المقير **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں لاکھی کے عوض روغنی برتن مذکور ہے **عن**
ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه يقول قدم وفد عبد القيس على رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم انهاكم عن الدباء والحنتم والنقير والمقير وفي
حديث حماد جعل مكان المقير المزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبد القیس
کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا میں تمکو منع کرتا ہوں تونبے اور سبز برتن
اور چوبین اور روغنی سے یا لاکھی سے **عن** ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقير **ترجمہ** ابن عباس کی روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے **عن**
ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم
والمزفت والنقير وان تخلط البلح بالزهو **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ نے تونبے اور سبز اور لاکھی
اور روغنی برتن کو اور گدر کھجور کو ملا کر بھگونے سے **عن** ابن عباس .... قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الدباء والنقير والمزفت **ترجمہ** ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور چوبین اور لاکھی برتن سے
عن ابي سعيد رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن
الجر ان ينبذ فيه **ترجمہ** ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا میں نبیذ
بنانے سے **عن** ابي سعيد الخدري رضي الله تعالیٰ عنه ان نبي الله صلى الله عليه
وسلم نهى عن الدباء والحنتم والنقير والمزفت **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبے اور سبز اور چوبین اور لاکھی برتن سے **عن** قتادة بهذا

الاسناد ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان ینتبذ فذکر مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی سعید قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب فی الحنتم والدباء والنقیر ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے منع
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبی اور چوبین برتن سے عن سعید بن جبیر قال اشہد علی
ابن عمر وابن عباس انہما شہدا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر ترجمہ سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں گواہی دیتا ہوں ابن عمر اور ابن عباس پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تونبی اور سبز برتن اور لاکھی اور چوبین سے عن سعید بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ قال
سالت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن نبیذ الجر فقال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر
فاتیت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقلت الا تسمع ما یقول ابن عمر قال وما یقول قلت قال حرم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر فقال صدق ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ
الجر فقلت وای شیء نبیذ الجر فقال کل شیء یصنع من المدر ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے ٹھلیا کی نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کی نبیذ کو میں ابن عباس کے پاس آیا
اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا ابن عمر جو کہتے ہیں انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھلیا کے نبیذ کو حرام کیا ہے انہوں نے کہا سچ کہا ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ کو اور جو چیز مٹی سے بنے وہ
ٹھلیا کے مثل ہے عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطب الناس فی بعض مغازیہ قال ابن عمر فاقبلت نحوہ فانصرف قبل ان ابلغہ
فسالت ماذا قال قالوا نہی ان ینبذ فی الدباء والمزفت ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جہاد میں خطبہ سنایا لوگوں کو میں اودھر چلا کہ خطبہ سنوں کہ آپ
میرے پہونچنے سے پہلے فارغ ہو گئے میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا منع کیا آپ نے
نبیذ بنانے سے تونبی اور لاکھی میں عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بمثل حدیث مالک
ولم یذکروا فی بعض مغازیہ الا مالک واسامۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ثابت
قال قلت لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ
الجر قال فقال قد زعموا ذاک قلت انہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد

يزعمون ذاك ترجمہ ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں میں نے کہا کیا آپ نے
منع کیا ہے اوس سے اونہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں **عن** طاوس رضی اللہ تعالی عنہ قال
قال رجل لابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انھی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر
قال نعم ثم قال طاوس واللہ انی سمعتہ منہ **ترجمہ** طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے ٹھلیا کے نبیذ سے اونہوں نے کہا ہاں طاوس نے کہا قسم خدا تعالی کی میں نے یہ سنا ابن عمر
رضی عنہ سے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا جاءہ فقال انھی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان ینبذ فی الجر والدباء قال نعم **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص اون کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہے ٹھلیا اور تونبے میں نبیذ بنانے سے اونہوں نے کہا ہاں **عن** ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الجر والدباء **ترجمہ** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا اور تونبے سے **عن**
طاوس رضی اللہ تعالی عنہ یقول کنت جالسا عند ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ
فجاءہ رجل فقال انھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الجر والدباء والمزفت
قال نعم **ترجمہ** طاوس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں ابن عمر کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں
ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ٹھلیا کے نبیذ سے اور تونبے
سے اور مرتبان سے اونہوں نے کہا ہاں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ یقول
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتم والدباء والمزفت قال سمعتہ غیر
مرۃ **ترجمہ** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سبز برتن اور تونبے اور رالی سے محارب نے کہا میں نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ قال
وأراہ قال والنقیر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں نقیر کا بھی ذکر ہے **عن** ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجر والدباء والمزفت و
قال انتبذوا فی الاسقیۃ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھلیا اور تونبے اور لاکھی برتن سے اور فرمایا نبیذ بناو مشکیزون مین **عن** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یحدث قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنتمۃ فقلت ما
الحنتمۃ قال الجرۃ ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنتمہ سے مین نے کہا حنتمہ کیا ہے کہا ٹھلیا **عن** زاذان قال قلت لابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ حدثنی بما نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاشربۃ بلغتک
وفسرہ لی بلغتنا فان لکم لغۃ سوی لغتنا فقال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الحنتم وھی الجرۃ وعن الدباء وھی القرعۃ وعن المزفت وھو المقیر وعن النقیر وھی
النخلۃ تنسح نسحا وتنقر نقرا وامر ان ینتبذ فی الاسقیۃ ترجمہ زاذان سے روایت ہے مین نے
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حدیث بیان کرو مجھسے ان شرابون کی جن سے جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا اپنی زبان مین اور ترجمہ کرو اسکا ہماری زبان مین کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان
سے جدا ہے اونہون نے کہا منع کیا آپنے حنتم سے اور وہ ٹھلیا ہے اور دبا سے اور وہ تونبا ہے
اور مزفت سے اور وہ روغنی ہے اور نقیر سے اور وہ کھجور کی لکڑی ہے جو چھیل کر کریدی جاتی ہے
اور حکم کیا آپنے نبیذ بنانے کا مشکون مین **عن** شعبۃ فی ھذا الاسناد ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا **عن** سعید بن المسیب یقول سمعت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول عند ھذا المنبر واشار الی منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم وفد عبد القیس
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ عن الاشربۃ فنہاھم عن الدباء والنقیر
والحنتم فقلت یا ابا محمد والمزفت وظننا انہ نسیہ فقال لم اسمعہ یومئذ من
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وقد کان یکرہہ ترجمہ سعید بن المسیب سے روایت ہے
مین نے سنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس منبر کے پاس اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے منبر کیطرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا
آپسے شرابون کو آپنے منع کیا انکو تونبے اور چوبین اور حنتم سے مین نے کہا اے ابو محمد اور لاکھی

سے اور ہم سمجھے کہ وہ بھول گئے اونہوں نے کہا اوس دن تو مین نے لاکھی کا لفظ عبداللہ بن عمر سے نہیں
سُنا لیکن وہ مکروہ جانتے تھے لاکھی کو بھی عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ ترجمہ جابر اور ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چوبین اور لاکھی اور تونبے سے
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْهِ نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے ٹھلیا اور تونبے اور
لاکھی سے ابو الزبیر نے کہا مین نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ٹھلیا سے اور لاکھی سے اور چوبین برتن سے اور آپ کو جب کوئی برتن نہ ملتا نبیذ بنانے کے لیے
تو نبیذ بنایا جاتا آپ کے لیے کونڈے مین پتھر کے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْتَبَذُ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا پتھر کے کونڈے مین عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ
بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا ایک مشک مین جب مشک نہ ملتی تو پتھر کے
کونڈے مین بناتے بعضوں نے کہا مین نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ کونڈا برام کا تھا یعنی پتھر کا
عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ترجمہ بریدہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو منع کیا تھا نبیذ بنانے
سے سوا مشک کے اور برتنوں مین اب سب برتنوں مین بناؤ لیکن نہ پیو اوس شراب کو جس مین نشہ ہو
عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ

وَاِنَّ الظُّرُوْفَ اَوْظَرْفًا لَایُحِلُّ شَیْئًا وَلَایُحَرِّمُہٗ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برتنوں سے لیکن برتن کسی چیز حلال یا حرام نہیں ہوتی اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنِ الْاَشْرِبَۃِ فِیْ ظُرُوْفِ الْاُدُمِ فَاشْرَبُوْا فِیْ کُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَّاتَشْرَبُوْا مُسْکِرًا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چمڑے کے برتنوں میں پینے سے اب پیو ہر برتن میں پر نہ پیو نشہ لانیوالی چیز کو عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیْذِ فِی الْاَوْعِیَۃِ قَالُوْا لَیْسَ کُلُّ النَّاسِ یَجِدُ فَاَرْخَصَ لَھُمْ فِی الْجَرِّ غَیْرِ الْمُزَفَّتِ ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چمڑے کی مشک نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھلیا کی جو لاکھی نہ ہو

بَاب بَیَانِ اَنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَّاَنَّ کُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ

ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا لوگوں نے بتع کو (شہد کے شراب کو) آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَھُوَ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَھُوَ فِیْ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ وَّفِیْ حَدِیْثِ صَالِحٍ اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ شَرَابٍ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اِلَی الْیَمَنِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَابًا یُصْنَعُ بِاَرْضِنَا یُقَالُ لَہُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِیْرِ وَشَرَابًا یُقَالُ لَہُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا مین نے
کہا یا رسول اللہ ہمارے ملک مین ایک شراب بنتا ہے جسکو مزر کہتے ہین وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی مین
اسکو بیر کہتے ہین) اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جسکو بتع کہتے ہین آپ نے فرمایا ہر نشہ لانیوالا شراب
حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ و
معاذا الی الیمن فقال لہما بشرا و یسرا و تعلما ولا تنفرا اراہ قال وتطاوعا قال فلما ولی
رجع ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ فقال یا رسول اللہ ان لہم شرابا من العسل یطبخ
حتی یعقد والمزر یصنع من الشعیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ما اسکر
عن الصلوۃ فہو حرام ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا اور ان دونون سے فرمایا لوگون کو خوش رکھنا اور انپر آسانی کرنا
اور دین کی باتین سکھلانا اور نفرت نہ دلانا اور دونون اتفاق سے رہنا جب اونہون نے پیٹھ موڑی
تو حضرت ابو موسی لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ یمن والون کے پاس ایک شراب ہوتا ہے جو پکایا
جاتا ہے یہانتک کہ جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے مزر جو کا آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے
وہ حرام ہے **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ومعاذا الی الیمن فقال ادعوا الناس وبشرا ولا تنفرا ویسرا ولا تعسرا قال فقلت یا رسول
اللہ افتنا فی شرابین کنا نصنعہما بالیمن البتع وہو من العسل ینبذ حتی یشتد و
المزر وہو من الذرۃ والشعیر ینبذ حتی یشتد قال وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قد اعطی جوامع الکلم بخواتمہ فقال انہی عن کل مسکر اسکر عن الصلوۃ ترجمہ
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو اور معاذ کو یمن کیطرف بھیجا
تو فرمایا بلاو لوگون کو اسلام کیطرف اور خوش رکھو اونکو اور نفرت مت دلاو اور آسانی کرو اور دشواری
مت ڈالو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو فتوی دیجیے دو شرابون مین جنکو ہم بنایا کرتے تھے یمن مین
ایک تو بتع شہد کا بنتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے مزر جو جوار یا جو کا ہوتا ہے اوسکو بھگوتے
ہین یہانتک کہ تیز ہوجاوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے وہ باتین دی تہین جنمین لفظ
تہوڑے ہون اور معنے بہت ہون بے حد آپ نے فرمایا مین منع کرتا ہون ہر نشہ لانیوالے شراب سے جو نماز

رکھو نماز سے **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا قدم من جیشان وجیشان من الیمن
فسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شراب یشربونہ بارضھم من الذرۃ یقال لہ المزر
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مسکر ھو قال نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کل مسکر حرام ان علی اللہ عھدا لمن یشرب المسکر ان یسقیہ من طینۃ الخبال
قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق اھل النار او عصارۃ اھل النار **ترجمہ**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جیشان سے آیا اور جیشان ایک شہر ہے یمن میں اور نبی
پوچھا اوس شراب کو جو پیتے تہے اوس کے ملک مین اور وہ جوار سے بنتا تہا اوسکو مزر کہتے تہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اوس مین نشہ ہے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد
کیا ہے جو نشہ پیے اسکو طینۃ الخبال پلاویگا (آخرت مین) لوگون نے عرض کیا طینۃ الخبال کیا ہے یا
رسول اللہ آپ نے فرمایا پسینہ جہنمیون کا **باب** عقوبۃ من شرب الخمر اذا لم یتب منہا
جو شخص دنیا مین شراب پیے اور توبہ نہ کرے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا فمات
وھو یدمنھا لم یتب منھا لم یشربھا فی الآخرۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے
والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا مین خمر پیے گا پہر مر جاوے گا پیتے پیتے اور توبہ نہ کرے گا تو
اسکو آخرت مین خمر نہین ملیگا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ لانیوالا
شراب حرام ہے **عن** موسی بن عقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھذا الاسناد مثلہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ولا اعلمہ الا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل خمر حرام **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام
ہے **ف** یہ شکل اول کی پہلی ضرب ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانیوالا حرام ہے ۱۲

میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ انگور کا ہو یا جو کا یا جوار کا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں
کہ حدیث سے اوس مقدار کی حرمت نکلتی ہے جس سے نشہ ہو جاوے اور قلیل کی حرمت نہیں نکلتی اوسکا جواب
یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف موجود ہے جس شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اوس میں سے قلیل بھی حرام ہے تو
اب کوئی شبہ باقی نہ رہا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پیئے وہ آخرت میں شراب کو محروم
رہے گا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا
حُرِمَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيْلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پیئے پھر اوس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہیگا
اور اوسکو نہ پیئے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا عبد اللہ نے اس حدیث کو مرفوع کیا ہے انہوں
نے کہا ہاں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا اَنْ يَّتُوْبَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پیئے وہ آخرت
میں نہ پیئے گا مگر جب توبہ کرے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اِبَاحَةِ النَّبِيْذِ
الَّذِيْ لَمْ يَشْتَدَّ وَلَمْ يَصِرْ مُسْكِرًا جس نبیذ میں تیزی نہ آئی ہو نہ اوس میں نشہ ہوا ہو وہ حلال ہے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنْتَبَذُ لَهٗ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهٗ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهٗ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ
الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں نبیذ بھگو
دیتے آپ اوسکو پیتے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری رات کو پھر صبح کو عصر تک اوسکے بعد
جو بچتا تو آپ خادم کو پلا دیتے یا حکم دیتے وہ بہا دیا جاتا **ف** اگر اوس میں تیزی نہ آتی اور نشہ کی
کوئی نشانی ظاہر نہ ہوتی تو خادم کو دیتے ورنہ بہا دیتے غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک پیتے کیونکہ اس

مدت میں تیزی نہیں آتی اور وہ مثل شربت کے ہوتا ہے عن یحیی البهرانی قال ذکروا النبیذ
عند ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتبذ
له فی سقاء قال شعبة من لیلة الاثنین فیشربه یوم الاثنین والثلاثاء الی العصر فان
فضل منه شیء سقاه الخادم او صبه ترجمہ یحیی بہرانی سے روایت ہے لوگوں نے نبیذ کا ذکر
کیا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے نبیذ بنایا جاتا مشک میں شعبہ نے کہا پیر کی رات کو پھر آپ پیتے اوسکو پیر کے دن اور منگل کے دن
عصر تک پھر جو کچھ بچتا وہ خادم کو پلا دیتے یا بہا دیتے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقع له الزبیب فیشربه الیوم والغد وبعد
الغد الی مساء الثالثة ثم یامر به فیسقی او یهراق ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے جاتے آپ اسدن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اسکے دینے کا
(جب سکر نہ ہو) یا گرا دینے کا (جب سکر ہو) عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم ینبذ له الزبیب فی السقاء فیشربه یومه والغد وبعد الغد فاذا کان مساء الثالثة شربه
وسقاه فان فضل شیء اهراقه ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انگور بھگوئے
جاتے مشک میں آپ اسدن پیتے پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اسکو پیتے اور پلاتے اور جو کچھ بچ رہتا اسکو بہا دیتے عن
یحیی النخعی قال سأل قوم ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ عن بیع الخمر وشرائها والتجارة
فیها فقال امسلمون انتم قالوا نعم قال فانه لا یصلح بیعها ولا شراؤها ولا التجارة
فیها قال فسألوه عن النبیذ فقال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر ثم
رجع وقد نبذ ناس من اصحابه فی حناتم ونقیر ودباء فامر به فاهریق ثم امر
بسقاء فجعل فیه زبیب وماء فجعل من اللیل فاصبح فشرب منه یومه ذلک ولیلته
المستقبلة ومن الغد حتی امسی فشرب وسقی فلما اصبح امر بما بقی منه فاهریق ترجمہ
یحیی نخعی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا شراب کی بیع اور تجارت
کو انہوں نے کہا تم مسلمان ہو وہ بولے ہاں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو نہ اوسکی بیع
درست ہے نہ خرید نہ تجارت اوسکی پھر لوگوں نے اون سے نبیذ کو پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سفر مین نکلے پہر لوٹے تو لوگون نے آپ کے اصحاب مین سے نبیذ بنایا تہا سبز گہڑون مین اور چوبین ترو
مین اور تونبے مین آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا پہر آپ نے حکم دیا ایک مشک مین انگور اور پانی ڈالا وہ رات
بہر یونہی رہا پہر صبح کو آپ نے اوس مین سے پیا اور دوسری رات کو پہر دوسرے دن صبح کو شام تک پیا اور
پلایا پہر تیسرے دن جو بچا آپ نے حکم دیا وہ بہایا گیا **عن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال لقیت
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فسألتہا عن النبیذ فدعت عائشۃ جاریۃ حبشیۃ فقالت
سل ہذہ فانہا کانت تنبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت الحبشیۃ کنت انبذ
لہ فی سقاء من اللیل واوکیہ واعلقہ فاذا اصبح شرب منہ **ترجمہ** ثمامہ بن حزن قشیری
سے روایت ہے مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ملا اون سے نبیذ کو پوچہا اونہون نے ایک حبشن
لونڈی کو بلایا اور کہا اس سے پوچہہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ بنایا کرتی تہی اوس نے کہا
مین آپ کے لیے مشک مین رات کو نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اور لٹکا دیتی صبح کو آپ اوس مین سے پیتے
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ننبذہ غدوۃ فیشربہ عشیا وننبذہ عشاء فیشربہ
غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لیے ایک مشک مین نبیذ بہگوتی اور ڈاٹ لگا دیتی اوس مین سوراخ تہا صبح کو ہم بہگوتے اور رات کو
بہگوتے صبح کو آپ پیتے **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال دعا ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عرسہ فکانت امرأتہ یومئذ
خادمہم وہی العروس قال سہل تدرون ما سقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم انقعت لہ تمرات من اللیل فی تور فلما اکل سقتہ ایاہ **ترجمہ** سہل بن سعد سے
روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اون کی عورت
ہی کام کرتی تہی اوس دن اور وہی دولہن بہی تہی سہل نے کہا تم جانتے ہو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا پلایا تہا رات کو اوس نے چند کہجورین بہگو دین تہین ایک کٹورے مین جب آپ کہانا کہا چکے
تو اوسکا شربت آپ کو پلایا **ف** مولوی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ میزبان بعض مہمانون
کی تخصیص کر سکتا ہے عمدہ کہانے سے یا شربت سے بشرطیکہ اورون کو رنج نہ ہو اور صحابہ تو خوش ہوتے تہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ خاطر کرنے سے عن سہل یقول ان ابو اسید الساعدی
رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بمثلہ ولم یقل فلما اکل سقتہ ایاہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سہل بن سعد رضی
اللہ تعالی عنہ بہذا الحدیث وقال فی تور من حجارۃ فلما فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من الطعام اماثتہ فسقتہ تخصہ بذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ جب آپ
کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملا ان کھجوروں کو اور صرف آپ کو پلایا وہ عن سہل بن سعد
رضی اللہ تعالی عنہ قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امراۃ من العرب فامر ابا اسید
ان یرسل الیہا فارسل الیہا فقدمت فنزلت فی اجم بنی ساعدۃ فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی جاءہا فدخل علیہا فاذا امراۃ منکسۃ راسہا فلما کلمہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قالت اعوذ باللہ منک قال قد اعذتک منی فقالوا لہا اتدرین من ہذا فقالت
لا فقالوا ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء لیخطبک فقالت انا کنت اشقی من
ذلک قال سہل فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ حتی جلس فی سقیفۃ بنی
ساعدۃ ہو واصحابہ ثم قال اسقنا لسہل قال فاخرجت لہم ہذا القدح فاسقیتہم فیہ
قال ابو حازم فاخرج لنا سہل ذلک القدح فشربنا فیہ ثم استوہبہ بعد ذلک عمر بن عبد العزیز
فوہبہ لہ وفی روایۃ ابی بکر بن اسحاق قال اسقنا یا سہل ترجمہ سہل بن سعد سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے
کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے
اور اس کے پاس تشریف لے گئے جب وہاں پہونچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکائے ہوئے آپ نے اس سے
بات کی وہ بولی میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتی ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اپنے تئین
بچا لیا مجھ سے (یعنے اب میں تجھ سے کچھ نہیں کرنے کا) لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں وہ
بولی نہیں میں نہیں جانتی لوگوں نے کہا اللہ تعالی کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہو ان پر وہ تشریف
لائے تھے تجھ سے نسبت کرنیکو وہ بولی میں بدقسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے) اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ منگنی کرنے والے کو عورت کیطرف دیکھنا درست ہے) سہل نے کہا پھر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور سید آئے اور بنی ساعدہ کے چھتے میں بیٹھے آپ اور آپ کے اصحاب پھر آپ نے فرمایا ای سہل
ہم کو پلا سہل نے کہا میں نے یہ پیالہ نکالا اور سب کو پلایا ابو حازم نے کہا سہل نے وہ پیالہ نکالا ہم لوگوں نے
بھی اوس میں پیا (برکت کے لیے) پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) وہ پیالہ سہل
سے مانگا سہل نے دیدیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے آثار شریفہ سے برکت لینا چاہیے اور جس چیز کو آپ نے چھوا پہنا وہ سب متبرک ہے اور سلف اور خلف
نے اجماع کیا کہ جہاں پر آپ نے نماز پڑھی ہے روضہ میں وہاں نماز پڑھنا برکت کے لیے اسی طرح اوس غار
میں جانا جس میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور اسی قسم میں ہے جو آپ نے ابو طلحہ کو اپنے
بال دیے تھے لوگوں کو بانٹنے کے لیے اور اپنا کپڑا دیا تھا صاحبزادی کے کفن کے لیے اور قبر پر ٹہنیاں
لگا دی تھیں اور ملحان کی بیٹی نے آپ کا پسینا اکٹھا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو صحابہ نے
بدن پر ملا اور آپ کی تھوک کو منہ پر لگایا اور اس کے نظائر بہت ہیں صحیح حدیثوں میں اور یہ واضح
ہے اس میں کوئی شک نہیں انتہے **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ سَقَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِیْ ھٰذَا الشَّرَابَ کُلَّہٗ الْعَسَلَ وَالنَّبِیْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ
ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے اپنے اس پیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اور نبیذ اور
پانی اور دودھ پلایا **باب** جَوَازِ شُرْبِ اللَّبَنِ دودھ پینے کا بیان **عَنِ** الْبَرَاءِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ لَمَّا خَرَجْنَا
مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَبْتُ لَہٗ کُثْبَۃً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَشَرِبَ حَتّٰی رَضِیْتُ **ترجمہ**
براء سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے
مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ پیاسے تھے میں نے تھوڑا دودھ دوہا اور لیکر آیا آپ نے پیا یہاں
تک کہ میں سمجھا بس آپ کو کافی ہو گیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ان جانوروں کا مالک کافر
حربی ہوگا اور اسکا مال لے لینا درست ہے یا وہ آپ کے پینے سے ناراض نہ ہوگا یا عرب کے ملک میں یہ
امر دستور کے خلاف نہ ہوگا **عَنِ** الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ یَقُوْلُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَاتَّبَعَہٗ سُرَاقَۃُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ

قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ فَرَسُهٗ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرُّوْا بِرَاعِيْ غَنَمٍ قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ كُثْبَةً مِّنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهٖ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ **ترجمہ**: براسے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (مشرکون کی طرف سے) آپ نے اوس کے لیے بد دعا کی اور اوسکا گھوڑا دھنس گیا (یعنے زمین نے اوسکو پکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجیے مین آپ کو نقصان نہین پہونچاؤن گا آپ نے دعا کی (اوسکو نجات ملی) پھر آپ پیاسے ہوئے اور بکریون کا ایک چرواہا ملا۔ ابوبکر نے کہا مین نے پیالہ لیا اور تھوڑا دودھ آپ کے لیے دوہا وہ لیکر آیا آپ نے پیا یہانتک کہ مین سمجھا بس آپ کو کافی ہوگیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ بِاِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَّلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی جس رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس مین لائے گئے تو آپ پاس دو پیالے آئے ایک مین شراب تہا اور ایک مین دودھ آپ نے دونون کو دیکھا اور دودھ کا پیالہ لے لیا حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے کہا شکر ہے اوس خدا کا جس نے تمکو فطرت کی ہدایت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) اگر تم شراب کو لیتے تو تمہاری امت گمراہ ہوجاتی (اسحدیث کا بیان کتاب الایمان مین گذرا) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ بِاِيْلِيَاءَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **بَابُ** اِسْتِحْبَابِ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَغَيْرِهٖ برتن کو ڈہانپ دینے اور اور باتون کا بیان **عَنْ** اَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِّنَ النَّقِيْعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهٗ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُوْدًا قَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوْكَأَ لَيْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا **ترجمہ** ابوحمید ساعدی سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا نقیع سے (نقیع ایک مقام ہے وادی عقیق مین) جو ڈہنپا ہوا نہ تہا آپ نے فرمایا تو اسکو ڈہنپا کیون نہین ایک لکڑی ہی آڑی اوس پر رکھدیتا (اگر ڈہکنے کو کچہ نہ تہا) ابوحمید نے کہا آپ نے

حکم کیا رات کو مشک میں ڈاٹ لگانیکا اور دروازونکو بند کر دینے کا عن ابی حمید الساعدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدح لبن بمثلہ قال ولم یذکر
زکریا قول ابی حمید باللیل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقی فقال رجل یا رسول اللہ
الا نسقیک نبیذا فقال بلیٰ فخرج الرجل یسعی فجاء بقدح فیہ نبیذ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا قال فشرب ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا ایک شخص بولا یا رسول
اللہ میں آپ کو نبیذ پلاؤں آپ نے فرمایا اچھا وہ دوڑتا گیا اور ایک پیالہ نبیذ کا لایا آپ نے فرمایا تو نے
اسکو ڈھانپا کیوں نہیں ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا پھر پیا آپ نے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال جاء رجل یقال لہ ابو حمید بقدح من لبن من النقیع فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الا خمرتہ ولو تعرض علیہ عودا ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک
شخص جسکو ابو حمید کہتے تھے نقیع سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اسکو ڈھانپا کیوں نہیں کاش
ایک لکڑی ہی آڑی رکھدیتا عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم انہ قال غطوا الاناء واوکوا السقاء واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان
لا یحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی
انائہ عودا او یذکر اسم اللہ فلیفعل فان الفویسقۃ تضرم علی اہل البیت بیتہم
ولم یذکر قتیبۃ فی حدیثہ واغلقوا الباب ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ڈھانپ دو برتن کو اور ڈاٹ لگا دو مشک کو اور بھیڑ دو دروازوں
کو اور بجھا دو چراغ کو کیونکہ شیطان مشک نہیں کھولتا اور دروازہ نہیں کھولتا اور برتن نہیں کھولتا
پھر اگر تم میں سے کسی کو کچھ نہ ملے سوا ایک لکڑی کے اوسی کو آڑا رکھ دے اور اللہ کا نام لیوے اس
لیے کہ چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے چراغ کی بتی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے قتیبہ کی روایت میں
دروازہ بند کرنیکا ذکر نہیں ہے عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بمثل هذا الحدیث غیر انہ قال واکفؤا الاناء او خمروا الاناء ولم یذکر تعریض

يعود على الاناء ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس روایت میں آدمی کی اکثر کا ذکر نہیں ہے عن
جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اغلقوا الباب فذکر مثل
حدیث الليث غير انه قال وخمروا الانية وقال تضرم على اهل البيت ثيابهم ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل
حديثهم وقال والفويسقة تضرم البيت على اهله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ يقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا كان
جنح الليل او امسيتم فكفوا صبيانكم فان الشيطان ينتشر حينئذ فاذا ذهب
ساعة من الليل فخلوهم واغلقوا الابواب واذكروا اسم الله فان الشيطان لا يفتح بابا
مغلقا واوكوا قربكم واذكروا اسم الله وخمروا آنيتكم واذكروا اسم الله ولو
ان تعرضوا عليها شيئا واطفئوا مصابيحكم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجاوے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مت نکلنے دو اس لیے کہ
شیطان اس وقت پھیل نکلتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گذر جاوے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے
بند کر لو اور اللہ تعالی کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکیں پر ڈاٹ لگا دو
اور اللہ عز وجل کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اگر کوئی برتن ڈھانکنے کو نہ ملے
تو ان پر آڑا کچھ رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ يقول نحوا مما اخبر عطاء الا انه لا يقول اذكروا اسم الله عز وجل ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن ابن جريج بهذا الحديث عن عطاء وعمرو بن دينار كرواية
روح ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا ترسلوا فواشيكم وصبيانكم اذا غابت الشمس حتى تذهب
فحمة العشاء فان الشياطين تبعث اذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء
ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو
مت چھوڑو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشا کی تاریکی جاتی رہے کیونکہ شیطان پھیل
جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشا کی تاریکی جانے تک عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ غَطُّوا
الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ
اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے برتن ڈھانپ دو اور مشک
بند کر دو اس لیے کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا اترتی ہے پھر وہ وبا جو برتن کھلا پاتی
ہے یا مشک کھلی پاتی ہے اس میں سما جاتی ہے ف اور جو کوئی اس برتن کے کھانے میں سے
کھاتا ہے یا اس پانی میں سے پیتا ہے اس کو وبا ہو جاتی ہے اسی طرح لوگوں میں وبا پھیل جاتی ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا حکم الٰہی ہے پانی یا ہوا کے فساد سے وبا نہیں ہوتی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ
ایک ہی ہوا اور ایک ہی پانی کو بہت سے آدمی استعمال کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو وبا ہوتی ہے بعضوں کو
نہیں ہوتی۔ ایک مدت سے حکیم اور ڈاکٹر وبا کی علت دریافت کر رہے ہیں اور اس کی واسطے بہت سی خاک
اڑا رہے ہیں پر آج کی تاریخ تک کوئی علت ایسی معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا اطمینان ہو سکے
بعض کہتے ہیں کہ وبا کی علت پانی کا فساد ہے اور ہمیشہ پانی کو گرم کر کے پھر کوئلوں اور ریت میں
ٹپکا کر پینا چاہیے بعض کہتے ہیں یہ ہوا کا فساد ہے اور اس سے گریز نہیں بجز اس کے کہ چونہ کو ڈھیر
یا کوئلوں کے گھر میں رکھیں اور دیواروں پر چھڑکیں نجاست کو دور کریں سڑا اوٹا کو دبا
دیں اگر گندہ بات کے دھونی دیں کافور سونگھیں بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کی فساد سے پیدا ہوتی ہے
بعض کہتے ہیں ترکاریوں کے فساد سے بعض کہتے ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں یہ زہر رہتا ہے
اور جب پھیل جاتا ہے اور خون میں مل جاتا ہے تو کالرا کا مرض پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب
عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا
يَنْزِلُ فِيْهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالْاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُوْنَ ذٰلِكَ
فِي كَانُوْنِ الْاَوَّلِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک دن وبا
اترتی ہے اور لیث نے کہا کہ ہمارے ملک میں عجم کے لوگ کانون اول میں اس سے بچتے ہیں
(کانون اول وہ مہینا ہے جب آفتاب برج قوس کے بیچ میں آجاتا ہے اور کانون ثانی وہ

مہیا ہے جو دو مین آتا ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چھوڑو انگار کو اپنے گھرون مین جب سونے لگو **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ قال احترق بیت علی اھلہ بالمدینۃ من اللیل فلما حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشانھم قال ان ھذہ النار انما ھی عدو لکم فاذا نمتم فاطفئوھا عنکم ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رات کو مدینہ مبارک مین کسیکا گھر جل گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب سونے لگو اسکو بجھا دو

باب آداب الطعام والشراب کہانے اور پینے اور سونے کے آداب کا بیان **عن** حذیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانھا تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ جاء بھذہ الجاریۃ لیستحل بھا فاخذت بیدھا فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدھا ترجمہ حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہانا کہاتے تو اپنے ہاتھ ڈالتے جبتک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ ڈالتے ایک بار ہم آپکے ساتھ کہانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی جیسے کوئی اوسکو ہانکے لئے ہے اور اُس نے اپنا ہاتھ کہانے مین ڈالنا چاہا آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پہر ایک گنوار آیا دوڑتا ہوا آپ نے اُسکا ہاتھ تہام لیا پہر فرمایا کہ شیطان اوس کہانے پر قدرت پاتا ہے جسپر اللہ تعالی کا نام نہ لیا جاوے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اُس کہانے پر قدرت حاصل کرنے کو مین نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا پہر اس گنوار کو لایا اسی غرض سے مین نے اسکا بہی ہاتھ پکڑ لیا قسم اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ مین ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کہانے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ پکار کر کہے تاکہ جو بہول گیا ہو وہ بہی سنکر کہے اور جو شروع مین بسم اللہ

کہنا بھول جاوے اور کہانے مین یاد آوے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہے اور جنابت یا حیض بسم اللہ کہنے کا مانع
نہین ہے اب ٹھیک مذہب جمہور علماء سلف اور خلف کے محدثین اور فقہا اور متکلمین وہ یہ ہے کہ
یہ حدیث اور جو حدیثین شیطان کے کہانے کے باب مین آئی ہین وہ سب اپنے ظاہر پر محمول ہین اور شیطان
حقیقۃً کہاتا ہے اس لیے کہ عقلاً یہ محال نہین ہے اور شرع نے اسکا انکار نہین کیا بلکہ ثابت کیا تو واجب
ہے قبول کرنا اسکا اور اعتقاد رکہنا اسپر انتہے مختصراً عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى
حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَأَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَأَنَّهَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْأَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ
وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین پہلے گنوار
کے آنیکا ذکر ہے اور اخیر حدیث مین اتنا زیادہ ہے کہ پہر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کہایا عَنِ الْأَعْمَشِ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ عَلَى مَجِيءِ الْأَعْرَابِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ
الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ
لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَإِذَا
لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر مین جاتا ہے پہر گہر مین گہستے
وقت اور کہاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان اپنے رفیقون (دوسرے تابعدارون) سے کہتا
ہے نہ تمہاری رہنے کا یہان ٹھکانا ہے نہ کہانا ہے اور جب گہر مین گہستے وقت اللہ کا نام نہین لیتا تو شیطان
کہتا ہے تمہین رہنے کا ٹھکانا مل گیا اور جب کہانے کے وقت بھی اسکا نام نہین لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے سونے کا بھی ٹھکانا ملا اور کہانا بھی
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِ
حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عِنْدَ دُخُولِهِ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائین ہاتھ سے مت کہاؤ کیونکہ شیطان بائین سے کہاتا ہے

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھاوے تو داہنے ہاتھ سے کھاوے اور جب پیوے تو اپنے ہاتھ سے پیوے اسلیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ داہنے ہاتھ سے کھانا اور پینا مستحب ہے اور بائیں ہاتھ سے مکروہ ہے اگر عذر ہو تو بائیں ہاتھ سے بھی درست ہے عن الزہری باسناد سفیان ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاکلن احد منکم بشمالہ ولا یشربن بہا فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا قال وکان نافع یزید فیہا ولا یاخذ بہا ولا یعطی بہا وفی روایۃ ابی الطاہر لا یاکلن احدکم ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے نہ کھاوے اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیے بائیں ہاتھ سے کیونکہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے اور نافع کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ نہ لیوے اور نہ دیوے بائیں ہاتھ سے عن سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے کھایا آپ نے فرمایا داہنے ہاتھ سے کھا وہ بولا مجھ سے نہیں ہو سکتا آپ نے فرمایا خدا کرے تجھ سے نہ ہو سکے (اور اُس نے غرور کی راہ سے ایسا کیا تھا) وہ اُس ہاتھ کو منہ تک نہ اُٹھا سکا ف اوسکا ہاتھ رہ گیا یہ سزا ہے اللہ اور اوس کے رسول کی مخالفت کی بعضوں نے کہا یہ شخص منافق تھا اور اسکا نام بسر بن راعی العیر تھا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو کوئی بلا عذر شریعت کی مخالفت کرے اوس پر بددعا کرنا درست ہے عن عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنت فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک ترجمہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی ماں ام سلمہ سے نکاح کیا تھا) اور میرا ہاتھ پیالہ میں سب طرف

گھومرتا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے اللہ تعالیٰ کا نام لے اور داہنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہے اوس سے کھا
عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَکَلْتُ یَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
کُلْ مِمَّا یَلِیْکَ ترجمہ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالے کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے
فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ ترجمہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ کو الٹ کر پینے سے (ایسا نہ ہو کوئی کیڑا وغیرہ
منہ میں چلا جاوے) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ نَهَی رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ترجمہ
ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں
کو الٹ کر اون کے منہ سے پانی پینے سے عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَیْرَ
اَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ یُّقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ یُشْرَبُ مِنْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ فِی الشُّرْبِ قَائِمًا کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی اَنْ یَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ
فَقُلْنَا فَالْاَکْلُ فَقَالَ ذَاکَ اَشَرُّ وَاَخْبَثُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھڑے ہو کر پینے سے قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے
ہو کر کھانا کیا ہے انس نے کہا یہ تو اور زیادہ برا ہے عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِمِثْلِهِ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا اسمیں قتادہ کا قول مذکور نہیں ہے ف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت
میں ہے کہ آپ نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا تو یہ نہی تنزیہی ہے اور کھڑے ہو کر پینا بھی جائز ہے

(رواہ مسلم) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم زجر
عن الشرب قائما ترجمہ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے
ہو کر پینے سے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی عن الشرب قائما ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد منکم قائما فمن نسی فلیستقئ
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
کھڑا ہو کر نہ پیئے اور جو بھولے سو پی لے تو قے کر ڈالے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائم ترجمہ
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور
آپ کھڑے تھے عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شرب من زمزم من دلو منھا وھو قائم ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر عن ابن
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وھو قائم
ترجمہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم میں سے
پیا کھڑے ہو کر عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سقیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من زمزم فشرب قائما واستسقی وھو عند البیت ترجمہ ابن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے
پیا کھڑے ہو کر اور پانی مانگا خدا سے کعبے کے پاس عن شعبۃ بھذا الاسناد وفی حدیثھما
فاتیتہ بدلو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب کراھۃ التنفس فی نفس الاناء
واستحباب التنفس ثلاثا خارج الاناء پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے اور باہر
مستحب ہے عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یتنفس فی الاناء ترجمہ
ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا برتن کے اندر سانس
لینے سے عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلٰثًا ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تین بار سانس لیتے برتن میں یعنی پینے میں برتن کے باہر تیسری دفعہ گھونٹ میں عَنْ أَنَسٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلٰثًا
وَيَقُوْلُ إِنَّهُ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي
الشَّرَابِ ثَلٰثًا ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے میں
تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے خوب سیری ہوتی ہے اور پیاس خوب بجھتی ہے یا بیماری سے تندرستی
ہوتی ہے اور پانی اچھی طرح ہضم ہوتا ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں بھی پینے میں تین بار
سانس لیتا ہوں عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ
وَقَالَ فِي الْإِنَاءِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَارَةِ الْمَاءِ وَاللَّبَنِ وَ

نَحْوِهِمَا عَلٰى يَمِيْنِ الْمُبْتَدِئِ دودھ یا پانی یا اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے داہنے طرف سے
تقسیم کرنا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَشَرِبَ
ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا آپ کے داہنی طرف ایک دیہاتی شخص تھا اور
بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے دودھ پیا پھر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا داہنی
طرف سے شروع کرنا چاہیے پھر داہنی طرف سے اگرچہ داہنی طرف وہ شخص ہو جو بائیں طرف والے سے رتبہ میں
کم ہو عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ
وَأَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِيْنَ وَكُنَّ أُمَّهَاتِيْ يَحْثُثْنَنِيْ عَلٰى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ
عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيْبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ شِمَالِهِ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ أَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِيْنِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْأَيْمَنُ فَالْأَيْمَنُ ترجمہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم مدینہ میں تشریف لائے اوس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات پائی اوس وقت میں

ہیں پر سکا تہا اور میری مائیں رغبت دلاتین مجہکو آپ کی خدمت کرنیکی آپ ہمارے گہر مین آئے ہم نے
آپکے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودہ دوہا اور گہر میں ایک کنوان تہا اوسکا پانی اوس دودہ مین ملایا
جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکو پیا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ابوبکر کو دیجیے اوکی
بائین طرف بیٹہے تہے آپنے ایک بدوی کو دیا جو آپ کی داہنی طرف بیٹہا تہا اور فرمایا داہنے سے شروع کرنا
داہنے پہر داہنے سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَانَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِنَا فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهٗ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهٗ مِنْ مَاءِ بِئْرِيْ
هٰذِهٖ فَاَعْطَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَعُمَرُ وِجَاهَهٗ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شُرْبِهٖ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُرِيْهِ اِيَّاهُ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا يَمِّنُوْا قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهِيَ
سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
گہر مین آئے اور پانی مانگا ہمنے بکری کا دودہ دوہا پہر اوس مین پانی ملایا اپنے اس کنوے سے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپنے پیا اور ابوبکر آپ کی بائین طرف بیٹہے تہے اور عمر سامنے اور
داہنی طرف ایک اعرابی تہا آپنے اعرابی کو دیا اور ابوبکر اور عمر کو نہیں دیا اور فرمایا داہنی طرف والے
مقدم ہیں پہر داہنے طرف والے انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تو یہ سنت ہے سنت ہے سنت ہے
عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ
اَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِهٖ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پینے کی کوئی چیز آئی آپنے پیا اور داہنی طرف آپکے ایک لڑکا تہا اور بائین
طرف بڑے لوگ تہے آپنے لڑکے سے فرمایا تو مجہکو اجازت دیتا ہے پہلے ان لوگون کو دینے کی وہ بولا
نہین قسم خدا کی مین اپنا حصہ دوسرے کسی کو نہیں دینا چاہتا یہ سنکر آپنے اوس لڑکے کے ہاتہ مین دیدیا

ف بعضون نے کہا وہ لڑکے عبد اللہ بن عباس تہے اور بڑے ان مین خالد بن الولید تہے اور آپ نے لڑکے
سے اجازت مانگی مسلیری کہ اوسکی ناراضی کا ڈر نہ تہا اور گنوار سے اجازت نہین مانگی اس ڈر سے کہ وہ ناراض
نہو اور تباہ ہو جاوے اور دہنی طرف سے پلانا وغیرہ مسنون ہے بلا خلاف اور مالک سے اوسکی تخصیص
بلانے ہی کی منقول ہے (نووی مختصرا) عن سهل بن سعد رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى
الله عليه وسلم بمثله ولم يقل فتله ولكن في رواية يعقوب فاعطاه اياه ترجمه
وہی جو اوپر گذرا **باب** آداب الطعام کہانے کے آداب کا بیان عن ابن عباس رضي
الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم طعاما فلا
يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ترجمه ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہا وے تو اپنا ہاتہہ نہ پونچہے جب تک اوسکو چاٹ نہ
لیوے یا چٹا نہ دیوے (اپنی بی بی یا بچہ یا لونڈی کو جو برا نہ مانین بلکہ خوش ہون) عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل احدكم من
الطعام فلا يمسح يده حتى يلعقها او يلعقها ترجمه ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے ایسی ہی
روایت ہے عن كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأيت النبي صلى
الله عليه وسلم يلعق اصابعه الثلاث من الطعام ولم يذكر ابن حاتم الثلاث و
قال ابن ابي شيبة في روايته عن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه ترجمه كعب بن مالك
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی تینون انگلیون چاٹتے ہوئے دیکہا کہانے
کے بعد عن كعب بن مالك رضي الله تعالى عنه قال كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم يأكل بثلاث اصابع ويلعق يده قبل ان يمسحها ترجمه كعب
بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیون سے کہاتے اور ہاتہہ پونچہنے سے
پہلے انکو چاٹتے عن كعب رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان يأكل بثلاث اصابع فاذا فرغ لعقها ترجمه کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تین انگلیون سے کہاتے پہر جب فارغ ہوتے تو انگلیون کو چاٹتے عن كعب بن
مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم بمثله ترجمه وہی جو اوپر گذرا

عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ ان النبی صلی الله علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و
الصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایہ البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا انگلیوں اور رکابی کو چاٹنے اور صاف کرنے کا اور فرمایا تم نہیں
جانتے برکت کس میں ہے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ قال قال رسول الله صلی الله
علیہ وسلم اذا وقعت لقمۃ احدکم فلیأخذھا فلیمط ما کان بھا من اذی ولیأکلھا
ولا یدعھا للشیطان ولا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ
البرکۃ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کسی کا نوالہ گر پڑے (اور وہ جائے نجس نہ ہو) تو اسکو اٹھا لے اور جو کوڑا وغیرہ لگ گیا ہو اسکو صاف
کرے اور کھا لے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ رومال سے نہ پونچھے جب تک انگلیاں چاٹ نہ
لے کیونکہ اسکو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے عن سفیان بھذا الاسناد مثلہ
وفی حدیثھما لا یمسح یدہ بالمندیل حتی یلعقھا او یلعقھا وما بعدہ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا
اسمیں یہ ہے جب تک چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے عن جابر رضی الله تعالیٰ عنہ قال سمعت
النبی صلی الله علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شیء من شأنہ
حتی یحضرہ عند طعامہ واذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بھا من اذی
ثم لیأکلھا ولا یدعھا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی
ای طعامہ تکون البرکۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اوس کے ہر کام کے وقت
موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کیوقت بھی پھر جب تم میں سے کسیکا نوالہ گر پڑے تو اسکو صاف
کرے کچری وغیرہ سے جو اوس میں لگ جاوے پھر اوسکو کھالے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے
سے فارغ ہو تو انگلیاں چاٹے کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے کون سے کھانے میں برکت ہے عن
الاعمش بھذا الاسناد اذا سقطت لقمۃ احدکم الی اخر الحدیث ولم یذکر
اول الحدیث ان الشیطان یحضر احدکم ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا عن جابر رضی
الله تعالیٰ عنہ عن النبی صلی الله علیہ وسلم فی ذکر اللعق وعن ابی سفیان عن جابر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وذکر اللعقۃ عن حدیثہما ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا اکل طعاما لعق اصابعہ الثلاث قال وقال اذا سقطت لقمۃ احدکم
فلیمط عنہا الاذی ولیاکلہا ولا یدعہا للشیطان وامرنا ان نسلت القصعۃ قال فانکم
لا تدرون فی ای طعامکم البرکۃ ترجمہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں
چاٹتے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اسکو صاف کرکے کھالے اور شیطان کے لیے
نہ چھوڑے اور حکم کیا ہمکو پیالہ پونچھ لینے کا اپنے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں
برکت ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا اکل احدکم فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ایتہن البرکۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیوے کیونکہ اوسکو معلوم نہیں کونسی انگلی میں
برکت ہے عن حماد بہذا الاسناد غیر انہ قال ولیسلت احدکم الصحفۃ
وقال فی ای طعامکم البرکۃ او یبارک لکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا
زیادہ ہے کہ پونچھ لیوے ایک تم میں کا پیالہ کو اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت ہے یا برکت ہوتی ہے
تمہارے لیے باب ما یفعل الضیف اذا تبعہ غیرہ من دعاۃ صاحب الطعام
اگر مہمان کے ساتھ کوئی طفیلی ہو جاوے تو کیا کرے عن ابی مسعود الانصاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رجل من الانصار یقال لہ ابو شعیب وکان لہ غلام
لحام فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعرف فی وجہہ الجوع فقال لغلامہ
ویحک اصنع لنا طعاما لخمسۃ نفر فانی ارید ان ادعو النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خامس خمسۃ قال فصنع ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ خامس خمسۃ
واتبعہم رجل فلما بلغ الباب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ہذا اتبعنا فان
شئت ان تاذن لہ وان شئت رجع قال لا بل اذن لہ یا رسول اللہ ترجمہ

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی انصار مین ایک مرد تہا جسکا نام ابو شعیب تہا
اوسکا ایک غلام تہا جو گوشت بیچا کرتا تہا اوس مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا اور آپکے
چہرہ پر بہوک معلوم ہوئی اوسنے اپنے غلام سے کہا ارے ہم پانچ آدمیون کے لیے کہانا طیار کر
کیونکہ مین چاہتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنا اور آپ پانچوین ہین پانچ آدمیون مین
پہر اوسنے کہانا طیار کیا اور وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپکو دعوت دی آپ
پانچوین تہے پانچ کے اون کے ساتہہ ایک اور آدمی ہو گیا جب آپ دروازے پر پہونچے تو فرمایا (صاحب
خانہ سے) یہ شخص ہمارے ساتہ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اوسکو اجازت دے ورنہ یہ لوٹ جاویگا اوسنے
کہا نہین مین اوسکو اجازت دیتا ہون یا رسول اللہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کے ساتہ
اگر کوئی شخص طفیلی چلا جاوے تو صاحب خانہ کو خبر کر دے جب اوسکے دروازے پر پہونچے اور صاحب
خانہ کو مستحب ہی کہ اجازت دی اگر اوسمین کوئی ضرر نہ ہو **عن** ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بہذا الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث جریر قال نصر بن علی فی
روایتہ لہذا الحدیث حدثنا ابو اسامۃ قال حدثنا الاعمش قال حدثنا شقیق بن سلمۃ
قال حدثنا ابو مسعود الانصاری وساق الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن الاعمش عن ابی سفیان
عن جابر بہذا الحدیث **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان جارا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارسیا کان طیب المرق فصنع لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء یدعوہ فقال وہذہ لعائشۃ فقال لا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا فعاد یدعوہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہذہ
قال لا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ثم عاد یدعوہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وہذہ قال نعم فی الثالثۃ فقاما یتدافعان حتی اتیا منزلہ **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہمسایہ شوربا
عمدہ بناتا وہ فارس کا تہا اوسنے ایک بار شوربا بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور
آپکو بلانے آیا آپنے فرمایا عائشہ کی بہی دعوت ہی اوسنے کہا نہین آپنے فرمایا تو مین بہی نہین آتا

پھر وہ دوبارہ بلانے کو آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے اوس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں
بھی نہیں آتا پھر سہ بارہ آپ کو بلانے کے لیے آیا آپ نے فرمایا عائشہ کی بھی دعوت ہے وہ بولا تیسری
بار ہاں ہاں پھر دونوں چلے ایک دوسرے کے پیچھے (یعنے حضرت رسول اللہ اور جناب عائشہ صدیقہ) یہاں
تک کہ اوس کے مکان پر پہونچے **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپ نے دعوت قبول نہ کی کسی عذر
سے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تھا دعوت قبول کرنے اور نہ کرنے کا تو آپ نے بغیر عائشہ کے
قبول نہ کی اسوجہ سے کہ وہ بھی بھوکی ہونگی تو آپ نے اکیلے کھانا منظور نہ کیا اور یہ حسن معاشرت ہے اور
بعض علما کا مذہب یہ بھی ہے کہ سوا ولیمہ کے اور کوئی دعوت قبول کرنا واجب نہیں ہے **باب**
جواز استتباعہ غیرہ الی دار من یثق برضاہ بذلک اگر مہمان کو یقین ہو کہ میزبان دوسری
کسی شخص کے ساتھ لیجانے سے ناراض نہ ہوگا تو ساتھ لیجا سکتا ہے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ھو بابی بکر
و عمر رضی اللہ تعالی عنہما فقال ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ قالا الجوع
یا رسول اللہ قال وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ
فاتی رجلا من الانصار فاذا ھو لیس فی بیتہ فلما راتہ المراۃ قالت مرحبا و اھلا
فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فلان قالت ذھب یستعذب لنا من
الماء اذ جاء الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ فنظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
و صاحبیہ ثم قال الحمد للہ ما احد الیوم اکرم اضیافا منی
قال فانطلق فجاءھم بعذق فیہ بسر و تمر و رطب فقال کلوا من ھذہ و اخذ
المدیۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک والحلوب فذبح لھم فاکلوا
من الشاۃ و من ذلک العذق و شربوا فلما ان شبعوا و رووا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لابی بکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما والذی نفسی بیدہ لتسئلن عن
ھذا النعیم یوم القیمۃ اخرجکم من بیوتکم الجوع ثم لم ترجعوا حتی اصابکم
ھذا النعیم **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک
رات باہر نکلے آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنہما کو دیکھا پوچھا تم کیوں نکلے اسوقت انہوں نے

کہا بہوک کے مارے نکلے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اوسکی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے مین بہی اسی وجہ
سے نکلا چلو پہر وہ آپکے ساتہہ چلے آپ ایک انصاری کے دروازے پر آئے وہ اپنے گہر مین نہین تہا اوس کی
عورت نے آپکو دیکہا وہ کہنے لگی آئیے آپ جہر آئے اپنے لوگون مین آپ نے فرمایا فلان شخص یا اوس کے
خاوند کو فرمایا کہان گیا ہے وہ بولی ہمارے لیے میٹہا پانی لینے گیا ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی
عورت سے بات کرنا اور جواب دینا اوسکو درست ہے عذر سے اسی طرح عورت اوس مرد کو گہر مین بلا سکتی
ہے جس کے آنے سے خاوند راضی ہو) اتنے مین وہ مرد انصاری آگیا اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور آپکے دونون ساتہیون کو دیکہا تو کہا شکر ہے خدا تعالی کا آج کے دن کسی کے پاس ایسے عزت
والے مہمان نہین ہین جیسے میرے پاس ہین پہر گیا اور کہجور کا ایک خوشہ لیکر آیا جس مین گدر اور سوکہی
اور تازی کہجورین تہین اور کہنے لگا اس مین سے کہاؤ پہر اوس نے چہری لی آپ نے فرمایا دودہ والی بکری
مت کاٹنا اوس نے ایک بکری کاٹی اور سب نے اوسکا گوشت کہایا اور کہجور بہی کہائی اور پانی پیا جب
سیر ہوئے کہانے اور پینے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر اور عمر سے قسم اوس کی
جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے تم سے سوال ہوگا اس نعمت کا قیامت کے دن تم اپنے گہرون سے نکلے
بہوک کے مارے پہر نہین لوٹے یہانتک کہ تمکو یہ نعمت ملی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام کی زندگی کیونکر گذری ایک حدیث مین ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے
گئے اور جو کی روٹی سے پیٹ نہین بہرا اور وفات کے وقت زرہ گرو تہی اس حدیث سے یہ بہی معلوم ہوا کہ
بہوک کی حالت مین اپنی دوست کے پاس جانا درست ہے اگر اسکو تکلیف نہ ہو **عن** ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ یقول بینا ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ قاعد و عمر رضی اللہ تعالے
عنہ معہ اذ اتاہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اقعدکما ههنا
قالا اخرجنا الجوع من بیوتنا والذی بعثک بالحق ثم ذکر نحو حدیث خلف بن
خلیفة **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یقول
لما حفر الخندق رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا فانکفأت الی امرأتی
فقلت لہا ہل عندک شیء فانی رایت برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمصا
شدیدا فاخرجت لی جرابا فیہ صاع من شعیر ولنا بہیمة داجن قال فذبحتہا

وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ اِلٰى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ قُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَاَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيْنَتَنَا فَبَصَقَ فِيْهَا وَبَارَكَ قَالَ ادْعُوا لِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا اَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جب خندق کہودی گئی (مدینہ کے گرد) تو مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہوکا پایا مین اپنی بی بی کے پاس لوٹا اور کہا تیرے پاس کچہ ہے کیونکہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بہوکا پایا ہے اوس نے ایک تہیلی نکالا جس مین ایک صاع جو تہے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تہا پلا ہوا اور پلا ہوا مین نے اوسکو ذبح کیا اور میری عورت نے آٹا پیسا وہ بہی میرے ساتہہ ہی فارغ ہوئی مین نے اسکا گوشت کاٹ کر ہانڈی مین ڈالا بعد اوسکے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹا عورت بولی مجکو رسوا نہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتہیون کے سامنے (یعنے کہانا تہوڑا ہے کہین بہت سے آدمی کی دعوت نہ کر دینا) جب مین آپ کے پاس آیا تو چپکے سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا جو ہمارے پاس تہا طیار کیا ہی تو آپ چند لوگون کو اپنے ساتہہ لیکر تشریف لایے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارا اور فرمایا اے خندق والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تو چلو اور آپنے فرمایا اپنی ہانڈی کو مت اوتارنا اور آٹے کی روٹی مت پکانا جب تک مین نہ آلون پہر مین گہر مین آیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی تشریف لائے آپ آگے تہے اور لوگ آپکے پیچہے تہے مین اپنی عورت پاس آیا وہ بولی تو ہی ذلیل ہوگا اور تجہے ہی لوگ برا کہین گے مین نے کہا مین نے تو وہی کیا جو تو نے کہا تہا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاش

ثم عمد الى برمتنا فبصق فيها وبارك ثم ۳

کر دیا اور سب کو دعوت سُنا دی آخر اُسنے وہ آٹا نکالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لب مبارک اُسمین ڈالا
برکت کی دعا کی پھر ہماری ہانڈی کیطرف چلے اُسمین بھی تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اسکے فرمایا ایک روٹی پکانے والی
اور بلا جو تیرے ساتھ ملکر پکاوے (میری عورت سے فرمایا) اور ہانڈی میں ڈوئی ڈالکر نکالتی جا اُسکو اتاریو مت جابر رضی
اللہ تعالی عنہ نے کہا آپکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو مین قسم کھاتا ہون کہ سبنے کھایا یہانتک کہ چھوڑ دیا اور پلٹ
گئے اور ہانڈی کا وہی حال تھا اُبل رہی تھی اور آٹا بھی ویسا ہی تھا اُسکی روٹیان بن رہی تھین ف نووی نے کہا اس حدیث
مین آپکے دو معجزے ہین ایک تو تھوڑا کھانا بہت ہو جانا دوسرے آپکو معلوم ہو جانا پیشتر سے کہ یہ کھانا سب کو کافی
ہو جاویگا۔ دوسری روایت مین انس سے بھی ایسا ہی معجزہ مذکور ہے جب چند روٹیان جو کی ستر یا اسی آدمیون کو کافی
ہوگئی تھین اسکا قصہ آگے آتا ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ
اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَ
رَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلِطَّعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ
يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ
اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ
فَاَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ
اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ
يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ
لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ - - - -
حَتَّى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ
شَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابو طلحہ نے

ام سلیم سے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مین کمزوری پائی مین سمجھتا ہون آپ بہوکے ہین تو تیرے پاس کچہ ہے کہانے کو وہ بولی ہان ہے پہر اوس نے جو کی کئی روٹیان نکالین اور اپنی اوڑہنی لی اوس مین روٹیون کو لپیٹا اور میرے کپڑے مین چہپا دیا کچہ میرے کو اوڑہا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے مین سے کچہ مجہے اوڑہا دیا اور کچہ کپڑے مین روٹی چہپا دی) پہر مجکو بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مین اوسکو لیکر گیا مین نے آپ کو مسجد مین بیٹہا ہوا پایا آپکے ساتہ لوگ تہے مین کہڑا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجہکو ابو طلحہ نے بہیجا ہے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کہانا ہے مین نے کہا ہان آپ نے اپنی سب ساتہیون سے فرمایا اوٹہو اور آپ چلے مین سب کے سامنے چلا یہانتک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا اونکو خبر کی ابو طلحہ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکر تشریف لائے اور ہمارے پاس اون کے کہلانے کو کچہ نہین ہے ام سلیم نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے پہر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (آگے بڑہکر) ملے) بعد اوس کے آپ تشریف لائے اور ابو طلحہ ہی ساتہ تہے آپ نے فرمایا اے ام سلیم تیرے پاس کیا ہے وہ وہی روٹیان لیکر آئی آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیان توڑی گئین پہر ام سلیم نے تہوڑا گہی اوس پر ڈالدیا وہ گویا سالن تہا پہر جو اللہ تعالے کو منظور تہا آپ نے فرمایا (دعا کی) بعد اوس کے فرمایا دس آدمیون کو بلاؤ اونہون نے کہایا پیٹ بہر کر وہ نکلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ اونہون نے بہی کہایا سیر ہوکر اور چلے پہر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہانتک کہ سب نے کہا لیا سیر ہوکر اور سب ستر یا اسی آدمی تہے **ف** آپنے دس دس کو بلایا کیونکہ پیالہ چہوٹا ہوگا اور دس سے زیادہ آدمی اوس کے گرد حلقہ نہ کرسکتے ہون گے اس حدیث سے ام سلیم کی بڑی دانائی اور دینداری ثابت ہوئی کہ ابو طلحہ گہبرا گئے پر وہ پریشان نہین ہوئین **عن** انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ قال بعثنی ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لادعوہ وقد جعل طعاما قال فاقبلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع الناس فنظر الی فاستحییت فقلت اجب ابا طلحۃ فقال للناس قوموا فقال ابو طلحۃ یا رسول اللہ انما صنعت لك شیئا قال فمسها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعا فیها بالبرکۃ ثم قال ادخل نفرا من اصحابی عشرۃ فقال کلوا واخرج لهم شیئا من بین اصابعه فاکلوا حتی شبعوا فخرجوا فقال ادخل عشرۃ فاکلوا حتی خرجوا فمازال یدخل عشرۃ ویخرج عشرۃ

ف ام سلیم ابوطلحہ کی بیبی اور انس کی ماں ہیں ۱۲

حتی لم یبق منھم احد الا دخل فاکل حتی شبع ثم ھیاھا فاذا ھی مثلھا حین اکلوا
منھا ترجمہ انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مجھے ابوطلحہ نے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دعوت دینے کے لیے اور کھانا انہوں نے طیار کیا تھا میں آیا اوسوقت آپ لوگون کے ساتھ بیٹھے تھے
آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابوطلحہ کی دعوت قبول کیجیے آپ نے لوگوں سے فرمایا
چلو ابوطلحہ نے کہا یا رسول اللہ میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا طیار کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس کھانے کو چھوا اور دعا کی اوس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں
کو بلالے آپ نے فرمایا کھاؤ اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا اونہوں نے کھایا اور سیر ہو گئے وہ
گئے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلالے انہوں نے بھی کھایا اور نکلے پھر اسیطرح آپ دس دس کو اندر بلاتے
اور وہ دس باہر جاتے یہانتک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو سیر نہ ہوا ہو پھر آپ نے اوس کھانے کو
ایک جگہ کیا تو وہ اتنا ہی تھا جب انہوں نے کھانا شروع کیا تھا **عن** انس بن مالک رضی اللہ
تعالی عنہ قال بعثنی ابوطلحۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق الحدیث بنحو حدیث
ابن نمیر غیر انہ قال فی اخرہ ثم اخذ ما بقی فجمعہ ثم دعا فیہ بالبرکۃ قال
فعاد کما کان فقال دونکم ھذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے
اسکو اکھٹا کیا اور دعا کی اوس میں برکت کی وہ اتنا ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا پھر آپ نے فرمایا لے لو
اسکو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال امر ابو طلحۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا ان تصنع للنبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لنفسہ خاصۃ
ثم ارسلنی الیہ وساق الحدیث وقال فیہ فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ وسمی
علیہ ثم قال ائذن لعشرۃ فاذن لھم فدخلوا فقال کلوا وسموا اللہ فاکلوا حتی
فعل ذلک بثمانین رجلا ثم اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک واھل البیت
وترکوا سؤرا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اوس کھانے پر رکھا
اور اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو آنے دے انہوں نے دس کو اجازت دی وہ اندر آئے
آپ نے فرمایا کھاؤ اور اللہ کا نام لو انہوں نے کھایا یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسیطرح بلایا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گھر والوں نے سب کے بعد کھایا تب بھی کھانا بچ رہا

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه بهذه القصة في طعام ابي طلحة رضي الله تعالى
عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال فيه فقام ابو طلحة على الباب حتى اتى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال له يا رسول الله انما كان شيئا يسيرا قال هلمه
فان الله سيجعل فيه البركة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ ابوطلحہ دروازے پر کھڑے ہوئے
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آگئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ نے فرمایا اوسی کو
لے آ اللہ جل جلالہ اوس میں برکت دیگا عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه عن النبي
صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
واكل اهل البيت وافضلوا ما ابلغوا جيرانهم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور اتنا کھانا بچا کہ اپنے ہمسایوں کو بھیجا عن
انس بن مالك رضي الله تعالى عنه قال رأى ابو طلحة رضي الله تعالى عنه رسول
الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن فاتى ام سليم
فقال اني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا في المسجد يتقلب ظهرا لبطن
واظنه جائعا وساق الحديث وقال فيه ثم اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وابو طلحة وام سليم وانس وفضلت فضلة فاهديناه لجيراننا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ابوطلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں لیٹے ہوئے آپ پیٹ کو پیٹھ بناتے (یعنی اسکو زمین سے لگاتے) پس آئے ام سلیم پاس اور کہا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور پیٹ کو پیٹھ بنا رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں پھر
بیان کیا حدیث کو اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا اور ابوطلحہ نے اور ام سلیم نے اور انس
نے اور کچھ بچ رہا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو حصہ بھیجا عن انس بن مالك يقول جئت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فوجدته جالسا مع اصحابه يحدثهم وقد
عصب بطنه بعصابة قال اسامة وانا اشك على حجر فقلت لبعض اصحابه لم عصب
رسول الله صلى الله عليه وسلم بطنه فقالوا من الجوع فذهبت الى ابي طلحة
وهو زوج ام سليم بنت ملحان فقلت يا ابتاه قد رأيت رسول الله صلى الله عليه
وسلم عصب بطنه بعصابة فسألت بعض اصحابه فقالوا من الجوع فدخل ابو طلحة

عَلٰى اُمِّى فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهٗ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ مَعَهٗ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيْثِ بِقِصَّتِهٖ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہیں اور پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہیں اسامہ نے کہا مجھے شک ہے کہ پتھر کا بھی ذکر کیا یا نہیں میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ پٹی آپ نے کیوں باندھی ہے اوس نے کہا بھوک کیوجہ سے میں ابوطلحہ کے پاس گیا وہ خاوند تھے ام سلیم کے جو ملحان کی بیٹی تھی اور میں نے کہا بابا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی باندھی ہے میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کیوجہ سے باندھی ہے یہ سنکر ابوطلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے وہ بولی ہاں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف لادیں تو ہم آپ کو پیٹ بھر کر کھلا سکتے ہیں اور جو اور کوئی بھی آپکے ساتھ آوے تو کھانا کم پڑے گا پھر بیان کیا حدیث کو پورے قصہ کے ساتھ **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب جَوَازِ اَكْلِ الْمَرَقِ وَاسْتِحْبَابِ اَكْلِ الْيَقْطِيْنِ **ترجمہ** شوربا کھانا اور کدو کھانے کا بیان **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهٗ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الصَّحْفَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس نے کہا میں بھی آپکے ساتھ گیا اوس کھانے پر پھر آپکے سامنے جو کی روٹی لائی گئی اور شوربا آیا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اوس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا

ہے اور درزی کا کسب حلال ہے اور شوربا درست ہے اور کدو کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دوست رکھنا چاہیے اسیطرح ہر چیز کو جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اور حرص کرنا چاہیے اوس کے حاصل کرنے پر اور دسترخوان پر کھانیوالون کو مستحب ہے عمدہ چیز کسی کو کھلانا اگر میزبان کو برا نہ معلوم ہو اور یہ جو اس روایت مین ہے کہ آپ پیالہ کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈھونڈتے تھے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہین ایک تو یہ کہ آپ اپنی ہی طرف کے کنارون سے ڈھونڈھتے تھے دوسری طرفون سے دوسرے یہ کہ ممانعت اسکی اسوجہ سے ہے کہ دوسرے کھانیوالون کو کراہت نہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوٹھے سے کسی کو کراہت نہ تھی بلکہ آپکے آثار شریف سے برکت حاصل کرتے یہانتک کہ آپ کی تھوک اور بلغم کو اپنے موہون پر ملتے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَجِیْئَ بِمَرَقَۃٍ فِیْھَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ مِنْ ذٰلِکَ الدُّبَّاءِ وَیُعْجِبُہٗ قَالَ فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ جَعَلْتُ اُلْقِیْہِ اِلَیْہِ وَلَا اَطْعَمُہٗ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ یُعْجِبُنِی الدُّبَّاءُ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے دعوت کی مین بھی آپکے ساتھ گیا وہان شوربا آیا جس مین کدو تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کھانا شروع کیا بڑے مزے سے جب مین نے یہ دیکھا تو مین کدو کے ٹکڑے آپکے طرف ڈالتا تہا اور خود نہین کھاتا تھا انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اوس روز سے مجھے کدو پسند ہو گیا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا خَیَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ فَمَا صُنِعَ لِیْ طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ عَلٰی اَنْ یُصْنَعَ فِیْہِ دُبَّاءٌ اِلَّا صُنِعَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک درزی نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ انس نے کہا پھر جو کوئی کھانا اس کے بعد میرے لیے طیار کیا گیا اور مجھہ سے ہو سکا اوس مین کدو شریک کیا گیا **ف** کدو بڑی فائدہ مند ترکاری ہے اور خصوصاً عرب اور ہند گرم ملکون کے لیے گوشت کے ساتھہ کدو کا کھانا ضرور ہے تاکہ حرارت گوشت کی ضرر نہ کرے اور کدو حرارت صفرا کو بجھا دیتا ہے اور تشنگی کو رفع کرتا ہے اور ماء القرع صفراوی بخار اور تپ دق

کہنا بہت بہتر ہے **باب** اسْتِحْبَابِ وَضْعِ النَّوَى خَارِجَ التَّمْرِ کہجور کہاتے وقت گہٹلیاں علیحدہ رکہنا مستحب ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

ترجمہ عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پاس اترے ہم نے کہانا پیش کیا اور وطبہ (وطبہ ایک کہانا ہے جو کہجور اور پنیر اور گہی کو ملا کر بنتا ہے) آپ نے کہایا پہر سوکہی کہجوریں آئیں آپ اون کو کہاتے تہے اور گہٹلیاں دونوں انگلیوں کے بیچ میں رکہتے جاتے کلمہ اور بیچ کی اونگلی کے درمیان شعبہ نے کہا مجہے یہی خیال ہے اور میں سمجہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہی ہے گہٹلیاں دونوں انگلیوں میں ڈالنا (غرض یہ ہے کہ گہٹلیاں کہجور میں نہیں ملاتے تہے جدا رکہتے تہے) پہر پینے کے لیے کچہ آیا آپ نے پیا بعد اوس کے داہنی طرف جو بیٹہا تہا اوسکو دیا پہر میرے باپ نے آپکے جانور کی باگ تہامی اور عرض کیا دعا کیجیے ہمارے لیے آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے ان کی روزی میں اور بخشدے ان کو اور رحم کر ان پر **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ کہجور کے ساتہہ ککڑی کہانا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی کہاتے ہوئے کہجور کے ساتہہ **ف** اس میں بہی بڑی مصلحت ہے کہ کہجور کی حرارت اور ککڑی کی برودت ملکر اعتدال ہوجاوے اور کہجور سے جو شدت صفرا کی ہوتی ہے وہ نہ ہووے

باب اسْتِحْبَابِ تَوَاضُعِ الْآكِلِ وَصِفَةِ قُعُودِهِ کیونکر بیٹہ کے کہانا چاہیے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَأْكُلُ تَمْرًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ اقعا کے طور پر بیٹہے

کہجور کہاتے تہے **ف** اقعا کا بیٹھنا یہ ہے کہ سرین زمین سے لگادے اور دونون پنڈلیان کہڑی کر دیوے
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمر
فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسمہ وھو محتفز یاکل منہ اکلا ذریعا وفی روایۃ زھیر
اکلا حثیثا **ترجمہ** حضرت انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجورین آئین
آپ انکو بانٹنے لگے اور اسطرح بیٹھے تہے جیسے کوئی جلدی مین بیٹھتا ہے یعنے اکڑون اور جلدی جلدی
اوس مین سے کہاتے تہے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہوگا)

باب النھی عن القران فی جماعۃ

جب لوگون کے ساتھ کہاتا ہو تو دو دو لقمہ یا دو دو کہجورین ایک ہی بار نہ کہاوے
عن جبلۃ بن سحیم قال کان ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یرزقنا التمر قال و
قد کان اصاب الناس یومئذ جھد فکنا ناکل فیمر علینا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ ونحن ناکل فیقول لا تقارنوا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الاقران
الا ان یستاذن الرجل اخاہ قال شعبۃ لا اری ھذہ الکلمۃ الا من کلمۃ ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ یعنی الاستیذان **ترجمہ** جبلہ بن سحیم سے روایت ہے عبداللہ بن الزبیر ہم کو کہجورین
کہلاتے اون دنون لوگون پر تکلیف تہی (کہانے کی) ہم کہا رہے تہے کہ عبداللہ بن عمر سامنے سے نکلے
اور اونہون نے کہا دو دو لقمہ مت کہاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے
مگر جب اپنے بہائی سے اجازت لیوے شعبہ نے کہا یہ اجازت لینا مین سمجہتا ہون ابن عمر کا قول ہے
ف دو لقمہ یا دو کہجورین یا تین یا زیادہ ایک بارگی اٹہا کر کہانا منع ہے اسلیے کہ جماعت مین
اورون کو ناگوار ہوگا دوسرے یہ کہ کہانے مین سبکا حق ہے پہر اورون سے زیادہ چکہنا مروت کے
خلاف ہے اور یہ نہی تحریمی ہے یا بطور کراہت اور ادب کے ہے اور صحیح یہ ہے کہ اگر کہانا مشترک ہو تو
حرام ہے بغیر اجازت اور شرکا کے اور جو ایک شخص ہو تو اوس کی رضامندی کے بغیر حرام ہے اگر
کہانا قلیل ہو اور جو کہانا بہت ہو تب بہی ادب کے خلاف اور مکروہ ہے (نووی مختصرا) **عن** آدم
شعبۃ بھذا الاسناد ولیس فی حدیثھما قول شعبۃ ولا قولہ وقد کان اصاب الناس
یومئذ جھد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین نہ شعبہ کا قول ہے نہ لوگون پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے
عن جبلۃ بن سحیم قال سمعت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول نھی رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم أن تقرن الرجل بين التمرتين حتى يستأذن أصحابه **ترجمہ** جبلہ
بن سحیم سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لیوے **باب**
فی ادخار التمر ونحوه من الاقوات للعیال کھجور یا اور کوئی غلہ وغیرہ بال بچوں کے لیے جمع کرنا
عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يجوع أهل
بيت عندهم التمر **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا وہ گھر والے بھوکے نہیں گے جن کے پاس کھجور ہو **عن** عائشة رضي الله
تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة بيت لا تمر فيه جياع أهله يا
عائشة بيت لا تمر فيه جياع أهله أو جاع أهله قالها مرتين أو ثلاثا **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ جس گھر
میں کھجور نہیں ہے وہ گھر والے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا یا تین بار **باب** فضل تمر المدينة مدینہ کی
کھجور کی فضیلت **عن** سعد بن أبي وقاص رضي الله تعالى عنه أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال من أكل سبع تمرات مما بين لابتيها حين يصبح لم
يضره سم حتى يمسي **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص سات کھجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر کی کھالیوے صبح کے وقت اسکو
شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا **عن** سعد رضي الله تعالى عنه يقول سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول من تصبح بسبع تمرات عجوة لم يضره ذلك اليوم سم و
لا سحر **ترجمہ** سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آپ فرماتے تھے جو شخص سویرے سات عجوہ کھجوریں (عجوہ ایک عمدہ قسم ہے مدینہ کی کھجور کی) کھا
لیوے اسکو اس دن نہ زہر نقصان کرے گا نہ جادو **عن** هاشم بن هاشم بهذا الإسناد
عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله ولا يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال إن في عجوة العالية شفاء أو إنها ترياق أول البكرة **ترجمہ** ام المومنین عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عالیہ وہ حصہ مدینہ کا جو نجد کی
طرف ہے تین میل یا آٹھ میل تک اکی عجوہ میں شفا ہے یا وہ تریاق ہے صبح ہی صبح

باب فضل الکماۃ ومداواۃ العین بہا کھنبی کی فضیلت اور آنکھ کا علاج

عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ کھنبی من سے ہے (یعنے وہ من جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اگرچہ وہ مثل ترنجبین کے تھا مگر یہ بھی خودرو ہے تو گویا من کی طرح ہوا) اور اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال شعبۃ لما حدثنی بہ الحکم لم انکرہ من حدیث عبد الملک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المن الذی انزل اللہ عز وجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھنبی اوس من میں سے ہے جسکو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اتارا تھا اسکا پانی آنکھ کی دوا ہے۔

عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکماۃ من المن الذی انزل اللہ عز وجل علی موسیٰ علیہ السلام وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعید بن زید یقول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المن الذی انزل اللہ عز وجل علی بنی اسرائیل وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من المن وماؤھا شفاء للعین ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فضیلۃ الاسود من الکباث کالے پیلو کی فضیلت

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمر الظہران ونحن نجنی الکباث فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالاسود منہ قال فقلنا یا رسول اللہ کانک رعیت الغنم قال نعم وھل من نبی الا وقد رعاھا او نحو ھذا من القول ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مرالظہران میں (جو مکہ سے ایک منزل پر ہے) اور ہم
کباث چن رہے تھے (کباث کہتے ہیں اراک کے پھل کو اور اراک ایک جنگلی درخت ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیاہ دیکھ کر چنو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے
آپ نے بکریاں چرائی ہیں (جب تو جنگل کا حال معلوم ہے) آپ نے فرمایا ہاں اور کوئی نبی ایسا نہیں
ہوا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں یا ایسا ہی کچھ فرمایا **ف** کیونکہ بکریاں چرانے سے تواضع پیدا
ہوتا ہے خلوت کی وجہ سے دل صاف ہوتا ہے بکریاں چراتے چراتے پھر آدمیوں کے چرانے کی لیاقت
پیدا ہوتی ہے (نووی) **باب** فضیلة الخل سرکہ کی فضیلت **عن** عائشة
رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال نعم الادم او الادام
الخل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا سالن ہے سرکہ **عن** سلیمان بن بلال بھذا الاسناد وقال نعم الادم
ولم یشک **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال اھله الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا به فجعل
یاکل به ویقول نعم الادم الخل نعم الادم الخل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے آپ نے سالن مانگا کہنے لگے ہمارے
پاس کچھ نہیں ہے سوا سرکہ کے آپ نے سرکہ منگوایا پھر اس سے روٹی کھائی اور فرماتے تھے
سرکہ اچھا سالن ہے سرکہ اچھا سالن ہے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی ذات یوم الی منزله فاخرج
الیه فلقا من خبز فقال ما من ادم فقالوا لا الا شیء من خل قال فان الخل نعم
الادم قال جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فما زلت احب الخل منذ سمعتها من
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال طلحة ما زلت احب الخل منذ سمعتها من
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے گئے اپنے مکان پر پھر چند ٹکڑے روٹی
کے آپ پاس لائے گئے آپ نے فرمایا سالن نہیں ہے لوگوں نے کہا کچھ نہیں سرکہ ہے آپ نے

فرمایا مرکہ تو اچھا سالن ہے جابر نے کہا اُس وقت سے مجھے مرکہ سے محبت ہو گئی جب سے میں نے آپ سے یہ سُنا
اور طلحہ نے کہا جو احدیث کو روایت کرتے ہین جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے جب سے مین نے
یہ حدیث جابر سے سُنی مجھے بھی سرکہ پسند ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ
اِلٰى قَوْلِهٖ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ دَارِيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ
نِسَائِهٖ فَدَخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِيْ فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوْا
نَعَمْ فَاُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلٰى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُرْصًا فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا اٰخَرَ فَوَضَعَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ
الثَّالِثَ فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهٗ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ
هَلْ مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوْا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِّنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوْهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین اپنے گھر مین بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر سے گذرے اور مجھکو اشارہ کیا مین آپ کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ آپ اپنی کسی بی بی کے حجرے پر پہونچے اور اندر گئے پھر مجھے اجازت دی تو اُس بی بی
نے پردہ کر لیا آپ نے پوچھا کچھ کہانا ہے لوگون نے کہا ہان پھر تین روٹیان آپکے سامنے لائی
گئین اور چھال کی ایک دسترخوان پر رکھی گئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی لی
اور اسکو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روٹی لی اوسکو میرے سامنے رکھا پھر تیسری روٹی لی اُسکے
دو ٹکڑے کیے آدہی اپنے سامنے رکھی اور آدہی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سالن ہے لوگون
کہا نہین مرکہ ہے آپنے فرمایا لاؤ سرکہ تو بہتر سالن ہے **باب** اِبَاحَةِ اَكْلِ الثُّوْمِ
لہسن کا کہانا درست ہے **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَيَّ
وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلِهٖ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ

قَالَ لَا وَلٰكِنِّیْ اَکْرَہُهٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِهٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا کَرِھْتَ **ترجمہ** ابوایوب انصاری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے
کھاتے اور بچا ہوا مجھے بھیجتے ایک بار آپ نے کھانا بھیجا اور اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس
میں لہسن تھی میں نے آپ سے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن بو کی وجہ سے مجھ کو معلوم ہوا تو میں نے
کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی ہے مجھے بھی بری لگتی ہے **حدثنا** شُعْبَةُ فِیْ ھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ یہی حدیث ہو
گذرا **عن** اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْهِ
فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ فَانْتَبَهَ اَبُوْ اَیُّوْبَ
لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ
ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ
لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلْوِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی
السُّفْلِ فَکَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِهٖ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ
اَصَابِعِهٖ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهٖ فَصَنَعَ لَهٗ طَعَامًا فِیْهِ ثُوْمٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَیْهِ سَاَلَ عَنْ
مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْلَ لَهٗ لَمْ یَاْکُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَیْهِ فَقَالَ
اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَکْرَہُهٗ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ
مَا تَکْرَہُ اَوْ مَا کَرِھْتَ قَالَ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالْوَحْیِ **ترجمہ**
ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس اترے
تو آپ نیچے کے مکان میں رہے اور ابوایوب اوپر کے درجہ میں تھے ایکبار ابوایوب رات کو جاگے اور
کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اوپر چلا کرتے ہیں پھر ہٹ کر رات کو ایک کونے میں
ہو گئے بعد اس کے ابوایوب نے کہا آپ اوپر جانے کے لیے آپ نے فرمایا نیچے کا مکان آرام کا ہے
(رہنے والوں کے لیے اور آنے والوں کے واسطے اور اسی لیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیچے کے
مکان میں رہے تھے) ابوایوب نے کہا میں اس چھت پر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ ہوں یہ
سنکر آپ اوپر کے درجے میں تشریف لے گئے اور ابوایوب نیچے کے درجے میں آرہے۔ ابوایوب
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا کرتے تھے پھر جب کھانا آپ کے پاس آتا اور آپ کھاتے بعد

اوس نے بہیجا ہوا کہانا واپس جاتا) تو ابو ایوب (آدمی سے) پوچھتے آپ کی انگلیان کہانے کی کس جگہہ پر
لگی ہین وہین سے وہ کہاتے (برکت کے لیے) ایکبار ابو ایوب نے کہانا پکایا جس مین لہسن تہی
جب کہانا واپس گیا تو ابو ایوب نے پوچہا آپ کی انگلیان کہان لگی تہین لوگون نے کہا آپ نے
نہین کہایا یہ سنکر ابو ایوب گہبرائے اور اوپر گئے اور پوچہا کیا لہسن حرام ہے آپنے فرمایا نہین
لیکن مجہے بری معلوم ہوتی ہے ابو ایوب نے کہا جو چیز آپ کو بری معلوم ہوتی مجہے بہی بری معلوم ہوتی
ہے ابو ایوب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتے آتے (اور فرشتون کو لہسن کی
بو سے تکلیف ہوتی اسواسطے آپ نہ کہاتے)

بَابُ اِكْرَامِ الضَّيْفِ مہمان کی خاطرداری کرنا چاہیے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ
وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی اُخْرٰی فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی قُلْنَ
كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِیْ اِلَّا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ یُّضِیْفُ هٰذَا اللَّیْلَةَ
رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی رَحْلِهٖ فَقَالَ
لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَیْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتُ صِبْیَانِیْ قَالَ فَعَلِّلِیْهِمْ بِشَیْءٍ فَاِذَا دَخَلَ
ضَیْفُنَا فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَاَرِیْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰی لِیَاْكُلَ فَقُوْمِیْ اِلَی السِّرَاجِ حَتّٰی
تُطْفِئِیْهِ قَالَ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّیْفُ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِیْعِكُمَا بِضَیْفِكُمَا اللَّیْلَةَ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا مجہے بڑی تکلیف ہے (کہانے
پینے کی) آپنے اپنی کسی بی بی کے پاس کہلا بہیجا وہ بولی قسم اوس کی جس نے آپکو سچائی کے ساتہہ
بہیجا ہے میرے پاس تو پانی کے سوا کچہہ نہین ہے پہر آپنے دوسری بی بی کے پاس بہیجا اوس نے بہی ایسا
ہی کہا یہانتک کہ سب عورتون نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچہہ نہین سوا پانی کے آپنے فرمایا
کون اوسکی مہمانی کرتا ہے آج کی رات اللہ اوس پر رحم کرے تب ایک انصاری اوٹہا اور کہنے لگا مین کرتا
ہون یا رسول اللہ پہر وہ اوسکو اپنے ٹہکانے لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا تیرے پاس کچہہ ہے وہ بولی
کچہہ نہین البتہ میرے بچون کا کہانا ہے انصاری نے کہا بچون کو کچہہ بہانہ کر دے اور جب ہمارا مہمان

اندر آوے تو چراغ بجھادے اور اُسکو ایسا دکہلا جیسے ہم کہا رہے ہین پہر وہ جب کہانے لگے تو چراغ
پاس جا اور اسکو بجھادے اوس نے ایسا ہی کیا اور میان بی بی بہوکے سو رہے اور مہمان نے کہانا کہایا
جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے
تعجب کیا اوس سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتہہ کیا اس رات کو **ف** اپنے کو سوخت غیر کرلذت
عربی مین اسکو ایثار کہتے ہین یہ بڑے بزرگون کا کام ہے قرآن شریف مین ایسے لوگون کی فضیلت
اوتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ اور بچون پر ایثار اُسوقت درست ہے جب بہوک
کے مارے اون کے ضرر کا ڈر نہ ہو ورنہ اُنکو کہلانا مہمان کی مہمانداری پر مقدم ہے **عَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهٖ ضَیْفٌ وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ اِلَّا
قُوْتُهٗ وَقُوْتُ صِبْیَانِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ نَوِّمِی الصِّبْیَةَ وَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَقَرِّبِی لِلضَّیْفِ
مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ایک انصاری پاس مہمان آیا اوس کے پاس کچہ نہ تہا
سوا اُس کے اور اُس کے بچون کے کہانے کے اوس نے اپنی عورت سے کہا بچون کو سلادے اور چراغ
بجہادے اور جو کچہ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکہہ دے اوس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت
اوتری وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنے اپنی پر احسان کرتے ہیں دوسرون کے آرام کو مقدم رکہتے
ہین گو خود محتاج ہون **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُضِیْفَهٗ فَلَمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ مَا یُضِیْفُهٗ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ یُضِیْفُ هٰذَا رَحِمَهُ
اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰی
رَحْلِهٖ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ وَذَکَرَ فِیْهِ نُزُوْلَ الْاٰیَةِ کَمَا ذَکَرَهٗ وَکِیْعٌ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آیا مہمان آپ پاس کچہ نہ تہا اوس کی مہمانی کو آپ نے فرمایا کوئی اُسکی مہمانی کرتا ہے خدا اُس پر
رحم کرے ایک انصاری بولا جسکو ابوطلحہ کہتے تہے مین کرتا ہون پہر وہ لے گیا اوسکو اپنے گہر اخیر
حدیث تک **عَنْ** الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ وَقَدْ
ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم فليس احد منهم يقبلنا فاتينا النبي صلى الله عليه وسلم فانطلق
بنا الى اهله فاذا ثلاثة اعنز فقال النبي صلى الله عليه وسلم احتلبوا هذا اللبن
بيننا قال فكنا نحتلب فيشرب كل انسان منا نصيبه ونرفع للنبي صلى الله عليه
وسلم نصيبه قال فيجيء من الليل فيسلم تسليما لا يوقظ نائما ويسمع اليقظان قال ثم
ياتي المسجد فيصلي ثم ياتي شرابه فيشرب فاتاني الشيطان ذات ليلة وقد
شربت نصيبي فقال محمد ياتي الانصار فيتحفونه ويصيب عندهم ما به حاجة
الى هذه الجرعة فاتيتها فشربتها فلما ان وغلت في بطني وعلمت انه ليس اليها سبيل
قال ندمني الشيطان فقال ويحك ما صنعت اشربت شراب محمد صلى الله عليه وسلم
فيجيء فلا يجده فيدعو عليك فتهلك فتذهب دنياك واخرتك وعلي شملة اذا
وضعتها على قدمي خرج راسي واذا وضعتها على راسي خرج قدماي وجعل لا يجيئني
النوم واما صاحباي فناما ولم يصنعا ما صنعت قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم
فسلم كما كان يسلم ثم اتى المسجد فصلى ثم اتى شرابه فكشف عنه فلم يجد
فيه شيئا فرفع راسه الى السماء فقلت الان يدعو علي فاهلك فقال اللهم
اطعم من اطعمني واسق من اسقاني قال فعمدت الى الشملة فشددتها علي واخذت
الشفرة فانطلقت الى الاعنز ايها اسمن فاذبحها لرسول الله صلى الله عليه وسلم
فاذا هي حافل واذا هن حفل كلهن فعمدت الى اناء لال محمد صلى الله
عليه وسلم ما كانوا يطمعون ان يحتلبوا فيه قال فحلبت فيه حتى علته رغوة فجئت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
اشربتم شرابكم الليلة قال قلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني فقلت يا رسول الله اشرب فشرب ثم ناولني
فلما عرفت ان النبي صلى الله عليه وسلم قد روي واصبت دعوته ضحكت حتى القيت الى الارض قال فقال النبي صلى
الله عليه وسلم احدى سواتك يا مقداد فقلت يا رسول الله كان من امري كذا وكذا وفعلت كذا فقال النبي صلى الله عليه
وسلم ما هذه الا رحمة من الله عزوجل افلا كنت اذنتني فنوقظ صاحبينا فيصيبان منها قال فقلت والذي بعثك بالحق ما
ابالي اذا اصبتها واصبتها معك من اصابها من الناس **ترجمہ** مقداد بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے میں اور
میرے دو ساتھی آئے اور ہمارے کانوں اور آنکھوں کی قوت جاتی رہی تھی تکلیف سے (فاقہ وغیرہ کے)

ہم اپنے حصے پیش کرتے تھے حضرت کے اصحاب پر کوئی ہم کو قبول نہ کرتا آخر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے آپ ہمکو اپنے گھر لے گئے وہان تین بکریان تھین آپ نے فرمایا انکا دودھ دوہو
ہم تم سب پیئین گے پہر ہم انکا دودھ دوہا کرتے اور ہر ایک ہم مین سے اپنا حصہ پی لیتا اور رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ اُٹھا رکھتے آپ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام
کرتے جس سے سونیوالا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے پہر آپ مسجد مین آتے اور نماز پڑہتے پہر اپنے
دودھ کے پاس آتے اور اوسکو پیتے ایک رات شیطان نے مجھکو بہڑکایا مین اپنا حصہ پی چکا تہا
شیطان نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو انصار کے پاس جاتے ہین وہ آپ کو تحفے دیتے
ہین اور جو آپ کو احتیاج ہوتی ہے وہ ملجاتا ہے آپ کو اس ایک گہونٹ دودھ کی کیا احتیاج
ہوگی آخر مین آیا اور وہ دودھ پی گیا جب دودھ پیٹ مین سما گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ
دودھ نہین ملنے کا اوسوقت شیطان نے مجھکو ندامت دی اور کہنے لگا خرابی ہو تیری تو نے
کیا کام کیا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ پی لیا اب وہ آوین گے اور دودھ کو نہ پاوینگے
پہر تجھ پر بددعا کرین گے تیری دنیا اور آخرت دونون تباہ ہونگی مین ایک چادر اوڑہے
تہا جب اوسکو پاؤن پر ڈالتا تو سر کہل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤن کہلجاتے اور نیند
بہی مجھکو نہ آئی میرے ساتہی سو گئے اونہون نے یہ کام نہین کیا تہا جو مین نے کیا تہا آخر رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور معمول کے موافق سلام کیا پہر مسجد مین آئے اور نماز پڑہی بعد
اوسکے دودھ کے پاس آئے برتن کہولا تو اوس مین کچھ نہ تہا آپ نے اپنا سر آسمان کیطرف اُٹھایا
مین سمجہا اب آپ بددعا کرتے ہین اور تو تباہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا یا اللہ کہلا اوسکو جو
مجھکو کہلا دے اور پلا اوسکو جو مجھے پلا دے یہ سنکر مین نے اپنی چادر کو مضبوط باندہا اور
چہری لی اور بکریون کیطرف چلا کہ جو ان مین سے موٹی ہو اوسکو ذبح کرون رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے لیے دیکہا تو اوسکے تہن مین دودھ بہرا ہوا ہے پہر دیکہا تو اور بکریون کے
تہنون مین بہی دودھ بہرا ہوا ہے مین نے آپکے گہر والون کا ایک برتن لیا جس مین وہ دودھ
نہ دوہتے تہے (یعنے اوس مین دوہنے کی خواہش نہین کرتے تہے) اوس مین مین نے دودھ
دوہا یہانتک کہ اوپر پہین آگیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور مین اوسکو لیکر آیا آپ کے پاس آپ نے

فرمایا تم نے اپنے حصے کا دودہ رات کو پیا یا نہیں مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دودہ پیجئے آپ
نے پیا پہر مجہے دیا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اور پیجئے آپ نے اور پیا پہر مجہے دیا جب مجکو
معلوم ہوا کہ آپ سیر ہوگئے اور آپ کی دعا مین نے لے لی اُسوقت مین ہنسا یہانتک کہ خوشی
کے مارے زمین پر لوٹ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مقداد تو نے کوئی بری
بات کی وہ کیا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حال ایسا ہوا اور مین نے ایسا قصور کیا
آپ نے فرمایا اسوقت کا دودہ جو خلاف معمول اترا اللہ کی رحمت تہی تو نے مجہہ سے پہلے
ہی کیون نہ کہا ہم اپنے دونون ساتہیون کو بہی جگا دیتے وہ بہی یہ دودہ پیتے مین نے عرض
کیا قسم اُس کی جس نے آپ کو سچا کلام دیکر بہیجا اب مجہکو کوئی پرواہ نہین جب مین نے خدا
کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتہہ حاصل کی کوئی بہی اُسکو حاصل کرے عن سُلَیمانَ
ابنِ المُغِیرَةِ بِھٰذَا الاِسنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عَبدِ الرَّحمٰنِ بنِ اَبِی بَکرٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِینَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ھَل مَعَ اَحَدٍ مِّنکُم طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِّن طَعَامٍ اَو نَحوُہٗ
فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشرِکٌ مُشعَانٌّ طَوِیلٌ بِغَنَمٍ یَسُوقُھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَبَیعٌ اَم عَطِیَّةٌ اَو قَالَ اَم ھِبَةٌ قَالَ لَا بَل بَیعٌ فَاشتَرٰی مِنہُ شَاةً فَصُنِعَت
وَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطنِ اَن یُّشوٰی قَالَ وَایمُ اللّٰہِ مَا مِنَ
الثَّلَاثِینَ وَمِائَةٍ اِلَّا حَزَّ لَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ حُزَّةً مِّن سَوَادِ بَطنِھَا
اِن کَانَ شَاھِدًا اَعطَاہُ وَاِن کَانَ غَائِبًا خَبَاَ لَہٗ قَالَ وَجَعَلَ قَصعَتَینِ فَاَکَلنَا
مِنھُمَا اَجمَعُونَ وَشَبِعنَا وَفَضَلَ فِی القَصعَتَینِ فَحَمَلتُہٗ عَلَی البَعِیرِ اَو کَمَا قَالَ ترجمہ
عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ایکسو تیس آدمی تہے
آپ نے فرمایا تمہارے پاس کہانا ہے تو ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج نکلا کسی کے پاس
ایسا ہی پہر وہ سب گوندہا گیا بعد اُس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکہرے ہوئے تہے لنبا بکریان
لیکر ہانکتا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بیچتا ہے یا یون ہی دیتا ہے اوس نے کہا نہین
بیچتا ہون آپ نے ایک بکری اُس سے خرید لی اُسکا گوشت طیار کیا گیا اور آپ نے حکم دیا اُسکا کلیجہ بہونتے

راوی نے کہا قسم خدا کی ان ایک سو تیس آدمیون مین کوئی نہ تھا جس کے لیے آپ نے ایک ٹکڑا اس کلیجی
مین سے جدا نہ کیا ہو اگر وہ موجود تھا تو اوسکو دیدیا ورنہ اوسکا حصہ رکھ چھوڑا اور دو پیالون مین آپ
نے گوشت نکالا پھر ہم سب نے اون مین سے کھایا اور سیر ہوگئے بلکہ پیالون مین کچھ بچ رہا اوسکو مین
نے لاد لیا اونٹ پر ایسا ہی کہا ف اس حدیث مین آپ کے دو معجزے ہین ایک تو کلیجے مین برکت دوسرے
بکری مین برکت عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ ان اصحاب الصفة
کانوا اناسا فقراء وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مرة من کان عندہ طعام
اثنین فلیذهب بثلاثة ومن کان عندہ طعام اربعة فلیذهب بخامس بسادس
او کما قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ جاء بثلاثة وانطلق نبی اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بعشرة وابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بثلاثة قال فهو انا وابی وامی
ولا ادری هل قال وامراتی وخادم بین بیتنا وبیت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہ
قال وان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم
لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی نعس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت لہ امراتہ ما حبسک عن اضیافک
او قالت ضیفک قال او ما عشیتهم قالت ابوا حتی تجیء قد عرضوا علیهم فغلبوهم
قال فذهبت انا فاختبات فقال یا غنثر فجدع وسب وقال کلوا لا هنیئا وقال
واللہ لا اطعمه ابدا قال فایم اللہ ما کنا ناخذ من لقمة الا ربا من اسفلها
اکثر منها قال حتی شبعنا وصارت اکثر مما کانت قبل ذلک فنظر الیها ابو بکر
رضی اللہ تعالی عنہ فاذا هی کما هی او اکثر قال لامراته یا اخت بنی فراس
ما هذا قالت لا وقرة عینی لهی الآن اکثر منها قبل ذلک بثلاث مرار فاکل
منها ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ وقال انما کان ذلک من الشیطان یعنی یمینه
ثم اکل منها لقمة ثم حملها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاصبحت عندہ
قال وکان بیننا وبین قوم عقد فمضی الاجل فعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل
رجل منهم اناس اللہ اعلم کم مع کل رجل قال الا انه بعث معهم فاکلوا

مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَیْ کَمَا قَالَ ترجمہ عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہو اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیون کا کہانا ہو وہ تین کو لیجاوے
اور جس کے پاس چار کا ہو وہ پانچوین یا چہٹے کو بہی لیجاوے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ
تین آدمیون کو لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیون کو لے گئے (آپکے اہل وعیال
بہی دس کے قریب تھے تو گویا آدہا کہانا مہمانون کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گہر مین
تہا اور میری باپ اور میری مان - راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بہی کہا اور ایک خادم جو میرے
اور ابوبکر دونون کے گہر مین تہا عبدالرحمن نے کہا ابوبکر نے رات کا کہانا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتہہ کہایا پہر وہین ٹہہرے رہے یہانتک کہ عشا کی نماز پڑہی گئی پہر نماز سے فارغ ہو کر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ گئے اور وہین رہے یہانتک کہ آپ سو گئے غرض بڑی رات گذرنے
کے بعد جتنی اللہ تعالی کو منظور تہی ابوبکر گہر مین آئے اون کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانون کو چہوڑ کر
کہان رہ گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم نے انکو کہانا نہین کہلایا انہون نے کہا
مہمانون نے نہین کہایا تمہارے آنے تک اور انہون نے مہمانون کے سامنے کہانا پیش کیا تہا
لیکن مہمان انپر غالب ہوئے نہ کہانے مین - عبدالرحمن نے کہا مین (ابوبکر کی خفگی کے ڈر سے)
چہپ گیا انہون نے مجکو پکارا ای سست مجہول یا احمق تیری ناک کٹے اور برا کہا مجکو اور
مہمانون سے کہا کہاؤ ہر چند یہ کہانا خوشگوار نہین (کیونکہ بیوقت ہے) اور ابوبکر نے کہا قسم خدا
کی مین نہین کہاؤنگا اسکو کبہی عبدالرحمن نے کہا قسم خدا کی ہم جو لقمہ اوٹہاتے نیچے سے اتنا
ہی وہ کہانا بڑہ جاتا یہانتک کہ ہم سیر ہو گئے اور کہانا جتنا پہلے تہا اوس سے بہی زیادہ ہو
گیا ابوبکر نے اوس کہانے کو دیکہا تو وہ اتنا ہی ہے یا زیادہ ہو گیا اونہون نے اپنی عورت
سے کہا ای بنی فراس کی بہن (اون کا نام ام رومان تہا اور بنی فراس اونکا قبیلہ تہا) یہ کیا ہے
وہ بولی قسم میری آنکہون کی ٹہنڈک کی (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) یہ تو پہلے سے بہی
زیادہ ہے تین حصے زیادہ ہے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی کرامت تہی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ اولیا کی کرامت حق ہے) پہر حضرت ابوبکر نے اوس مین سے کہایا اور کہا یہ قسم
جو مین نے کہائی تہی شیطان کی طرف سے تہی (غصے مین) پہر ایک لقمہ اوس مین سے کہایا بعد

اور کہے وہ کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہماری اور ایک قوم کے بیچ میں عقد تھا (یعنے اقرار تھا صلح کا) تو مدت اقرار کی گذر گئی آپ نے ہمارے افسر بارہ آدمی کیے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ تھے اللہ تعالی جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے لوگ تھے پھر وہ کھانا اون کے ساتھ کر دیا سب لوگوں نے اس میں سے کھایا ۔

عن عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَزَلَ عَلَیْنَا اَضْیَافٌ لَنَا قَالَ وَکَانَ اَبِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَتَحَدَّثُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْیَافِکَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَیْتُ جِئْنَا بِقِرَاھُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوْا حَتّٰی یَجِیْئَ اَبُوْ مَنْزِلِنَا فَیَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَھُمْ اِنَّہٗ رَجُلٌ حَدِیْدٌ وَاِنَّکُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا خِفْتُ اَنْ یُّصِیْبَنِیْ مِنْہُ اَذًی قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ یَبْدَاْ بِشَیْءٍ اَوَّلَ مِنْھُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْیَافِکُمْ قَالَ قَالُوْا لَا وَاللّٰہِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ اٰمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ فَقَالَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّیْتُ عَنْہُ قَالَ فَقَالَ یَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اِنْ کُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِیْ اِلَّا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ مَالِیْ ذَنْبٌ ھٰؤُلَاءِ اَضْیَافُکَ فَسَلْھُمْ قَدْ اَتَیْتُھُمْ بِقِرَاھُمْ فَاَبَوْا اَنْ یَّطْعَمُوْا حَتّٰی تَجِیْئَ قَالَ فَقَالَ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَوَاللّٰہِ لَا اَطْعَمُہُ اللَّیْلَۃَ قَالَ فَقَالُوْا فَوَاللّٰہِ لَا نَطْعَمُہٗ حَتّٰی تَطْعَمَہٗ قَالَ فَقَالَ مَا رَاَیْتُ کَالشَّرِّ کَاللَّیْلَۃِ قَطُّ وَیْلَکُمْ مَا لَکُمْ اَلَا تَقْبَلُوْا عَنَّا قِرَاکُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُوْلٰی فَمِنَ الشَّیْطَانِ ھَلُمُّوْا قِرَاکُمْ قَالَ فَجِیْئَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰی فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بَرُّوْا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّھُمْ وَاَخْیَرُھُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِیْ کَفَّارَۃٌ

ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہمارے پاس مہمان اترے اور میرا باپ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کیا کرتے تھے وہ چلے اور مجھ سے کہہ گئے اے عبد الرحمن تم مہمانوں کی خدمت کر لینا جب شام ہوئی ہم اون کے لیے کھانا لائے اونہوں نے انکار کیا کھانے سے اور کہا جب تک گھر کے صاحب نہ آویں اور ہمارے ساتھ نہ کھاویں ہم بھی نہیں کھاویں گے میں نے اونکو

کہا اون کا مزاج تیز ہے اور تم اگر نہ کہاؤ گے تو مجہے ڈر ہے اون سے ایذا پہنچنے کا اونہون نے نہ مانا جب
ابوبکر آئے تو پہلے یہی بات کی مہمانون کی خدمت تم کر چکے لوگون نے کہا نہین اونہون نے کہا مین
تو عبدالرحمن سے کہہ گیا تہا (عبدالرحمن نے کہا مین سرک گیا تہا اون کے سامنے سے) اونہون نے
پکارا عبدالرحمن مین سرک گیا پہر کہا اے نالائق مین تجہے قسم دیتا ہون اگر تو میرے آواز سنتا ہے
تو آ جب مین گیا اور مین نے کہا قسم خدا کی میرا کوئی قصور نہین آپ اپنے مہمانون سے پوچہیے مین
اون کے پاس کہانا لے گیا تہا اونہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جب تک آپ نہ آوین ابوبکر نے اون
سے کہا تم نے کہانا کیون نہین کہایا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا قسم خدا کی مین تو آج کی رات
کہانا ہی نہ کہاؤن گا مہمانون نے کہا قسم خدا کی ہم نہ کہاوین گے جب تک تم نہ کہاؤ گے ابوبکر
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے ایسی بری رات کبہی نہین دیکہی افسوس ہے کہ تم اپنی مہمانی
قبول نہین کرتے پہر ابوبکر نے کہا مین نے جو قسم کہائی وہ شیطان کیطرف سے تہی لاؤ کہانا لاؤ آخر
کہانا آیا اور ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا مہمانون نے بہی کہایا جب صبح ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی
اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مہمانون کی قسم تو سچی
ہوئی اور میری قسم جہوٹی ہوئی آپ نے فرمایا تو اون سب سے زیادہ سچا ہے اور سب سے اچہا ہے عبدالرحمن
نے کہا مجہے خبر نہین ہوئی کہ ابوبکر نے کفارہ دیا ہو اپنے قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد تو کفارہ دینا
ضرور ہے

باب فَضِيلَةِ المُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ القَلِيلِ تہوڑے کہانے مین مہمانی کرنے کی فضیلت

عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الاِثنَينِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الاَربَعَةِ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیون کا کہانا تین کو کافی ہوجاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوجاتا ہے

عَن جَابِرِ بنِ عَبدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنهُ يَقُولُ سَمِعتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَعَامُ الوَاحِدِ يَكفِي الاِثنَينِ وَطَعَامُ الاِثنَينِ يَكفِي الاَربَعَةَ وَطَعَامُ الاَربَعَةِ يَكفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ اِسحَاقَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَم يَذكُر سَمِعتُ

ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کہانا

اور دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث ابن جریج ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طعام الرجل یکفی رجلین وطعام رجلین یکفی اربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی ثمانیۃ ترجمہ اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو **باب** المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یاکل فی معی واحد ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک کافر کی دعوت کی تھی اور وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن مسلمان ہوا تو ایک ہی بکری کا دودھ پیا اور دوسری بکری کے دودھ کو پورا نہ پی سکا قاضی نے کہا بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اوسی معین شخص کے باب میں ہے اور طبیبوں نے کہا ہے کہ ہر آدمی کی سات آنتیں ہیں ایک معدہ اور تین آنتیں باریک اور تین موٹی تو کافر حرص کی وجہ سے سب کو بھرنا چاہتا ہے اور مومن کو ایک ہی بھرنا کافی ہے اور بعضوں نے کہا سات آنتوں سے سات بری صفتیں مراد ہیں حرص اور طمع اور استبداد اور فساد اور حسد اور موٹاپا اور لالچ وغیرہ انتہی مختصراً **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رای ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسکینا فجعل یضع بین یدیہ ویضع بین یدیہ قال فجعل یاکل اکلا کثیرا قال لا یدخلن ھذا علی فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء

ترجمہ نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر نے ایک مسکین کو دیکھا تو اوسکے سامنے کھانا رکھتے جاتے
وہ چلا کھاتا جاتا تھا بہت کھا گیا تب اونھون نے کہا یہ میرے سامنے نہ آوے کیونکہ مین نے سنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کافر سات آنتون مین کھاتا ہے **عن** جابر و ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی
واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **ترجمہ** جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین کھاتا ہے اور کافر سات آنتون مین **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر ابن عمر **عن** ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال المؤمن یاکل فی معی واحد والکافر یاکل فی سبعۃ امعاء **عن**
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیثہم
ترجمہ ان روایتون کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف وھو کافر فامر لہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابها ثم اخری فشربہ ثم اخری فشربہ
حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم انہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشاۃ فشرب حلابها ثم امر باخری فلم یستتمها فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معی واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اسکی ضیافت
کی آپ نے حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا وہ بھی پی گیا پھر تیسری کا
وہ بھی پی گیا یہانتک کہ سات بکریون کا دودھ پی گیا پھر دوسری صبح کو وہ مسلمان ہوگیا پھر آپ نے
حکم دیا ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اوس نے اسکا دودھ پیا پھر دوسری کا تو وہ پورا بھی نہ پی سکا جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر سات آنتون مین **باب**
لا یعیب الطعام کھانے کا عیب نہین بیان کرنا چاہیے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہی
شیئا اکلہ وان کرہہ ترکہ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے پر کبھی عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے نہیں تو چھوڑ دیتے عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَشْتَهِهٖ سَكَتَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کا عیب نہیں کیا آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو چپ رہتے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ ترجمہ وہی جو گذرا

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب لباس اور زینت کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ اَوَانِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِی الشُّرْبِ وَغَيْرِهٖ عَلَی الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا درست نہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ ترجمہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں غٹ غٹ جہنم کی آگ اتارتا ہے عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِیْ حَدِيْثِ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ فِیْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ذِكْرُ الْاَكْلِ وَالذَّهَبِ اِلَّا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی کھاتا ہے یا پیتا ہے چاندی یا سونے کے برتن میں ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اجماع ہے علما کا کہ چاندی اور سونے کے برتن

مین کہانا اور پینا حرام ہے اور شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک قول منقول ہے کہ مکروہ ہے حرام نہین
ہے اور داؤد ظاہری کے نزدیک صرف پینا حرام ہے اور کہانا درست ہو اور یہ دونون قول باطل ہین
انتہی مختصراً عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ فَاِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ ترجمہ
حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو کوئی پیے سونے یا چاندی کے برتن مین وہ اتارتا ہے اپنے پیٹ مین جہنم کی آگ کو باب فی
تَحْرِيْمِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ چاندی اور سونے کی استعمال کا بیان عَنْ مُعَاوِيَةَ
ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ فَسَمِعْتُهٗ
يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا
بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ
الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ
وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ
ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت ہے مین براء بن عازب کے پاس گیا مین نے اون سے
سنا وہ کہتے تھے حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتون کا اور منع کیا
سات باتون سے حکم کیا ہمکو بیمار پرسی کرنے کا اور جنازے کے ساتھ جانیکا (قبر تک) اور
چھینک کا جواب دینے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور دعوت قبول کرنیکا
اور سلام کو فاش کرنے کا اور منع کیا ہمکو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتن
مین پینے سے اور زین پوش ریشمی زین پوشون سے اگر ریشمی نہ ہون تو منع نہین ہے
اور قسی کے پہننے سے (جو ایک ریشمی کپڑا ہے قس کا بنا ہوا قس ایک قریہ ہے بلاد مصر مین)
اور ریشمی کپڑا کے پہننے سے اور استبرق اور دیباج سے (یہ بہی دونون ریشمی کپڑے مین)
عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ اِلَّا قَوْلَهٗ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ
فَاِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيْثِ وَجَعَلَ مَكَانَهٗ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس مین قسم پورا کرنے کا ذکر نہین ہے اوس کے بدل گئی ہوئی چیز ڈہونڈنے کا ذکر ہے

عن اشعث بن ابی الشعثاء بهذا الاسناد مثل حديث زهير وقال ابرار المقسم من غير شك وزاد في الحديث وعن الشرب في الفضة فانه من شرب فيها في الدنيا لم يشرب فيها في الآخرة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو کوئی دنیا میں چاندی میں پیے گا وہ آخرت میں اس میں نہ پیے گا عن اشعث بن ابی الشعثاء باسنادهم ولم يذكر زيادة جرير وابن مسهر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اشعث بن سليم باسنادهم ومعنى حديثهم الا قوله افشاء السلام فانه قال بدلها ورد السلام وقال نهانا عن خاتم الذهب او حلقة الذهب وخاتم الذهب من غير شك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں سلام فاش کرنے کے بدلے سلام کا جواب دینا ہے اور یہ ہے کہ منع کیا ہم کو سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے عن اشعث ابن ابی الشعثاء باسنادهم وقال وافشاء السلام وخاتم الذهب من غير شك ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الله بن عكيم قال كنا مع حذيفة رضي الله تعالى عنه بالمدائن فاستسقى حذيفة فجاءه دهقان بشراب في اناء من فضة فرماه وقال اني اخبركم اني قد امرته ان لا يسقيني فيه فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تشربوا في اناء الذهب والفضة ولا تلبسوا الديباج والحرير فانه لهم في الدنيا وهو لكم في الآخرة يوم القيامة ترجمہ عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے ہم حذیفہ کے ساتھ تھے مدائن میں انہوں نے پانی مانگا ایک گاؤں والا چاندی کے برتن میں پانی لایا انہوں نے پھینک دیا اور کہا میں تم سے کہتا ہوں میں اس سے کہہ چکا تھا کہ اس برتن میں مجھکو پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پیو سونے اور چاندی کے برتن میں اور مت پہنو دیبا اور حریر کو کیونکہ یہ کافروں کے لیے ہیں دنیا میں اور تمہارے لیے ہیں آخرت میں قیامت کے دن عن عبد الله بن عكيم يقول كنا عند حذيفة بالمدائن فذكر نحوه ولم يذكر في الحديث يوم القيامة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عكيم قال كنا مع حذيفة بالمدائن فذكر نحوه ولم يقل يوم القيامة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال

شَهِدتُ حُذَيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ اِستَسقَى بِالمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنسَانٌ بِاِنَاءٍ مِن
فِضَّةٍ فَذَكَرَ بِمَعنَى حَدِيثِ ابنِ عُكَيمٍ عَن حُذَيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عَن شُعبَةَ بِمِثلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَاِسنَادِهِ وَلَم يَذكُر اَحَدٌ مِنهُم
فِي الحَدِيثِ شَهِدتُ حُذَيفَةَ غَيرُ مُعَاذٍ وَحدَهُ اِنَّمَا قَالُوا اِنَّ حُذَيفَةَ اِستَسقَى
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن حُذَيفَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِمَعنَى حَدِيثِ مَن ذَكَرنَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَن عَبدِ الرَّحمٰنِ
بنِ اَبِي لَيلَى قَالَ اِستَسقَى حُذَيفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي اِنَاءٍ مِن فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّي سَمِعتُ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلبَسُوا الحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشرَبُوا فِي اٰنِيَةِ
الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ وَلَا تَاكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُم فِي الدُّنيَا ترجمہ عبدالرحمن
بن ابی لیلے سے روایت ہے حذیفہ نے پانی مانگا ایک مجوسی اون کے لیے پانی لایا چاندی کے
برتن مین اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مت
پہنو حریر اور دیباج کو اور مت پیو سونے اور چاندی کے برتنون مین اور مت کہاو سونے اور
چاندی کی رکابیون مین کیونکہ یہ چیزین کافرون کے لیے ہین دنیا مین عَنِ ابنِ عُمَرَ
اَنَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِندَ بَابِ المَسجِدِ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشتَرَيتَ هٰذِهِ فَلَبِستَهَا يَومَ الجُمُعَةِ وَلِلوَفدِ اِذَا قَدِمُوا عَلَيكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلبَسُ هٰذِهِ مَن لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الاٰخِرَةِ
ثُمَّ جَاءَت رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مِنهَا حُلَلٌ فَاَعطَى عُمَرَ مِنهَا حُلَّةً فَقَالَ
عُمَرُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوتَنِيهَا وَقَد قُلتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ
مَا قُلتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَم اَكسُكَهَا لِتَلبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ
اَخًا لَهُ مُشرِكًا بِمَكَّةَ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر
نے ایک ریشمی جوڑا دیکہا مسجد کے دروازے پر تو کہا یا رسول آپ اسکو خرید کر لیتے اور پہنتے جمعہ کے
دن لوگون مین اور جب باہر کے لوگ آتے ہین تو بہتر ہوتا آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنیگا جس کا آخرت
مین کچہ حصہ نہین ہے بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے

آپنے ایک جوڑا اون مین سے حضرت عمر کو دیا انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ مجھکو پہناتے ہیں اور
آپہی نے عطارد کے جوڑے مین ایسا فرمایا تھا (عطارد اُس جوڑے کے بیچنے والے کا نام تھا) آپنے فرمایا مینے تجھے پہننے کے
لیے نہین دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا مکہ مین دیدیا پہننے کو **ف**
نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ جوڑا نری ریشم کا ہوگا کیونکہ وہی حرام ہے اور جس مین ریشم اور سوت ملا ہوا
ہو اور ریشم زیادہ نہ ہو تو اُسکا پہننا حرام نہین ہے البتہ عورتون کو نرا ریشم بھی پہننا درست ہے
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کافر عزیز کے ساتھ بھی احسان کرنا ہدیہ دینا درست ہے **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث مالک **ترجمہ** وہی جو
اوپر گذرا **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال رای عمر رضی اللہ تعالی عنہ
عطارد التمیمی یقیم بالسوق حلۃ سیراء وکان رجلا یغشی الملوک ویصیب منہم
فقال عمر رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ انی رایت عطاردا فی السوق یقیم حلۃ
سیراء فلو اشتریتہا فلبستہا لوفود العرب اذا قدموا علیک واظنہ قال ولبستہا
یوم الجمعۃ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من
لا خلاق لہ فی الاخرۃ فلما کان بعد ذلک اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحلل
سیراء فبعث الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ بحلۃ وبعث الی اسامۃ بن زید بحلۃ
واعطی علی بن ابی طالب حلۃ وقال شققہا خمرا بین نسائک قال فجاء عمر بحلتہ
یحملہا فقال یا رسول اللہ بعثت الی بہذہ وقد قلت بالامس فی حلۃ عطارد ما
قلت فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا الیک لتصیب بہا
واما اسامۃ فراح فی حلتہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرا عرف
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انکر ما صنع فقال یا رسول اللہ ما تنظر الی
فانت بعثت الی بہا فقال انی لم ابعث الیک لتلبسہا ولکنی بعثت بہا لتشققہا
خمرا بین نسائک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر نے عطارد
تمیمی کو دیکھا بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص
تھا جو بادشاہون کے پاس جایا کرتا اور اون سے روپیہ حاصل کرتا حضرت عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے عطارد کو دیکھا
اُس نے بازار مین ایک ریشمی جوڑا رکھا ہے اگر آپ اُسکو خرید لیں اور جب عرب کے ایلچی آتے مین
اُسوقت پہنا کریں تو مناسب ہے راوی نے کہا مین سمجھتا ہون اونہون نے یہ بھی کہا کہ جمعہ کو بھی آپ
پہنا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشمی کپڑا دنیا مین وہ پہنے گا جسکا آخرت مین حصہ
نہین پہر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند ریشمی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمر کو بھی
ایک جوڑا دیا اور اُسامہ بن زید کو ایک اور حضرت علی کو ایک اور فرمایا اسکو پہاڑ کر اپنی عورتون کی
سربند بنا دو حضرت عمر اپنا جوڑا لیکر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھے
بھیجا اور کل ہی آپ نے عطارد کے جوڑے کے باب مین کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا مین نے یہ جوڑا
تمہارے پاس پہننے کے لیے نہین بھیجا بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو اسکو بیچکر
اور اُسامہ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ایسی نگاہ سے دیکھا کہ
اُن کو معلوم ہو گیا آپ ناراض ہین اُنہون نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا دیکھتے ہین آپ ہی
نے تو یہ جوڑا مجھکو بھیجا آپ نے فرمایا مین نے اسلیے نہین بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پہاڑ کر
اپنی عورتون کے سربند بنا دے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ
وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حُلَّةً مِّنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَخَذَهَا
فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِبْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ قَالَ فَلَبِثَ
عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ قُلْتَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ
اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُهَا تُصِيْبُ بِهَا حَاجَتَكَ ترجمہ
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استبرق کا ایک جوڑا دیکھا جو بازار
مین بک رہا تھا اُنہون نے اوسکو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے اور عرض
کیا آپ اسکو خرید لیجیے عید مین پہننے کے لیے اور جسوقت باہر والون کے گروہ آوین رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو اسکا لباس ہے جسکو آخرت میں حصہ نہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
کو منظور تھا ٹھہرے رہے پھر اوس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاس ایک جبہ بھیجا دیباج
کا (استبرق اور دیباج دونوں ریشمی کپڑے ہیں) حضرت عمر اوسکو لیکر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اسکا لباس ہے جسکا آخرت میں حصہ نہیں
پھر آپ نے مجھکو کیسے بھیجا آپ نے فرمایا تو اوسکو بیچ ڈال اور اسکی قیمت کام میں لا عن ابن شہاب
بھذا الاسناد مثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر ان عمر رای علی
رجل من آل عطارد قباء من دیباج او حریر فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اشتریتہ
فقال انما یلبس ھذا من لا خلاق لہ فاھدی الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
حلۃ سیراء فارسل بھا الی قال قلت ارسلت بھا الی وقد سمعتک قلت فیھا ما قلت
قال انما بعثت بھا الیک لتستمتع بھا ترجمہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو عطارد کے اولاد میں سے قبا پہنے ہوئے دیکھا دیبا
کی یا حریر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ اسکو خرید لیجیے آپ نے فرمایا یہ
وہ پہنے گا جسکو آخرت میں حصہ نہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ
آیا آپ نے اوسکو میرے پاس بھیجدیا میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں آپ سے سن چکا
ہوں جو آپ نے اوس کے باب میں فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے
(بیچکر) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ رای علی رجل من آل عطارد بمثل حدیث یحیی بن سعید غیر انہ قال انما
بعثت بھا الیک لتنتفع بھا ولم ابعث بھا الیک لتلبسھا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اسلیے نہیں بھیجا کہ تم
پہنو عن یحیی بن ابی اسحاق قال قال لی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما فی الاستبرق قال قلت ما غلظ من الدیباج وخشن منہ فقال سمعت عبد
اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یقول رای عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ علی رجل حلۃ
من استبرق فاتی بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر نحو حدیثھم غیر انہ

قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيْبَ بِهَا مَالًا ۔ ترجمہ یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے
سالم بن عبداللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیبا ہے اور سخت اور سالم نے کہا
میں نے عبداللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا
ایک شخص پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آئے پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گذرا اس میں یہ ہے
کہ میں نے تجھے اسلیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کرے عن عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ
اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاءٍ قَالَ اَرْسَلَتْنِيْ اَسْمَاءُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ فَقَالَتْ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً اَلْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيْثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ
وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ
وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ
لَا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيْثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهِ مِيْثَرَةُ عَبْدِ اللّٰهِ
فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ
جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا
لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا ۔ ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے جو مولی تھا
اسماء بنت ابی بکر کا اور ماموں تھا عطا کے لڑکے کا اوس نے کہا مجھکو اسماء نے عبداللہ بن عمر
کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو تین چیزوں کو ایک تو کپڑے کو جس
میں ریشمی نقش ہوں دوسرے ارجوان (یعنی سرخ ڈھڈھا) زین پوش کو تیسرے تمام رجب کے مہینے
میں روزے رکھنے کو تو عبداللہ بن عمر نے کہا رجب کے مہینے کے روزے کو کون حرام کہیگا جو شخص ہمیشہ
روزے رکھے گا (عبداللہ بن عمر ہمیشہ روزہ باستثناء عیدین اور ایام تشریق کے رکھتے تھے اور انکا مذہب
یہی ہے کہ صوم دہر مکروہ نہیں ہے) اور کپڑے کی ریشمی نقشوں کا تو میں نے حضرت عمر رض سے سنا
وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حریر وہ پہنیگا

جسکو آخرت میں حصہ نہیں تو مجھے ڈر ہوا کہیں نقشی کپڑا بھی حریر نہ ہو اور رہا رجب کا زین پوش تو خود
عبد اللہ کا زین پوش رجبی ہے یہ سب میں نے جا کر اسماء سے کہا انہوں نے کہا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کا یہ جبہ موجود ہے پھر انہوں نے ایک جبہ نکالا کالی چادروں کا اون کی کسروانی بنت
سے طرف کسریٰ کی یعنے بادشاہ فارس کی جسکا گریبان دیبا کا تھا اور اس کے دامنوں پر سنجاف
تھے دیباج کے اسماء نے کہا یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس تھا اون کی وفات تک جب وہ
مر گئیں تو یہ جبہ میں نے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو پہنا کرتے تھے اب ہم لوگ اسکو
دھو کر اسکا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں شفا کے لیے (سنجاف حریر یعنے ریشم کی چار انگل تک درست
ہے اس سے زیادہ حرام ہے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے (نووی) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ
يَخْطُبُ يَقُولُ أَلَا لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ
فِي الْآخِرَةِ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر خطبہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے خبردار ہو اے لوگو مت پہناؤ
اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے کیونکہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مت پہنو حریر کیونکہ جو کوئی اسکو دنیا میں پہنیگا
وہ آخرت میں نہیں پہنے گا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابن الزبیر کا مذہب ہے اسکے بعد
اجماع ہو گیا کہ ریشمی کپڑا عورتوں کے لیے درست ہے اور حدیث مشہور میں ہے کہ سونا اور حریر
حرام ہے میری امت کے مردوں پر اور حلال ہے عورتوں کے لیے انتہی مختصراً **عن**
أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ
كَدِّكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أَبِيكَ وَلَا مِنْ كَدِّ أُمِّكَ فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ
مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ إِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ
هُوَ فِي الْكِتَابِ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ إِصْبَعَيْهِ **ترجمہ** عثمان سے روایت ہے حضرت عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمکو لکھا ہم آذربیجان میں تھے (وہ ایک ملک ہے ایران میں) اے عتبہ بن فرقد

یہ جو مال تیرے پاس ہے نہ تیرا کمایا ہوا ہے نہ تیرے باپ کا نہ تیری ماں کا تو سیر کر مسلمانوں کو ان کے
ٹھکانوں میں جیسے تو سیر ہوتا ہے اپنے ٹھکانے میں (یعنے بغیر طلب کے اون کو پہنچا دے) اور بچو
تم عیش کرنے سے اور مشرکوں کی وضع سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے مگر اتنا اور اٹھایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیچ کی اونگلی اور کلمہ کی انگلی کو اور ملالیا اونکو (یعنے دو انگل حریر اگر حاشیہ میں
یا اور کہیں لگا ہو تو درست ہے) عن عاصم بہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی الحریر بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی عثمان قال کنا مع عتبۃ بن فرقد
فجاءنا کتاب عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا یلبس الحریر الا من لیس لہ منہ شیء فی الآخرۃ الا ہکذا قال ابو عثمان باصبعیہ
اللتین تلیان الابہام فرأیتہما ازرار الطیالسۃ حتی رأیت الطیالسۃ
ترجمہ ابو عثمان سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے تو حضرت عمر کا فرمان آیا اوس میں لکھا
تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں پہنے گا حریر مگر وہ شخص جسکو آخرت میں کچھ ملنے
والا نہیں مگر اتنا درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے کے پاس ہیں
جتنے گھنڈیاں ہوتی ہیں طیالسہ کی پھر میں نے طیالسہ کو دیکھا (طیالسہ جمع ہے طیلسان کی اور
اور وہ سیاہ چادریں ہیں عرب کی) عن ابی عثمان رضی اللہ تعالی عنہ قال کنا
مع عتبۃ بن فرقد بمثل حدیث جریر ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی عثمان
النہدی قال جاءنا کتاب عمر رضی اللہ تعالی عنہ ونحن باذربیجان مع عتبۃ
ابن فرقد او بالشام اما بعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الحریر الا ہکذا
اصبعین قال ابو عثمان فما عتمنا انہ یعنی الاعلام ترجمہ ابو عثمان نہدی سے
روایت ہے ہمارے پاس حضرت عمر کی کتاب آئی اور ہم آذربیجان میں تھے عتبہ بن فرقد کے
ساتھ یا شام میں تھے اوس میں یہ لکھا تھا اما بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
کیا ہے حریر سے مگر اتنا دو انگل کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی سمجھنے میں کہ مراد اس کی نقش ہیں
عن قتادۃ بہذا الاسناد مثلہ ولم یذکر قول ابی عثمان ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن سوید بن غفلۃ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ

کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ریشمی کپڑے پہننے سے

خطب بالجابية فقال نهى نبي الله صلى الله عليه وسلم عن لبس الحرير الا موضع اصبعين
او ثلاث او اربع ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑھا جابیہ میں (ایک مقام ہے شام کا)
تو کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے مگر دو انگل یا تین یا چار انگل کے برابر عن
قتادة بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد الله رضي الله تعالى
عنه يقول لبس النبي صلى الله عليه وسلم يوما قباء من ديباج اهدي له ثم اوشك ان
نزعه فارسل به الى عمر بن الخطاب فقيل قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني
عنه جبريل عليه الصلاة والسلام فجاءه عمر رضي الله تعالى عنه يبكي فقال يا رسول
الله كرهت امرا واعطيتنيه فما لي فقال اني لم اعطكه لتلبسه انما اعطيتكه تبيعه
فباعه بالفي درهم ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز دیبا
کی قبا پہنی جو تحفہ آئی تھی آپ کے پاس پھر آپ نے اسی وقت نکال ڈالی اور حضرت عمر کو بھیج دی لوگوں نے کہا آپنے
تو ابھی نکال ڈالی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجھکو منع کیا یہ سنکر حضرت عمر روتے ہوئے آپکے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جس چیز کو آپ نے ناپسند کیا وہ مجکو دی میرا کیا حال ہوگا آپ نے
فرمایا میں نے تمکو پہننے کو نہیں دی میں نے اس لیے دی کہ تم اوسکو بیچ ڈالو پھر حضرت عمر نے وہ دو ہزار
درم کو بیچی عن علي رضي الله تعالى عنه قال اهديت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم حلة سيراء فبعث بها الي فلبستها فعرفت الغضب في وجهه فقال اني لم ابعث
بها اليك لتلبسها انما بعثت بها اليك لتشققها خمرا
بين النساء ترجمہ حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا آپ نے وہ مجھے بھیجدیا میں نے اسکو پہنا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو غصہ پایا آپ نے فرمایا میں نے تجھے اسلیے نہیں بھیجا کہ تو پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ
پھاڑ کر اسکو عورتوں کے سر بندھن بنادے عن ابي عون بهذا الاسناد في حديث
معاذ فامرني فاطرتها بين نسائي وفي حديث محمد بن جعفر فاطرتها بين نسائي ولم
يذكر فامرني ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن علي رضي الله تعالى عنه ان
اكيدر دومة اهدى الى النبي صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فاعطاه عليا

رضی اللہ تعالی عنہ فقال شققتہ خمرا بین الفواطم قال ابو بکر و ابو کریب بین النسوۃ

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے اکیدر دومہ کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا آپ نے وہ مجکو دیدیا اور فرمایا اسکو پھاڑ کر سربندے بنا دے تینوں فاطمہ
کے (ایک فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالیشان صاحبزادی دوسری فاطمہ بنت اسد
حضرت علی کی والدہ تیسری فاطمہ بنت حمزہ رضی اللہ تعالی ان سب سے اور ہمارا حشر ان کے
غلاموں میں کرے) **ف** دومہ ایک شہر تھا مدینہ سے تیرہ منزل پر وہاں کے حاکم کو اکیدر
کہتے تھے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعتقاد رکھتا تھا لیکن اختلاف ہے کہ وہ نصرانی مرا یا مسلمان
ہو کر اور صحیح یہ ہے کہ وہ کافر رہا اور خالد بن الولید نے اسکو قتل کیا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ
کی خلافت میں **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم حلۃ سیراء فخرجت فیھا فرأیت الغضب فی وجھہ قال فشققتھا
بین نسائی **ترجمہ** امیر المومنین اسد اللہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا میں پہنکر نکلا تو آپ کو غصہ پایا پھر میں نے اسکو پھاڑ کر
عورتوں کو دے دیا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال بعث رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الی عمر بجبۃ سندس فقال عمر بعثت بھا الی وقد قلت فیھا ما قلت
قال انی لم ابعث بھا الیک لتلبسھا وانما بعثت بھا الیک لتنتفع بثمنھا **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو ایک جبہ بھیجا سندس کا جو
ایک ریشمی کپڑا ہے حضرت عمر نے کہا آپ نے مجکو بھیجا اور آپ ایسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں
آپ نے فرمایا میں نے تمکو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اسلیے کہ تم اوسے بیچکر اوسکی قیمت سے فائدہ اٹھاؤ
عن انس رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لبس
الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں اسکو نہ پہنے گا **عن**
ابی امامۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر
فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عقبۃ بن

ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج
حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا کالکارہ لہ ثم
قال لا ینبغی ھذا للمتقین **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تحفہ میں آپ نے اسکو پہنا اور نماز پڑھی اس میں پھر نماز سے فارغ
ہو کر اسکو زور سے اتارا جیسے برا جانتے ہیں اوسکو پھر فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں **عن**
یزید بن ابی حبیب بھذا الاسناد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** اباحۃ
لبس الحریر للرجل اذا کان بہ حکۃ او نحوھا مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی عذر سے درست
ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی
القمص الحریر فی السفر من حکۃ کانت بھما او وجع کان بھما **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام
کو حریر کی قمیص پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ انکو خارش ہو گئی تھی یا اور کچھ مرض تھا **عن** سعید
بھذا الاسناد ولم یذکر فی السفر **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس قال
رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او رخص للزبیر بن العوام وعبد الرحمن
بن عوف فی لبس الحریر لحکۃ کانت بھما **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں صرف خارش
کا ذکر ہے **عن** شعبۃ بھذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس ان
عبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما شکوا الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم القمل فرخص لھما فی قمص الحریر فی غزاۃ لھما **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی حریر کی قمیص پہننے کی
جہاد کے سفر میں **ف** نووی نے کہا امام شافعی کا یہی قول ہے کہ عذر سے حریر پہننا درست
ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث انپر حجت ہے **باب** النھی
عن لبس الرجل الثوب المعصفر کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں ہے **عن**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو دیکھا کسم کے رنگ کے دو
کپڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انکو مت پہن عن یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ
ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو
کپڑے دیکھے تو فرمایا تیری ماں نے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں انکو دھو ڈالتا ہوں آپ نے
فرمایا جلا دے انکو ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کسم میں
رنگے ہوئے کپڑوں میں تو جمہور علماء اسکا پہننا مباح کہتے ہیں اور شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک
کا یہی قول ہے اور بعضوں نے مکروہ تنزیہی کہا ہے لیکن شافعی کو یہ حدیثیں شاید نہیں پہنچیں
ورنہ وہ منع کرتے اور بیہقی نے باسناد صحیح شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول
کے خلاف پاؤ تو حدیث پر عمل کرو وہی میرا مذہب ہے اور میرا قول چھوڑ دو انتہی مختصراً عن
عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ
الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ ترجمہ حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قسی (ایک ریشمی کپڑا
ہے) اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن
پڑھنے سے عن عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهَانِي النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ
حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع
میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور کسم میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے عن عَلِيِّ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ

بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ **ترجمہ**
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی
انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی پہننے سے اور رکوع یا سجدے میں قرارت کرنے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے

باب فَضْلِ لِبَاسِ الْحِبَرَةِ یمن کی چادر دار کی فضیلت **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْنَا لِأَنَسِ
ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوْ أَعْجَبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** قتادہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے ہمنے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کپڑا پسند تہا انہوں نے کہا
یمن کی چادر (جو کارچوبی دار مخطط ہوتی ہے) واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور ثقہ ہوتا ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب التَّوَاضُعِ فِي اللِّبَاسِ وَالْاِقْتِصَارِ عَلَى الْغَلِيْظِ مِنْهُ موٹا جہوٹا کپڑا پہن لینا اور تواضع کرنا لباس میں **عَنْ** أَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا
غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِيْ يُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِيْ هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ **ترجمہ** ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پاس گیا انہوں نے ایک موٹا تہ بند نکالا
جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمل جسکو ملبدہ کہتے ہیں پہر قسم کہائی اسکی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں ہوئی

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِيْ هٰذَا قُبِضَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ إِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** ابوبردہ
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کمل پیوندار
نکالا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات انہی کپڑوں میں ہوئی

عَنْ أَيُّوْبَ
بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزَارًا غَلِيْظًا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں موٹا تہ بند مذکور ہے

عَنْ
عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کو نکلے اور آپ ایک کمل اوڑہے تہے جس پر پالان کی تصویرین
بنی ہوئی تہین کالے بالون کا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِي عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ چمڑے کا تہا اوس کے اندر
کہجور کی چہال بہری تہی **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ **ترجمہ** ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچہونا جس پر آپ سوتے
تہے چمڑے کا تہا اوسکے اندر کہجور کی چہال بہری تہی **عن** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اضْجَاعُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **باب** جَوَازِ اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ قالین یا سوزنیون کا بیان **عن** جَابِرٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا
قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا تو نے سوزنیان بنائین مین نے کہا
ہمارے پاس سوزنیان کہان آپ نے فرمایا اب قریب ہونگی جب ملک فتح ہو جائنگے اور مسلمان مالدار ہو
جاوینگے پہر ایسا ہی ہوا یہ آپ کا معجزہ ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَّخَذْتَ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَ
اَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَاَتِي نَمَطٌ فَاَنَا اَقُوْلُ نَحِّيْهِ
عَنِّي وَتَقُوْلُ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے جب مین نے نکاح کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے پاس سوزنیان
ہین مین نے کہا ہمارے پاس سوزنیان کہان آپ نے فرمایا اب ہو جاوینگی جابر نے کہا میری بی بی کے
پاس ایک سوزنی ہے مین کہتا ہون دور کر اوسکو اور وہ کہتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اب سوزنیان ہونگی تو جابر اوسکو دور کرتے تہے مگر وہ جانا کیونکہ وہ زینت ہے دنیا کی **عن** سُفْيَانَ

بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ فَادَعْهُمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** کَرَاهِيَةِ مَا زَادَ عَلَى
الْحَاجَةِ مِنَ الْفِرَاشِ وَاللِّبَاسِ حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بنانا مکروہ ہے **عن**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ
وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون سے ایک بچھونا آدمی کے لیے چاہیے اور ایک بچھونا
اوسکی بی بی کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کا ہوگا **ف** یعنی
بے ضرورت بچھونے خالی بچھے رہیں گے صرف زینت کے لیے تو شیطان اونپر جلوس کرے گا مقصود
حدیث کا یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ دنیا کا سامان جمع کرنا مکروہ ہے اور جو بقصد کبر اور فخر ہو تو
حرام ہے **باب** تَحْرِيْمِ جَرِّ الثَّوْبِ خُيَلَاءَ غرور سے کپڑا لٹکانا حرام ہے **عن**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ
خُيَلَاءَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اوس شخص کیطرف جو اپنا کپڑا زمین پر کھینچے غرور
سے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ
ثِيَابَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ
عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثِيَابَهٗ
ترجمہ ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰى
رَجُلًا يَجُرُّ اِزَارَهٗ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ فَعَرَفَهٗ
ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنَيَّ

شاتین یقول من جرّ ازاره لا یرید بذلک الا المخیلة فان الله لا ینظر الیه یوم القیمة **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ازار گھسیٹ رہا تھا انہوں
نے پوچھا تو کس قبیلہ کا ہے اوس نے بیان کیا معلوم ہوا بنی لیث کا تھا ابن عمر نے اوسکو پہچانا تو کہا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے اندونوں کانوں سے آپ فرماتے تھے جو شخص اپنی ازار
لٹکا دے غرور کی نیت سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اوس کیطرف نہ دیکھیگا **عن** ابن عمر رضی
الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم بمثله غیر ان فی حدیث ابی یونس عن
مسلم ابی الحسن وفی روایتهم جمیعا من جرّ ازاره ولم یقولوا ثوبه **ترجمہ** وہی جو اوپر
گذرا **عن** محمد بن عباد بن جعفر یقول امرت مسلم بن یسار مولی نافع بن عبد الحارث
ان یسال ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه وانا جالس بینهما اسمعت من النبی صلی الله
علیه وسلم فی الذی یجر ازاره من الخیلاء شیئا قال سمعته یقول لا ینظر الله الیه
یوم القیامة **ترجمہ** محمد بن عباد بن جعفر سے روایت ہے میں نے حکم کیا مسلم بن یسار کو جو مولے
تھے نافع بن عبد الحارث کے ابن عمر سے پوچھنے کا اور میں اون دونوں کے بیچ میں بیٹھا تھا کیا تمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اوس شخص کے باب میں جو اپنی تہ بند غرور سے لٹکا دے
انہوں نے کہا میں سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف نہ دیکھیگا قیامت کے دن
عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال مررت علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم وفی ازاری استرخاء فقال یا عبد الله ارفع ازارک فرفعته ثم قال زد فزدت
فما زلت اتحراها بعد فقال بعض القوم الی این فقال انصاف الساقین **ترجمہ** ابن عمر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گذرا اور میری ازار
لٹک رہی تھی آپ نے فرمایا اے عبد اللہ اپنی ازار اونچی کر میں نے اٹھا لی آپ نے فرمایا اور اونچی
کر میں نے اور اونچی کی پھر میں برابر اٹھاتا رہا یہاں تک کہ بعض لوگوں نے عرض کیا کہاں تک اوٹھاوے
آپ نے فرمایا پنڈلی کے نصف تک **عن** محمد وهو ابن زیاد قال سمعت ابا هریرة
رضی الله تعالیٰ عنه ورای رجلا یجر ازاره فجعل یضرب الارض برجله
وهو امیر علی البحرین وهو یقول جاء الامیر جاء الامیر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان

اللهُ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَنْ يَجُرُّ اِزَارَهٗ بَطَرًا **ترجمہ** محمد بن زیاد سے روایت ہے مین نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا اونہون نے دیکھا ایک شخص کو اپنے تہبند لٹکائے ہوئے اور مارنے لگا زمین کو اپنے پاؤن سے وہ امیر تہا بحرین پر اور کہتا تہا امیر آیا امیر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نہین دیکھے گا اس شخص کو جو اپنے ازار غرور سے لٹکاوے **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مُثَنّٰى كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اسبال یعنی لٹکانا ازار اور قمیص اور عمامہ سب مین ہوتا ہے اور ازار کا لٹکانا ٹخنون سے نیچے جائز نہین اگر غرور سے ہو اور بغیر غرور کے مکروہ ہے اور ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حرمت خاص ہے غرور سے لیکن عورتون کو اسبال درست ہے اور مستحب یہ ہے کہ قمیص اور ازار دونون نصف ساق تک ہون لیکن ٹخنون تک بھی جائز ہے

باب تَحْرِيْمِ التَّبَخْتُرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ اِعْجَابِهٖ بِثِيَابِهٖ

کپڑون وغیرہ پر اترانا یا اکڑ کر چلنا حرام ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهٗ وَبُرْدَاهُ اِذْ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تہا وہ اپنے بالون اور چادر پر اترایا آخر زمین مین دہنسایا گیا پھر وہ قیامت تک اوسی مین اترتا جاتا ہے (شاید وہ شخص اسی امت مین ہو اور صحیح یہ ہے کہ اگلی امت مین تہا) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ هٰذَا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَتَبَخْتَرُ يَمْشِيْ فِيْ بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ فَخَسَفَ اللهُ بِهِ الْاَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص اکڑتا ہوا تہا چلنے مین اپنی دو چادرون مین اور اتراتا تہا تو اللہ تعالیٰ نے اوسکو زمین مین دہنسا دیا پھر وہ قیامت تک اوسی مین گہستا چلا جاتا ہے

عَنْ ہَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ ھٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْھَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَتَبَخْتَرُ فِیْ بُرْدَیْنِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَتَبَخْتَرُ فِیْ حُلَّۃٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِھِمْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں چادروں کے بدلے جوڑے کا ذکر ہے

بَابُ تَحْرِیْمِ خَاتَمِ الذَّھَبِ عَلَی الرِّجَالِ سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ نَھٰی عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے

عَنْ شُعْبَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مُثَنّٰی قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَہٗ فَطَرَحَہٗ وَقَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ اِلٰی جَمْرَۃٍ مِنْ نَارٍ فَیَجْعَلُھَا فِیْ یَدِہٖ فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذْ خَاتَمَکَ انْتَفِعْ بِہٖ قَالَ لَا وَاللّٰہِ لَا اٰخُذُہٗ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اوتار کر پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرتا ہے جہنم کے انگارے کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اوس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اوٹھا لے اور اوس سے نفع حاصل کر (یعنے اوس کی قیمت سے) وہ بولا قسم خدا کی میں اوسکو ہاتھ نہیں لگانے کا جبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینک دیا (سبحان اللہ صحابہ کا تقوے اور اتباع اس درجہ کو پہونچا تہا اگر وہ اوٹھا لیتا اور بیچ لیتا تو گناہ نہ ہوتا)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ فَکَانَ یَجْعَلُ فَصَّہٗ فِیْ بَاطِنِ کَفِّہٖ اِذَا لَبِسَہٗ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّہٗ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَنَزَعَہٗ

فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهٗ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِیْمَهُمْ وَلَفْظُ الْحَدِیْثِ لِیَحْیٰی **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسکا نگ آپ ہتھیلی کی طرف رکھتے جب پہنتے پھر ایک دن آپ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا اور اسکا نگ اندر کی طرف رکھتا پھر پھینک دیا اوسکو اور فرمایا قسم خدا تعالیٰ کی اب میں اسکو کبھی نہیں پہنوں گا یہ دیکھکر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ سونے کی انگوٹھی عورت کو درست ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر ابن حزم سے اوسکی اباحت منقول ہے اور بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے حرام نہیں ہے اور یہ دونوں مذہب باطل ہیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فِیْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِیْ حَدِیْثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهٗ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اسمیں اتنا زیادہ ہے کہ وہ انگوٹھی آپ کے داہنے ہاتھ میں تھی * **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ثُمَّ كَانَ فِیْ یَدِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِیْ بِئْرِ اَرِیْسَ نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِیْ بِئْرٍ وَلَمْ یَقُلْ مِنْهُ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی وہ آپکے ہاتھ میں تھی پھر ابوبکر کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر اون کے ہاتھ سے اریس کے کنوے میں گر گئی اوس انگوٹھی کا نقش یہ تھا محمد رسول اللہ **ف** جس روز سے یہ انگوٹھی گر گئی اوسی زمانہ سے خلافت میں خلل پڑا اور فتنے شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام لکھنا بعضوں نے اسکو مکروہ کہا ہے پر یہ قول ضعیف ہے

روی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
خاتما من ذہب ثم القاہ ثم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیہ محمد رسول
اللہ وقال لا ینقش احد علی نقش خاتمی ہذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی
بطن کفہ وہو الذی سقط من معیقیب فی بئر اریس ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی پہر اوسکو
پہینک دیا اور چاندی کی بنائی اور اسپر کندہ تہا محمد رسول اللہ اور فرمایا کوئی اپنی انگوٹھی مین یہ کندہ نہ
کرادے آپ جب اس انگوٹھی کو پہنتے تو اوسکا نگینہ اندر کیطرف رکھتے وہی انگوٹھی معیقیب کے ہاتھ سے
بیر اریس مین گر گئی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ وقال للناس انی اتخذت
خاتما من فضۃ ونقشت فیہ محمد رسول اللہ فلا ینقش احد علی نقشہ ترجمہ
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنائی
چاندی کی اور اسمین کہدوایا محمد رسول اللہ اور لوگون سے فرمایا کہ مین نے ایک انگوٹھی بنائی ہے چاندی
کی اور اس مین محمد رسول اللہ کہدوایا ہے تو کوئی اپنی مہر مین یہ نہ کہدوادے عن انس رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ ولم یذکر فی الحدیث محمد
رسول اللہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
قال لما اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی الروم قال قالوا انہم
لا یقرؤن کتابا الا مختوما قال فاتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما
من فضۃ کانی انظر الی بیاضہ فی ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقشہ
محمد رسول اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی جب ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکہنے کا لوگون نے کہا روم کے لوگ بغیر مہر کے خط نہین پڑہتے پہر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا مین اوس کی سفیدی کو دیکہہ رہا ہون آپ
کے ہاتہہ مین اوسپر نقش تہا محمد رسول اللہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ ان نبی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان اراد ان یکتب الی العجم فقیل لہ ان العجم لا

يَقْبَلُوْنَ اِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (عجم کہتے ہیں سوا عرب کے اور لوگوں کو) لوگوں نے کہا عجم کے لوگ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو پھر آپ نے ایک مہر بنوائی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اوسکی سفیدی دیکھ رہا ہوں

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيْلَ اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا حَلْقَةً فِضَّةً وَنُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کسریٰ (بادشاہ ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور نجاشی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہیں لیتے جب تک اوس پر مہر نہ ہو آخر آپ نے انگشتری بنوائی جسکا حلقہ چاندی کا تھا اور اسمیں نقش تھا محمد رسول اللہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَبْصَرَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں اور پہنیں پھر آپ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اوتار کر پھینک دیں (یعنے سونے کی انگوٹھیاں پھینک دیں)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوْهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهٗ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهٗ حَبَشِيًّا **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی

اور اسکا نگینہ حبشی تھا (یعنے عقیق کا جس کی کان حبش اور یمن میں ہے اور بعضون نے کہا کہ حبشی سے مراد سیاہ ہے یعنے سیاہ عقیق کا) **عن** انس بن مالك رضی الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس خاتم فضة في يمينه فيه فص حبشي كان يجعل فصه مما يلي كفه **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی پہنی چاندی کی۔ داہنے ہاتھ میں اور اسکا نگینہ آپ اندر کو تھیلی کیطرف رکھتے **عن** یونس ابن یزید بهذا الاسناد مثل حديث طلحة بن يحيى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** انس رضی الله تعالى عنه قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم في هذه و اشار الى الخنصر من يده اليسرى **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اس اونگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی خنصر کو تبلایا (یعنے چھنگلیا کو) **عن** علی رضی الله تعالى عنه قال نهاني يعني النبي صلى الله عليه وسلم ان اجعل خاتمي في هذه او التي تليها لم يدر عاصم في اي الثنتين ونهاني عن لبس القسي وعن جلوس على المياثر قال فاما القسي فثياب مضلعة يؤتى بها من مصر والشام فيها شبه كذا واما المياثر فشئ كانت تجعله النساء لبعولتهن على الرحل كالقطائف الارجوان

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی میں اور اس کے پاس والی میں انگوٹھی پہننے سے (عاصم کو جو راوی ہے اس حدیث کا یاد نہ رہا کونسی دو انگلی بتلائی) دوسری روایت میں ہے کہ سبابہ اور وسطی کو تبلایا یا وسطے اور اس کے پاس والی کو) اور منع کیا مجکو قسی کے پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اونہوں نے کہا قسی تو وہ کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زین پوش وہ ہے جو عورتیں بچھادوں پر بچھاتی ہیں اپنے خاوندوں کے لیے جیسے ارغوانی چادریں **عن** علی رضی الله تعالى عنه فذكر هذا الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بردة قال سمعت علي بن ابي طالب قال نهى او نهاني يعني النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی بردة قال علی رضی الله تعالى عنه نهاني رسول الله صلى الله عليه

وسلّم اَنْ اَتَخَتَّمَ فِیْ اِصْبَعِیْ ھٰذِہٖ اَوْ ھٰذِہٖ قَالَ اَوْمٰی اِلَی الْوُسْطٰی وَالَّتِیْ تَلِیْھَا **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگلی مین یا اس اونگلی مین انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بیچ کی انگلی اور اوس کے پاس والی اونگلی کیطرف کیونکہ یہ انگلیان ہر کام مین شریک ہوتی ہین اور انگوٹھی سے ہرج ہوگا البتہ چھنگلیا الگ رہتی ہے اوسی مین انگوٹھی پہننا بہتر ہے) **ف** امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا انگوٹھی داہنی اور بائین دونون ہاتہہ مین پہننا جائز ہے اور کسی مین کراہت نہین لیکن افضل کیا ہے اوس مین اختلاف ہی

باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ جوتی پہننا مستحب ہی **عن** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃٍ غَزَوْنَاھَا یَقُوْلُ اِسْتَکْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَایَزَالُ رَاکِبًا مَا انْتَعَلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد کے سفر مین جسمین ہم شریک تہے آپ فرماتے تہے جوتیان بہت پہنا کرو کیونکہ جوتی سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنے مثل سوار کے پاؤن کو تکلیف نہین پہنچتی)

باب اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ فِی الْیُمْنٰی اَوَّلًا وَالْخَلْعِ مِنَ الْیُسْرٰی اَوَّلًا وَکَرَاھَۃِ الْمَشْیِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ پہلے داہنا جوتا پہنے اور پہلے بایان اتارے اور صرف ایک جوتا پہنکر چلنا مکروہ ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیُمْنٰی وَاِذَا خَلَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ وَلْیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی جوتا پہنے تو داہنے پاؤن سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائین سے شروع کرے اور چاہیے کہ دونون کو پہنے یا دونون اتار ڈالے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمْشِ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ لِیُنْعِلْھُمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَخْلَعْھُمَا جَمِیْعًا **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے ایک جوتا پہنکر نہ چلے بلکہ دونون پہنے یا دونون اتار ڈالے ورنہ پاؤن مین ہرج آجانے کا احتمال ہے اور بدنمائی ہے **عن** اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَضَرَبَ بِیَدِہٖ عَلٰی جَبْھَتِہٖ فَقَالَ اَلَا اِنَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ اَنِّیْ اَکْذِبُ عَلٰی

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَھْتَدُوْا وَاَضِلُّ اَلَا وَاِنِّیْ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا

ترجمہ ابو رزین سے روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارا اپیر کہا تم کہتے ہو کہ مین جھوٹ بولتا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور مین گمراہ ہون خبردار ہو مین گواہی دیتا ہون کہ مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو وہ دوسری جوتی بھی نہ پہنے جبتک اوسکو درست نہ کرے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ الْمَعْنٰی **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا

باب النَّھْیِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ

ایک ہی کپڑا سارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی کپڑے مین احتبا کر نیکی ممانعت **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَّاْکُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِہٖ اَوْ یَمْشِیَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ یَّحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفًا عَنْ فَرْجِہٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بائین ہاتھ سے کھانے سے یا ایک جوتا پہنکر چلنے سے یا ایک ہی کپڑا سارے بدن پر لپیٹنے سے

ف جسکو عرب مین اشتمال صما کہتے ہین یعنے کسی طرف سے کپڑا اٹھا نہ ہو اور سارے بدن کو ڈھانپ لیوے ایک ہی کپڑے سے اس سے منع کیا کیونکہ اس مین آدمی مثل قیدی کے ہو جاتا ہے اور کپڑا اٹھانا اور اوڑانا یا ہاتھ نکالنا دشوار ہو جاتا ہے **ف** یا گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اپنی شرمگاہ کھولے ہوئے (جسکو احتبا کہتے ہین یہ ایک کپڑے مین منع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور کئی کپڑے ہون یا ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تو مکروہ ہے) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِہٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَہٗ وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک جوتی پہنکر نہ چلے جب تک اسکا

تسمہ درست نہ کرے اور ایک موزہ پہنکر نہ چلے اور بائین ہاتھ سے نہ کہاوے اور ایک کپڑے مین گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتمال صمار نہ کرے (اسکو معنے اوپر بیان ہو چکے) **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اشتمال الصماء والاحتباء فی ثوب واحد وان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظہرہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتمال صماء سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے مین اور ایک پاؤن دوسرے پر رکھنے سے چت لیٹ کر (کیونکہ ستر کہلنے کا ڈر ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما یحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمش فی نعل واحدۃ ولا تحتب فی ازار واحد ولا تاکل بشمالک ولا تشتمل الصماء ولا تضع احدی رجلیک علی الاخری اذا استلقیت **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت چل ایک جوتے مین اور مت گوٹ مار کر بیٹھ ایک تہبند مین اور مت کہا بائین ہاتھ سے اور مت اشتمال صمار کر اور مت رکہہ اپنا ایک پاؤن دوسرے پر چت لیٹ کر (یہ اسی صورت مین ہی جب تہبند باندہی ہو کیونکہ اس حالت مین ستر کہلنے کا ڈر ہی اور جو ستر کہلنے کا خوف نہ ہو یا پاجامہ پہنے ہو تو چت لیٹ کر ایک پاؤن دوسرے پر رکہنا درست ہی اور خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلق احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے چت نہ لیٹے ایک پاؤن دوسرے پر رکھکر **عن** عباد بن تمیم عن عمہ رضی اللہ تعالی عنہ انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا فی المسجد واضعا احدی رجلیہ علی الاخری **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا (عبد اللہ بن زید بن عاصم) سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئے مسجد مین ایک پاؤن دوسرے پر رکھے ہوئے **عن** الزہری بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا۔

باب نہی الرجل عن التزعفر مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران مین رنگا ہوا کپڑا پہننا **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نهی عن التزعفر قال قتیبة قال حماد یعنی للرجال **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زعفران لگانے سے یعنی مردوں کو **عن** انس رضی
اللہ تعالی عنہ قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتزعفر الرجل **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے
منع کیا آپ نے مردوں کو زعفران کے رنگ سے **باب** استحباب خضاب الشیب ترجمہ بڑھاپے میں
بالوں پر خضاب کرنا مستحب ہے **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ قال اتی بابی قحافة او جاء عام
الفتح او یوم الفتح وراسه ولحیته مثل الثغام او الثغامة فامر او فامر به الی نسائه قال
غیروا هذا بشیء **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال مکہ
فتح ہوا آئے اُنکا سر اور اُنکی ڈاڑھی ثغامہ کی طرح سفید تھی (ثغامہ ایک گھاس ہے سفید) آپ
نے اُنکی عورتوں کو حکم دیا کہ بدل دو اس سفیدی کو کسی چیز سے **عن** جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة وراسه ولحیته کالثغامة
بیاضا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ بچیو سیاہی سے **عن** ابی هریرة رضی اللہ تعالی
عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم **ترجمہ**
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری
خضاب نہیں کرتے تو تم اُنکا خلاف کرو **ف** اور خضاب کرو۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزمرہ
کی عادات اور لباس اور وضع میں حتی المقدور کافروں کے خلاف کرنا بہتر ہے کیونکہ ہر ایک
قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی بے فائدہ تقلید نہ کرنا شرف ہے اور یہہ
نہایت ذلت اور بیغیرتی کی بات ہے کہ دوسری قوم کے مقلد بنیں اور اندہا دہند اون کی وضع
اور روش اختیار کریں۔ اس حدیث سے رد ہوتا ہے اون لوگوں کا جو نصاری کی تقلید لباس اور
وضع میں جائز خیال کرتے ہیں **نووی** علیہ الرحمۃ نے کہا ابو قحافہ ابوبکر کے باپ تھے اُنکا
نام عثمان تھا وہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور ہمارا مذہب یہ ہے کہ زرد یا سرخ خضاب
عورت اور مرد دونوں کے لیے مستحب ہے اور سیاہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک
مکروہ تنزیہی ہے اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے سلف کا بعضے کہتے ہیں خضاب

کا ترک افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے ابن عمر اور ابوہریرہ زرد خضاب کرتے حنا اور وسمہ سے اور زعفران سے بہی منقول ہے اور ایک جماعت نے سیاہ خضاب بہی کیا ہے اون مین سے ہین حضرت عثمان اور حضرت حسن اور حسین اور عقبہ بن عامر اور ابن سیرین اور ابو بردہ رضی اللہ عنہم انتہی مختصرا

باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان — جانور کی صورت بنانا حرام ہے

عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت واعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ الصلوۃ والسلام فی ساعۃ یاتیہ فیہا فجاءت تلک الساعۃ ولم یاتہ وفی یدہ عصا فالقاہا من یدہ وقال ما یخلف اللہ وعدہ ولا رسلہ ثم التفت فاذا جرو کلب تحت سریر فقال یا عائشۃ متی دخل ہذا الکلب ہہنا فقالت واللہ ما دریت فامر بہ فاخرج فجاء جبریل علیہ الصلوۃ والسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واعدتنی فجلست لک فلم تات فقال منعنی الکلب الذی کان فی بیتک انا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے جبریل علیہ السلام نے وعدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آنیکا ایک وقت مین پہر وہ وقت آگیا اور جبریل علیہ السلام نہ آئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ مبارک مین ایک لکڑی تہی آپنے اُسے پہینک دیا اور فرمایا اللہ تعالی اپنا وعدہ خلاف نہین کرتا نہ اوس کے ایلچی وعدہ خلاف کرتے ہین پہر آپنے ادہر اودہر دیکہا تو ایک پلہ کتے کا تخت کے تلے دکہلائی دیا آپنے فرمایا اے عائشہ یہ پلہ کب آیا اسجگہہ اُنہون نے کہا قسم خدا کی مجہکو خبر نہین پہر آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا اوسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمنے مجہہ سے وعدہ کیا تہا اور مین تمہاری انتظار مین بیٹہا تہا لیکن تم نہین آئے اونہون نے کہا یہ کتا تمہارے گہر مین تہا اوسنے مجہکو روک رکہا تہا ہم اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر کتا ہو یا مورت

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا جاندار کی مورت بنانا سخت حرام ہے اور کبیرہ گناہ ہے برابر ہے کہ کپڑے مین ہو یا فرش مین یا روپیہ یا اشرفی مین یا پیسہ مین یا برتن مین یا دیوار مین البتہ درخت یا پالان یا اُن چیزون کی جنمین جان نہین صورت بنانا حرام نہین ہے اور جس چیز مین تصویر جاندار کی بنی ہو اگر وہ دیوار پر لٹکائی جاوے یا کپڑے مین پہنی جاوے یا عمامہ یہ ہو جو

ذلیل نہین تو وہ حرام ہے اور جو ذلت کی جگہہ پر ہو جیسے بچہونے پر جو روندا جاوے یا تکیہ وغیرہ پر تو حرام
نہین ہے لیکن اس مین کلام ہے کہ ایسی تصویر سے بہی فرشتے گہر مین آوین گے یا نہین اور ہمارے
نزدیک کوئی فرق نہین اوس صورت مین جو سایہ دار ہو اور جو سایہ دار نہ ہو اور جمہور علماء صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین کا یہی مذہب او یہی قول ہے ثوری اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور بعض سلف
نے کہا کہ جس تصویر کا سایہ نہ پڑے اوسکا رکہنا حرام نہین ہے اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم جس پردے پر خفا ہوئے اوسپر بے سایہ تصویرین تہین اور احادیث مطلق ہین
اون مین کسی صورت کی تخصیص نہین ہے اور بعضون کے نزدیک کپڑے پر جو نقش ہون تصویرون
کے وہ درست ہین اور قاسم بن محمد کا یہی مذہب ہے لیکن اجماع ہے اون تصویرون کی حرمت پر
جو سایہ دار ہون اور اونکا توڑنا واجب ہے قاضی نے کہا اون مین سے بچون کی گڑیان مستثنیٰ ہین
اون کی اجازت ہے لیکن مالک نے گڑیون کا بہی خرید کرنا اپنے بچے کے لیے مکروہ رکہا ہے اور
بعضون نے کہا کہ گڑیون سے کہیلنے کی بہی اجازت اس حدیث سے منسوخ ہو گئی واللہ اعلم انتہے عن
ابن ابی حازم بہذا الاسناد ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام وعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاتیہ فذکر الحدیث ولم یطولہ کتطویل ابن ابی حازم ترجمہ
وہی جو اوپر گزرا عن میمونۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اصبح یوما واجما فقالت میمونۃ یا رسول اللہ لقد استنکرت ھیئتک
منذ الیوم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل علیہ الصلوۃ والسلام
کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی ام واللہ ما اخلفنی قال فظل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومہ ذلک علی ذلک ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط
لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما امسی لقیہ جبریل
علیہ الصلوۃ والسلام فقال لہ قد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل
ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ
فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر
ترجمہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن

الاوّلِ فقال عُبَيْدُ اللهِ اَلَمْ تَسمعهُ حِيْنَ قَالَ اِلَّا رَقْماً فِي ثَوبٍ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جس کے اندر صورت ہو بُسر نے کہا زید بیمار ہوئے ہم اون کی بیمار پرسی کو گئے اون کے دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہتا جسپر مورت تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا جو اُمّ المومنین میمونہ رضی اللہ تعالے عنہا کا ربیب تہا خود زید ہی نے ہم سے مورت کی حدیث بیان کی تہی (اور اب پردہ لٹکایا ہے مورت کا) عبید اللہ نے کہا تم نے اون سے نہین سُنا انہون نے یہ ہی کہا تہا مگر جو نقش ہو کپڑے مین **عن** اَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ مَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ **ترجمہ** ابوطلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اوس گہر مین نہین جاتے جسمین صورت ہو۔ بُسر نے کہا پہر زید بن خالد بیمار ہوئے (جو اس حدیث کے راوی ہین) ہم اون کے پوچہنے کو گئے اون کے گہر میں ایک پردہ لٹکتا تہا جس مین تصویر بنی تہی مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا اُنہون نے ہم سے حدیث بیان کی تصویرون کے باب مین اُنہون نے کہا ہان یہ بہی تو کہا تہا تم نے نہین سُنا مگر جو نقش ہو کپڑے پر مین نے کہا مین نے نہین سُنا اُنہون نے کہا زید نے یہ کہا تہا **عن** اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِيْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَمَاثِيْلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكَ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ قَالَ فَقَطَعْنَا مِنْهُ

فِي سَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ **ترجمہ** ابو طلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے فرشتے اُس گھر میں نہیں
جاتے جس کے اندر کتا ہو یا تصویریں ہوں۔ زید نے کہا میں یہ سنکر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے پاس آیا اور اُن سے کہا کہ ابو طلحہ ہم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں تم نے بھی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایسا سنا ہے اونہوں نے کہا نہیں میں نے جو دیکھا ہے وہ تجھ سے بیان کرتی ہوں
ایکبار آپ جہاد کو تشریف لے گئے تو میں نے ایک چادر لیا اور اُسکو دروازے پر لٹکا دیا جب آپ
لوٹ کر آئے اور چادر دیکھا آپ کو برا معلوم ہوا آپنے اُسکو کھینچا یہانتک کہ پھاڑ ڈالا یا کاٹ
ڈالا اُسکو بعد اوس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمکو حکم نہیں دیا پتھر اور مٹی کو کپڑا پہنانے کا حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا پھر ہمنے اوسکو کاٹ کر دو تکیے بنا ڈالے اور اُن کے اندر
کھجور کی چھال بھری آپنے اوسپر عیب نہیں کیا **ف** اُس چادر پر تصویریں تھیں گھوڑوں
کی جیسے دوسرے روایت میں ہے **اسحدیث** سے یہی نکلا کہ دیوار پر پردہ لگانا یا کپڑا اڑھانا منع
ہے مگر یہ کراہت تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے اور ابو الفتح نے کہا کہ حرام ہے **عن** عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ إِذَا دَخَلَ
اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلِي هٰذَا فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ
ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا ـ
ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمارے پاس ایک پردہ
تھا اوس میں پرندہ کی تصویر بنی تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اوس کے سامنے ہوتی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو نکال جب میں اندر آکر اوسکو دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جسپر ریشمی بیل
تھی ہم اوسکو پہنا کرتے **عن** ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدِ الْأَعْلَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ ابْنُ
الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْأَعْلَى فَلَمْ يَأْمُرْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِهِ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ

الاَّجُنُحَۃٌ فَاَمَرَنِیْ فَنَزَعْتُہٗ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے مین نے اپنے دروازے پر ایک نقشی پردہ لٹکایا تہا جس
پر پردار گہوڑون کی صورتین بنی تہین آپنے حکم دیا مین نے اوسکو توڑ ڈالا عَنْ وَکِیْعٍ
بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدَۃَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا
مُتَسَتِّرَۃٌ بِقِرَامٍ فِیْہِ صُوْرَۃٌ فَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَھَتَکَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْ
اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ الَّذِیْنَ یُشَبِّھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور
مین ایک پردہ ڈالے تہی تصویردار آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اُس پردے کو لیکر
پہاڑ ڈالا پہر فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت مین اون لوگون کو ہوگا جو اللہ تعالی کی مخلوق
کی صورت بناتے ہین عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْھَا بِمِثْلِ حَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ ثُمَّ اَھْوٰی
اِلَی الْقِرَامِ فَھَتَکَہٗ بِیَدِہٖ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ پہر آپ جہکے پردے کیطرف
اور اسکو اپنے ہاتہ سے پہاڑ ڈالا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِھِمَا اِنَّ اَشَدَّ
النَّاسِ عَذَابًا لَمْ یَذْکُرْ مِنْ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْھَا تَقُوْلُ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ سَھْوَۃً لِّیْ بِقِرَامٍ
فِیْہِ تَمَاثِیْلُ فَلَمَّا رَاٰہُ ھَتَکَہٗ وَتَلَوَّنَ وَجْھُہٗ وَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الَّذِیْنَ یُضَاھُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا
فَقَطَعْنَاہُ فَجَعَلْنَا مِنْہُ وِسَادَۃً اَوْ وِسَادَتَیْنِ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور مین نے ایک طاق
یا مچان کو اپنے ایک پردہ سے ڈہانکا تہا جس مین تصویرین تہین جب آپنے یہ دیکہا تو اُسکو پہاڑ
ڈالا اور آپکے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا ای عائشہ سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت مین اون لوگون کو ہوگا جو اللہ تعالے کی مخلوق کی شکل بناتے ہین حضرت عائشہ رض

نے کہا میں نے اسکو کاٹ کر ایک تکیہ بنایا یا دو تکیہ بنائے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
انہ کان لہا ثوب فیہ تصاویر ممدود الی سہوۃ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الیہ فقال اخریہ عنی قالت فاخرتہ فجعلتہ وسائد ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لٹکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اودہر نماز پڑھتے تھے تو فرمایا اسکو ہٹا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
نے کہا میں نے اسکو ہٹا کر اس کے تکیے بنا ڈالے عن شعبۃ بہذا الاسناد ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی وقد سترت نمطا فیہ تصاویر فنحاہ فاتخذت منہ وسادتین ترجمہ
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے
پاس تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اسکو سرکا دیا میں نے
اوس کے دو تکیے بنا ڈالے عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ
وسلم انہا نصبت سترا فیہ تصاویر فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزعہ
قالت فقطعتہ وسادتین فقال رجل فی المجلس حینئذ یقال لہ ربیعۃ بن عطاء
مولی بنی زہرۃ افما سمعت ابا محمد یذکر ان عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرتفق علیہما قال ابن القاسم لا قال
لکنی سمعتہ یرید القاسم بن محمد ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے روایت ہے اونہوں نے ایک پردہ لٹکایا جسمیں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتار ڈالا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا
میں نے اوس کے دو تکیے بنا دیے ایک شخص بولا مجلس میں اوس وقت جسکا نام ربیعہ بن عطا تھا تم نے
نہیں سنا ابو محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تکیوں
پر آرام کرتے تھے ابن قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا عن عائشۃ
رضی اللہ تعالی عنہا انہا اشترت نمرقۃ فیہا تصاویر فلما راہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت او عرفت فی وجہہ

الکراھیۃ فقالت یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما بال ھذہ النمرقۃ فقالت اشتریتھا لک تقعد علیھا و
توسدھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصحاب ھذہ الصور یعذبون
ویقال لھم احیوا ما خلقتم ثم قال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملٰئکۃ

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہی اونہون نے ایک توشک خریدی
جس مین تصویرین تہین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو دیکہا تو آپ دروازے پر کہڑے
ہورہے اور اندر نہ گئے مین نے پہچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رنج ہے مین نے کہا یا رسول
اللہ مین توبہ کرتی ہون اللہ تعالے اور اوسکے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے آپ نے فرمایا
یہ توشک کیسی ہے مین نے کہا اسکو مین نے خریدا ہے آپکے بیٹھنے اور تکیہ لگانے کے لیے آپ
نے فرمایا جنہون نے یہ تصویرین بنائین اونکو عذاب ہوگا اور اون سے کہا جاوے گا ان مین جان
ڈالو پہر فرمایا جس گہر مین تصویرین ہون وہان فرشتے نہین آتے **عن** عائشۃ بھذا
الحدیث وبعضھم اتم حدیثا لہ من بعض وزاد فی حدیث ابن اخی الماجشون قالت
فاخذتہ فجعلتہ مرفقتین فکان یرتفق بھما فی البیت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا
زیادہ ہے کہ مین نے اوسکے دو تکیے بنا ڈالے آپ اون پر تکیہ لگاتے گہر مین **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذین یصنعون
الصور یعذبون یوم القیمۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مورتین بناتے ہین
اونکو قیامت مین عذاب ہوگا اون سے کہا جاوے گا جلاؤ اونکو جنکو تمنے بنایا **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبید اللہ عن
نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ المصورون ولم یذکر الاشج ان
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں تصویر بنانیوالوں کو ہوگا **عن** الاعمش بھذا الاسناد
وفی روایۃ یحیی وابی کریب عن ابی معاویۃ ان من اشد اھل النار یوم القیٰمۃ
عذابا المصورون وحدیث سفیان کحدیث وکیع **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**
مسلم بن صبیح قال کنت مع مسروق فی بیت فیہ تماثیل مریم فقال مسروق ھذا
تماثیل کسری فقلت لا ھذہ تماثیل مریم فقال مسروق اما انی سمعت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد
الناس عذابا یوم القیٰمۃ المصورون **ترجمہ** مسلم بن صبیح سے روایت ہے میں مسروق کے
ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں مسروق نے کہا یہ کسری (بادشاہ ایران) کی تصویریں
ہیں میں نے کہا نہیں یہ حضرت مریم علیہا السلام کی تصویریں ہیں مسروق نے کہا میں نے عبد اللہ بن
مسعود سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سخت عذاب
قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا **عن** سعید بن ابی الحسن قال جاء رجل
الی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فقال انی رجل اصور ھذہ الصور فافتنی فیہا
فقال له ادن منی فدنا ثم قال ادن منی فدنا حتی وضع یدہ علی راسہ وقال انبئک بما سمعت من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور
فی النار یجعل له بکل صورۃ صورہا نفسا فتعذبہ فی جہنم وقال ان کنت لا بد فاعلا
فاصنع الشجر وما لا نفس له فاقر به نصر بن علی **ترجمہ** سعید بن ابی الحسن سے
روایت ہے ایک شخص عبد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور
کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اسکا کیا حکم ہے بیان کیجیے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہ نے کہا میرے پاس آوہ پاس گیا پھر اونہوں نے کہا پاس آوہ اور پاس گیا یہانتک کہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنا ہاتھ اوس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں
وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک تصویر بنانیوالا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جاندار بنایا جاوے
گا جو تکلیف دیگا اوسکو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی

بناتاہے تو رخصت کی پا اور کسی بیجان چیز کی تصویر بنا **عن** النَّضرِبنِ انَسِ بنِ مالِكٍ رَضِیَ اللهُ
تعالیٰ عنہ قال کُنتُ جالِساً عِندَ ابنِ عبّاسٍ رَضِیَ اللهُ تعالیٰ عنہ فَجَعَلَ یُفتِی ولا یقول
قال رسُولُ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم حتّی سالہ رجلٌ فقال اِنّی رجلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّورَةَ
فقال لہ ابنُ عبّاسٍ رضی اللهُ تعالیٰ عنہما اُدنُہ فدنا الرّجلُ فقال ابنُ عبّاسٍ رضی
اللهُ تعالیٰ عنہما سمعتُ رسُولَ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم یقولُ مَن صوّر صورةً فی الدُّنیا
کُلِّفَ اَن یَّنفُخَ فیہا الرُّوحَ یومَ القیٰمۃِ ولیسَ بنافخٍ **ترجمہ** نضر بن انس بن مالک سے روایت
ہے میں عبداللہ بن عباس کے پاس بیٹھا تھا وہ فتوی دیتے تھے اور حدیث نہیں بیان کرتے تھے
یہانتک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے پاس آوہ
پاس آیا ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت بناوے اوسکو قیامت میں تکلیف دیجاویگی اوس میں جان ڈالنے
کی اور وہ جان ڈال نہ سکیگا **عن** النَّضرِ بنِ انَسٍ رضی اللهُ تعالیٰ عنہ انّ رجلاً اتی
ابنَ عبّاسٍ رضی اللهُ تعالیٰ عنہما فذکر عنِ النّبیِّ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم بِمِثلِہٖ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** ابی زُرعۃَ رضی اللهُ تعالیٰ عنہ قال دخلتُ مع ابی هُریرةَ
رضی اللهُ تعالیٰ عنہ فی دارِ مروانَ فرای فیہا تصاویرَ فقال سمعتُ رسُولَ اللهِ صلّی
اللهُ علیہِ وسلّم یقولُ قال اللهُ عزّوجلّ ومَن اَظلَمُ مِمَّن ذَهَبَ یَخلُقُ خَلقاً کخلقی
فلیخلُقُوا ذرّۃً اَو لیخلُقُوا حَبّۃً اَو لیخلُقُوا شَعیرۃً **ترجمہ** ابو زرعہ سے روایت ہے میں
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں تھیں ابو ہریرہ رضہ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اوس سے
زیادہ کون قصوروار ہوگا جو میری مخلوق کیطرح بنانے کا قصد کرے اچھا بنا دیں ایک چیونٹی
یا ایک دانہ گیہوں کا یا جو کا **عن** ابی زُرعۃَ قال دخلتُ انا وابو هُریرةَ رضی اللهُ
تعالیٰ عنہ دارًا تُبنٰی بالمدینۃِ لِسَعیدٍ اَو لِمروانَ قال فرای مُصوّرًا یُصوّرُ فی
الدّارِ فقال قال رسُولُ اللهِ صلّی اللهُ علیہِ وسلّم بِمِثلِہٖ ولم یذکُر اَو لیخلُقُوا
شعیرۃً **ترجمہ** ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں اور ابو ہریرہ ایک گھر میں گئے

جو بن رہا تھا مدینہ میں سعید کا یا مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا دیا ہی جیسا اوپر گزرا اسمیں جو کا ذکر نہیں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَیْتًا فِیْهِ تَمَاثِیْلُ اَوْ تَصَاوِیْرُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ کَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجَرَسِ فِی السَّفَرِ سفر میں گھنٹا اور کتا رکھنے کی کراہت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِیْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے اون مسافروں کے جن کے ساتھ گھنٹا ہو یا کتا ہو (یعنے رحمت کے فرشتے کیونکہ گھنٹے کی آواز مکروہ ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے) عَنْ سُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا شیطان کا باجا ہے

بَابُ کَرَاهَةِ قِلَادَةِ الْوَتَرِ فِیْ رَقَبَةِ الْبَعِیْرِ تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت ف نووی نے کہا عرب کی عادت تھی کہ نظر نہ لگنے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال لیتے آپ نے یہ موقوف کر دیا اسوجہ سے کہ نظر بد اس ہار سے نہیں رکتی اب اگر کوئی زینت کے لیے ڈالے تو درست ہے یا حاجت کے لیے یا اور کوئی ہار سوا تانت کے عَنْ اَبِیْ بَشِیْرِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ قَالَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ وَالنَّاسُ فِیْ مَبِیْتِهِمْ لَا تُبْقَیَنَّ فِیْ رَقَبَةِ بَعِیْرٍ قِلَادَةٌ مِّنْ وَّتَرٍ اَوْ قِلَادَةٌ اِلَّا قُطِعَتْ قَالَ مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ ترجمہ ابوبشیر انصاری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہونچانے والے کو بھیجا عبداللہ بن ابی بکر نے کہا میں

سمجھتا ہون لوگ اوس وقت اپنی سونے کے مقامون مین تہے اور حکم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے مین تانت کا ہار نہ رہے یا ہار اور اوس کو کاٹ ڈالین امام مالک نے کہا مین خیال کرتا ہون یہ نظر نہ لگنے کے خیال سے ڈالتے تہے **باب** النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت **عن** جابر رضي الله تعالى عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے **عن** جابر بن عبد الله يقول نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثله **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضي الله تعالى عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه حمار قد وسم في وجهه فقال لعن الله الذي وسمه **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک گدھا گذرا جس کے منہ پر داغ دیا گیا تہا آپ نے فرمایا لعنت کرے اللہ اوس پر جس نے اوسکو داغا **عن** ابن عباس رضي الله تعالى عنه يقول رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم حمارا موسوم الوجه فانكر ذلك قال فوالله لا اسمه الا في اقصى شيء من الوجه فامر بحمار له فكوي في جاعرتيه فهو اول من كوى الجاعرتين **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا جس کے منہ پر داغ تہا آپ نے اوسکو برا کہا اور فرمایا قسم خدا کی مین تو داغ نہین دیتا مگر اوس جگہہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹہا وغیرہ) اور حکم کیا اپنے گدہے کو داغ دینے کا تو داغ دیا گیا پٹھون پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پٹھون پر داغا **باب** جواز وسم الحيوان غير الآدمي سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا درست ہے **عن** انس رضي الله تعالى عنه قال لما ولدت ام سليم رضي الله تعالى عنها قالت لي يا انس انظر هذا الغلام فلا يصيبن شيئا حتى تغدو به الى النبي صلى الله عليه وسلم يحنكه قال فغدوت فاذا هو في الحائط وعليه خميصة حويتية وهو يسم الظهر الذي قدم عليه في الفتح **ترجمہ** حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے جب ام سلیم جنین تو مجھ سے کہا اے انس اس بچہ

کو دیکھتا رو یہ کچھ کہانے نہ پاوے جب تک تو اُسکو صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجا
اور آپ کچھ چاب کر اُس کے منہ مین نہ ڈالین انس نے کہا پہر مین صبح کو آپ کی پاس گیا آپ باغ مین تھے
اور ایک کملی حویت کی (جو ایک قبیلہ ہے یا موضع ہے) اوڑہی تہی داغ دے رہے تہے اون اونٹون
پر جو فتح مین آپ پاس آئے تھے **ف** نووی نے کہا آدمی کو داغ دینا حرام ہے اور جانور کے منہ مین
منع ہے اور جگہ مستحب ہے زکوۃ اور جزیے کے جانورون پر اور جائز ہے اور جانورون کو اور ابو حنیفہ
کے نزدیک مکروہ ہے: اور اون پر یہ حدیثین حجت مین **عَنْ** انسِ بنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِيْنَ وَلَدَتْ انْطَلَقُوْا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ
عِلْمِيْ اَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے اون کی ماں جب جنین تو انہون نے
کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چبا کر اوس کے موہنہ مین کچھ ڈالینگے
مین نے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریون کے تہان مین تہے داغ دے رہے تہے اون کے
کانون مین **عَنْ** انَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ فِيْ اٰذَانِهَا **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے
تہان مین آپ داغ دے رہے تہے بکریون کے کانون پر **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** انَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ
فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيْسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ **ترجمہ** انس
بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مبارک
مین داغ کا ہتیار دیکہا آپ صدقہ کے اونٹون پر داغ دے رہے تہے **باب**
كَرَاهَةِ الْقَزَعِ قزع کی ممانعت **ف** نووی نے کہا قزع کے معنے تہوڑا سر منڈانا
تہوڑا نہ منڈانا یا جگہہ جگہہ منڈانا اور یہ مکروہ ہے الا اس صورت مین جب علاج کے لیے ہو اور
کراہت تنزیہی ہے اور بعضون نے بچون کے لیے جائز رکہا ہے لیکن ہمارا مذہب یہ ہے کہ
مرد اور عورت دونون کے لیے مطلقا مکروہ ہے کیونکہ یہ یہود کی خصلت ہے یا بدنما ہے انتہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ یُحْلَقُ بَعْضُ رَاْسِ الصَّبِیِّ وَیُتْرَکُ بَعْضٌ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا قزع سے عبداللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا قزع کیا ہے اونہوں نے کہا بچے کا کچھ سر مونڈنا کچھ چھوڑ دینا عَنْ عُبَیْدِ اللہِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِیْرَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَۃَ مِنْ قَوْلِ عُبَیْدِ اللہِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عُبَیْدِ اللہِ مِثْلَہٗ وَاَلْحَقَا التَّفْسِیْرَ فِی الْحَدِیْثِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْجُلُوْسِ فِی الطُّرُقَاتِ رستوں میں بیٹھنے کی ممانعت عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِّنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہوں میں بیٹھنے سے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمکو اپنی مجلسوں میں بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرنے کے لیے آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کرو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھ نیچے رکھنا (اور غیر محرم کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور راہ میں ایذا نہ دینا (کسیکو چلنے میں) اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بُری بات سے منع کرنا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

بَابُ تَحْرِیْمِ فِعْلِ الْوَاصِلَۃِ وَالْمُسْتَوْصِلَۃِ وَالْوَاشِمَۃِ وَالْمُسْتَوْشِمَۃِ وَالنَّامِصَۃِ وَالْمُتَنَمِّصَۃِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُغَیِّرَاتِ خَلْقَ اللہِ بالوں میں جوڑ لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدانا اور منہ کی روئیں نکالنا اور نکلوانا اور دانتوں کا کشادہ کرنا اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنا حرام ہے عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنَّ لِیْ ابْنَۃً عُرَیِّسًا اَصَابَتْھَا حَصْبَۃٌ فَتَمَرَّقَ

شَعْرَهَا اَفَاَصِلُهٗ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بیٹی دولہن ہوئی ہے اور اس کے چیچک نکلی ہے بال گر گئے کیا میں جوڑ لگا دوں اوس کے بالوں میں آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالی نے جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر ف ظاہر حدیث سے اس فعل کی حرمت نکلتی ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے جائز رکھا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالی عنہا سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيْعًا وَشُعْبَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ زَوَّجْتُ ابْنَتِيْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَهَاهَا ترجمہ اسما بنت ابی بکر رضے اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بیٹی کی ۔ اُس کے بال گر گئے ہیں اور اُسکا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے کیا میں جوڑ لگا دوں اوس کے بالوں میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اُسکو عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوْا اَنْ يَّصِلُوْا فَسَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے لوگوں نے قصد کیا اون میں جوڑ لگانیکا تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَّهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيْدُهَا اَفَاَصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ ترجمہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اوس کے بال گر گئے وہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا اُسکا خاوند قصد کرتا ہے اُسکا کیا مین جوڑ لگا دون اُسکے بالون مین آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگانیوالیون پر **عَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا وَقَالَ لُعِنَ الْمُوْصِلَاتُ **ترجمہ** اسمین لگوانیوالیون پر لعنت ہے **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی جوڑ لگانیوالی اور لگوانیوالی پر اور گودنے والی اور گدانے والی پر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهَا اُمُّ يَعْقُوْبَ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَاَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُّهٗ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَاْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ فَاِنِّيْ اَرٰى شَيْئًا مِّنْ هٰذَا عَلَى امْرَاَتِكَ الْاٰنَ قَالَ اذْهَبِيْ فَانْظُرِيْ قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ اَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گودنے والیون اور گدانے والیون پر اور رونئے کے بال نکالنے والیون پر اور نکلوانے والیون پر اور دانتون کو کشادہ کرنے والیون پر خوبصورتی کے لیے (تاکہ کم سن معلوم ہون) اللہ کی خلقت بدلنے والیون پر پہر یہ خبر بنی اسد کی ایک عورت کو پہونچی جسکا نام ام یعقوب تہا وہ قرآن پڑہا کرتی تہی تو وہ آئی عبد اللہ کے پاس اور بولی مجہے کیا خبر پہونچی ہے کہ تم نے لعنت کی گودنے اور گدانے اور رونئے کے بال اُکہاڑنے اور اُکہڑوانے اور دانتون کو کشادہ کرنے اور اللہ تعالی کی خلقت کو بدلنے والیون پر عبد اللہ نے کہا مین کیون لعنت نہ کرون اوسپر جسپر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے وہ عورت بولی میں نے تو دونوں جلدوں میں جس قدر قرآن ہے پڑھا
مجھے نہیں ملا عبداللہ نے کہا اگر تو پڑھتی (جیسا چاہیے پڑھنا غور کر کے) تو تجھ کو ملتا اللہ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتلاوے اوسکو تھامے رہو
اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو بعضی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے عبداللہ نے کہا جا دیکھ وہ
گئی انکی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی میں نے کوئی بات ان میں سے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ ایسا کرتی
تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے **عن** منصور بهذا الاسناد بمعنى حديث جرير غير ان في حديث سفيان الواشمات
والمستوشمات وفي حديث مفضل الواشمات والموشومات **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** منصور بهذا الاسناد
الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم مجردا عن سائر القصة من ذكر ام يعقوب **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا
عن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** جابر بن عبد الله
يقول زجر النبي صلعم ان تصل المراة براسها شيئا **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر میں جوڑ لگانے سے **عن** حميد بن عبد الرحمن بن عوف انه سمع معاوية بن ابي سفيان
عام حج وهو على المنبر وتناول قصة من شعر كانت في يد حرسي فقال يا اهل المدينة اين علماؤكم سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن مثل هذه ويقول انما هلكت بنو اسرائيل حين اتخذ هذه
نساؤهم **ترجمہ** حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ سے جس سال حج کیا تو منبر پر کہا اور ایک بالوں
کا جوڑا اپنے ہاتھ میں لیا جو غلام کے پاس تھا اے مدینہ والو تمہارے عالم کہاں ہیں میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا منع کرتے تھے اس سے
یعنی جوڑ لگانے سے اور فرماتے تھے بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوے جب انکی عورتوں نے یہ کام شروع کیا اور عیش و عشرت شہوت پرستی میں
پڑ گئیں لڑائی سے دل چرانے لگے **عن** الزهري بمثل حديث مالك غير ان في حديث معمر انما عذب بنو اسرائيل **ترجمہ**
وہی جو اوپر گزرا **عن** سعيد بن المسيب قال قدم معاوية المدينة فخطبنا واخرج كبة من شعر فقال ما كنت
ارى ان احدا يفعله الا اليهود ان رسول الله صلعم بلغه فسماه الزور **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ
مدینہ میں آئے انہوں نے خطبہ سنایا ہم کو اور ایک گچھا بالوں کا نکالا پھر کہا میں سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کریگا سوا یہود کے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی مکاری اور دغابازی) **عن** سعيد بن المسيب ان
معاوية قال ذات يوم انكم قد احدثتم زي سوء وان نبي الله صلعم نهى عن الزور قال وجاء رجل بعصا
على راسها خرقة قال معاوية الا وهذا الزور قال قتادة يعني ما يكثر به النساء اشعارهن من
الخرق **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے معاویہ نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری گت نکالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے منع کیا زور سے ایک شخص آیا ایک لکڑی لیکر اوسکی نوک پر چیتہڑا لگا تہا معاویہ نے کہا یہی زور ہے قتادہ نے کہا مراد یہ ہے کہ عورتین چیتہڑے لگا کر اپنے بال بہت کرتی ہین

باب النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْعَارِيَاتِ الْمَائِلَاتِ الْمُمِيلَاتِ اون عورتونکا بیان جو پہنی ہین لیکن ننگی ہین اپ سیدہے راہ سے مڑ گئین خاوندکو بہی موڑ دیتی ہین

عن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو قسمین ہین دوزخیون کی جنکو مین نے نہین دیکہا ایک تو وہ لوگ جنکے پاس کوڑے ہین بیلون کی دمونکیطرح لوگونکو اوس سے مارتے ہین دوسرے وہ عورتین جو پہنی ہین مگر ننگی ہین (یعنی ستر کے لائق اعضا کہلے ہین جیسے حیدر آباد مین عورتونکے سر اور پیٹ اور پاون کہلے رہتے ہین یا کپڑا ایسا باریک پہنتی ہین جنمین سے بدن نظر آتا ہے تو گویا ننگی ہین) اسیدہی راہ سے بہکانیوالی خود بہکنے والی اونکے سر بختی (ایک قسم ہے اونٹ کی) اونٹ کی کوہان کیطرح ایکطرف جہکی ہوئی وہ جنت مین نجاوینگی بلکہ اوسکی خوشبو بہی اونکو نہ ملیگی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہے

باب النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي اللِّبَاسِ وَغَيْرِهِ وَالْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَ فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اوسکے کہنے کی ممانعت

عن عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَقُولُ إِنَّ زَوْجِي أَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلعم الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایکعورت نے عرض کیا یا رسول اللہ مین (سوت سے) کہون کہ خاوند نے مجہے وہ دیا ہے جو اوس نے نہین دیا آپ نے فرمایا جو کہے فلان چیز میرے پاس ہے (لوگون مین اپنی بڑائی ظاہر کرنیکو غرور سے) اور وہ اوسکے پاس نہ ہو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے

عن أَسْمَاءَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** اسماء سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میری ایک سوت ہے تو کیا مجہکو گناہ ہوگا اگر مین (اوسکی دل جلانیکو) یہ کہون کہ خاوند نے مجہے یہ دیا ہے جو اوسنے نہین دیا آپ نے فرمایا جسکو کوئی چیز نہ ملی اور وہ ملی ہوئی بیان کرے اوسکی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے فریب کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئین زاہد متقی بتلایا حالانکہ اصل مین دنیادار فریبی ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

عن هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

کتاب الآداب

کتاب آداب کے بیان میں

باب النھی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نادی رجل رجلا بالبقیع یا ابا القاسم فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ فقال یا رسول اللہ انی لم اعنک انما دعوت فلانا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے دوسرے شخص کو پکارا البقیع میں اے ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھر دیکھا وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ فلاں شخص کو (اس کی کنیت بھی ابو القاسم ہوگی) آپ نے فرمایا نام رکھو میرے نام سے اور مت کنیت رکھو میری کنیت **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس مسئلہ میں علماء کے بہت مذہب ہیں ایک تو شافعی اور اہل ظاہر کا کہ ابو القاسم کنیت رکھنا کسی کو درست نہیں خواہ اسکا نام محمد ہو یا احمد یا اور کچھ دوسرے یہ کہ یہ ممانعت منسوخ ہے اور یہ کنیت رکھنا مباح ہے مالک اور جمہور سلف کا یہی قول ہے تیسرے یہ کہ یہ ممانعت حرمت کے لیے نہ تھی بلکہ بطور ادب کے وہ اب بھی باقی ہے چوتھی یہ کہ ممانعت اسکو ہے جسکا نام محمد یا احمد ہو پانچویں یہ کہ ابو القاسم کنیت رکھنا مطلقاً منع ہے اور بچے کا نام قاسم رکھنا چھٹے یہ کہ محمد نام رکھنا منع ہے اور اس میں ایک حدیث بھی ہے کہ تم بچوں کا نام محمد رکھتے ہو پھر ان پر لعنت کرتے ہو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منع کر دیا تھا محمد نام رکھنے سے (انتہی مختصراً) **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں عبد اللہ اور عبد الرحمن

ف اسیطرح عبدالرحیم عبدالملک عبدالقدوس عبدالسلام وغیرہ جن سے اللہ تعالی کی بندگی نکلے اور برے نام وہ ہین جن سے شرک اور کفر کی بو نکلے جیسے عبدالحسین عبدالنبی عبدالحسن وغیرہ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقال لہ قومہ لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلق بابنہ حاملہ علی ظہرہ فاتی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ولد لی غلام فسمیتہ محمدا فقال لی قومی لا ندعک تسمی باسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلعم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما انا قاسم اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اوس نے اوسکا نام محمد رکھا اوس کی قوم نے کہا ہم تجھے یہ نام نہین رکھنے دین گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے پہر وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پیٹھ پر لادکر لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام محمد کہا میری قوم کے لوگ کہتے ہین ہم تجھے نہین چھوڑنے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھتا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم مین ہون تقسیم کرتا ہون تم مین جو کچھ ملتا ہے (غنیمت یا زکوٰۃ کا مال) اسلیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہین) **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ولد لرجل منا غلام فسماہ محمدا فقلنا لا نکنیک برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی تستامرہ فاتاہ فقال انہ ولد لی غلام فسمیتہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قومی ابوا ان یکنونی بہ حتی تستاذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانما بعثت قاسما اقسم بینکم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم مین سے ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اوسکا نام محمد رکھا ہم لوگون نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے نہین رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہین کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لیوے وہ شخص آپ پاس آیا اور کہنے لگا میرا ایک لڑکا ہوا ہے تو مین نے اوسکا نام اللہ تعالی کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ انکار کرتے ہین اس نام کی کنیت مجھے دینے سے جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اجازت نہ دین آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم کر کے مین بھیجا گیا مین تقسیم کرتا ہون تمکو (اور اپنے لیے نہین کچھ رکھتا)

عن حصین بھذا الاسناد ولم یذکر انما بعثت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی
جو اوپر گذرا عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی فانی انا ابو القاسم اقسم بینکم وفی روایۃ
ابی بکر ولا تکتنوا ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا
نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں بانٹتا ہوں تم کو عن الاعمش بھذا
الاسناد وقال انما جعلت قاسما اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رجلا من الانصار ولد لہ غلام فاراد ان یسمیہ
محمدا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال احسنت الانصار تسموا باسمی
ولا تکتنوا بکنیتی ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے
چاہا اسکا نام محمد رکھنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے پوچھا آپنے فرمایا اچھا کیا
انصار نے نام رکھو میرے نام پر لیکن میری کنیت مت رکھو عن جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحو حدیث من ذکرنا حدیثہم من قبل
وفی حدیث النضر عن شعبۃ قال وزاد فیہ حصین وسلیمان قال حصین رضی
اللہ تعالی عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بعثت قاسما اقسم بینکم
وقال سلیمان فانما انا قاسم اقسم بینکم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن جابر
ابن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ یقول ولد لرجل منا غلام فسماہ القاسم فقلنا لا نکنیک
ابا القاسم ولا ننعمک عینا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال
سم ابنک عبد الرحمن ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکا
پیدا ہوا اس نے اسکا نام قاسم رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تجھے ابو القاسم کنیت نہ دینگے اور تیری
آنکھ ٹھنڈی نہ کرینگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور یہ بیان کیا آپنے فرمایا تیرے
بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے عن جابر بمثل حدیث ابن عیینۃ غیر انہ لم یذکر
ولا ننعمک عینا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ
یقول قال ابو القاسم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تسموا باسمی ولا تکتنوا بکنیتی

قَالَ عَمْرٌو عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ وَلَمْ یَقُلْ سَمِعْتُ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت مت رکھو **عَنْ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُوْنِی فَقَالُوْا اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ یَا اُخْتَ هَارُوْنَ وَمُوْسٰی قَبْلَ عِیْسٰی بِکَذَا وَکَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ بِاَنْبِیَائِهِمْ وَالصّٰلِحِیْنَ قَبْلَهُمْ **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے جب نجران میں میں آیا تو وہان کے لوگوں نے (نصاریٰ نے) مجھپر اعتراض کیا تم (سورۂ مریم) میں پڑھتے ہو یَا اُخْتَ هَارُوْنَ (حضرت مریم کو ہارون کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہائی تہے اور) حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے تہے (پہر مریم ہارون علیہ السلام کی بہن کیونکر ہوسکتی ہین) جب مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین نے آپ سے پوچہا آپنے فرمایا (یہ وہ ہارون تہوڑے ہین جو موسیٰ کے بہائی تہے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت تہی (جیسے اب سب کی عادت ہے) کہ وہ پیغمبرون اور اگلے نیکون کے نام پر نام رکہتے تہے **باب** کَرَاهَةِ التَّسْمِیَةِ بِالْاَسْمَاءِ الْقَبِیْحَةِ برے نامون کا بیان **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُسَمِّیَ رَقِیْقَنَا بِاَرْبَعَةِ اَسْمَاءٍ اَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَیَسَارٍ وَنَافِعٍ **ترجمہ** سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلامون کے نام چار رکہنے سے افلح اور رباح اور یسار اور نافع **ف** نووی نے کہا یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور اسکی وجہ دوسری روایت مین مذکور ہے کہ جب کوئی پوچہے یہان افلح ہے یا رباح یا یسار یا نافع اور جواب ملے کہ نہین ہے اس مین ایک قسم کی بدفالی ہے کیونکہ افلح کے معنی کامیاب اور رباح کے معنے فائدہ مند اور یسار کے معنے تونگر اور نافع کے معنے فائدہ دینے والا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا یَسَارًا وَلَا اَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ

إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَ
لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا
يَكُونُ فَيَقُولُ لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو چار کلمے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ و
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ان میں سے جسکو تو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہوگا اور اپنے غلام کا
نام یسار اور رباح اور نجیح (اس کے وہی معنے ہیں جو افلح کے ہیں) اور افلح نہ رکھیو اسلیے کہ
تو پوچھے گا وہاں وہ ہے (یعنے یسار یا رباح یا نجیح یا افلح) وہ کہے گا نہیں ہے سمرہ نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی چار نام فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے عَنْ
مَنْصُورٍ بِإِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَأَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ كَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَ
أَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ إِلَّا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلَامَ الْأَرْبَعَ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ أَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى عَنْ أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ
وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ
تَرَكَهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا کہ یعلی اور
برکت اور افلح اور یسار اور نافع اور ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے
اور کچھ نہیں فرمایا بعد اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع
نہیں کیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنا چاہا بعد اس کے چھوڑ دیا اور منع نہیں
کیا **باب** اسْتِحْبَابِ تَغْيِيرِ الْاِسْمِ الْقَبِيحِ برے نام کا بدلنا مستحب ہے عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ
وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ أَحْمَدُ مَكَانَ أَخْبَرَنِي عَنْ ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا نام بدل دیا جسکا نام عاصیہ تھا
اور فرمایا تو جمیلہ ہے (عاصیہ کے معنے نافرمان گنہگار اور جمیلہ کے معنے نیک اور خوب صورت

عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ اَنَّ ابنَةً لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ کَانَت یُقَالُ لَهَا عَاصِیَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ جَمِیلَةَ **ترجمہ** حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام جمیلہ رکھدیا **عَنِ** ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ کَانَت جُوَیرِیَةُ اسمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اسمَهَا جُوَیرِیَةَ وَکَانَ یَکرَهُ اَن یُقَالَ خَرَجَ مِن عِندِ بَرَّةَ وَفِي حَدِیثِ ابنِ اَبِي عُمَرَ عَن کُرَیبٍ قَالَ سَمِعتُ ابنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے جویریہ کا نام پہلے برہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام جویریہ رکھدیا آپ برا جانتے یہ کہنا وہ برہ کے پاس سے نکلو رکیونکہ برہ کے معنے نیک اور صالح اور نیک کے پاس سے نکل جانا گویا نیکی کا چھوڑنا ہے) **عَن** اَبِي هُرَیرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ اَنَّ زَینَبَ کَانَ اسمُهَا بَرَّةَ فَقِیلَ تُزَکِّي نَفسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ زَینَبَ وَلَفظُ الحَدِیثِ لِهٰؤُلَاءِ دُونَ ابنِ بَشَّارٍ وَقَالَ ابنُ اَبِي شَیبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ جَعفَرٍ عَن شُعبَةَ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برّہ تہا لوگوں نے کہا اپنے آپ تعریف کرتی ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام زینب رکہا **عَن** زَینَبَ بِنتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَت کَانَ اسمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ زَینَبَ قَالَت وَدَخَلَت عَلَیهِ زَینَبُ بِنتُ جَحشٍ وَاسمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَینَبَ **ترجمہ** زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھدیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں انکا بہی نام برّہ تہا آپ نے زینب رکھدیا **عَن** مُحَمَّدِ بنِ عَمرِو بنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمَّیتُ ابنَتِي بَرَّةَ فَقَالَت لِي زَینَبُ بِنتُ اَبِي سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَن هٰذَا الاِسمِ وَسُمِّیتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَکُّوا اَنفُسَکُم اَللّٰهُ اَعلَمُ بِاَهلِ البِرِّ مِنکُم فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّیهَا قَالَ سَمُّوهَا زَینَبَ **ترجمہ** محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکہا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے اور میرا نام بھی برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت تعریف
کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اسکا آپ نے
فرمایا زینب رکھو **باب** تحریم التسمی بملک الاملاک شاہنشاہ نام رکھنے کی حرمت کا
بیان **عن** ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخنع اسم عند اللہ رجل
یسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبة فی روایتہ لا مالک الا اللہ قال الاشعثی قال
سفیان مثل شاھان شاہ وقال احمد بن حنبل سألت ابا عمرو عن اخنع فقال
اوضع **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سب سے زیادہ ذلیل اور برا نام خدا تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جسکو لوگ ملک الملوک کہیں
ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے سفیان نے
کہا ملک الملوک کی مانند ہے شہنشاہ **ف** ملک الملوک یعنے بادشاہوں کا بادشاہ اور
شہنشاہ کے بھی یہی معنے ہیں یہ اللہ کی صفت ہے وہی شہنشاہ ہے باقی سب محکوم اور بندے ہیں نووی
نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسیطرح اللہ کے جو نام خاص ہیں وہ رکھنا جیسے رحمان قدوس مہیمن خالق
الخلق وغیرہ **مترجم** کہتا ہے مہاراج بھی اسی ہے اور اسکے معنے بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کسی
بندے کے لیے کہنا درست نہیں اسیطرح قاضی القضاة بھی **عن** ھمام بن منبہ قال
ھذا ما حدثنا ابو ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فذکر احادیث منھا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامة
واخبثہ واغیظہ علیہ رجل کان یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ **ترجمہ**
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ
غصہ اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن اور سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہوگا جسکو
بادشاہوں کا بادشاہ کہتے ہوں کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے **باب** استحباب
تحنیک المولود وغیرہ بچے کے منہ میں کچھ چبا کر ڈالنے کا اور اور چیزوں کا بیان **عن**
انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ذھبت بعبد اللہ بن ابی طلحة الانصاری رضی
اللہ تعالیٰ عنہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ولد ورسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کو جب وہ پیدا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ اُسوقت ایک کملی اوڑہی تہی اور اپنے اونٹ پر روغن مل رہے تہے آپ نے پوچہا تیرے پاس کہجور ہے میں نے کہا ہے پہر میں نے آپ کو چند کہجوریں دیں آپ نے اُنکو منہ میں ڈالکر چبایا بعد اوس کے بچے کا موںہہ کہولا اور اُس کے موںہہ میں ڈالدیا بچہ اوسکو چوسنے لگا آپ نے فرمایا انصار کو عشق ہے کہجور سے اور اُسکا نام عبداللہ رکہا **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ بچہ کی تحنیک (چباکر اوس کے منہ میں کچہ ڈالنا) مستحب ہے جب وہ پیدا ہو اور یہ بالاجماع سنت ہے اور بہتر ہے کہ کوئی نیک مرد یا عورت تحنیک کرے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے اور اون کی تہوک سے اور ہر ایک چیز سے برکت حاصل کرنا چاہیے اور کہجور سے تحنیک افضل ہے اور عبداللہ نام رکہنا انتہے مختصرا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار رہتا ہوا ابو طلحہ باہر گئے وہ لڑکا مر گیا جب وہ لوٹ کر آئے تو اونہوں نے پوچہا میرا بچہ کہاں ہے ام سلیم (اون کی بی بی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں) نے کہا اب پہلے کی نسبت اُسکو آرام ہے

یہ کہا یہ سے موت ہے اور کچھ چہوٹ ہی نہین) پہر ام سلیم شام کا کہانا اون کے پاس لائین اونہون نے کہانا
بعد اوس کے ام سلیم سے صحبت کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا جاؤ بچہ کو دفن کرو پہر صبح
کو ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے پوچہا کیا
تم نے رات کو اپنی بی بی سے صحبت کی ہے ابو طلحہ نے کہا ہان آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان دونو
کو پہر ام سلیم کے لڑکا پیدا ہوا ابو طلحہ نے مجہہ سے کہا اس بچہ کو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لے جا اور ام سلیم نے بچہ کے ساتہہ تہوڑی کہجورین بہیجین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوس بچہ کو لیا اور پوچہا اس کے ساتہہ کچہ ہے لوگون نے کہا کہجورین ہین آپ نے کہجور کو
لیکر چبایا پہر اپنے موہنہ سے نکالکر بچہ کے موہنہ مین ڈالا پہر اسکا نام عبد اللہ رکہا **ف**
اس حدیث سے نکلا کہ ام سلیم نہایت عاقلہ اور صابرہ تہین انہون نے اپنے خاوند کو بچہ کی خبر پہلے نہ دی
اس خیال سے کہ وہ کہانا نہ کہاوینگے اور رات بہر رنج مین رہینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی دعا اون دونون کے حق مین قبول ہوئی اور اس سے بہتر خدا نے دوسرا لڑکا عنایت فرمایا راوی
نے کہا اس عبد اللہ کی اولاد مین نو لڑکے پیدا ہوئے اور اون کے نو بہائی اور سب کے سب علماء
اور صالحین تہے **مترجم** کہتا ہے کہ اسی قسم کا واقعہ خاص میرے اوپر گذرا ہے پہلی
میرا ایک ہی لڑکا تہا اشرف اسکا نام تہا جب مین بار دوم ۱۲۹۴ ہجری مقدس مین مکہ معظمہ گیا
تو وہ لڑکا بعارضہ پیچش و بخار مکہ مین گذر گیا اور جسوقت اسکا انتقال ہونے لگا مین تفسیر معالم
التنزیل کے مطالعہ مین مصروف تہا بعد انتقال کے صبر کیا اور خدا سے دعا کی حقتعالی نے اس سے
بہتر تین لڑکے متواتر رحمت فرمائے جنکا نام یہ ہین **اشرف۔ احسن۔ محسن**
حقتعالی انکی عمر مین برکت دیوے اور انکو عالم باعمل کرے آمین یا رب العالمین **عن**
انس بهذه القصة نحو حديث يزيد **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابي موسى قال ولد
لي غلام فاتيت به النبي صلى الله عليه وسلم فسماه ابراهيم وحنكه بتمرة **ترجمہ**
ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا ہوا مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لیکر آیا آپ نے اوسکا نام ابراہیم رکہا اور اوس کے موہنہ مین ایک کہجور چبا کر ڈالی
عن عروة بن الزبير وفاطمة بنت المنذر بن الزبير انهما قالا خرجت اسماء

بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حِیْنَ ھَاجَرَتْ وَھِیَ حُبْلٰی بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءَ فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِیْنَ نُفِسَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُحَنِّکَہٗ فَاَخَذَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْھَا فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا فَمَکَثْنَا سَاعَۃً نَلْتَمِسُھَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَھَا فَمَضَغَھَا ثُمَّ بَصَقَھَا فِیْ فِیْہِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ بَطْنَہٗ لَرِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَہٗ وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَسَمَّاہُ عَبْدَ اللّٰہِ ثُمَّ جَاءَ وَھُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانٍ لِیُبَایِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ بِذٰلِکَ الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ رَاٰہُ مُقْبِلًا اِلَیْہِ ثُمَّ بَایَعَہٗ ترجمہ عروہ بن الزبیر اور فاطمہ بنت منذر سے روایت ہے اسما بنت ابی بکر حضرت زبیر کی بی بی جب ہجرت کے لیے نکلیں تو ان کے پیٹ مین عبد اللہ بن زبیر تہے وہ قبا مین آئین جو مدینہ منورہ سے ایک میل پر ہے وہان عبد اللہ کو جنین پہر اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین تاکہ آپ تحنیک کرین اوسکی (تحنیک اوسکو کہتے ہین کہ کھجور چبا کر بچے کے مونہہ مین ڈالنا) آپ نے عبد اللہ کو اسمار سے لے لیا اور اپنی گود مین رکھا پھر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا ہم ایک گھڑی تک کھجور ڈھونڈھتے رہی آخر آپ نے کھجور چبائی اور عبد اللہ کے منہ مین تہوک دی تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ مین گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک تہا اسمار نے کہا پھر آپ نے عبد اللہ پر ہاتھ پھیرا اور اون کے لیے دعا کی اور اُنکا نام عبد اللہ رکھا جب وہ سات یا آٹھ برس کے ہوئے تو زبیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کے لیے آپ نے جب اون کو آتے دیکھا تو تبسم فرمایا پھر اون سے بیعت کی (برکت کے لیے کیونکہ وہ کم سن تہے) عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُہٗ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ فَکَانَ اَوَّلَ شَیْءٍ دَخَلَ جَوْفَہٗ رِیْقُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّکَہٗ

بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں حاملہ تھی مکہ معظمہ میں اور میرے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے جب میں مکہ سے نکلی تو حمل کی مدت پوری ہوگئی تھی پھر میں مدینہ میں آئی اور قبا میں اتری وہاں عبداللہ پیدا ہوئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی آپنے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک کھجور منگوائی اور اسکو چبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی تو سب سے پہلی چیز عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھوک تھا پھر دعا کی اون کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنے ہجرت کر بعد ورنہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ برکت کی دعا کرتے اون کے لیے اور تحنیک کرتے اون کی **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہمنے ایک کھجور ڈھونڈھی تو اسکا ملنا مشکل ہوگیا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِهٖ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمَرَ اَبُوْ اُسَيْدٍ بِابْنِهٖ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلٰى فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْلَبُوْهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ

فقال ابو اسید اقلبناہ یا رسول اللہ قال ما اسمہ قال فلان قال ولکن اسمہ المنذر
فسماہ یومئذ المنذر **ترجمہ** سہل بن سعد سے روایت ہے منذر ابو اسید کا بیٹا جب پیدا ہوا تو وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اسکو اپنی ران پر رکھا اور ابو اسید (اسکو
باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے ابو اسید نے حکم دیا وہ بچہ آپ کے
ران پر سے اٹھا لیا گیا تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا بچہ کہاں ہے ابو اسید نے کہا یا رسول اللہ
ہمنے اسکو اٹھا لیا آپ نے فرمایا اسکا نام کیا ہے ابو اسید نے کہا یہ نام ہے آپ نے فرمایا نہیں اسکا
نام منذر ہے پھر اسدن سے انہوں نے اسکا نام منذر ہی رکھدیا **باب** جواز تکنیۃ
من لم یولد لہ وتکنیۃ الصغیر جسکا بچہ نہ ہوا ہو اوسکو اور کم سن کو کنیت رکھنا درست
ہے **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم احسن الناس خلقا وکان لی اخ یقال لہ ابو عمیر قال احسبہ قال کان فطیما
قال فکان اذا جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فراٰہ قال ابا عمیر ما فعل النغیر قال
فکان یلعب بہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں
سے زیادہ خوش مزاج تھے میرا ایک بھائی تھا جسکو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن
کو اور جسکی بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انس نے کہا اسکا دودھ چھڑایا گیا تھا
تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے اور اسکو دیکھتے تو فرماتے اے ابا عمیر نغیر کہاں ہے (نغیر
لال کو کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے کھیلتا تھا **باب** جواز قولہ لغیر ابنہ یا بنی
واستحبابہ للملاطفۃ غیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا مہربانی کی طور پر مستحب ہونا
عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا بنی **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اے چھوٹے بیٹے میرے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احد عن الدجال اکثر مما سألتہ عنہ فقال لی ای بنی وما ینصبک
منہ انہ لن یضرک قال قلت انہم یزعمون ان معہ انہار الماء وجبال الخبز
قال ہو اہون علی اللہ من ذلک **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کو کسی نے اتنا نہیں پوچھا جتنا مین نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹا تو کیون اس رنج مین ہے وہ تجھے نقصان نہ دیگا مین نے عرض کیا لوگ کہتے ہین اوس کے ساتھ پانی کی نہرین اور روٹی کے پہاڑ ہون گے آپنے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالی کے نزدیک ذلیل ہوگا **ف** یعنی ان باتون کی وجہ سے جو مومن ہین وہ ہرگز گمراہ نہ ہون گے بلکہ اللہ تعالی کے فضل وکرم سے مومنون کا ایمان بڑھجاوے گا اور کافر اور منافق تباہ ہون گے **عن** إِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُغِيرَةِ أَيْ بُنَيَّ إِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ ٥ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا مگر اس مین یہ نہین ہے کہ مغیرہ کو آپنے بیٹا کہا

باب الاستيذان باب اذن چاہنے کے بیان مین

عن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى فَزِعًا أَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا أَوْجَعْتُكَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا يَقُومُ مَعَهُ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِهِ **ترجمہ** حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے مین مدینہ کی مسجد مین بیٹھا تھا انصار کی مجلس مین اتنے مین ابوموسی اشعری آئے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا اونہون نے کہا مجکو حضرت عمر نے بلوا بھیجا جب مین اون کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا اونہون نے جواب نہ دیا مین لوٹ آیا پھر اونہون نے کہا تم میرے پاس کیون نہین آئے مین نے کہا مین تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تمنے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم مین سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر اُسکو اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا علماء نے اجماع کیا ہے کہ اجازت لینا مشروع ہے اور سنت یہ ہو کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے

اور ہر بار اجازت مانگے اندر آنے کی اور پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا مثلاً یون کہے السلام علیکم أأدخل یا أیدخل فلان اب اگر تینون بار کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے (انتہے مختصراً) **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا ورنہ مین تجھکو سزا دونگا۔ ابی بن کعب نے کہا ابو موسی کے ساتھ وہ شخص جاوے جو ہم سب لوگون مین چھوٹا ہے ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین سب سے چھوٹا ہون ابی بن کعب نے کہا اچھا تم جاؤ ان کے ساتھ **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ابی بن کعب کی غرض اس کہنے سے یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہو جاوے کہ یہ حدیث نہایت مشہور ہے اور ہم مین سے کم سن شخص کو بھی معلوم ہے۔ اس حدیث سے اُس شخص نے استدلال کیا ہے جو خبر واحد کو حجت نہین سمجھتا اور یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے حجت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر خلفاء راشدین اور اکثر صحابہ اور علما کا اتفاق ہے اور حضرت عمر نے ابو موسی کی روایت کو رد نہین کیا بلکہ مصلحت کے لحاظ سے ایسا حکم دیا کہ جھوٹے اور منافق لوگون کو حدیثین بنا کر بیان کرنے کی جرات نہ پڑے اور اگر حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے نزدیک خبر واحد حجت نہ ہوتی تو ایک شخص کا ابو موسی کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا کیونکہ دو یا تین شخصون کی روایت بھی خبر واحد ہے یہانتک کہ تواتر کے درجے کو نہ پہنچے (انتہے مختصراً) **عن** يزيد بن خصيفة بهذا الإسناد وزاد ابن أبي عمر في حديثه قال أبو سعيد فقمت معه فذهبت إلى عمر فشهدت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ ابو سعید نے کہا مین ابو موسے کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر کے پاس گیا اور گواہی دی **عن** أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه يقول كنا في مجلس عند أبي بن كعب رضي الله تعالى عنه فأتى أبو موسى الأشعري مغضبا حتى وقف فقال أنشدكم الله هل سمع أحد منكم رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الاستئذان ثلاث فإن أذن لك وإلا فارجع قال أبي وما ذاك قال استأذنت على عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه أمس ثلاث مرات فلم يؤذن لي فرجعت ثم جئته اليوم فدخلت عليه فأخبرته أني جئت أمس فسلمت ثلاثا ثم انصرفت فقال قد سمعناك

وَنَحْرُجُ جَنَبَتِكَ عَلٰى شُغْلٍ فَلَمَّا اسْتَاذَنْتَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ اسْتَاذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاُوْجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْلَتَاْتِيَنَّ بِمَنْ
يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ اِلَّا
اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيْدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ قَدْ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے
ہم ابی بن کعب کی مجلس میں بیٹھے تھے اتنے میں ابوموسیٰ اشعری آئے غصے میں اور کھڑے
ہو کر کہنے لگے میں تمکو قسم دیتا ہوں اسکی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگنا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ لوٹ جا۔ ابی رضی
اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اسکو اونہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کے گھر پر تین بار اجازت مانگی مجکو اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا آج پھر میں اون کے پاس گیا اور
میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے سنا تھا اوسوقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی
جب تک تمکو اجازت ملتی میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسطرح فرمایا ہے اوسطرح
میں نے اجازت مانگی اونہوں نے کہا قسم خدا کی میں درکمہ دونگا تیرے پیٹ اور پیٹھ کو نہیں تو گواہ
لا اسحدیث پر ابی بن کعب نے کہا تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہ جاوے جو ہم سب میں کم سن ہو اوٹھ
اے ابوسعید پھر میں اوٹھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى بَابَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاسْتَاذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ
اسْتَاذَنَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ
فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَهَا وَاِلَّا لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْتِيْذَانُ ثَلَاثٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ
اَخُوْكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُوْنَ انْطَلِقْ وَاَنَا شَرِيْكُكَ فِيْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا

اَبُوْسَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ترجمہ ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی ابوموسی رضی
اللہ تعالی عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر اُنہون
نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دو بار ہوئی پھر اونھون نے اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا
یہ تین بار ہوئی بعد اوسکے ابوموسی لوٹے حضرت عمر نے اُنکے پیچھے کسیکو بھیجا اور لوٹالیا حضرت عمر نے
کہا اے ابوموسی اگر تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کی موافق کیا ہے تو گواہ لا ورنہ
مین تمکو ایسی سزا دونگا جس سے اورون کو نصیحت ہو یہ سُنکر ابوموسی ہمارے پاس آئے اور کہنے
لگے کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اجازت مانگنا تین بار ہے لوگ
ہنسنے لگے مین نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو مین نے کہا
اے ابوموسی چل مین تیرا شریک ہون اس تکلیف مین پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
آئے اور کہا کہ یہ ابوسعید گواہ موجود ہین عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ بِشْرِ
بْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثًا فَكَاَنَّهٗ وَجَدَهٗ مَشْغُوْلًا
فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَمْ نَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوْا لَهٗ
فَدُعِيَ لَهٗ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ لَتُقِيْمَنَّ عَلٰى هٰذَا
بَيِّنَةً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا
اِلَّا اَصْغَرُنَا فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ
خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْهَانِيْ عَنْهُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ
ترجمہ عبید بن عمیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ابوموسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے تین
بار اجازت مانگی اُنہون نے سمجھا وہ کسی کام مین مصروف ہین وہ لوٹ گئے حضرت عمر نے اپنے
لوگون سے کہا ہم نے عبداللہ بن قیس (یہ نام ہے ابوموسی کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤ اون کو پھر وہ
بلائے گئے حضرت عمر نے کہا تم نے ایسا کیون کیا اونھون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمر نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ ورنہ مین تمہارے ساتھ کرونگا (یعنی سزا
دونگا) ابوموسی نکلے اور انصار کی مجلس پر آئے اُنہون نے کہا تمہارے ساتھ ہم مین سے ہی گواہی

درگاہ جو ہم مین کم سن ہے پہر ابو سعید اوٹہے اور انہون نے کہا ہمکو ایسا ہی حکم ہوا تہا حضرت عمر نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم مجہپر نہین کہلا اور اوسکی وجہ یہی ہے بازارون مین معاملہ کرنا یعنی مین تجارت
وغیرہ دنیا کے کامون مین مصروف رہا اور یہ حدیث نہ سنا جب حضرت عمر کو سب حدیثین معلوم نہون تو
اور کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہنا کیا بعید ہے **عن** ابن جریج بہذا الاسناد
نحوہ ولم یذکر فی حدیث النضر الہانی عنا الصفق بالاسواق **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس
مین یہ نہین ہے کہ بازارون مین خرید وفروخت کرنے سے یہ حدیث سننے مین خلل رہا **عن** ابی موسی
الاشعری رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ الی عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ فقال السلام علیکم ہذا عبد اللہ بن قیس فلم یاذن لہ فقال
السلام علیکم ہذا ابو موسی السلام علیکم ہذا الاشعری ثم انصرف فقال ردوا
علی ردوا علی فجاء فقال یا ابا موسی ما ردک کنا فی شغل قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول الاستئذان ثلاثا فان اذن لک والا فارجع قال لتاتینی علی
ہذا ببینۃ والا فعلت وفعلت فذہب ابو موسی قال عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان
وجد بینۃ تجدوہ عند المنبر عشیۃ وان لم یجد بینۃ فلم تجدوہ فلما ان جاء بالعشی
وجدوہ قال یا ابا موسی ما تقول اقد وجدت قال نعم ابی بن کعب رضی اللہ تعالی
عنہ قال عدل قال یا ابا الطفیل ما یقول ہذا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ذلک یا ابن الخطاب فلا تکونن عذابا علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال سبحان اللہ انما سمعت شیئا فاحببت ان اتثبت **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے
روایت ہے وہ آئے حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس تو کہا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے
اونہون نے اجازت نہ دی انکو اندر آنے کی پہر انہون نے کہا السلام علیکم ابو موسی ہے السلام علیکم
اشعری ہے پہلے نام بیان کیا پہر کنیت پہر نسبت تاکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو کوئی شبہ
نرہے آخر لوٹ گئے تب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا بلالاؤ ابو موسی کو بلالاؤ پہر وہ آئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا تم کیون لوٹ گئے ہم کام مین تہے انہون نے کہا مین نے
سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اجازت مانگنا تین بار ہے پہر اگر اجازت ہو

توبہتر نہین تو لوٹ جا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہین تو مین کرونگا اور کرونگا
(یعنے سزا دونگا) ابوموسی یہ سُنکر چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اگر ابوموسی کو گواہ
ملیگا تو شام کو منبر کے پاس ہمکو ملین گے نہین تو نہین ملینگے جب حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام کو
منبر کے پاس آئے تو ابوموسے موجود تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابوموسی تم کیا کہتے
ہو تمکو گواہ ملا اونہون نے کہا ہان ابی بن کعب موجود ہین حضرت عمر نے کہا بیشک وہ معتبر ہین حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے ابو الطفیل (یہ کنیت ہے ابی بن کعب کی) ابوموسی کیا کہتے ہین ابی
بن کعب نے کہا مین نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یہ فرماتے تہے اے خطاب کے بیٹے
تم عذاب مت بنو حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب پر (یعنے اُنکو تکلیف مت دو)
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا واہ سُبحان اللہ مین نے تو ایک حدیث سُنی تو اچہا سمجہا مین اُسکو
زیادہ تحقیق کرنا اور میری غرض یہ ہرگز نہ تہی کہ معاذ اللہ حضرت صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب
کو تکلیف دون نہ یہ مطلب تہا کہ ابوموسی جہوٹے ہین **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ
غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا بَعْدَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب**
كَرَاهِيَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا إِذَا قِيلَ مَنْ هٰذَا جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچہین
کون ہے تو اوس کے جواب مین اپنا نام لیوے مین ہون کہنا مکروہ ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَوْتُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ أَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مین
نے پکارا آپ نے پوچہا کون ہے مین نے کہا مین ہون آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے مین تو مین ہی
ہون **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَنَا **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے اذن مانگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے پوچہا

کون ہو میں نے کہا میں ہوں آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں **عن** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيْثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے تو اپنا نام یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے

باب تَحْرِيْمِ النَّظْرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهٖ غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

عن سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهٖ رَاْسَهٗ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہو ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپکے ہاتھ میں پشت خار تھا آپ اوس سے اپنا سر کھجا رہے تھے جب آپ نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو کونچتا اور آپ نے فرمایا کہ اذن اسلیے بنایا گیا ہے کہ آنکھ بچے (یعنی پرائے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)

عن سَهْلِ بْنِ سَعْدِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهٖ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ آپ اوس سے کنگھی کرتے تھے اپنے سر میں **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَيُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِلُهٗ لِيَطْعَنَهٗ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں سوراخ سے آپ ایک تیر یا کئی تیر لیکر اوٹھے گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ چاہتے تھے

کہ غفلت میں اوسکو نچا لگا دین عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَیْتِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِھِمْ فَقَدْ حَلَّ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَؤُا عَیْنَہٗ
ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جھانکے کسی قوم کے گھر مین بغیر اون کی اجازت کے تو انکو حلال ہے اوسکی آنکھ پھوڑنا ٭
ف یعنے اگر وہ ڈھیلا وغیرہ اوسکو مارین اور اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو گھر والون کو کچھ سزا نہ ہوگی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اِطَّلَعَ عَلَیْکَ بِغَیْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَہٗ بِحَصَاۃٍ فَفَقَأْتَ عَیْنَہٗ مَا کَانَ عَلَیْکَ مِنْ جُنَاحٍ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانکے تیرے گھر مین بغیر تیری اجازت کے پھر اوسکو کنکری سے مارے اور اوسکی آنکھ پھوٹ جاوے تو تیرے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا باب نَظْرِ الْفُجَاءَۃِ جو نظر دفعۃً پڑ جاوے عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَۃِ الْفُجَاءَۃِ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِیْ ترجمہ جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ناگاہ نظر پڑنے کو آپ نے حکم دیا مجکو نگاہ پھیر لینے کا ف یعنی اگر اجنبی عورت پر دفعۃً بے قصد نگاہ پڑ جاوے تو گناہ نہ ہوگا لیکن اوسیوقت واجب ہے نگاہ پھیر لینا پھر اگر عمداً دیکھے گا تو گنہگار ہوگا نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو راہ مین اپنا موںہہ چھپانا واجب نہین بلکہ سنت اور مستحب ہے لیکن مردون کو اپنی نگاہ جھکانا چاہیے البتہ ضرورت سے دیکھنا درست ہے جیسے گواہی یا دوا علاج یا پیام دینے کی صورت مین یا خریدنے وقت یا معاملہ کرتے وقت اور یہ بھی بقدر حاجت نہ زیادہ انتہے عَنْ یُوْنُسَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

کتاب السلام

کتاب سلام کے بیان مین

باب يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ سوار پیدل کو سلام کرے اور تہوڑے آدمی بہت آدمیون کو سلام کرین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیدل پر اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور سلام کرین تہوڑے لوگ بہت لوگون پر **ف** نووی نے کہا سلام کرنا سنت ہو اور اسکا جواب دینا واجب ہو لیکن یہ وجوب بطریق کفایہ ہے یعنے اگر مجلس مین سے چند آدمیون نے جواب دیدیا تو سب کیطرف سے کافی ہو جاویگا اور جو کسینے جواب نہ دیا تو سب گنہگار ہون گے اور بہتر یہ ہے کہ یون سلام کرے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر اوس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہر السلام علیکم فقط اور سلام علیکم بہی درست ہے اور شروع مین علیکم السلام کہنا مکروہ ہے جواب مین بہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہنا بہتر ہے اور بحذف واو علیکم السلام بہی کہنا درست ہو اور صرف علیکم جائز نہین ہے البتہ وعلیکم مین دو قول ہین اور سلام اللہ کا نام ہے تو معنے السلام علیکم کے یہ ہین کہ تم اللہ تعالی کی حفاظت مین ہو یا سلام معنوں مین سلامتی کے ہے یعنے تم سلامت رہو انتہے مختصرا **باب** مِنْ حَقِّ الْجُلُوسِ عَلَى الطَّرِيقِ رَدُّ السَّلَامِ راہ مین بیٹہنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دیوے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ فَقَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہو ہم بیٹھے تہے مکان کے سامنے جو زمین ہوتی ہے اس مین باتین کرتے ہوئے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپنے فرمایا تمکو راہ مین بیٹہنے سے کیا مطلب ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کسی برے کام کے لیے نہین بیٹھے بلکہ ہم بیٹھے تہے چپ اور ادہر ادہر کے ذکر کرتے ہوے اور باتین کرتے تہے آپنے فرمایا اچہا اگر نہین مانتے تو اسکا حق ادا کرو وہ کیا ہے آنکہہ نیچے رکہنا (اور جبتبی عورتون کیطرف بدنظر نہ کرنا) اور سلام کا جواب دینا

اور اچھی باتین کرنا جن سے لوگ خوش ہون اور انکو فائدہ ہو عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِیْقَ حَقَّہٗ قَالُوْا وَمَا حَقُّہٗ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راہون مین بیٹھنے سے لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم سے اپنی مجلسون مین بیٹھے بغیر نہین ہو سکتا باتین کرنے کو آپ نے فرمایا اگر تم نہین ملنتے تو راہ کا حق ادا کرو انہون نے عرض کیا راہ کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا آنکھہ نیچے رکھنا اور کسیکو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سی منع کرنا عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب فی

مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ السَّلَامِ مسلمان کا حق یہی ہے سلام کا جواب دینا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰی اَخِیْہِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَعِیَادَۃُ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ یُرْسِلُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنِ الزُّھْرِیِّ فَاَسْنَدَہٗ مَرَّۃً عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ حق ہین مسلمان کے اوس کے بہائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کا جواب دینا اور دعوت کا قبول کرنا اور بیمار کی خبر گیری کرنا اور جنازے کے ساتھہ جانا عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِیْلَ مَا ھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھہ ہین لوگون نے عرض کیا کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو مسلمان سی

سے تو اسکو سلام کر اور جب تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح
دے اور جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تو بھی جواب دے کر (یعنے یرحمک اللہ کہہ) اور جب بیمار ہو تو اسکو
پوچھنے کو جا اور جب مر جاوے تو اسکے جنازے کے ساتھ رہ **باب** النھی عن ابتداء اھل
الکتاب بالسلام وکیف یرد علیھم یہود اور نصاری کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں
تو کیسے جواب دیوے اسکا بیان **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سلم علیکم اھل الکتاب فقولوا وعلیکم **ترجمہ**
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمکو
اہل کتاب سلام کریں تو تم اسکے جواب میں وعلیکم کہو **عن** انس بن مالک رضی اللہ تعالی
عنہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اھل
الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیھم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ
اہل کتاب ہمکو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو **عن** ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیھود اذا سلموا
علیکم یقول احدھم السام علیکم فقل علیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تمکو سلام کرتے ہیں تو
ان میں کا ایک کہتا ہے السام علیکم (یعنے تم مرو سام کے معنے موت) تم کہو علیک (یعنی تم مرو)
عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ غیر انہ
قال فقولوا وعلیکم **ترجمہ** وہی جو اوپر گزرا **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا
قالت استاذن رھط من الیھود علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا السام علیکم
فقالت عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا بل علیکم السام واللعنۃ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان اللہ عز وجل یحب الرفق فی الامر کلہ قالت الم
تسمع ما قالوا قال قد قلت وعلیکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے چند یہودیوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آنے کی راہ آپنے اجازت دی وہ آئے انہوں نے کہا السام علیکم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب مین کہا تمہارے اوپر سام ہو اور لعنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اللہ جل جلالہ ہر کام مین نرمی کو پسند کرتا ہے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نے سنا نہین جو انہوں نے کہا آپنے فرمایا مین نے تو اسکا جواب دیدیا اور وعلیکم کہدیا ریس اتنا ہی جواب کافی تہا اور تم نے جو جواب دیا وہ اوس سے زیادہ سخت تہا اور ایسی سختی اللہ تعالی کو پسند نہین ہے ۔ عن الزہری بهذا الاسناد فی حدیثهما جمیعا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد قلت وعلیکم ولم یذکروا الواو ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین علیکم ہے بغیر واو کے عن عائشة رضی الله تعالی عنها قالت اتی النبی صلی الله علیه وسلم ناس من الیهود فقالوا السام علیک یا ابا القاسم قال وعلیکم قالت عائشة رضی الله تعالی عنها قلت بل علیکم السام والذام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عائشة لا تکونی فاحشة فقالت ما سمعت ما قالوا فقال اولیس قد رددت علیهم الذی قالوا قلت وعلیکم ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السام علیکم یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہا بل علیکم السام والذام یعنے تمہارے ہی اوپر موت ہو اور برائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ بدزبان مت ہو انہوں نے کہا آپنے نہین سنا یہود نے جو کہا آپ نے فرمایا مین نے سنا جو انہوں نے کہا اور کیا مین نے جواب نہین دیا جو انہوں نے کہا تہا وہ انہی پر پہیر دیا عن الاعمش بهذا الاسناد غیر انه قال ففطنت بهم عائشة رضی الله تعالی عنها فسبتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مه یا عائشة فان الله لا یحب الفحش والتفحش وزاد فانزل الله عز وجل واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک به الله الی اخر الایة ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اسمین یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا اون کی بات کو سمجہ گئین انہوں نے گالیان دین انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر کر اے عائشہ کیونکہ اللہ تعالی بدزبانی کو نہین پسند کرتا تب اللہ تعالی نے یہ آیت اُتاری واذا جاؤک حیوک بما لم یحیک

یہ اندھینغہ جب وہ آتے ہین تیرے پاس تو اس طور سے سلام کرتے ہین کہ دیا اسد نے نہین سلام کیا تجھکو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَلَّمَ نَاسٌ مِّنْ یَھُوْدَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلٰی قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَیْھِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَیْھِمْ وَلَا یُجَابُوْنَ عَلَیْنَا ترجمہ جابر بن عبداسد رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے یہود کے چند لوگون نے حضرت صلے اسد علیہ وسلم کو سلام کیا تو کہا السام علیک یا ابا القاسم آپنے فرمایا وعلیکم حضرت عائشہ غصے ہوئین اور انہون نے کہا کیا آپ نے نہین سنا اون کا کہنا آپنے فرمایا مین نے سنا اور اسکا جواب بہی دیا اور ہم جو دعا کرتے ہین اونپر وہ قبول ہوتی ہے اور اُنکی دعا قبول نہین ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اولٹی موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ ترجمہ ابی ہریرۃ رضی اسد تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا یہود اور نصاری کو اپنی طرف سے سلام مت کرو اور جب تم کسی یہودی یا نصرانی سے راہ مین ملو تو اُسکو دبا دو تنگ راہ کیطرف فائدہ نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر بیچ راستہ مین سے نہ چلنے پاوے بلکہ ایک کونے مین تنگ راہ پہ چلے اگر مسلمان اُس راہ پر چلتے ہون اور جو ہجوم نہ ہو تو مضائقہ نہین مگر تنگ کرنے سے یہ مطلب نہین ہے کہ اسکو گڈہی مین گرا دے یا دیوار کا دھکا پہونچاوے اور اختلاف کیا ہے علمانے کافرون کو سلام کرنے مین ہمارا مذہب یہ ہے کہ ابتدا انکو سلام کرنا حرام ہے اور جو وہ کرین تو جواب مین صرف وعلیکم کہین اور یہی قول ہے عامہ علما اور سلف کا اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ اہل کتاب کو ابتدا سلام کرنا درست ہے اور یہی منقول ہے عبداسد بن عباس اور ابی امامہ اور ابن ابی محیریز سے اور جس جماعت مین مسلمان اور کافر دونون ہون اوس جماعت کو سلام کرنا درست ہے لیکن نیت کرے مسلمانون کی انتہے مختصرا عَنْ سُھَیْلٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ اِذَا لَقِیْتُمُ الْیَھُوْدَ وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ فِیْ اَھْلِ الْکِتَابِ

وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ وہی جو گذرا۔

باب اسْتِحْبَابِ السَّلَامِ عَلَى الصِّبْيَانِ بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو **عَنْ** سَيَّارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَحَدَّثَ ثَابِتٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ترجمہ سیار سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ جا رہا تھا وہ گذرے بچوں پر تو سلام کیا انکو اور حدیث بیان کی کہ وہ انس کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا ان پر .... اور انس نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے بچوں پر گذرے تو سلام کیا آپ نے انکو **ف** نووی علیہ الرحمہ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو بچے تمیز رکھتے ہوں انکو سلام کرنا مستحب ہے اور بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تواضع اور انکسار کا اسیطرح عورتوں کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کئی ایک ہوں اور جو ایک عورت ہو تو اسکا خاوند یا سید یا محرم سلام کرے اور اجنبی بھی کرے اگر وہ عورت بوڑھی ہو اور جو جوان ہو تو اجنبی مرد اسکو سلام نہ کرے بلکہ اسکا جواب دینا بھی مکروہ ہے انتہے مختصراً **باب** جَوَازِ جَعْلِ الْإِذْنِ رَفْعَ حِجَابٍ أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا تیرے لیے آنے کی اجازت یہی ہے کہ وہ پردہ اٹھا دے

اور میرے بہید کی بات سنی جبتک کہ مین تجہہ کو منع نہ کردن **ف** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تہے جب قرآن مین یہ حکم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین لوگ بے اجازت نہ آوین تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادن سے یہ حدیث فرمائی یعنے تجکو بار بار اجازت مانگنے کی حاجت نہین کہ کام خدمت مین ہرج ہوگا تیرا پردہ اٹہانا اور میرا منع نہ کرنا ہی اجازت کی نشانی ہے اور ہر ایک شخص کو عام یا خاص کے لیے ایسی نشانی مقرر کردینا درست ہے **عن** الحسن بن عبید اللہ بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب اباحۃ الخروج للنساء لقضاء حاجۃ الانسان عورتون کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا درست ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت خرجت سودۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعد ما ضرب علینا الحجاب لتقضی حاجتہا وکانت امرأۃ جسیمۃ تفرع النساء جسما لا تخفی علی من یعرفہا فراٰہا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقال یا سودۃ واللہ ما تخفین علینا فانظری کیف تخرجین فانکفأت راجعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی وانہ لیتعشی وفی یدہ عرق فدخلت فقالت یا رسول اللہ انی خرجت فقال لی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا وکذا قالت فاوحی اللہ الیہ ثم رفع عنہ وان العرق فی یدہ ما وضعہ فقال انہ قد اذن لکن ان تخرجن لحاجتکن وفی روایۃ ابی بکر یفرع النساء جسمہا زاد ابو بکر فی حدیثہ فقال ہشام یعنی البراز **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب ہمکو پردہ کا حکم ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاجت کے لیے نکلین اور وہ ایک موٹی عورت تہین جو سب عورتون سے نکلی رہتین موٹاپے مین اور جو کوئی اونکو پہچانتا تہا اوس سے چہپ نہ سکتی تہین (یعنے وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکو دیکہا اور کہا اے سودہ قسم خدا کی تم اپنے تئین ہم سے چہپا نہین سکتین اسلیے سمجہو تم کیسی نکلتے ہو یہ سنکر سودہ لوٹ آئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گہر مین رات کا کہانا کہا رہے تہے آپ کے ہاتہ مین ایک ہڈی تہی اتنے مین سودہ آئین اور انہون نے کہا یا رسول اللہ مین نکلی تہی تو عمر نے مجہسے ایسا ایسا کلام کیا اوسی وقت آپ پر وحی کیحالت ہوئی پہر وہ حالت جاتی رہی اور ہڈی آپ کے ہاتہ

ہی مین تہی آپ نے اسکو ریکہا نہ تہا آپ نے فرمایا تم کو اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی ہشام نے کہا حاجت سے مراد پاےخانہ کی حاجت ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عورت قضائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خاوند کے اجازت کے جا سکتی ہے اور قاضی عیاض نے کہا اس قسم کا حجاب یعنی پردہ حضرت کی بی بیون سے خاص تہا جس مین منہ اور ہتھیلیاں بہی نہ کہلین اور انکو کپڑے کے اندر بہی اپنا جثہ دکہانا درست نہ تہا مگر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت زینب کی وفات ہوئی تو انکی نعش پر ایک قبہ سا بنا دیا تہا تاکہ انکا جثہ معلوم نہ ہو اسی سے **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَاَةً يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا وَقَالَ اِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَاَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلٰى اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَنْزَلَ الْحِجَابَ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں رات کو نکلتی تہین جب پاےخانہ کو جاتین ان مقامون کیطرف جو مدینہ کے باہر تہے اور وہ صاف کہلی جگہہ مین تہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے اپنی عورتون کو پردہ مین رکہیے آپ پردہ کا حکم نہ دیتے ایک بار ام المومنین سودہ بنت زمعہ رات کو نکلین عشاء کے وقت وہ ایک لنبی عورت تہین حضرت عمر نے انکو آواز دی اور کہا ہمنے پہچان لیا تمکو اے سودہ بنت زمعہ اور یہ اسواسطے کیا کہ پردہ کا حکم اوترے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اوترا **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** تَحْرِيْمِ الْخَلْوَةِ بِالْاَجْنَبِيَّةِ وَالدُّخُوْلِ عَلَيْهَا اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنا اور اسکے پاس جانا حرام ہے **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو کوئی مرد کسی عورت ثیبہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اوس عورت کا خاوند ہو یا اُسکا محرم ہو **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ثیبہ کی قید اسواسطے لگائی کہ باکرہ تو مردون سے علیحدہ ہی رہتی ہے اور جب ثیبہ کا رہنا منع ہوا تو باکرہ کا رہنا بطریق اولے منع ہوگا اور محرم سے مراد وہ شخص ہے جس سے ہمیشہ کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی چچا ماموں دادا وغیرہ **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتون کے پاس جانے سے ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ اگر دیور جاوے آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے **ف** کیونکہ دیور بھاوج پر تسلط کر سکتا ہے تو اس سے بچنا بہت ضرور ہے۔ ہندوستان مین یہ بری رسم شائع ہے عورتین اکثر اپنی دیورون اور جیٹھون کے سامنے نکلتی ہین اور مثل محرم کے اون کے سامنے اپنے اعضا کھولے رہتی ہین یہ نہایت قبیح اور خوفناک ہے **عن** يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** ابْنِ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ الْحَمْوُ اَخُو الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهٗ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهٖ **ترجمہ** لیث بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے حدیث مین جو آیا ہے کہ حمو موت ہے تو حمو سے مراد خاوند کے عزیز اور اقربا ہین جیسے خاوند کا بھائی یا اوس کے چچا کا بیٹا (خاوند کے سب عزیزون سے عورت کو نکاح کرنا درست ہے تو وہ سب حمو مین داخل ہین اون سے پردہ کرنا چاہیے سوا خاوند کے باپ یا دادا یا اوس کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہین اون سے پردہ ضرور نہین ہے) **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهِيَ تَحْتَهٗ يَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ

بَرَاءَتَهَا مِن ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی بنی ہاشم کے چند لوگ اسماء بنت عمیس کے پاس گئے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ بھی آئے اوسوقت اسماء ادن کے نکاح مین تہین اونہون نے اونکو دیکھا اور برا جانا اونکا آنا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور کہا کہ مین نے تو کوئی بری بات نہین دیکھی آپ نے فرمایا اسماء کو خدا نے پاک کیا ہے بری فعل سے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص اسعورت کے گھر مین نہ جاوے جسکا خاوند غائب ہو (یعنی گھر مین نہ ہو) مگر ایک یا دو آدمی ساتھ لیکر **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو یا تین مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہین لیکن مشہور قول ہمارے اصحاب کے نزدیک یہ ہی کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل یون ہو سکتی ہے کہ مراد وہ لوگ ہین جو نیک اور صالح ہون **باب** بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِمَنْ رُئِيَ خَالِيًا بِامْرَأَةٍ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ يَقُوْلَ هٰذِهِ فُلَانَةُ لِيَدْفَعَ ظَنَّ السُّوْءِ بِهِ جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت مین ہو اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہدے کہ میری بی بی یا محرم ہے تاکہ اسکو بدگمانی نہ ہو **عن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَ إِحْدٰى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ كُنْتُ أَظُنُّ بِهِ فَلَمْ أَكُنْ أَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ **ترجمہ** انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بی بی کے ساتھ تہے اتنے مین ایک شخص سامنے سے گذرا آپ نے اسکو بلایا وہ آیا آپ نے فرمایا اے فلانے یہ میری فلانی بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین اگر کسی پہ گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہین آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن مین ایسا پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے (تو شاید تیرے دل مین وسوسہ ڈالے کہ پیغمبر ایک اجنبی عورت کے ساتھ جا رہے ہین) **عن** صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ ثم قمت لانقلب فقام معی لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامۃ بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیۃ بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم وانی خشیت ان یقذف فی قلوبکما شرا او قال شیئا **ترجمہ** صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات میں میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی لوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہونچا دینے کو میرا گھر اسامہ بن زید کے مکان میں تھا راہ میں انصار کے دو آدمی ملے جب اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنبھل کر چلو یہ صفیہ بنت حیی ہے (ام المومنین) وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمان کر سکتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں برا خیال نہ ڈالے (اور اسکی وجہ سے تم تباہ ہو) **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا پیغمبروں سے بدگمانی کرنا کفر ہے اور اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے مل سکتی ہے اعتکاف کی حالت میں رات کو یا دن کو لیکن عورت کے ساتھ بہت بیٹھنا اور اوس کی باتوں سے لذت حاصل کرنا مکروہ ہے اعتکاف میں انتہے مختصرا **عن** علی بن حسین ان صفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرتہ انہا جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزورہ فی اعتکافہ فی المسجد فی العشر الاواخر من رمضان فتحدثت عندہ ساعۃ ثم قامت تنقلب فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا ثم ذکر بمعنی حدیث معمر غیر انہ قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یبلغ من الانسان مبلغ الدم ولم یقل یجری **ترجمہ** علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی نے اسکو خبر دی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالت اعتکاف میں رمضان کے اخیر دہاکے میں مسجد میں زیارت کو آئیں پھر کچھ مدت آپ سے

باتین کہین پہر کہڑی ہوئین لوٹ جانے کو اور آپ بہی اُنکے ساتہہ کہڑے ہوئے ہو نچا دیئے گو
پہر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمر کی اتنا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن مین خون کی جگہہ مین پہونچتا ہے اور اسمین پہرنے کا ذکر نہیں

باب مَنْ اَتٰی مَجْلِسًا فَوَجَدَ فُرْجَةً فَجَلَسَ فِيهَا وَاِلَّا وَرَاءَهُمْ جو کوئی مجلس
مین آوے اور صف مین جگہہ پاوے تو بیٹہہ جاوے نہین تو پیچہے بیٹہے **عَنْ** اَبِیْ وَاقِدٍ
اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ
وَالنَّاسُ مَعَهٗ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ
فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ
فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ
فَاَوٰى اِلَى اللّٰهِ فَاٰوَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ
فَاَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** ابو واقد لیثی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین بیٹہے تہے اور
لوگ آپکے ساتہہ تہے اتنے مین تین آدمی آئے دو تو سیدہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ پاس آئے اور ایک
چلا گیا وہ جو دو آئے اون مین سے ایک نے مجلس مین خالی جگہہ پائی وہ وہان بیٹہہ گیا اور دوسرا
لوگون کے پیچہے بیٹہا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا
مین تم سے ان تینون آدمیون کا حال کہون ایکنے تو ٹہکانا لیا اللہ کے پاس اللہ نے اوسکو
جگہہ دی اور دوسرے نے شرم کی لوگون مین گہسنے سے اللہ نے بہی اوس سے شرم کی تیسرے
نے منہہ پہیرا اللہ نے بہی اوس سے منہہ پہیر لیا **عَنْ** اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَهٗ
فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ فِي الْمَعْنٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يُقِيْمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے کسی کو اوسکی جگہہ سے اوٹہا کر آپ وہان نہ بیٹہے
نووی نے کہا یہ نہی حرمت کے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ مین جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی

جگہہ بیٹھ جاوے وہی اوس جگہہ کا حقدار ہے اور دوسرے کو اوسکا اوٹھانا جائز نہیں اسی حدیث سے کر
ہمارے اصحاب نے ایمین سے مستثنی کیا ہے اوس صورت کو جب کسی کی مسجد مین کوئی جگہہ معین ہو فتوی
دینے کو لیے یا قرآن پڑہنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو وہ اوسکا حقدار ہے اور دوسرے کو
اوس جگہہ بیٹہنا درست نہیں انتہی مترجم کہتا ہے کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد مین
کسی کی جگہہ معین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم ہو وہ اوس جگہہ بیٹہہ جاوے تو اوسکا اوٹھانا درست
نہین اور یہی صحیح ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یقیمن الرجل الرجل من مقعدہ ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا
ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص
دوسرے کو نہ اٹھاوے اوسکی جگہہ سے پھر آپ اُس جگہہ بیٹھے لیکن پھیل جاؤ اور جگہہ دو **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث اللیث ولم یذکروا فی الحدیث
ولکن تفسحوا وتوسعوا وزاد فی حدیث ابن جریج قلت فی یوم الجمعۃ قال فی یوم
الجمعۃ وغیرہا **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا یہ جمعہ کا حکم ہے
اونہون نے کہا جمعہ ہو یا اور کوئی دن **عن** ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیمن احدکم اخاہ ثم یجلس فی مجلسہ وکان
ابن عمر اذا قام لہ رجل عن مجلسہ لم یجلس فیہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو
اوس کی جگہہ سے نہ اُٹھاوے پھر آپ اُس جگہہ بیٹھے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے
جب اپنی جگہہ سے اوٹھتا تو وہ اُس جگہہ نہ بیٹھتے اگرچہ اوسکی رضامندی سے بیٹھنا جائز ہے مگر یہ
احتیاط تھی کہ شاید وہ دل مین ناراض ہوا **عن** معمر بہذا الاسناد مثلہ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم لیخالف الی مقعدہ فیقعد
فیہ ولکن یقول افسحوا **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے اپنے بہائی کو جمعہ کے دن اوسکی جگہہ سے

اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن یون کہے بہیل جاؤ **باب** اِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ جب کوئی اپنی جگہہ سے کہڑا ہو پہر لوٹ کر آوے تو وہ اسجگہہ کا زیادہ حقدار ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہڑا ہو اپنی جگہہ سے جہان وہ بیٹہا تہا (کسی حاجت کے لیے) پہر لوٹ کر آوے تو وہ اُس جگہہ کا زیادہ حقدار ہے **باب** مَنْعِ الْمُخَنَّثِ مِنَ الدُّخُوْلِ عَلَی النِّسَاءِ الْاَجَانِبِ زنانہ اجنبی عورتون کے پاس نہ جاوے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَیْتِ فَقَالَ لِاَخِیْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَاِنِّیْ اَدُلُّكَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّهَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا یَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَیْكُمْ **ترجمہ** اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے ایک مخنث اون کے پاس تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہر مین تہے تو اوس نے ام سلمہ کے بہائی سے کہا اے عبداللہ بن ابی اُمیہ اگر اللہ تعالی نے کل طائف پر تمکو فتح دی تو مین تجہے غیلان کی بیٹی بتا دون گا وہ سامنے جب آتی ہے تو اُس کے پیٹ پر چار بٹین ہوتی ہین اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھہ معلوم ہوتی ہین (دونون طرف سے یعنے موٹی ہے اور عرب موٹی عورتون کو پسند کرتے تہے) یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنی آپنے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اُس مخنث کا نام ہیت یا ہنب تہا یا ماتع اور پہلے وہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس آیا کرتا اور وہ اجازت دیتین اون لوگون مین داخل کر کے جو کمبخت ہین اور عورتون سے غرض نہین رکھتے بعد اوس کے آپنے منع کر دیا اور مخنث دو طرح کے ہین ایک تو وہ جو خلقی نامرد ہو اوسپر کوئی عذاب نہین کیونکہ وہ معذور ہے دوسرے وہ جو عورتون کیطرح اپنے تئین بناوے یہ ملعون ہے انتہے مختصراً

عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان یدخل علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ قال فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وھو عند بعض نسائہ وھو ینعت امرأۃ قال اذا اقبلت اقبلت باربع واذا ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ھذا یعرف ما ھھنا لا یدخلن علیکن قالت فحجبوہ **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون کے پاس ایک مخنث آیا کرتا اور وہ اوس کو ان لوگون مین سے سمجہتین جنکو عورتون سے غرض نہین ہوتی (اور قرآن مین انکا آنا عورتون کے سامنے جائز رکہا ہے) ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر رہا تہا کہ جب سامنے آتی ہے تو چار بٹین لیکر آتی ہے اور جب پیٹہ موڑتی ہے تو آٹہ بٹین نمودار ہوتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجہتا ہون یہ یہان جو ہین انکو پہچانتا ہے (یعنے عورتون کے حسن اور قبح کو سمجہتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آنے پاوے پہر اُس سے پردہ کرنے لگے

باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ اذا اعیت فی الطریق اگر اجنبی عورت راہ مین تہک گئی ہو تو اسکو اپنے ساتہ سوار کر لینا درست ہے

عن عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت تزوجنی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وما لہ فی الارض من مال ولا مملوک ولا شیء غیر فرسہ قالت فکنت اعلف فرسہ واکفیہ مؤنتہ واسوسہ وادق النوی لناضحہ واعلفہ واستقی الماء واخرز غربہ واعجن ولم اکن احسن اخبز فکان یخبز لی جارات لی من الانصار وکن نسوۃ صدق قالت وکنت انقل النوی من ارض الزبیر التی اقطعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی راسی وھو علی ثلثی فرسخ قالت فجئت یوما والنوی علی راسی فلقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ نفر من اصحابہ فدعانی ثم قال اخ اخ لیحملنی خلفہ قالت فاستحییت وعرفت غیرتک فقال واللہ لحملک النوی علی راسک اشد من رکوبک معہ قالت حتی ارسل الی ابو بکر رضی اللہ عنہ

بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِيْنِيْ سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِيْ ترجمہ اسماء بنت ابی بکر رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ سے نکاح کیا (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی
زاد بھائی تھے) اور اون کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا میں ہی
اون کے گھوڑے کو چرائی اور سارا کام گھوڑے کا اور سائیسی بھی کرتی اور گٹھلیاں بھی کوٹتی
اون کے اونٹ کے لیے اور چراتی بھی اوسکو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور آٹا بھی
گوندھتی لیکن روٹی میں اچھی طرح نہ پکا سکتی تو ہمسایہ کی انصاری عورتیں میری روٹیاں پکا
دیتیں اور وہ بڑی محبت کی عورتیں تھیں۔ اسماء نے کہا میں زبیر کی اوس زمین سے جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مقطعہ کے طور پر دی تھی گٹھلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ
مقطعہ مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس اونگل کا اور اونگل
چھ جو کا اور فرسخ تین میل کا) ایک دن میں وہیں سے گٹھلیاں لا رہی تھی راہ میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ملے اور آپکے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ کے بٹھانے کی بولی
بولی اخ اخ تاکہ اپنے پیچھے مجکو سوار کرلیں مجھے شرم آئی اور غیرت آپ نے فرمایا قسم خدا کی گٹھلیوں
کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنے ایسے بوجھ کو تو گوارا کرتی ہے
اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں جاتی) اسماء نے کہا پھر ابوبکر نے ایک لونڈی مجھے بھیجی وہ گھوڑے
کا سارا کام کرنے لگی گویا اونھوں نے مجھے آزاد کر دیا **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ کام
جیسے روٹی پکانا کپڑے دھونا جانوروں کی خدمت کرنا آٹا گوندھنا یہ کام ہیں جو مروت اور حسن
معاشرت میں داخل ہیں اور عورتیں قدیم سے لیے کام اپنے خاوندوں کے کرتی آئیں ہیں لیکن
یہ کام عورت پر واجب نہیں ہیں انکا جی چاہے کرے چاہے نہ کرے واجب عورت پر صرف دو
ہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے خاوند کے گھر میں رہے اور اس حدیث سے
یہ نکلا کہ مقطعہ دینا امام کو درست ہے اور کبھی مقطعہ کی زمین بطور ملک کے دی جاتی ہے ایسے
مقطعہ کو مقطعہ دار فروخت کر سکتا ہے اور کبھی صرف منفعت دیجاتی ہے تو اوس کے فروخت
کی اجازت نہیں ہوتی اور یہ بھی نکلا کہ جو چیزیں پھینک دی جاویں جیسے گٹھلیاں چند دانے وغیرہ
انکا چننا درست ہے اور وہ حلال ہیں اور یہ بھی نکلا کہ جو عورت محرم نہ ہو اگر وہ راہ میں ملے تھکی

ہو ئی تو اسکو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست اور خصوصًا صاحب ادر نیک بخت لوگ بھی ساتھ ہون اور
قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیونکہ اسمار ابو بکر کی بیٹی اور
عائشہ کی بہن اور زبیر کی بی بی تہین تو گویا آپ کے گھر والون کیطرح تہین اور اور کسیکو ایسا کرنا
درست نہین انتہے مختصرًا **عن** اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت اخدم الزبیر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمۃ البیت وکان لہ فرس وکنت اسوسہ فلم یکن من
الخدمۃ شیء اشد علی من سیاسۃ الفرس کنت احتش لہ واقوم علیہ واسوسہ
قال ثم انہا اصابت خادمًا جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبی فاعطاہا خادمۃ
قالت کفتنی سیاسۃ الفرس فالقت عنی مؤنتہ فجاءنی رجل فقال یا ام عبد اللہ
انی رجل فقیر اردت ان ابیع فی ظل دارک قالت انی ان رخصت لک ابی ذلک الزبیر
فتعال فاطلب الی والزبیر شاہد فجاء فقال یا ام عبد اللہ انی رجل فقیر اردت
ان ابیع فی ظل دارک فقالت مالک بالمدینۃ الا داری فقال لہا الزبیر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ مالک ان تمنعی رجلا فقیرا یبیع فکان یبیع الی ان کسب فبعتہ الجاریۃ فدخل
علی الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وثمنہا فی حجری فقال ہبیہا فقالت انی تصدقت بہا

ترجمہ اسمار سے روایت ہے مین زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گہر کے کام کرتی اون کا ایک گہوڑا
تہا اوسکی بہی سائیسی کرتی تو کوئی کام مجہپر گہوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تہا اوسکی لیے
مین گہانس لاتی اوسکی خدمت کرتی سائیسی کرتی پہر مجہکو ایک لونڈی ملی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس قیدی آئے آپ نے مجہکو بہی ایک لونڈی دی وہ گہوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور وہ
محنت میری اوپر سے اوسنے اوٹہا لی پہر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ مین ایک
محتاج آدمی ہون میرا یہ ارادہ ہے کہ تمہارے دیوار کے سائے مین دوکان لگاؤن مین نے کہا
اگر مین تجہکو اجازت دون ایسا نہو کہ زبیر خفا ہون تو ایسا کر جب زبیر موجود ہون اونکے سامنے مجہسے
کہو وہ آیا اور کہنے لگا اے ام عبد اللہ مین ایک محتاج آدمی ہون مین چاہتا ہون تمہاری دیوار کے
سائے مین دوکان کرون مین نے کہا تجہے مدینہ بہر مین کوئی اور گہر نہین ملتا سوا میرے گہر کے
(یہ ایک تدبیر تہی اسمار کی زبیر کے زبان سے اجازت دلوادینے کے لیے) زبیر نے کہا اسمار تمکو کیا

ہوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو پیچھے سے پھر دو وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اوس نے روپیہ کمایا یا وہ لونڈی میں نے اوسکو ہاتھ بیچ ڈالا لی جس وقت زبیر میرے پاس آئے تو اوسکی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے زبیر نے کہا یہ پیسے مجھکو ہبہ کر دو میں نے کہا یہ میں صدقہ دے چکی ہوں **باب** تَحْرِيمِ مُنَاجَاةِ الْاِثْنَيْنِ دُوْنَ الثَّالِثِ بِغَيْرِ رِضَا ہٗ تین آدمی ہوں تو اون میں سے دو کو چپکے سرگوشی نکریں بغیر تیسرے کی رضامندی کے **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص کانا پھوسی نکریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کے مرضی کے بغیر **ف** یہ نہی تحریمی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہو اور یہ ممانعت عام ہے سفر اور حضر میں اور بعضوں نے کہا کہ صرف سفر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ابتدا اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے ایسا کرتے تھے لیکن اگر چار آدمی ہوں اور دو اون میں سے کانا پھوسی کریں تو کچھ قباحت نہیں (نووی) **عن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ مَالِكٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّحْزِنَهٗ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کانا پھوسی کریں تیسرے کو جدا کر کے یہانتک کہ اور لوگ ملیں تم سے اس لیے کہ اوسکو رنج ہوگا **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُهٗ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** الطِّبِّ وَالْمَرَضِ وَالرُّقٰى علاج اور بیماری اور منتر کا بیان **عن** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ

یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام یہ
دعا آپ پر پڑھتے بسم اللہ اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے مین مدد چاہتا ہون وہ تم کو اچھا کرے گا ہر
بیماری سے تم کو شفا دیگا ہر جلنے والے کے جلن سے تم کو بچاوے گا اور ہر بری نظر ڈالنے والے
کی برائی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کا منتر تہا اور ایک حدیث
مین ہے کہ بیحساب جنت مین وے جاوین گے جو منتر نہین کرتے اور دونون حدیثون مین کچھ
مخالفت نہین ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والون کی تعریف مین وہ منتر مراد ہے جو کافرون کا کلام ہو
یا جس کے معنے معلوم نہ ہون یا جو عربی کے سوا اور کسی زبان مین ہو تو ایسا منتر برا ہے اس لیے کہ شاید
اس مین کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا احادیث مین جو دعائین آئین ہین ان سے
منتر کرنا منع نہین ہے بلکہ سنت ہو اور بعضون نے کہا کہ افضل منتر کا ترک کرنا ہے ہر حال مین
لیکن یہ قول مختار نہین ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ
اللّٰهِ اَرْقِیْکَ **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمد تم بیمار ہو گئے آپ نے فرمایا ہان
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا بسم اللہ ارقیک اخیر تک یعنی اللہ تعالیٰ کے نام سے تم پر منتر
کرتا ہون ہر چیز سے جو تمکو ستاوے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی نگاہ سے اللہ تمکو شفا دیوے
اللہ کے نام سے منتر کرتا ہون تمپر **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَلَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَیْنُ
وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر سچ ہے (یعنے نظر مین تاثیر ہے اللہ تعالی کے حکم سے) اور جو کوئی
چیز تقدیر سے آگے بڑہ سکتی تو نظر ہی بڑہ جاتی (پر تقدیر سے کوئی چیز آگے بڑہنے والی نہین)
جب تم سے کہا جاوے غسل کرنے کو تو غسل کرو **ف** امام ابوعبداللہ مازری نے کہا جمہور علمار
کا اعتقاد اسی ظاہر حدیث پر ہے وہ کہتے ہین نظر لگتا سچ ہے اور ایک گروہ اہل بدعت کا انکار کرتا
ہے اسکا اور اُن کا قول باطل ہے کیونکہ نظر کی تاثیر عقل کے خلاف نہین ہے اور شریعت مین وارد
ہے پھر انکار کرنے کی کیا وجہ ہے اور نظر کا غسل یہ ہے کہ جس شخص کی نظر لگی ہو یعنے بدنظر جس
نے کی ہو اوسکے سامنے ایک پیالہ پانیکا لاوین اور اسکو زمین پر نہ رکہین وہ شخص اوسمین سے ایک
چلو پانی لیکر کلی کرے اوسی پیالہ مین پھر مونہہ دہووے پھر بائین ہاتہہ مین پانی لیکر داہنا ہاتہہ
دہووے پھر داہنے ہاتہہ مین پانی لیکر بائین کہنی دہووے پھر داہنا پاؤن دہووے پھر بایان پاؤن
اسیطرح جیسے ہاتہہ دہوئے تہے اور کہٹیون اور ٹخنون کے بیچ مین نہ دہووے یہ سب اوسی پیالہ
کے اندر دہووے پھر اپنی تہبند کا اندر کا کنارہ لٹکا ہوا داہنی طرف کا دہووے اور بعضون نے
کہا اپنی شرمگاہ دہووے پھر یہ پانی جس کے نظر لگی ہو اوس کے سر پر پیچھے سے ڈالا جاوے
اسکی تاثیر حدیث سے ثابت ہے اور اگر جس کی نظر لگی ہو وہ اس غسل سے انکار کرے تو اوسپر جبر
کیا جاوے کیونکہ یہ امر وجوب کے لیے ہے اور بعضون کے نزدیک جبر نہ ہوگا قاضی عیاض
علیہ الرحمۃ نے کہا جس شخص کی نظر لگ جاتی ہو تو امام اوسکو حکم کرے اپنے گہر مین رہنے کا
اگر وہ محتاج ہو تو بقدر گذر اوسکو دیوے کیونکہ اسکا ضرر لہسن اور پیاز کہا کر مسجد مین جانے سے زیادہ
ہے انتہے مختصراً **باب** السِّحْرِ باب جادو کے بیان مین **ف** نووی علیہ الرحمۃ
نے کہا امام مازری نے کہا اہل سنت اور جمہور علمار کا یہ قول ہے کہ سحر سچ ہے اور اوس کی
ایک حقیقت ہے جیسے اور اشیا کی اور بعضون نے اسکا انکار کیا ہے اور جو باتین سحر سے پیدا
ہوتی ہین اونکو خیالات باطلہ قرار دیا ہے اور اللہ تعالے نے سحر کو اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے
اور یہ بہی فرمایا کہ وہ سیکہا جاتا ہے اور اس سے کفر ہوتا ہے اور وہ جدائی ڈالتا ہے مرد اور
عورت مین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر کی حقیقت ہے اور حدیثین اس باب مین مذکور
ہین اون سے بہی یہی نکلتا ہے اور عقلاً جو تاثیر سحر سے پیدا ہوتی ہے وہ محال نہین ہے

پر اوس کے انکار کی کوئی وجہ نہین ہے اور سحر کی تاثیر مین علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہین اوسکا اثر اتنا ہی ہے کہ جورو مرد مین لڑائی ہو جاتی ہے اور صحیح مذہب یہ ہے کہ اوسکی بہت سی تاثیرات ہین اللہ تعالی کے حکم سے اور پیغمبر اور ساحر مین یہ فرق ہے کہ ساحر نبوت کا اثبات نہین چاہتا اور پیغمبر نبوت ثابت کرنے کے لیے خرق عادت کرتے ہین اور ولی ساحر مین یہ ہے کہ ساحر فاسق ہوتا ہے اور کرامت فاسق سے نہین ہوتی آب سحر کا عمل حرام ہے اور اُسکا سیکھنا اور سکھانا بہی حرام ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ساحر کافر ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہے اگر ساحر کسی کو سحر سے مار ڈالے اور اُسکا اقرار کرے تو اوس پر قصاص واجب ہوگا اور گواہون سے یہ ثابت نہین ہو سکتا انتہی مختصرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَحَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُوْدِيٌّ مِّنْ يَهُوْدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهٗ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَتْ حَتّٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيْهِ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ فَجَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ لِلَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِيْ عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِيْ عِنْدَ رَاْسِيْ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُبِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذِيْ اَرْوَانَ قَالَ فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهٗ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِيَ اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيْرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ ترجمہ

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا جسکو لبید بن اعصم کہتے تہے یہانتک کہ آپکو خیال آتا کہ مین یہ کام کر رہا ہون اور نہ کرتے ہوتے وہ کام ایک دن یا ایک رات آپنے دعا کی پہر دعا کی پہر دعا کی پہر فرمایا اے عائشہ تجھکو معلوم ہوا اللہ جل جلالہ نے مجھکو بتلا دیا جو مین نے اُس سے پوچہا میرے

پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا پانون کے پاس اور وہ دونون فرشتے تھے
جو سر کے پاس بیٹھا تھا اوس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے وہ بولا اس پر جادو
ہوا ہے اوس نے کہا کس نے جادو کیا ہے وہ بولا لبید بن اعصم نے پھر اوس نے کہا کاہے مین جادو کیا
ہے وہ بولا کنگھی مین اور اون بالون مین جو کنگھی سے جھڑے اور نر کھجور کے بال کے غلاف مین
اوس نے کہا یہ کہان رکھا ہے وہ بولا ذی اروان کے کنوئے مین حضرت عایشہ نے کہا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ساتھ اوس کنوئے پر گئے آپ نے فرمایا اے عایشہ قسم خدا کی اوس
کنوئے کا پانی ایسا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہان کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانون
کے سر مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جلا کیون نہین دیا یعنی وہ جو بال وغیرہ نکلے
آپ نے فرمایا مجھکو تو اللہ نے اچھا کر دیا اب مجھے برا معلوم ہوا لوگون مین فساد پھیلانا مین نے حکم دیا
وہ گاڑ دیا گیا **ف** ایک روایت مین ہے کہ آپ پر جادو ہوا خیال بندی کا کہ ناکردہ کام کو حضرت
جانتے مین کر چکا اور بخاری کی روایت مین ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بی بیون سے صحبت
نہ کر سکتے چنانچہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے اپنی صحت کی خدا سے دعا
کی پھر یہ حدیث فرمائی ایک روایت مین ہے مین نے کہا یا حضرت اوس جادوگر یہودی کو سنگسار کیجیے
اور شہر سے نکلوا دیجئے آپ نے فرمایا خدا نے مجھکو صحت دی اب مین کیون فساد کھڑا کرون اور شور وغل
مچاؤن حضرت پر جادو کرنے کی یہ حکمت تھی کہ کافر حضرت کے معجزے دیکھکر آپ کو جادوگر کہتے اور
مشہور یون ہے کہ جادوگر پر جادو نہین چلتا جب آپ پر جادو کا اثر ہوا تو اون کے نزدیک بھی آپ کو
جادوگر کہنا صحیح نہ ہوا (تحفۃ الاخیار) **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سحر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وساق ابو کریب الحدیث بقصتہ نحو حدیث
ابن نمیر وقال فیہ فذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی البئر فنظر الیھا وعلیھا
نخل وقالت قلت یا رسول اللہ فاخرجتہ ولم یقل افلا احرقتہ ولم یذکر فامرت
بھا فدفنت **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **باب** السم زہر کا بیان **عن** انس
رضی اللہ تعالی عنہ ان امراۃ یھودیۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ
مسمومۃ فاکل منھا فجیٔ بھا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألھا عن ذلک

قَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوْا اَلَا
نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَازِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملا کر
بکری کا گوشت لیکر آئے آپنے اس میں سے کہایا پہر وہ عورت آپکے پاس لائی گئی آپنے پوچہا یہ تو نے
کیا کیا وہ بولی میں چاہتی تہی آپ کا مار ڈالنا آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ تجہے اتنی طاقت دینے والا نہیں
اگر تو اوس کے پیغمبر کو ہلاک کرے حضرت علی نے کہا لوگون نے کہا ہم اوسکو قتل کرین یا رسول اللہ
آپنے فرمایا نہیں (یہ آپ کا رحم تہا اوس عورت پر اس سے یہی نکلتا ہے کہ آپ پیغمبر برحق تہے ورنہ اگر
بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کراتے) راوی نے کہا میں ہمیشہ اوس زہر کا اثر آپ کے کوے مین
پایا **ف** یعنی نشان اوس زہر کا معاذ اللہ کیا سخت زہر تہا اس میں آپ کے کئی معجزے
ہین ایک سخت زہر سے ہلاک نہ ہونا دوسری روایت مین ہے کہ آپ نے بتادیا کہ اس مین زہر ہے یہ بہی
ایک معجزہ ہے ایک روایت مین ہے کہ اُس گوشت نے کہدیا یہ بہی معجزہ ہے یہ عورت مردود زینب بنت
حارث مرحب کی بہن تہی جس کو حضرت علی نے خیبر کی لڑائی مین مارا ایک روایت مین ہے کہ آپ
نے اُس عورت کو بشر بن براء کے وارثون کے سپرد کردیا وہ اسی زہر سے مرا تہا اونہون نے اس
خبیث عورت کو قتل کیا لعنۃ اللہ علیہا (نووی) **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً
جَعَلَتْ سَمًّا فِيْ لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ خَالِدٍ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

باب اِسْتِحْبَابِ رُقْيَةِ الْمَرِيْضِ بیمار پر منتر پڑہنا

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا
اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ
اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ اَخَذْتُ
بِيَدِهٖ لِاَصْنَعَ بِهٖ نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَ
اجْعَلْنِيْ مَعَ الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضٰى **ترجمہ** ام المؤمنین
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہم میں سے کوئی بیمار
ہوتا تو اپنا داہنا ہاتہ اوسپر پہیرتے پہر فرماتے اذہب الباس اخیر تک یعنی دور کردے بیماری کو

اے مالک لوگون کے اور تندرستی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا تیری ہی شفا ہے ایسی شفا دے
کہ بالکل بیماری نہ رہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری سخت ہوئی تو
مین نے آپ کا ہاتھ پکڑا ویسا ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنے مین نے ارادہ کیا کہ آپ
ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرون اور یہ دعا پڑھون) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ مین سے چھڑا لیا پھر فرمایا
یا اللہ بخشدے مجھکو اور مجھکو بلند رفیق کے ساتھ کر دے (یعنے فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھ) حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا پھر جو مین دیکھنے لگی تو آپ کا کام ہو گیا تھا (یعنے وفات پائی
آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ تعالی نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا) انا للہ وانا الیہ راجعون **عن**
الأعمش بإسناد جرير في حديث هشيم وشعبة مسحه بيده قال وفي حديث الثوري
مسحه بيمينه وقال في عقب حديث يحيى عن سفيان عن الأعمش قال فحدثت به
منصورا فحدثني عن إبراهيم عن مسروق عن عائشة رضي الله تعالى عنها بنحوه
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان إذا عاد مريضا يقول أذهب الباس رب الناس اشفه أنت
الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے
تو فرماتے اذہب الباس اخیر تک **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى المريض يدعو له قال أذهب الباس رب الناس
واشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما وفي رواية أبي بكر فدعا
له وقال وأنت الشافي **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى
عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بمثل حديث أبي عوانة وجرير
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عن** عائشة رضي الله تعالى عنها أن رسول الله صلى
الله عليه وسلم كان يرقي بهذه الرقية أذهب الباس رب الناس بيدك الشفاء لا كاشف
له إلا أنت **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یہ منتر پڑھا کرتے اذہب الباس اخیر تک **عن** هشام بهذا الإسناد مثله

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان رسول الله صلى
الله عليه وسلم إذا مرض أحد من أهله نفث عليه بالمعوذات فلما مرض مرضه الذي
مات فيه جعلت أنفث عليه وأمسحه بيد نفسه لأنها كانت أعظم بركة من يدي
وفي رواية يحيى بن أيوب بمعوذات ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اوس پر معوذات (قل اعوذ برب الفلق
قل اعوذ برب الناس) پڑھکر پہونکتے پھر جب آپ بیمار ہوئے اوس بیماری میں جس سے وفات پائی
تو میں آپ پر پہونکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ مبارک میں میرے ہاتھ
سے زیادہ برکت تھی ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دعا اور منتر پڑھکر پہونکنا آہستہ سو درست
ہے اور پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے اور مستحب کہا ہے اسکو جمہور صحابہ اور تابعین نے اور بعضوں
نے پہونکنے اور تہوکنے کا انکار کیا ہے۔ لیکن مراد وہی پہونکنا ہے جسمیں کچہ تہوک بہی نکلے اور
آہستہ پہونکنے کے جواز پر اجماع ہے عن عائشة رضي الله تعالى عنها أن النبي صلى
الله عليه وسلم كان إذا اشتكى يقرأ على نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه
كنت أقرأ عليه وأمسح عنه بيده رجاء بركتها ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے اوپر معوذات پڑھتے
اور پہونکتے جب بہت بیمار ہوئے تو میں پڑھتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیرتی برکت کی امید سے
عن ابن شهاب بإسناد مالك نحو حديثه وليس في حديث أحد منهم رجاء
بركتها إلا في حديث مالك وفي حديث يونس وزياد أن النبي صلى الله عليه
وسلم كان إذا اشتكى نفث على نفسه بالمعوذات ومسح عنه بيده ترجمہ وہی جو
اوپر گذرا

باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة

نظر اور نملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا مستحب ہے عن الأسود قال
سألت عائشة رضي الله تعالى عنها عن الرقية فقالت رخص رسول الله صلى الله
عليه وسلم لأهل بيت من الأنصار في الرقية من كل ذي حمة ترجمہ اسود سے
روایت ہے میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت

دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہر کے لیے منتر کرنے کی رجیسے
سانپ یا بچھو کے لیے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِسْمِ اللّٰهِ
تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ يُشْفٰى
سَقِيْمُنَا وَقَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے روایت ہے جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا یا اُسکو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی
کلمہ کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى بِهِ سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ
رَبِّنَا یعنے اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی تھوک کے ساتھ اوس سے
شفا پاوے گا ہمارا بیمار اللہ تعالے کے حکم سے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے منتر کرنے کا نظر سے
عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَسْتَرْقِيَ
مِنَ الْعَيْنِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
فِي الرُّقٰى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ ترجمہ انس سے روایت ہے منتر
کی اجازت ہوئی زہر اور نملہ (ایک بیماری ہے جس میں پسلی میں زخم پڑجاتے ہیں) اور نظر کے
لیے عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ الْحَارِثِ ترجمہ رخصت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منتر کی نظر اور ڈنک
(زہر) اور نملہ کے لیے عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً ترجمہ ام المومنین
ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھا ان
کے گھر میں جس کے منہ پر جھائیاں تھیں آپ نے فرمایا اسکو نظر لگی ہے اس کے لیے منتر کرو۔ عن
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً
تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلَكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت
دی حزم کے لوگوں کو سانپ کے لیے منتر کرنے کی اور اسماء بنت عمیس سے فرمایا کیا سبب ہے میں
اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنے جعفر بن ابی طالب کے لڑکوں کو) دبلا پاتا ہوں کیا وہ بھوکے رہتے
ہیں اسماء نے کہا نہیں انکو نظر جلدی لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا کوئی منتر کر میں نے ایک منتر آپ
کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ
أَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ
مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ
مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سانپ کے لیے منتر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں
کو اور ایک شخص کو ہم میں سے بچھونے کاٹا ہم اسوقت بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ ایک شخص بولا یا رسول اللہ میں منتر کروں آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی
کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے۔ عن ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ أَرْقِي ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى قَالَ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَأَنَا

أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ترجمہ حضرت جابر رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں بچھو کا منتر کیا کرتا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتروں
سے منع کر دیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے منتروں کو منع کر دیا اور میں بچھو کا
منتر کرتا ہوں آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہونچا سکے پہونچاوے عَنِ
الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا
رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرٰى
بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ
عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ منتر آپ کو بتلایا آپ نے فرمایا کچھ قباحت نہیں عَنْ
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا
لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں
منتر کیا کرتے تھے ہمنے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس میں آپ نے فرمایا اپنے منتروں
کو میرے سامنے پیش کرو کچھ قباحت نہیں منتر میں اگر اوس میں شرک کا مضمون نہ ہو باب
جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْاٰنِ وَالْأَذْكَارِ قرآن یا دعا سے منتر کر کے اوس پر
اجرت لینا درست ہے عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ
أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ
فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَلَمْ يُضِيْفُوْهُمْ فَقَالُوْا لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ
لَدِيْغٌ أَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ
فَأُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى أَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ
مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا مِنْهُمْ وَ

اضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ میں سے سفر میں تھے اور عرب کے کسی قبیلہ پر گذرے اور ان سے دعوت چاہی انہوں
نے دعوت نہ کی وہ کہنے لگے تم میں سے کسی کو منتر یاد ہے اون کے سردار کو بچھو یا سانپ نے کاٹا
تھا صحابہ میں سے ایک شخص بولا ہاں مجھکو منتر آتا ہے پھر اوس نے سورۂ فاتحہ پڑھی وہ اچھا ہوگیا
اور ایک گلہ دیا بکریوں کا اوس نے نہ لیا اور یہ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں
پھر آپ پاس آیا اور آپ سے بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی یا رسول اللہ میں نے کچھ منتر نہیں کیا
سوا سورۂ فاتحہ کے آپ ہنسے اور فرمایا تجھے کیا معلوم ہوا کہ وہ منتر ہے پھر فرمایا وہ گلہ بکریوں کا لے
لے اور ایک حصہ میرا بھی ساتھ لگانا عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ
يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفُلُ فَبَرَأَ الرَّجُلُ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ
ہے کہ وہ شخص سورۂ فاتحہ پڑھتا جاتا اور اپنا تھوک جمع کر کے تھوکتا جاتا یہاں تک کہ وہ اچھا ہوگیا
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَتَتْنَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ
لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ
الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ إِلَّا
بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لَا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا
وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمِي مَعَكُمْ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے
ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) کاٹا ہے تو تم میں
کوئی منتر جانتا ہے ایک شخص ہم میں سے اوٹھ کھڑا ہوا جسکو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ اچھی طرح
منتر جانتا ہے پھر اوس نے منتر کیا سورۂ فاتحہ کا وہ اچھا ہوگیا اون لوگوں نے اسکو بکریاں دیں
اور ہم کو دودھ پلایا ہم نے کہا کیا تم کوئی اچھا منتر جانتے تھے وہ بولا میں نے تو سورۂ فاتحہ کا منتر
کیا میں نے کہا ان بکریوں کو مت ہلاؤ یہاں سے جب تک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس نہ جاویں پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اسکو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ
فاتحہ منتر ہے بانٹ لو ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ ف نووی

علیہ الرحمۃ نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن یا اور اذکار سے اگر منتر کرے تو اسکی اجرت
لے سکتا ہے اور یہ حلال ہے اس میں کوئی کراہت نہیں اسیطرح قرآن سکھانے کے لیے اجرت
لینا درست ہے امام شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور ابوحنیفہ کے نزدیک
تعلیم قرآن کی اجرت لینا منع ہے البتہ منتر کی درست ہے اور یہ جو آپ نے فرمایا کہ میرا حصہ بھی لگاؤ
یہ اون کے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے عنبر کی حدیث میں گذرا اور وہ بکریاں سب منتر پڑھنے
والے کا حق نہیں لیکن آپ نے تبرعاً اور مروۃً سب ساتھیوں کا حصہ اوس میں کر دیا **عن** ہشام
بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِّنَّا مَا كُنَّا نَأْبُنُهٗ بِرُقْيَةٍ **ترجمہ**
وہی جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ اُس عورت کے ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں
خیال کرتے تھے کہ منتر آتا ہے

باب اِسْتِحْبَابِ وَضْعِ يَدِهٖ عَلٰى مَوْضِعِ الْاَلَمِ مَعَ الدُّعَاءِ
دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھنا

عن عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ
مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ
جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ
وَاُحَاذِرُ **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے آپ نے
فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی جگہہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اوس کے بعد سات بار یہ کہو اَعُوْذُ
بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ یعنے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالی کی برائی سے اوس چیز
کے جس کو پاتا ہوں میں اور جس سے ڈرتا ہوں میں

باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَيْطَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الصَّلٰوةِ
وسوسہ کے شیطان سے پناہ مانگنا نماز میں

عن عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ
قَدْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ صَلَاتِيْ وَقِرَاءَتِيْ يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى
يَسَارِكَ ثَلَاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّيْ **ترجمہ** عثمان بن ابی

عاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ شیطان میری نماز میں حائل ہوگیا اور مجھکو قرآن بھلا دیتا ہے آپنے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہی جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالی کی پناہ مانگ اوس سے اور بائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالی نے اس شیطان کو مجھ سے دور کردیا عن عثمان بن ابی العاص انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر بمثلہ ولم یذکر فی حدیث سالم بن نوح ثلاثا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عثمان بن ابی العاص الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ثم ذکر بمثل حدیثھم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا باب لکل داء دواء واستحباب التداوی ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برأ باذن اللہ تعالی ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب وہ دوا پہنچتی ہی تو اللہ کے حکم سے شفا ہوجاتی ہے ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث میں اشارہ ہی کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہی ہمارے اصحاب اور جمہور سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جواز کی اور اس میں رد ہے اون متعصب صوفیوں کا جو دوا کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہر چیز قضا و قدر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہی اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہی وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فاعل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی تقدیر سے ہے اور یہ ایسا ہی جیسے دعا کا حکم ہوا اور کافروں سے لڑنے کا قلعے بنانے کا اپنے تئیں ہلاکت سے بچانیکا حالانکہ اجل نہیں بدلتی نہ مقادیر میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقدر میں ہے وہ ضرور ہونے والا ہے انتہی عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ عاد المقنع ثم قال لا ابرح حتی تحتجم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فیہ شفاء ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی اونہوں نے عیادت کی مقنع کی پھر کہا میں نہیں ٹھیروں گا جب تک تم پچھنے نہ لگاؤ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے عن عاصم بن عمر بن قتادۃ قال

جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فِیْ اَھْلِنَا وَرَجُلٌ یَشْتَکِیْ خُرَاجًا بِہٖ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَکِیْ قَالَ خُرَاجٌ قَدْ شَقَّ عَلَیَّ فَقَالَ یَا غُلَامُ ائْتِنِیْ بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَہٗ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِیْہِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللّٰہِ اِنَّ الذُّبَابَ لَیُصِیْبُنِیْ اَوْ یُصِیْبُنِی الثَّوْبُ فَیُؤْذِیْنِیْ وَیَشُقُّ عَلَیَّ فَلَمَّا رَاٰی تَبَرُّمَہٗ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ کَانَ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ اَدْوِیَتِکُمْ خَیْرٌ فَفِیْ شَرْطَۃِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَۃٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَکْتَوِیَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَہٗ فَذَھَبَ عَنْہُ مَا یَجِدُ **ترجمہ** عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت ہی جابر بن عبداللہ انصاری ہمارے گھر مین آئے اور ایک شخص کو شکوہ تہا زخم کا (یعنے قرحہ پڑ گیا تہا) جابر نے پوچہا تجہ کو کیا شکایت ہی وہ بولا ایک قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہی پہر جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا اے غلام ایک پچہنے لگانے والے کو لیکر آ وہ بولا پچہنے لگانے والے کا کیا کام ہے جابر نے کہا مین اوس زخم پر پچہنا لگانا چاہتا ہون وہ بولا قسم خدا کی مکہیان مجہکو ستاوینگی اور کپڑا لگیگا تو تکلیف ہوگی مجہکو اور سخت گذرے گا پہر جب جابر نے دیکہا کہ اسکو رنج ہوتا ہے پچہنے لگانے سے تو کہا کہ مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اگر تمہاری دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو تین ہی دوائیان مین ایک تو پچہنا دوسرے شہد کا ایک گہونٹ تیسرے انگارے سے جلانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین داغ لینا بہتر نہین جانتا راوی نے کہا پہر پچہنے لگانیوالا آیا اور پچہنے لگائے اوسکو اوسکی بیماری جاتی رہی **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث مین نہایت عمدہ طب ہی کیونکہ امراض امتلائی یا دموی ہوتی ہین یا صفراوی یا سوداوی یا بلغمی اگر دموی ہین تو انکا علاج پچہنے سے بہتر نہین اور اگر اور قسم کے مرض ہین تو انکا علاج مسہل سے ہی اور شہد نہایت عمدہ مسہل ہے اور داغ دینا اخیر علاج ہے جب اور کوئی دوا سے فائدہ نہ ہو انتہے مختصرا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْحِجَامَۃِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَا طَیْبَۃَ اَنْ یَّحْجُمَھَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اَخَاھَا مِنَ الرَّضَاعَۃِ اَوْ غُلَامًا لَّمْ یَحْتَلِمْ **ترجمہ** ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت

سے اونہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی آپ نے حکم دیا ابوطیبہ
کو اُن کے پچھنے لگانے کا راوی نے کہا ابوطیبہ اُم سلمہ کے رضاعی بہائی تہے یا نابالغ لڑکے تہے
جن سے پردہ ضرور نہیں اور ضرورت کیوقت دوا کے لیے اجنبی شخص بہی لگا سکتا ہے اگر عورت
یا لڑکا نہ ملے عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ ترجمہ جابر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب کے پاس ایک حکیم کو بہیجا اوس نے ایک
رگ کاٹی یعنے فصد کی پہر داغ دیا اوسپر عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ
فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ترجمہ وہی ہی جو اوپر گذرا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ رُمِيَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلٰى أَكْحَلِهِ قَالَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی اُبی بن کعب کو احزاب
کے جنگ میں ایک تیر لگا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اون کے عَنْ جَابِرٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي أَكْحَلِهِ قَالَ
فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ ترجمہ
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اکحل (ایک رگ ہی) میں
تیر لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا تیر کی پہل سے اپنے ہاتہہ سے اونکا ہاتہہ سوجہ
گیا آپ نے دوبارہ داغ دیا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ ترجمہ ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانیوالے کو
مزدوری دی اور آپ نے ناک میں بہی دوا ڈالی (یعنے ناس لی) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ
احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ ترجمہ انس
بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے اور آپ
کسی کی مزدوری رکہتے نہ تہے (یعنے دیتے تہے) تو پچھنے لگانے والے کو بہی دی عَنِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى

من فیح جہنم فابردوها بالماء ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تپ دوزخ کی سخت گرمی سے ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم
فابردوها بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان شدة الحمی من فیح جہنم فابردوها بالماء ترجمہ ان دونوں روایتوں کا وہی جو اوپر
گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الحمی من فیح جہنم فاطفئوها بالماء عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح جہنم فاطفئوها بالماء عن
عائشة رضی اللہ تعالی عنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی من فیح
جہنم فابردوها بالماء ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سوزش سے ہے تو اوسکو ٹھنڈا کرو پانی سے عن هشام
بهذا الاسناد مثله ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن اسماء رضی اللہ تعالی عنها
انها كانت تؤتى بالمرأة الموعوكة فتدعو بالماء فتصبه فی جيبها وتقول ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابردوها بالماء وقال انها من فیح جہنم ترجمہ
اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگواتیں اور اوسکے گریبان میں
ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھنڈا کرو اوسکو پانی سے اور فرمایا کہ
بخار جہنم کی سخت گرمی سے ہوتا ہے عن هشام بهذا الاسناد وفی حدیث ابن نمير
صبت الماء بينها وبين جيبها ولم يذكر فی حديث ابی اسامة انها من فيح
جہنم قال ابو احمد قال ابراهيم بن سفيان حدثنا الحسن بن بشر حدثنا ابو اسامة
بهذا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن رافع بن خديج رضی اللہ تعالی عنہ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ان الحمی من فور جہنم فابردوها
بالماء ترجمہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے سے ہوتا ہے تو اسکو ٹھنڈا کرو پانی

عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الحمی من فور جہنم فابردوھا عنکم بالماء وحدیث کذا ابوبکر عن عمر وقال نا قال اخبرنی رافع بن خدیج **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **فائدہ** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا اس حدیث پر بعضے ملحد اعتراض کرتے ہین کہ بخار مین ٹھنڈے پانی سے نہلانا مضر ہے کیونکہ وہ مسامات کو بند کرتا ہے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلانے کا حکم نہین دیا بلکہ پانی سے ٹھنڈا کرنے کا اور وہ ممکن ہے ٹھنڈا پانی پلانے سے یا ہاتھ پاؤن دھونے سے اور اطبا متفق ہین اس امر پر کہ صفراوی بخار مین ٹھنڈا پانی پلانا بلکہ برف کھلانا مفید ہی مترجم کہتا ہے کہ انٹرمی ٹنٹ فیور مین تمام ڈاکٹر لکھتے ہین کہ سر پر برف رکھین اور بیمار کو برف کے ٹکڑے کھلاوین ڈاکٹر رحیم خان صاحب لکھتے ہین کہ ایسے بخار مین برف نہایت مفید پڑتی ہے کیا معنے کہ برف کے ٹکڑے جون جون بیمار کے حلق کے نیچے سے اوترتے ہین اوسکو تسکین ہوتی جاتی ہے اس صورت مین ملحدون کا اعتراض نری جہالت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود طب سے ناواقف ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت لددنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فاشار ان لا تلدونی فقلنا کراھیۃ المریض للدواء فلما افاق قال لا یبقی منکم احد الا لد غیر العباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ لم یشھدکم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مین دوا ڈالی آپ کی بیماری مین آپنے اشارہ سے فرمایا میرے منہ مین دوا مت ڈالو ہم لوگون نے آپس مین کہا آپ بیماری کیوجہ سے دوا سے نفرت کرتے ہین (تو اس حکم پر عمل کرنا ضرور نہین) جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا تم سب کے مونہہ مین دوا ڈالی جاوے سوا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ وہ یہان موجود نہ تھے (یہ سزا دی آپنے اون لوگون کو جنہون نے آپ کا حکم نہ مانا) **عن** ام قیس بنت محصن اخت عکاشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت دخلت بابن لی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یاکل الطعام فبال علیہ فدعا بماء فرشہ قالت ودخلت علیہ بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علام تدغرن اولادکن بھذا العلاق علیکن

بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے جو عکاشہ کی بہن تہین انہوں نے کہا مین اپنے بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی جس نے ابہی کہانا نہین کہایا تہا اوس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اوس جگہہ پر چہڑک دیا اور مین ایک بچے کو آپ کے پاس لیگئی جس کے تالو کو مین نے دبایا تہا اونگلی سے) عذرہ کی بیماری مین (عذرہ حلق کا ورم ہے) آپنے فرمایا کیون تالو اور حلق دباتی ہو اپنی اولاد کا اس گہانٹی سے تم لازم کرلو عود ہندی (کوٹ) کو اس مین سات بیماریون کی شفا ہے ایک پسلی کی بیماری کی (یا نجر کی) اور اس کی ناس عذرہ کو مفید ہے اور ذات الجنب مین اوسکا منہ مین لگانا فائدہ دیتا ہے

ف عود ہندی کو عربی مین قسط کہتے ہین اور ہندی مین اگر یہ ایک نہایت مفید دوا ہے بحر الجواہر مین ہے کہ وہ تیسرے درجہ مین گرم اور خشک ہے زخم کو خشک کر دیتا ہے جہڑنے سے اور سر درد ون کو اوسکا ضماد فائدہ دیتا ہے اور ضعف معدہ اور جگر کو مفید ہے نووی نے کہا جن لوگون نے ذات الجنب مین قسط دینے سے انکار کیا ہے اون کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہین کہ بلغمی ذات الجنب مین قسط مفید ہے اور یہ بہی کہتے ہین کہ قسط مدر ہے حیض کا اور بول کا اور دور کرتا ہے زہر کے اثر کو اور بڑہاتا ہے شہوت کو اور کرم کو قتل کرتا ہے اور کدو دانہ کا بہی قاتل ہے جب شہد مین ملا کر استعمال کیا جاوے اور جہائین کو دور کر دیتا ہے اور سوا اوس کے بہت سے فائدے ہین انتہے مختصراً **عَنْ** اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِيْ بَايَعْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِيْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُوْنُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَهْ تَغْرُنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِيْ بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَاَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ ابْنَهَا

ذالک بالی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بماء فنضحہ علی ثوبہ ولم یغسلہ غسلا ترجمہ ام قیس بنت محصن سے روایت ہے وہ
مہاجرات پہلی عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور
عکاشہ کی بہن تھیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لیکر جس نے اناج نہیں
کھایا تھا اور عذرہ کی بیماری سے انہوں نے اوسکا حلق دبایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تالو دبانے اور چڑھانے سے (اونگلی یا لکڑی سے
یا کپڑے سے چڑھا کے) تم عود ہندی یعنے کست کو لازم کرو اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے
ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے عبید اللہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اسی
بچے نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اپنے
کپڑے پر چھڑک دیا اور اسکو دھویا نہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء
الا السام والسام الموت والحبۃ السوداء الشونیز ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا
موت کے اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا یہی ٹھیک
ہے اور بعضے کہتے ہیں رائی مراد ہے اور بعضوں نے کہا بطم مراد ہے کلونجی کی تعریف
اطبا نے بھی بہت کی ہے اور بیشک وہ تمام بیماریوں میں جو بادی اور بلغمی ہوں اکسیر کا
حکم رکھتی ہے اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتی ہے - نووی نے کہا اس حدیث میں تمام بیماریوں
سے مراد سردی کی بیماریاں ہیں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عقیل وفی حدیث سفیان ویونس الحبۃ
السوداء ولم یقل الشونیز **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من داء الا فی الحبۃ السوداء منہ شفاء الا السام ترجمہ
دونوں روایتوں کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
کانت اذا مات المیت من اہلہا فاجتمع لذلک النساء ثم تفرقن الا اہلہا و

خاصتہا امرت ببرمۃ من تلبینۃ فطبخت ثم صنع ثرید فصبت التلبینۃ علیہا
ثم قالت کلن منہا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ
لفؤاد المریض تذہب ببعض الحزن ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
روایت ہی جب اون کے گہر مین کوئی مرجاتا تو عورتین جمع ہوتین پہر چلی جاتین صرف اون کے گہر والے
اور خاص لوگ رہ جاتے اوسوقت وہ حکم کرتین ایک ہانڈی کا تلبینہ کے (تلبینہ حریرہ ہی جو بہوسی یا آٹے
کا کبہی اوسمین شہد بہی ملاتے ہین) پہر وہ پکتا اوس کے بعد ثرید طیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور
تلبینہ کو اوسپر ڈالدیتین پہر وہ کہتین عورتون سے کہاؤ اوسکو کیونکہ مین نے سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے تلبینہ بیمار کے دل کو خوش کرتا ہے اور اوسکے پینے سے کچہ رنج
گہٹ جاتا ہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاءہ فقال انی سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا
فقال لہ ثلاث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم
یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن
اخیک فسقاہ فبرأ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بہائی کو دست آرہے ہین آپنے فرمایا اوسکو شہد پلادے
اوس نے پلادیا پہر آیا اور کہنے لگا شہد پلانے سے اور دست زیادہ ہوگئے آپ نے پہر یہی فرمایا
کہ شہد پلادے چوتہی بار وہ آیا اور کہنے لگا مین نے شہد پلایا پر دست زیادہ ہوگئے آپنے
فرمایا اللہ تعالی سچا ہے اور تیرے بہائی کا پیٹ جہوٹا ہے پہر اوس نے شہد پلایا وہ اچہا ہوگیا
ف شہد مین بالخاصیت شفا ہی خود قرآن مجید مین اوسکو شفاء للناس کہا ہے اور شہد
اگرچہ مسہل ہے مگر جب اسہال مادی ہو تو اوسکا علاج اسہال ہی اور وہ شہد سے حاصل ہوتا ہے
اسیواسطے شہد پلانے سے دست بڑہتے گئے آخر جب مادہ سب نکل گیا تو دست موقوف
ہوگئے یہ علاج بالکل طب کے مطابق ہے اور جس ملحد نے اسپر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور
بے شعور ہے اور ہمنے جو طب کا مسئلہ اس مقام پر بیان کیا وہ اسلیے نہین کہ حدیث کی تصدیق

ہوجاتا ہے مسئلہ کی تصدیق حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طبیب حدیث کو جھوٹا کہیں تو ہم طبیبوں کو
جھوٹا اور کافر کہیں گے پھر اگر وہ مشاہدہ سے اپنا دعوی ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے
اور اسکا مطلب صحیح بیان کریں گے (نووی مع زیادہ) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِیْ عَرِبَ بَطْنُہٗ
فَقَالَ لَہٗ اسْقِہٖ عَسَلًا بِسِتَّتِیْ بِحَدِیْثِ شُعْبَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

بَابٌ

الطَّاعُوْنِ وَالطِّیَرَۃِ وَالْکِہَانَۃِ طاعون اور بد فالی اور کہانت کا بیان **عَنْ** عَامِرِ بْنِ
سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَہٗ یَسْاَلُ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ
اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ
وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ وَقَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا یُخْرِجُکُمْ اِلَّا فِرَارًا مِّنْہُ **ترجمہ**
عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے اون کے باپ نے اسامہ بن زید سے پوچھا تم نے کیا سنا
ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے باب میں اسامہ نے کہا آپ نے فرمایا کہ طاعون ایک
عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا اگلی امت پر بھیجا گیا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون ہے تو وہاں
مت جاؤ اور جب تمہاری ہی بستی میں طاعون نمود ہو تو مت نکلو بھاگ کر اوس کے ڈر سے ✣
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کہنی یا بغل یا ہاتھ یا اونگلیوں
یا اور کہیں بدن میں نمود ہوتا ہے اور اوس کے ساتھ ورم اور درد اور سوزش اور خفقان اور
قے لازم ہے خلیل نے کہا وبا ہی طاعون کو کہتے ہیں اور وبا ہر ایک عام مرض ہے اور صحیح یہ
ہے کہ وبا وہ مرض ہے جو کسی ایک ملک میں بکثرت نمود ہو اور دوسرے ملکوں میں نہ ہو تو ہر
طاعون وبا ہے اور ہر وبا طاعون نہیں ہے اور وہ وبا جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے
عنہ کے زمانہ مبارک میں شام میں نمود ہوئی تھی وہ طاعون تھی جسکو طاعون عمواس کہتے ہیں
اور اسکا بیان اپنے مقام پر کتاب میں گذرا اب طاعون اگلی امتوں پر عذاب تھا لیکن وہ مسلمانوں
کے لیے رحمت اور شہادت ہے صحیحین میں ہے کہ جو طاعون سے مرے وہ شہید ہے اور ایک

حدیث مین ہے جو کہ طاعون مین صبر کرے اور اپنے شہر سے نہ بہاگے اللہ کی تقدیر پر بہروسا کر کے
اوس کو شہید کا ثواب ہی اور طاعون کے ڈر سے بہاگنا منع ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ ایسا
ہے جیسے کوئی کافرون کے مقابلہ سے بہاگے اور بعض لوگون نے طاعون سے بہاگنا اور جہان
طاعون ہو وہان جانا دونون درست رکہا ہے اور یہی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے کہ وہ شرمندہ ہوے سرغ سے لوٹ آنے پر اور ابو موسی اشعری اور مسروق اور اسود بن
ہلال سے منقول ہی کہ وہ طاعون سی بہاگے اور عمرو بن عاص نے کہا اس عذاب سی بہاگو پہاڑون کی گہاٹیون
اور چوٹیون پر معاذ نے کہا یہ تو شہادت ہی اور رحمت ہی اور اُن لوگون نے حدیث کی تاویل کی ہے کہ
ممانعت مصلحت سی ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجہین کہ آنے والا آنے کیوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والا
بہاگنے کیوجہ سے بچ گیا اور وہ ایسی ہے جیسے ممانعت شگون لینے کی اور جذامی کے پاس جانے
کی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا طاعون فتنہ ہے مقیم کے لیے اور بہاگنے والے کے
لیے مقیم کے لیے تو اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین نہ بہاگا اسوجہ سے ہلاک ہوا اور بہاگنے والے
کے لیے اسوجہ سے کہ وہ کہیگا مین بہاگا اسوجہ سے بچا اور صحیح مذہب یہی ہے کہ طاعون
کے ملک مین جانا اور وہان سے بہاگنا دونو منع ہین اور حدیث مین یہ امر صراحت موجود ہے
البتہ کسی اور کام یا ضرورت کی لیے جانا اور نکلنا درست ہے (نووی) **مترجم** کہتا ہے
طاعون یا وبا سے بہاگنا دلیل ہے ضعف نفس اور سفاہت کی اس لیے کہ سبب موت کچہ طاعون
مین منحصر نہین ہے بلکہ موت کے اسباب اسقدر بیشمار ہین کہ انسان اون سے بچ نہین سکتا
اور موت تو انسان کی ماہیت مین داخل ہی کیونکہ حکما نے انسان کی تعریف یہ کی ہے حیوان ناطق
مائت پہر جو چیز ہماری ماہیت مین داخل ہی اُس سے بہاگنا ہماری کتنی بڑی بے وقوفی ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے قُل لَن يَنفَعَكُمُ الْفِرَارُ إِن فَرَرْتُم مِّنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذًا لَّا تُمَتَّعُونَ إِلَّا قَلِيلًا
کہدو اے محمد موت یا قتل سے بہاگنا کچہ فائدہ نہ دیگا اگر بالفرض بچے بہی تو چند روز اور جیین گے
پہر آخر مرنا ہے عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ اگر ہزار سال تک بہی دنیا مین رہین پہر بہی دنیا سے سیری
نہ ہوگی اور موت اسیطرح ناگوار رہے گی اس لیے اس خیال کی جڑ پہلے ہی سے کاٹ دینا ضرور ہے
اور موت کے لیے طیار رہنا عین عقل اور شعور ہے **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

جالسين يتحدثان فقالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنحو حديثهم **عن**
ابراهيم بن سعد بن مالك عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم بنحو
حديثهم **ترجمه** ان روایتوں کا وہی جو اوپر گذرا **عن** عبد الله بن عباس
رضي الله تعالى عنهما ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه خرج الى الشام حتى
اذا كان بسرغ لقيه اهل الاجناد ابو عبيدة بن الجراح واصحابه رضي الله تعالى
عنهم فاخبروه ان الوباء وقع بالشام قال ابن عباس فقال عمر ادع لي المهاجرين
الاولين فدعوتهم فاستشارهم واخبرهم ان الوباء وقع بالشام فاختلفوا فقال
بعضهم قد خرجت لامر ولا نرى ان ترجع عنه وقال بعضهم معك بقية الناس و
اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نرى ان تقدمهم على هذا الوباء
قال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي الانصار فدعوتهم له فاستشارهم فسلكوا سبيل
المهاجرين واختلفوا كاختلافهم فقال ارتفعوا عني ثم قال ادع لي من كان ههنا
من مشيخة قريش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم يختلف عليه رجلان فقالوا
نرى ان ترجع بالناس ولا تقدمهم على هذا الوباء قال فنادى عمر رضي الله تعالى
عنه في الناس اني مصبح على ظهر فاصبحوا عليه فقال ابو عبيدة بن الجراح رضي
الله تعالى عنه افرارا من قدر الله فقال عمر رضي الله تعالى عنه لو غيرك قالها
يا ابا عبيدة وكان عمر يكره خلافه نعم نفر من قدر الله الى قدر الله ارايت
لو كانت لك ابل فهبطت واديا له عدوتان احدهما خصبة والاخرى جدبة
اليس ان رعيت الخصبة رعيتها بقدر الله وان رعيت الجدبة رعيتها بقدر
الله تعالى فجاء عبد الرحمن بن عوف رضي الله تعالى عنه وكان متغيبا في بعض
حاجته فقال ان عندي من هذا علما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا
فرارا منه قال فحمد الله عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه ثم انصرف +

ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ شام

کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے (سرغ ایک قریہ ہے کنارہ حجاز پر متصل شام کے) اون سے ملاقات
کی اجناد کے لوگون نے (اجناد مراد شام کے پانچ شہر ہین فلسطین اور اردن اور دمشق اور حمص اور
قنسرین) ابوعبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتہیون نے اور اون سے بیان کیا کہ شام کے
ملک مین وبا موجود ہوئی ہے حضرت عمر نے کہا میرے سامنے بلاؤ مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ
وہ لوگ ہین جنہون نے دونو قبلہ کیطرف نماز پڑہی) ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا مین نے انکو
بلایا حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اون سے مشورہ لیا اور اون سے بیان کیا کہ شام کے ملک مین وبا
پہیلی ہے اونہون نے اختلاف کیا بعضون نے کہا آپ ایک کام کے لیے نکلے ہین اور ہم مناسب
نہین سمجہتے کہ آپ لوٹ جاوین اور بعضون نے کہا تمہارے ساتہ وہ لوگ ہین جو اگلون مین باقی رہ
گئے ہین اور اصحاب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم مناسب نہین سمجہتے اونکا وبائی ملک
مین لیجانا حضرت عمر نے کہا اچہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا انصار کے لوگون کو بلاؤ مین نے انکو بلایا
انہون نے مشورہ لیا اون سے انصار بہی مہاجرین کی چال چلے اور اونہی کیطرح اختلاف کیا حضرت
عمر نے کہا اب تم لوگ جاؤ پہر کہا اب قریش کے بوڑہون کو بلاؤ جو فتح مکہ سے پہلے دیا فتح کے ساتہ
ہی) مسلمان ہوئے مین نے انکو بلایا اون مین سے دو نے بہی اختلاف نہین کیا اور سب نے یہی کہا
ہم مناسب سمجہتے ہین کہ آپ لوگون کو لیکر لوٹ جایے اور وبا کے سامنے انکو نہ کیجیے آخر حضرت عمر
نے منادی کروادی لوگون مین مین صبح کو اونٹ پر سوار ہونگا (اور مدینہ لوٹونگا) یہ سنکر صبح
لوگ بہی سوار ہوے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بہاگتے ہو حضرت عمر نے کہا
کاش یہ بات اور کوئی کہتا (یا اگر اور کوئی کہتا تو مین اوسکو سزا دیتا) اور حضرت عمر برا جانتے
تہے انکا خلاف کرنے کو ہان ہم بہاگتے ہین اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کیطرف کیا اگر تمہارے
پاس اونٹ ہون اور تم ایک وادی مین جاؤ جس کے دو کنارے ہون ایک کنارہ سرسبز اور شاداب
ہو اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹون کو سرسبز اور شاداب کنارے مین
چراؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرایا اور جو خشک اور خراب مین چراؤ تب بہی اللہ کی تقدیر سے چرایا
(مطلب حضرت کا یہ ہے کہ جیسے اس چرواہے پر کوئی الزام نہین ہے بلکہ اسکا فعل قابل تعریف
کے ہے کہ جانورون کو آرام دیا ایسا ہی مین بہی اپنی رعیت کا چرانے والا ہون تو جو بلک

اچھا معلوم ہوتا ہے اور ہرے جاتا ہوں اور یہ کام تقدیر الٰہی کے خلاف نہیں ہے بلکہ عین تقدیر الٰہی ہے) **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ بلا سے حتی المقدور پرہیز کرنا اور حتیاط رکھنا توکل اور تسلیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب بلا آجاوے اسوقت صبر اور سکوت اور دعا لازم ہے یہ نہ کہے کہ مین نے فلان کام کیا یا نہیں کیا اوسکی وجہ سے یہ بلا ہوئی **ف** اتنے مین عبد الرحمٰن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے اونہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سنو کسی ملک مین وبا ہے تو وہان مت جاؤ اور جب تمہارے ملک مین وبا پھیلے تو بھاگو بھی نہیں یہ سنکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ کا شکر کیا (انکی رائے حدیث کے موافق قرار پانے پر) اور لوٹے

عَنْ مَعْمَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَيْضًا اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّهُ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحَلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ سے کہا کیا تو بھلا سمجھتا ہے اگر وہ خشک اور خراب قطعہ مین چراوے اور اچھا کنارہ چھوڑ دیوے تو تو اوسپر الزام دیگا ابو عبیدہ نے کہا بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو پھر چلو پھر وہ چلے یہانتک کہ مدینہ پہونچے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ جگہ ہے یا یہ منزل ہی اگر خدا چاہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ عَنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے

روایت ہی حضرت عمر شام کیطرف نکلے جب سرغ مین پہونچے انکو خبر آئی شام مین وبا پہیلنے کی عبدالرحمن بن عوف نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سُنو کسی ملک مین وبا پہیلی ہے تو وہان مت جاؤ اور جب کسی ملک مین وبا پہیلے اور تم وہین ہو تو مت نکلو وہان سے بہاگ کر یہ سنکر حضرت عمر سرغ سے لوٹ آئے ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگون کے ساتہہ لوٹے عبدالرحمن بن عوف کی حدیث سنکر

باب لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُولَ وَلَا یُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ بیماری کا لگ جانا اور بدشگونی اور ہامہ اور صفر اور نوء اور غول یہ سب لغو ہین اور بیمار کو تندرست کو پاس نہ رکہین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَیَجِیْءُ الْبَعِیْرُ الْاَجْرَبُ فَیَدْخُلُ فِیْهَا فَیُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ

ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہین اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہین تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ اونٹون کا کیا حال ہے ریت مین ایسے صاف ہوتے ہین جیسے ہرن پہر ایک خارشتی اونٹ آتا ہے اور اُن مین جاتا ہے اور سب کو خارشتی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پہر پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا

ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا دوسری روایت مین یہ ہے کہ بیمار اونٹون کو تندرست کے پاس نہ لیجاویں ان دونون حدیثون مین جمع یون کیا ہے کہ بیماری لگنے کو جس حدیث مین نفی کیا ہے اُس سے مراد نفی ہے اوس اعتقاد کی جو جاہلیت والون کا تہا کہ بیماری خود بخود لگ جاتی ہے بغیر فعل الٰہی کے اور جس مین بیمار کو تندرست کے ساتہہ رکہنے سے منع کیا ہے اوس مین احتیاط اور پرہیز کا طریقہ بتلایا ہے کہ جس فعل مین اکثر ضرر ہوتا ہو گو ضرر بحکم الٰہی ہوتا ہے اوسکو نہ کرنا چاہیے اور بعضون نے کہا دوسری حدیث منسوخ ہے لا عدوی کی حدیث سے اور یہ غلط ہو اور صفر سے مراد یہ ہے کہ مشرک جو محرم کی حرمت کو صفر تک موخر کرتے تہے یعنے نسی یہ غلط ہے یا صفر کو ایک پیٹ کا کیڑا سمجہتے تہے اور دونون اعتقاد غلط ہین یا صفر کو منحوس جانتے ہونگے

جیسے اب بھی جاہل اور بے وقوف صفر کو تیرہ تیزی کہتے ہیں اور صفر میں کوئی خوشی کا کام نہیں
کرتے اور ہامہ سے مراد الو ہے اور اس کو عرب کے لوگ منحوس جانتے تھے یا یوں سمجھتے تھے کہ مردے
کی روح ہامہ پرندہ کی شکل بن جاتی ہے انتہے مختصراً اور زیادہ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس میں
یہ زیادہ ہے کہ بدشگونی بھی کوئی چیز نہیں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ
یُوْنُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ اُخْتِ
نَمِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا
هَامَةَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ
كَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُهُمَا كِلْتَیْهِمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
صَمَتَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهٖ لَا عَدْوٰی وَاَقَامَ
عَلٰی اَنْ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِیْثِ حَدِیْثًا اٰخَرَ
قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی فَاَبٰی
اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا یُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ
فَمَا رَاٰهُ الْحَارِثُ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی غَضِبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِیَّةِ
فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِیْ مَاذَا قُلْتُ قَالَ لَا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ
قُلْتُ اَبَیْتُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَلَعَمْرِیْ لَقَدْ كَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ
الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَ ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی اور ابو سلمہ یہ حدیث بہی بیان کرتے تہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
فرمایا نہ لایا جاوی بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے پاس ف لفظی ترجمہ یہہ ہے نہ لاوی بیمار اونٹ والا اپنے بیمار اونٹ
کو تندرست اونٹ والے کے پاس یعنے تندرست اونٹون کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکہا گیا ف
ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہ ان دونو حدیثون کو رسول اسد صلعم سے روایت کرتے تہے پہر بعد اوسکے اونہون نے یہ حدیث
کہ بیماری نہین لگتی اسکا چہوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ درست
اونٹ پر تو حارث بن ابی ذباب نے جو ابو ہریرہ کے چچا زاد بہائی تہے اون سے کہا اے ابو ہریرہ ہم سنا
کرتے تہے تم اس حدیث کے ساتہہ دوسری الحدیث بہی بیان کرتے تہے اب تم اوسکو نہین بیان کرتے وہ
یہ حدیث ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری نہین لگتی ابو ہریرہ نے انکار کیا اور کہا میں
اس حدیث کو نہین پہچانتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ لایا جاوے بیمار اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر
حارث نے اون سے جہگڑا کیا اس ہین ابو ہریرہ غصے ہوگئے انہون نے حبش کی زبان ہین کچہ کہا پہر حارث سے
پوچہا تم سمجہے مین نے کیا کہا حارث نے کہا نہین ابو ہریرہ نے کہا مین نے یہی کہا کہ مین انکار کرتا ہون اس
حدیث سے بیان کرنیکا ابو سلمہ نے کہا میری عمر کی قسم ابو ہریرہ ہم سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تہے کہ رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہین پہر معلوم نہین ابو ہریرہ اس حدیث کو بہول گئے یا ایک
حدیث سے دوسری حدیث کو انہون نے منسوخ سمجہا ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا حدیث کا راوی اگر حدیث
کو بہول جاوے تو اوس کی صحت مین خلل نہین ہوتا بلکہ اوس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوا ابو ہریرہ کے
سائب بن یزید اور جابر بن عبد اسد اور انس بن مالک اور ابن عمر نے روایت کیا ہے کہ بیماری لگنا کوئی
چیز نہین پہر اوس کے ثبوت مین کیا شک ہے انتہی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ
یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی وَیُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِکَ لَا یُوْرِدُ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ بِمِثْلِ
حَدِیْثِ یُوْنُسَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ نَحْوَہٗ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَالَ لَا عَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اسد صلعم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ ہامہ ہے نہ نوء نہ صفر ف نوء کہتے ہین ستارے کے طلوع
اور غروب کو عرب گمان کرتے تہے کہ مینہ اسی سے برستا ہے جیسے ہند کے لوگ نچہتر سے بارش سمجہتے ہین اور بعضون
نے کہا نوء سے چاند کی منزل مراد ہے غرض یہہ ہے کہ شرع نے اس اعتقاد کو باطل کردیا مینہ برسنا اسد کی مرضی اور حکم

سے بیماروں کو اسمیں دخل نہیں اور اسکا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَۃَ وَلَا غُوْلَ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری لگتی ہے نہ شگون کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے **ف** جیسے عوام کہتے ہیں کہ جنگل میں
شیطان ہوتے ہیں انکو غول کہتے ہیں رات کو چراغوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ بتلا دیتے ہیں مار ڈالتے ہیں یہ
سب غلط ہے غول و ول کچھ نہیں نرا وہم ہی وہم ہے اور جنگل میں جو بعضے وقت رات کو روشنی نظر آتی ہے وہ زمین
کا ایک مادہ ہے خود بخود مشتعل ہوتا ہے اور بدن میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اسلیے قبرستان میں اس قسم کی
روشنی اکثر رات کو دکھلائی دیتی ہے اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ غرض ابطال ہے
اوس خیال کا جو عرب سمجھتے تھے کہ غول مختلف صورتیں بناتا ہے اور بہکاتا ہے اور لا غول سے یہ غرض ہے کہ وہ کسی
کو بہکا نہیں سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غیلون کا زور ہو تو اذان دو اور ابو ایوب کی روایت میں ہے کہ میری
کھجور کو غول آکر کھا لیتا اس سے یہ نکلتا ہے کہ غول کا وجود ہے واللہ اعلم (نووی سے زیادہ) **عن** جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم لَا عَدْوٰی وَلَا غُوْلَ وَلَا صَفَرَ **ترجمہ** جابر رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیماری کا لگنا کچھ نہیں اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے **عن** اَبِی الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلعم یَقُوْلُ لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَیْرِ یَذْکُرُ
اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَھُمْ قَوْلَہٗ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِیْلَ لِجَابِرٍ کَیْفَ قَالَ کَانَ یُقَالُ دَوَابُّ
الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ یُفَسِّرِ الْغُوْلَ قَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ ھٰذِہِ الْغُوْلُ الَّتِیْ تَغُوْلُ **ترجمہ** ابو الزبیر سے روایت ہے انہوں نے
سنا جابر سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بیماری کا لگنا کچھ نہیں صفر کچھ نہیں غول
کچھ نہیں ابن جریج نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے جابر نے ولا صفر کی تفسیر کی ابو الزبیر نے کہا صفر پیٹ کو
کہتے ہیں جابر سے کہا گیا کیونکر انہوں نے کہا لوگ کہتے تھے صفر پیٹ کے کیڑے ہیں اور غول کی تفسیر بیان نہیں کی
ابو الزبیر نے کہا غول وہی جو ہلاک کرتا ہے (مسافر کو) **باب** الطِّیَرَۃِ وَالْفَالِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْہِ الشُّؤْمُ بدفالی
اور نیک فال کا بیان اور کن چیزوں میں نحوست ہوتی ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طِیَرَۃَ وَخَیْرُھَا الْفَالُ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْکَلِمَۃُ الصَّالِحَۃُ
یَسْمَعُھَا اَحَدُکُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدفالی کوئی چیز نہیں
(یعنی شگون لینا) اور بہتر فال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فال کیا ہے آپ نے فرمایا نیک بات جو کوئی تم

میں سے سنی عن الزھری بھذا الاسناد مثلہ وفی حدیث عقیل عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم یقل سمعت وفی حدیث شعیب قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما قال معمر
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن انس ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی
الفال الکلمۃ الحسنۃ الکلمۃ الطیبۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری
لگنا اور بدشگونی کوئی چیز نہیں اور مجھے پسند ہے فال یعنی نیک کلمہ اچھا کلمہ عن انس بن مالک عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ ویعجبنی الفال قیل وما الفال قال الکلمۃ
الطیبۃ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں فال بد کچھ نہیں البتہ نیک فال مجھے پسند ہے عن ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ھامۃ ولا طیرۃ واحب الفال الصالح ترجمہ
وہی جو اوپر گذرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہامہ کوئی چیز نہیں ف شگون بدفالی طیرہ بری باتوں میں
بولتے ہیں اور اچھی بات میں فال کہتے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنے یہ اعتقاد رکھنا کہ اس
سے نفع یا ضرر ہوگا اور اوسکی تاثیر پر یقین کرنا فال نیک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بیمار ہو اور وہ ان
سالم کی آواز آوے تو امید ہوتی ہے کہ وہ بیمار اچھا ہو جاویگا یا کوئی کام ہو اور واجد کا لفظ سنے یا لڑائی
پر جاتا ہو اور فتح خان کوئی شخص ملے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الشؤم فی الدار والمرأۃ والفرس ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں عن عبد اللہ بن عمر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ وانما الشؤم فی ثلاثۃ المرأۃ و
الفرس والدار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیماری لگنا اور
شگون لینا کوئی چیز نہیں البتہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں
عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الشؤم بمثل حدیث مالک لا یذکر
احد منہم فی حدیث ابن عمر العدوی والطیرۃ غیر یونس بن یزید ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان یک من الشؤم شیء حق ففی الفرس

وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شگون بد کسی چیز میں ہووے تو گھوڑی اور عورت اور گھر میں ہوگا **عَنْ** شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ **ترجمہ** سہل بن سعد سے بھی ایسا ہی مروی ہے **عَنْ** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ نحوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی **ف** نووی نے کہا علما نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں امام مالک اور ایک طائفہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنی ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ سبب کر دیتا ہے ہلاکت کا اسیطرح کسی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی نحوست ان تین چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ اگر نحوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی اور خطابی اور بہت علما نے کہا کہ یہ بطور استثنا کے ہے یعنی شگون لینا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اوس میں رہنا پسند نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت مکروہ جانے یا گھوڑے یا خادم کو برا سمجھے تو اسکو نکال ڈالے بیع اور طلاق سے اور بعضوں نے کہا گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور ہمسائے خراب ہوں اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بانجھ ہو زبان دراز ہو گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ اوس پر جہاد نہ کیا جاوے غلام کی نحوست یہ ہے کہ بد خلق نالایق ہو انتہی مختصرا

بَابُ تَحْرِيْمِ الْكَهَانَةِ وَاِتْيَانِ الْكُهَّانِ کہانت کی حرمت اور کاہنوں کے پاس جانیکی حرمت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهٗ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهٖ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کاہنوں کے پاس مت جاؤ میں نے کہا ہم برا شگون لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گذرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی کہانت تین قسم کی تھی ایک یہ کہ جن شیطان

سے محبت ہوتی اور وہ اسکو آیندہ باتین آسمان کی خبرین اوڑا کر بتا دیتا اور یہ قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے موقوف ہوگئی دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبرین جو دور دراز ہوتی ہین اور پوشیدہ ہوتی ہین بتا دیوے اور اس قسم کا اب بھی ہونا بعید از قیاس نہین لیکن معتزلہ اور بعض اہل کلام نے ان دونون قسمون کی نفی کی ہے اور اسکو محال قرار دیا ہے تیسرے نجوم کے زور سے آیندہ کی بات بتانا جیسے پنڈت اور شاستری ہند مین بھی تبلاتے ہین اور یہ قوت اللہ تعالے بعض لوگون مین پیدا کرتا ہے لیکن اکثر انکی خبرین جھوٹ ہوتی ہین اسی قسم مین ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اوسکو عراف کہتے ہین عراف اسباب اور علامات سے آیندہ واقعہ کو پہچان لیتا ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے ان سب قسمون کو کہانت کہتے ہین اور شرع نے ان سب کو جھوٹا کہا اور سب کے پاس جانے سے اور انکی بات پر یقین کرنے سے منع کیا ہے (نووی) **عَنِ** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِيْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ الطِّيَرَةِ وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ فَذَاكَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا اس مین اتنا زیادہ ہے کہ مین نے کہا بعضے لوگ لکیرین کھینچتے ہین آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی لکیرین کرتے تھے پھر اگر کوئی اوسیطرح لکیرین کرے تو خیر **ف** اسکی بات ایک آدھ سچ ہو جاویگی لیکن یہ اتفاقی ہے اب اوس پیغمبر کیطرح لکیرین کرنا کسیکو معلوم نہین اسوجہ سے آیندہ کی بات بھی دریافت نہین ہو سکتی بعضون نے کہا یہ پیغمبر حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور رمل کا علم انہی سے نکلا ہے رمل کہتے ہین ریت کو وہ ریت مین لکیرین کھینچتے مترجم نے رمالون کا امتحان لیا ہے اور انکی باتین سب غلط پائین اوسکی وجہ یہی ہے کہ رمل کا علم جو پیغمبر کو تھا وہ باقی نرہا۔ افسوس ہے کہ اس زمانے مین مسلمان نجوم اور رمل اور جفر اور ایسے ہی ڈھکوسلون پر اعتقاد رکھتے ہین اور قرآن اور حدیث پر التفات نہین کرتے حقتعالی کی بڑی نعمت اور عنایت عقل اور شرع سے اندر لوگ کے ہوتے ہوئے ہمکو نجوم اور رمل وغیرہ کی کچھ حاجت نہین ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوْا يُحَدِّثُوْنَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهٗ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ

يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ يَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بعضی باتیں جو نجومی کہتے ہیں اور وہ سچ نکلتے ہیں آپ نے فرمایا
یہ سچ بات جن اسکو اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے اور سو جھوٹ اسمیں بڑھا دیتا ہے
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ
قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ ترجمہ ام المومنین عائشہ سے روایت
ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ لغو ہیں کچھ اعتبار کے لائق
نہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بعضی بات انکی سچ نکلتی ہے آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن
اوڑا لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈالدیتا ہے جیسے مرغ مرغ کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور دوسرا
مرغ اسکی آواز کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح جن کی بات اسکا دوست سمجھہ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اسمیں
اپنی طرف سے اور سو جھوٹ سے بھی زیادہ ملاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ
بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ
جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهَا لَا يُرْمَى بِهَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا
قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ
أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبَرُ
هَذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا
بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس

سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیدا ہوا ہے یا مرا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر اون کی آواز سنکر اون کے پاس والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہانتک کہ تسبیح کی نوبت دنیا کے آسمان والوں تک پہونچتی ہے پھر جو لوگ عرش اوٹھانے والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ اون سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا تمہارے مالک نے وہ بیان کرتے ہیں اسیطرح آسمان والے ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہانتک کہ وہ خبر اس دنیا کے آسمان والوں تک آتی ہے اون سے وہ خبر جن اوڑا لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں فرشتے جب اون جنوں کو دیکھتے ہیں تو ان تاروں سے مارتے ہیں (تو یہ تارے اون کے کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو سچ ہے لیکن وہ جھوٹ ملاتے ہیں اوس میں اور زیادہ کرتے ہیں

عن عبد اللہ بن عباس قال اخبرنی رجال من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الانصار وفی حدیث الاوزاعی ولکن یقرفون فیہ ویزیدون وفی حدیث یونس ولکنہم یرقون فیہ ویزیدون وزاد فی حدیث یونس وقال اللہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وفی حدیث معقل کما قال الاوزاعی ولکنہم یقرفون فیہ ویزیدون

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

عن صفیۃ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلعم قال من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم تقبل لہ صلوۃ اربعین لیلۃ

ترجمہ صفیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے سنا وہ کہتی تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تفسیر اوپر گذری) اوس سے کوئی بات پوچھے تو اوسکی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی

ف معاذ اللہ کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اوسکی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو جاویگا ہمارے زمانے میں بعضے بیوقوف جاہل ایسے نکلے ہیں جو شرع کی پکی پکی باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن

نجومی اور شدت پر اعتقاد رکہتے ہیں خدا کی بہتکا انکی عقل پر **باب** اجتناب المجذوم ونحوہ جذامی کو پرہیز کرنیکا بیان

عن عمرو بن الشرید عن ابیہ قال کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فارسل الیہ النبی صلعم انا قد بایعناک فارجع

ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک جذامی شخص تہا رسول اللہ صلعم نے
اسکو کہلا بھیجا تو لوٹ جا ہم تجہ سے بیعت کر چکے **ف** اور جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جذامی کے ساتہ
کہایا اور فرمایا کہا اللہ پر بہروسا ہے اور حضرت عمر نے جذامی کے ساتہہ کہانا جائز رکہا اور اکثر نزدیک جذامی کی پرہیز
کرنیکی حدیث منسوخ ہے اور صحیح یہ ہے کہ منسوخ نہیں ہے اور پرہیز کی حدیث استحباب پر محمول ہے اور کہانا جواز پر اور بعض
علما کے نزدیک اگر خاوند جذامی ہو تو عورت کو اختیار ہے فسخ نکاح کا اسیطرح جذامی روکا جاوے گا مسجد میں آنیسے اور
لوگوں کے ساتہ ملنے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جاویگا (نووی مختصرا)

کتاب قتل الحیات وغیرہا

سانپوں کے مارنیکا بیان **عن** عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلعم بقتل ذی الطفیتین فانہ یلتمس البصر ویصیب الحبل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلعم نے دو دہاری والے سانپ کے مارڈالنیکا کیونکہ
وہ آنکہہ کو پہوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گرا دیتا ہے **عن** ہشام بہذا الاسناد وقال الابتر وذو الطفیتین

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذرا اسمیں دم بریدہ سانپ کا بہی ذکر ہے **عن** ابن عمر عن النبی صلعم قال اقتلوا الحیات
وذا الطفیتین والابتر فانہما یستسقطان الحبل ویلتمسان البصر قال فکان ابن عمر یقتل کل حیۃ وجدہا فابصرہ
ابو لبابۃ بن عبد المنذر او زید بن الخطاب وہو یطارد حیۃ فقال انہ قد نہی عن ذوات البیوت **ترجمہ**
عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپوں کو اور دو دہاری والے سانپ کو اور
دم بریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گرا دیتے ہیں اور آنکہہ کی بصارت کہو دیتے ہیں راوی نے کہا ابن عمر جس سانپ کو دیکہتے
اسکو مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ بن عبد المنذر یا زید بن خطاب نے انکو دیکہا ایک سانپ کا پیچہا کرتے ہوئے تو کہا منع
کیا گیا ہے مارنا گہر کے سانپوں کا **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بقتل الکلاب
یقول اقتلوا الحیات والکلاب واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویستسقطان الحبالی
قال الزہری ونری ذلک من سمیہما واللہ اعلم قال سالم قال عبداللہ بن عمر فلبثت لا اترک حیۃ
اراہا الا قتلتہا فبینا انا اطارد حیۃ یوما من ذوات البیوت مر بی زید بن الخطاب رضی اللہ عنہ
وابو لبابۃ وانا اطاردہا فقال مہلا یا عبد اللہ فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر بقتلہن قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد نہی عن ذوات البیوت

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی مین نے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتون کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے مار ڈالو سانپون کو اور کتون کو اور مار ڈالو دو دہاری والے سانپ کو اور دم کٹے کو کیونکہ یہ دونون بینائی کھو دیتے ہین اور پیٹ والیون کا پیٹ گرا دیتے ہین۔ زہری نے کہا شاید اون کے زہر مین یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبداللہ بن عمر نے کہا مین تو جو سانپ دیکھتا اوسکو فوراً مار ڈالتا ایک بار مین گھر کے سانپون مین سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زید بن خطاب یا ابولبابہ میرے سامنے سے گذرے اور مین اُسکا پیچھا کر رہا تھا انھون نے کہا ٹھہرا ے عبداللہ مین نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپون کے مارنے کا حکم دیا ہے اونھون نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے ۔

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَاٰنِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَا اِنَّهٗ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَفِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهٗ بَابًا فِيْ دَارِهٖ يَسْتَقْرِبُ بِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْتَمِسُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَقَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِيْ فِي الْبُيُوْتِ ترجمہ نافع سے روایت ہی ابولبابہ نے ابن عمر سے کہا ایک دروازہ کھولنے کے لیے اون کے گھر مین تا کہ مسجد سے نزدیک ہو جاوین اتنے مین لڑکون نے سانپ کی ایک کیچلی پائی عبداللہ نے کہا سانپ کو ڈھونڈھو اور مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مت مارو کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اون سانپون کے مارنے سے جو گھر مین ہون عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ لُبَابَةَ ابْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ فَاَمْسَكَ ترجمہ نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی عبداللہ بن عمر سب سانپون کو مار ڈالتے یہانتک کہ ابولبابہ بن عبدالمنذر نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے اوسدن سے عبداللہ

بن عمر نے موقوف کردیا عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ

ترجمہ نافع نے سنا ابولبابہ سے وہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپون کے مارنے سے عَنْ أَبِي لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ ترجمہ

ابولبابہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو گھرون میں رہتے ہین عَنْ نَافِعٍ أَنَّ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ جَالِسٌ مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ إِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ أَبُو لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَأُمِرَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ أَوْلَادَ النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری کا گھر قبا مین تھا وہ مدینہ چلے آئے ایک بار عبداللہ بن عمر اون کے ساتھ بیٹھے تھے ایک روشندان کھول رہے تھے ایک ہی ایکبار ایک سانپ نظر آیا گھر کے بڑی عمر والے سانپون مین سے لوگون نے اسکو مارنا چاہا ابولبابہ نے کہا اون کے مارنے سے ممانعت ہے یعنے گھر کے سانپون کے اور حکم کیا آپ نے دم بریدہ اور دو لکیرون والے کے مارنے کا اور کہا گیا ہے کہ یہ دونون قسم کے سانپ بینائی کھودیتے ہین اور عورتون کے پیٹ گرادیتے ہین عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَأَى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ إِلَّا الْأَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ ترجمہ نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن اپنے گرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہان سانپ کی کینچلی دیکھی تو لوگون سے کہا اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسکو مار ڈالو ابولبابہ نے کہا مین نے سنا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے منع کیا اون سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر
دم بریدہ اور جسپر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں بینائی اوچک لیتے ہیں (جب نظر ملاتے ہیں) اور عورتوں
کا پیٹ گرا دیتے ہیں (ڈر کے مارے عورت کا پیٹ گر پڑتا ہے اوسکی نظر میں یہ تاثیر ہے) عَنْ
نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ
عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْصُدُ حَيَّةً نَحْوَ
حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ۔ ترجمہ نافع سے روایت ہے ابو لبابہ عبداللہ بن عمر کے پاس گذرے
وہ حضرت عمر کے مکان کے پاس جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک
ف نووی علیہ الرحمۃ نے کہا مدینہ منورہ کے سانپوں کو بغیر اطلاع دیے ہوئے اور ڈرائے
ہوئے جیسا آگے آویگا مارنا درست نہیں اور سوا مدینہ کے اور سب جگہ جنگل میں ہو یا گھروں
میں سانپ کا مار ڈالنا مستحب ہے اور ڈرانے کی حاجت نہیں اور مدینہ کے استثنا کی یہ وجہ ہے کہ جنوں
کا ایک مسلمان گروہ وہاں سانپوں کی شکل پر رہتا تھا اور ایک طائفہ علما کا یہ قول ہے کہ گھروں
کے سانپوں کو اور شہر میں بغیر ڈرائے اور جتائے نہ مارنا چاہیے البتہ اور جگہ مار ڈالنا چاہیے
بغیر ڈرائے اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی مار ڈالنا چاہیے اور بعض علما نے کہا کہ گھر کے
سانپوں میں بھی دو دھاری والے اور دم بریدہ کو بغیر ڈرائے مار ڈالنا چاہیے اور ڈرانے
کی ترکیب یہ ہے کہ سانپ سے یوں کہے میں تجھکو قسم دیتا ہوں اوس عہد کی جو حضرت سلیمان
علیہ الصلاۃ والسلام نے لیا تھا کہ ہمکو ایذا مت دینا اور آیندہ مت نکلنا۔ پھر اگر وہ نکلے تو اوسکو
مار ڈالے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيْهِ رَطْبَةً
اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوْهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا ۔ ترجمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اوس وقت آپ پر سورہ
والمرسلات عرفا اتری تھی ہم آپ کے منہ مبارک سے تازی تازی یہ سورت سن رہے تھے
اتنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اوسکو ہم لپکے اوسکے مارنے کو وہ

نکلکر چلدیا آپ نے فرمایا اسد تعالے نے اسکو بچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا تمکو بچایا اوس کے شر سے عن
الاعمش بھذا الاسناد بمثلہ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر محرما بقتل حیۃ بمنی ترجمہ عبد اسد بن مسعود
سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک سانپ
کے مارنے کا منا مین عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال بینما نحن مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غار بمثل حدیث جریر وابی معاویۃ ترجمہ وہی جو اوپر
گذرا عن ابی السائب مولی ہشام بن زہرۃ انہ دخل علی ابی سعید الخدری رضی
اللہ تعالی عنہ فی بیتہ قال فوجدتہ یصلی فجلست انتظرہ حتی یقضی صلاتہ
فسمعت تحریکا فی عراجین فی ناحیۃ البیت فالتفت فاذا حیۃ فوثبت لاقتلها
فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی بیت فی الدار فقال اتری هذا البیت
فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا حدیث عہد بعرس قال فخرجنا مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بانصاف النہار فیرجع الی اہلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل
سلاحہ ثم رجع فاذا امراتہ بین البابین قائمۃ فاهوی الیها بالرمح لیطعنها بہ واصابتہ غیرۃ
فقالت لہ اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی
فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاهوی الیها بالرمح فانتظمها
بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ فما یدری ایهما کان اسرع
موتا الحیۃ ام الفتی قال فجئنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرنا ذلک لہ
وقلنا ادع اللہ یحییہ لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان بالمدینۃ جنا
قد اسلموا فاذا رایتم منهم شیئا فاذنوہ ثلاثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ
فانما هو شیطان ترجمہ ابو السائب سے روایت ہے جو غلام تھا ہشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید
خدری رضی اسد تعالی عنہ کے پاس ابو السائب نے کہا مین نے انکو نماز پڑھتا پایا تو مین بیٹھ گیا

منتظر تہا نماز پڑہ چکنے کا اتنے مین کچہ حرکت کی آواز آئی اون لکڑیون مین جو گہر کے کونے مین رکہین تہین ہم
مین نے اودہر دیکہا تو ایک سانپ تہا مین دوڑا اوس کے مارنے کو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹہہ جا مین
بیٹہہ گیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کوٹہری مجہے بتائی اور پوچہا یہ کوٹہری دیکہتے ہو مین نے
کہا ہان انہون نے کہا اسمین ایک جوان رہتا تہا ہم لوگون مین سے جس کی نئی شادی ہوئی تہی ہم
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے خندق کیطرف وہ جوان دوپہرون کو آپ سے اجازت مانگتا
اور گہر آیا کرتا ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا ہتیار لیکر جا کیونکہ مجہے ڈر ہے بنی قریظہ کا
(جنہون نے دغابازی کی تہی اور موقع دیکہکر مشرکون کیطرف ہو گئے تہے) اوس شخص نے اپنے
ہتیار لے لیے جب اپنے گہر پر پہونچا تو اوس نے اپنی جورو کو دیکہا دونون پٹون کے بیچمین دروازہ پر
کہڑی ہوئی ہے اوس نے اپنا نیزہ اوٹہایا اوس کے مارنے کو غیرت سے عورت نے کہا اپنا نیزہ سنبہال
اور اندر جاکر دیکہہ تو معلوم ہوگا مین کیون نکلی ہون وہ جوان اندر گیا دیکہا تو ایک بڑا سانپ کنڈلی
مارے ہوئے بچہونے پر بیٹہا ہے جوان نے اوسپر نیزہ اوٹہایا اور اوسی نیزہ مین کونچ لیا پہر نکالا
اور نیزہ گہر مین گاڑا وہ سانپ اوسپر لوٹا بعد اوس کے ہم نہین جانتے سانپ پہلے مرا یا جوان پہلے
مرا پہر ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے سارا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ اللہ سے دعا کیجیے اللہ تعالی اوس جوان کو پہر جلادیوے آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتہی کے
لیے بخشش کی پہر فرمایا مدینہ مین جن رہتے ہین جو مسلمان ہوگئے ہین پہر اگر تم سانپون کو دیکہو تو
تین دن تک انکو خبردار کردو اوسیطرح جیسے اوپر گذرا) اگر تین دن کے بعد بہی نکلا مین انکو مار ڈالو
وہ شیطان ہین یعنے کافر جن ہین یا شریر سانپ ہین) عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا
عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهِ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ
وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِ
ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّهُ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اس مین یہ ہے کہ تخت کے تلے مین نے حرکت کی آواز پائی اور فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں رہنے والے سانپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن
تک یوں کو تنگ کرو یعنی یوں کہو کہ اگر پھر نکلو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی۔ اگر وہ پھر نکلے تو خیر نہیں
تو اسکو مار ڈالو وہ کافر جن ہے۔ اس روایت میں یہ زیادہ ہے جاؤ اپنے صاحب کو دفن کرو۔ عن
ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعتہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان بالمدینۃ نفرا من الجن قد اسلموا فمن رای شیئا من ھذہ العوامر فلیؤذنہ
ثلاثا فان بدا لہ بعد فلیقتلہ فانہ شیطان ترجمہ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں کئی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے
ہیں پھر جو کوئی ان عمر والے سانپوں میں سے کسی سانپ کو دیکھے تو اسکو تین بار جتا دیوے اگر وہ
اسکے بعد نکلے تو اسکو مار ڈالے وہ شیطان ہے

باب استحباب قتل الوزغ گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

عن ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امرھا
بقتل الاوزاغ ترجمہ ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا گرگٹوں
کے مارنے کا عن ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا انھا استامرت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی قتل الوزغان فامر بقتلھا وام شریک احدی نساء بنی عامر بن
لؤی اتفق لفظ حدیث ابن ابی خلف وعبد بن حمید وحدیث ابن وھب قریب منہ
ترجمہ ام شریک نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گرگٹوں کے مارنے کی آپ نے حکم
دیا انکو مارنیکا۔ اور ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی عن سعد
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وسماہ فویسقا ترجمہ
سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اسکا نام فویسق
رکھا (یعنی چھوٹا فاسق) عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال للوزغ الفویسق زاد حرملۃ قالت ولم اسمعہ امر بقتلہ ترجمہ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ
کو فویسق کہا حرملہ نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اسکو مار ڈالنے کا عن
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل

وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْأُولَى فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی اور جو دوسری بار مین مارے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار مین مار ڈالے اوسکو اتنا اتنا ثواب ہی لیکن دوسری بار سے کم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ إِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو وہی جو اوپر گذری اسمین اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار مین مار ڈالے اوسکو سو نیکیان لکھی جاوینگی اور دوسری بار مین اوس سے کم اور تیسری بار مین اوس سے کم عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ہی مار مین جو گرگٹ کو مار ڈالے تو اوسکی لیے ستر نیکیان لکھی جاوینگی ف نووی نے کہا گرگٹ جسکو وزغ اور سام ابرص بھی کہتے ہین اوس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ موذی ہے اور ایک روایت مین سو نیکیون کا ذکر ہے دوسری مین ستر کا تو ان مین تعارض نہین ہے کس لیے کہ غرض حصر نہین ہے یا یون ہو کہ پہلے ستر نیکیون کا حکم ہو پھر اللہ تعالی نے بڑھا دیا یا یون کہو کہ بعضون کو ستر کا ثواب ہوتا ہے بعضون کو سو کا باعتبار حسن نیت اور اخلاص مراتب کے بخاری کی روایت مین ہے کہ جب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا تھا تو سب جانور آگ بجھاتے تھے لیکن گرگٹ آگ پھونک پھونک بھڑکاتا تھا اسواسطے اس بدذات کے مارنے مین ثواب ہوا

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ چیونٹی کے مارنے کی ممانعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون
کا سارا گھر جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے اونپر وحی بھیجی چیونٹی کے کاٹنے مین تم نے ایک امت کو ہلاک
کر دیا جو اللہ تعالی کی پاکی بولتی تھی **ف** پھر اگر اللہ تعالی کسی امت کے شرک اور کفر کیوجہ سے
انکو تباہ کرے اور اون کی ذیل مین دو چار اچھے بھی تباہ ہو جاوین تو کیا بعید ہے **نووی** علیہ
الرحمۃ نے کہا ہمارے مذہب مین چیونٹی کا قتل جائز نہین ہے اور اس مین ایک حدیث ہے ابن عباس
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چیونٹی اور شہد کی مکھی اور ہدہد اور لٹورے کو مارنے
سے روایت کیا اسکو ابوداود نے باسناد صحیح بخاری اور مسلم کی شرط پر **عن** ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت
شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجہازہ فاخرج من تحتہا ثم امر بہا فاحرقت فاوحی
اللہ الیہ فہلا نملۃ واحدۃ **ترجمہ** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر پیغمبرون مین سے ایک درخت کے تلے اوترے
انکو ایک چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم دیا چیونٹیون کا چھتہ نکالا گیا پھر اونہون نے حکم دیا وہ
جلا دیا گیا تب اللہ تعالی نے انکو وحی بھیجی ایک چیونٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوتی اور ون
کا کیا قصور تھا) **عن** ہمام بن منبہ قال ھذا ما حدثنا ابوھریرۃ رضی اللہ
تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر احادیث منہا وقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل نبی من الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام تحت شجرۃ
فلدغتہ نملۃ فامر بجہازہ فاخرج من تحتہا و امر بہا فاحرقت فاوحی اللہ الیہ
فہلا نملۃ واحدۃ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا

باب تحریم قتل الہرۃ

بلی کے مارنے کی ممانعت **عن** عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال عذبت امراۃ فی ھرۃ سجنتہا حتی ماتت فدخلت فیہا
النار لا ھی اطعمتہا وسقتہا اذ حبستہا ولا ھی ارسلتہا تاکل من خشاش الارض
ترجمہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اوس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہانتک کہ وہ مرگئی پھر اوسی بلی

کی وجہ سے وہ جہنم مین گئی قاضی عیاض نے کہا شاید وہ کافر ہوگی اور اس قصور سے سزا اوسکی اور
بڑہ گئی نووی علیہ الرحمۃ نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تہی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم مین گئی
اور یہ گناہ صغیرہ نہین ہے بلکہ اوس کے اصرار سے کبیرہ ہوگیا اور حدیث مین یہ نہین ہے کہ وہ
ہمیشہ جہنم مین رہے گی اوس نے بلی کو نہ کہانا دیا نہ پانی جب اوسکو قید مین رکہا نہ اسکو چہوڑا
کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ترجمہ دونون روایتون کا وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِیْ هِرَّةٍ لَمْ
تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جسکو اوسنے کہانا دیا
نہ پانی نہ اسکو چہوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہاتی عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ
حَشَرَاتِ الْاَرْضِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ترجمہ وہی
جو گذر چکا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **باب** فَضْلِ سَقْیِ الْبَهَائِمِ وَاِطْعَامِهَا جانورونکو
پلانے اور کہلانے کی فضیلت عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَمْشِیْ بِطَرِیْقٍ اشْتَدَّ عَلَیْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا
فَنَزَلَ فِیْهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ یَلْهَثُ یَاْكُلُ الثَّرٰی مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ
الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِیْ كَانَ بَلَغَ مِنِّیْ فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ
خُفَّهٗ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهٗ بِفِیْهِ حَتّٰی رَقِیَ فَسَقَی الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ وَاِنَّ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِیْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص راہ
مین جارہا تہا اوسکو بہت پیاس لگی ایک کنوان ملا وہ اوس مین اترا اور پانی پیا پہر نکلا تو ایک
کتے کو دیکہا اپنی زبان نکالے ہوئے ہانپتا ہے پیاس کی وجہ سے اور گیلی مٹی کہا رہا ہے وہ شخص

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو
کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تسموا العنب الکرم فان الکرم المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم الکرم
فان الکرم قلب المؤمن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کوئی تم میں کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے عن ہمام بن منبہ
قال هذا ما حدثنا ابو هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر احادیث منها
وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یقولن احدکم للعنب الکرم انما الکرم الرجل
المسلم ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کرم تو مسلمان آدمی ہے عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا الکرم ولکن قولوا الحبلة یعنی العنب
ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کہو کرم بلکہ حبلہ کہو
(یعنی انگور کو) عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عنب یا حبلہ کہو (انگور کو) باب
حکم اطلاق لفظة العبد والامة والمولی والسید عبد یا امۃ یا مولی یا سید اور انکے
کے بولنے کا بیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم اماء اللہ
ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتای وفتاتی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلام کو یوں نہ کہے میرا عبد یعنی
میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امۃ یعنی میری بندی تم سب لوگ خدا کے بندے ہو اور

تمہاری عورتین خدا کی بندیان ہین لیکن یون کہنا چاہیے میرا غلام میری لونڈی میرا جوان مرد
میری جوان عورت ف دوسری روایت مین ہے غلام بھی یون نہ کہے میرا رب بلکہ یون
کہے میرا سید - نووی نے کہا ان احادیث سے دو باتین مقصود ہین ایک تو غلام کو ممانعت اپنے
آقا کو رب کہنے سے کیونکہ رب کے معنے مالک اور وہ اللہ ہی اور حدیث مین جو آیا ہے کہ لونڈی اپنے
رب کو جنے گی اسکا جواب دو طرح سے دیا ہے ایک تو یہ کہ رب کہنا جائز ہے اور ممانعت تنزیہی ہے
نہ تحریمی دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی اکثر کہنے سے اور عادت کر لینے سے ہے نہ شاذ نادر کہنے سے
قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے اور سید کو کہنے سے ممانعت نہین ہے کیونکہ سید کا لفظ
اللہ سے خاص نہین ہے بلکہ بعضون نے سید کا اطلاق اللہ تعالی پر مکروہ رکھا ہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا امام حسن کو یہ بیٹا میرا سید ہی اور فرمایا اٹھو اپنے سید کے لیے یعنے سعد بن معاذ کو
واسطے اسی طرح مولے کے کہنے سے کیونکہ مولے کے سولہ معنے ہین دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید
اپنی باندی اور غلام کو عبد اور امۃ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا ہی کی ہے اور اس لفظ مین
ایسی تعظیم ہے جو حقتعالی سے خاص ہے انتہے مختصرا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد النبی یا عبد حسن یا
عبد محمد یا بندہ حسن یا بندہ علی ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنیوالے کی نیت عبد سے عبودیت
حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنے ہون اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور
کافر ہے اور غلام اور غلام حسن غلام حسین غلام علی یہ نام رکھنا اگرچہ درست ہین پر سنت کے
موافق نہین اور ان نامون مین ایکطرح کا کذب بھی ہے کس لیے کہ غلامی جو رقیت کی مرادف ہے
وہ پائی نہین جاتی البتہ غلام کے مجازی معنے خادم اور خدمت گذار کے بن سکتے ہین بس بہتر یہ
ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن اور عبد الرحیم جن مین اللہ تعالی کی عبودیت نکلے یہ نام رکھے یا
پیغمبرون کے نام رکھے جیسے موسے عیسی ابراہیم صالح لوط ہود وغیرہ عن ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم
عبدی فکلکم عبید اللہ ولکن لیقل فتای ولا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی
ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کوئی تم مین سے یون نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب اللہ تعالے کے بندے ہو البتہ یون کہے میرا

جاہلیت کے زمانے کا شعر ہو اور برا یہ ہو کہ بہت شعر پڑھا کرے یا بہت شعر یاد کرے لیکن قلیل
میں کوئی قباحت نہیں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ و
سلم قال اشعر کلمۃ تکلمت بھا العرب کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہو
لبید کا یہ کلام ہے (لبید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) الا کل شیء ما خلا اللہ باطل اسکا
ترجمہ اردو میں یہ ہے ماسوا حق کے ہر ایک شی لغو ہے عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصدق کلمۃ قالھا شاعر کلمۃ
لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت ان یسلم ترجمہ
ابو ہریرہ سے وہی روایت جو گذری اس میں یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچ کلام لبید کا ہے اور ابو
الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا کیونکہ اوس کے عقائد اچھے تھے گو وہ اسلام سے محروم
رہا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اصدق بیت قالہ الشاعر الا کل شیء ما خلا اللہ باطل وکاد ابن ابی الصلت
ان یسلم ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اصدق بیت قالتہ الشعراء الا کل شیء ما خلا اللہ
باطل ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اصدق کلمۃ قالھا شاعر کلمۃ لبید
الا کل شیء ما خلا اللہ باطل ما زاد علی ذلک ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن
ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی
جوف الرجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا قال ابو بکر الا ان حفصا لم یقل
یریہ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اگر کسی مرد کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اوس کے پھیپھڑے تک پہونچے یہ اوس کے
حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے عن سعد رضی اللہ تعالی عنہ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یمتلی جوف احدکم قیحا یریہ خیر من

اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے بہی ایسی ہی روایت ہے **ف** نووی نے
کہا اس حدیث کے معنے یہ ہین کہ انسان شعر گوئی یا شعر خوانی مین ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور
تلاوت قرآن اور حدیث کی فرصت نہ پاوے اور اگر قرآن حدیث کے ساتھہ تہوڑی سی شعریت بہی یاد
ہون تو کچہ قباحت نہین اسلیے کہ اُسکا پیٹ شعر سے نہین بہرا بعض علماء نے مطلقًا شعر کو مکروہ
رکہا ہے اگرچہ اس مین فحش نہ ہو وہ کہتے ہین شعر بہی ایک کلام ہے عمدہ اوسکا عمدہ ہے اور برا برا
ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعرین سنی ہین اور پڑہوائی ہین اور حسان بن ثابت کو حکم
دیا آپ نے مشرکون کی ہجو مین شعرین کہنے کا اور آپکے اصحاب نے آپکے سامنے سفر وغیرہ مین شعرین
پڑہی ہین اور خلفا اور صحابہ اور فضلاے سلف نے شعرین پڑہی ہین اور کسی نے انکار نہین کیا
البتہ برے شعر پر انکار کیا ہے اور جس شاعر کو آپنے شیطان کہا وہ اوس کے کفر کیوجہ سے ہوگا یا وہ
رات دن شعر مین مصروف ہوگا یا اوسکی شعرین بری ہونگی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نَسِیْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ
شَاعِرٌ یُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ
لَاَنْ یَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** ابو سعید خدری سے
روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤن ہے ۷۸ میل پر مدینہ سے) مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ جا رہے تہے اتنے مین ایک شاعر سامنے آیا جو شعرین پڑہ رہا تہا آپنے فرمایا اس شیطان
کو پکڑو اگر تم مین سے کسیکا پیٹ پیپ سے بہرے تو بہتر ہے کہ شعر سے بہرے **باب**
تَحْرِیْمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِیْرِ چوسر کہیلنا حرام ہے **عَنْ** بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّعِبَ بِالنَّرْدَشِیْرِ فَکَاَنَّمَا صَبَغَ یَدَہٗ فِیْ لَحْمِ
خِنْزِیْرٍ وَّدَمِہٖ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوسر
کہیلا اوس نے گویا اپنا ہاتہہ سور کے گوشت اور سور کے خون سے رنگا **ف** معاذ اللہ
چوسر کی حرمت تو صاف اس حدیث سے نکلتی ہے اور امام شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے
کہ چوسر کہیلنا حرام ہے اور ابو اسحاق مروزی کا یہ قول ہے کہ وہ مکروہ ہے اور حرام نہین ہے اور
شطرنج ہمارے مذہب مین مکروہ ہے حرام نہین ہے اور یہی منقول ہے ایک جماعت تابعین

۱۲ اور اگر شعر ہجو وغیرہ کا ہو تو ... مباح ہے ... فحش ہو

اور امام مالک اور امام احمد کے نزدیک حرام ہے امام مالک نے کہا وہ بدتر ہے چوسر سے اور غافل کر دیتی ہے عبادت سے اور قیاس کیا اونہوں نے اسکو چوسر پر اور ہمارے اصحاب اس قیاس کو نہیں مانتے اور کہتے ہیں وہ چوسر سے کم ہے **مترجم** کہتا ہے اگر شطرنج حرام نہ ہو مکروہ بھی ہو جب بھی اوس صورت میں جب شطرنج کی وجہ سے اور نیک کاموں میں خلل نہ پڑے اور نماز میں دیر نہ ہو ورنہ بالاتفاق حرام ہوگی۔ ان کھیلوں میں نہ دین کا فائدہ ہے نہ دنیا کا محض لغو اور وقت کا ضائع کرنا ہے وقت کی سی قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں اسکو اچھے اور مفید کاموں میں صرف کرے۔

كتاب الرؤيا

کتاب خواب کے بیان میں

عن اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ **ترجمہ** ابوسلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخار کی سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا یہانتک کہ میں ابوقتادہ سے ملا اون سے بیان کیا اُنہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے اور برا خواب شیطان کیطرف سے پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (جیسے تھوکتے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اوس کے شر سے پھر وہ خواب اوسکو ضرر نکرے گا **عن** اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيْثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرَى الرُّؤْيَا اُعْرَى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لَا اُزَمَّلُ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن** الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا اُعْرَى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ حِيْنَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عن**

ابی قتادہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان
فاذا رأی احدکم شیئا یکرھہ فلینفث عن یسارہ ثلاث مرات ولیتعوذ من شرھا
فانھا لن تضرہ فقال ان کنت لاری الرؤیا اثقل علی من جبل فما ھو الا ان سمعت بھذا
الحدیث فما اُبالیھا **ترجمہ** وہی جو گذرا ابو سلمہ نے کہا میں بعضا خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ
سے بھی زیادہ مجھ پر بھاری ہوتا جب میں نے یہ حدیث سنی مجھکو کچھ پرواہ نہ رہی **عن** یحیی
بن سعید بھذا الاسناد وفی حدیث الثقفی قال ابو سلمۃ فان کنت لاری الرؤیا
ولیس فی حدیث اللیث وابن نمیر قول ابی سلمۃ الی آخر الحدیث وزاد ابن رمح
فی روایۃ ھذا الحدیث ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** وہی جو گذرا
ایک روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ تین بار تھوتھو کرے اور اسکی پناہ مانگے پھر اس کروٹ
سے پھر جاوے **عن** ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الرؤیا
الصالحۃ من اللہ والرؤیا السوء من الشیطان فمن رأی رؤیا فکرہ منھا شیئا
فلینفث عن یسارہ ولیتعوذ باللہ من الشیطان لا تضرہ ولا یخبر بھا احدا فان رأی
رؤیا حسنۃ فلیبشر ولا یخبر الا من یحب **ترجمہ** ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے اور برا شیطان کیطرف سے پھر جو کوئی خواب دیکھے
اور اسکو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھوتھو کرے اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
کہے اب وہ خواب اسکو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک
خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو **ف** تاکہ عمدہ تعبیر
دیوے دشمن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعبیر دیگا اور احتمال ہے کہ ویسا ہی واقع
ہو یا بیکار رنج ہو **عن** ابی سلمۃ قال ان کنت لاری الرؤیا تمرضنی قال فلقیت ابا قتادۃ
فقال وانا کنت لاری الرؤیا فتمرضنی حتی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الرؤیا الصالحۃ من اللہ فاذا رأی احدکم ما یحب فلا یحدث بھا الا من یحب
واذا رأی ما یکرہ فلیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیتعوذ باللہ من شر الشیطان وشرھا ولا
یحدث بھا احدا فانھا لن تضرہ **ترجمہ** حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت

ہر مین بعضا خواب ایسا دیکھتا کہ بیمار ہوجاتا اوس کے ڈر سے پہر مین ابو قتادہ سے ملا اونہون نے
کہا میرا بہی یہی حال تہا یہانتک کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے اچہا
خواب اللہ تعالی کیطرف سے ہے سو جب کوئی تم مین سے اچہا خواب دیکہے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست
سے اور جب برا خواب دیکہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور
کسی سے بیان نکرے تو اسکو نقصان نہ ہوگا **عن** جابر رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرھھا فلیبصق عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ
باللہ من الشیطان ثلاثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ **ترجمہ** جابر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے ایسا خواب دیکہے جسکو برا
سمجہے تو بائین طرف تین بار تہوکے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر
لیٹا ہو اوس سے پہر جاوے **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المسلم تکذب واصدقکم
رؤیا اصدقکم حدیثا ورؤیا المسلم جزء من خمسۃ واربعین جزءا من النبوۃ والرؤیا
ثلاث فرؤیا الصالحۃ بشری من اللہ ورؤیا تحزین من الشیطان ورؤیا مما یحدث
المرء نفسہ فان رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث بہا الناس قال واحب
القید واکرہ الغل والقید ثبات فی الدین فلا ادری ھو فی الحدیث ام قالہ ابن
سیرین **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب زمانہ یکسان ہو یعنے دن رات برابر ہون یا جب قیامت قریب آجاوے گی تو مسلمان
کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور تم مین سب سے سچا خواب اوسکا ہوگا جو سب سے سچا ہے باتون مین اور مسلمان
کا خواب نبوت کی پنتالیس حصون مین سے ایک حصہ ہے اور خواب تین طرح کا ہے ایک تو نیک خواب
جو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسرے رنج کا خواب جو شیطان کیطرف سے تیسرے وہ خواب جو
اپنے دلکا خیال ہو پہر جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکہے تو کہڑا ہو اور نماز پڑہے اور لوگون
سے بیان نکرے اور مین خواب مین بیڑیان پڑی دیکہنا اچہا سمجہتا ہون اور گلہ مین طوق برا سمجہتا
ہون۔ ایوب نے کہا مین نہین جانتا یہ کلام حدیث مین داخل ہے یا ابن سیرین کا کلام ہے ✦

ف امام نووی علیہ الرحمۃ نے کہا بعض روایتوں میں چھیالیس حصوں کا ذکر ہے بعض میں ستر
کا بعض میں چھیالیس کا بعض میں چالیس کا بعض میں انچاس کا بعض میں پچاس کا بعض میں چھبیس
کا بعض میں چوالیس کا اور شاید یہ اختلاف خواب دیکھنے والے کی حالت پر ہے اگر وہ مومن ہے تو
اسکا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہو اور فاسق کا ستر حصوں میں سے ایک حصہ
ہے اور بعضوں نے کہا مشکل خواب ستر کا ایک حصہ ہے اور صاف چھیالیس کا خطابی نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تئیس برس تک وحی آتی رہی اور نبوت سے پہلے چھ مہینے تک خواب میں
وحی آتی تو خواب چھیالیس حصوں میں کا ایک حصہ ہوا اور بیڑی کا خواب میں دیکھنا اس لیے بہتر
ہے کہ اوس کی تعبیر گناہوں سے بچنا اور شرع کے پابند رہنا ہے اور طوق جہنمیوں کی صفت
ہے انتہے مختصراً عَنْ أَيُّوبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ
وہی جو گذرا اس میں یہ ہے کہ ابوہریرہ نے کہا مجکو بیڑی دیکھنا پسند ہو اور طوق کو مکروہ جانتا
ہوں اور بیڑی کی تعبیر دین میں مضبوط ہونا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ وہی جو گذرا مگر یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ
قَوْلَهُ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتٍّ وَأَرْبَعِينَ
جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ وہی جو اوپر گذرا کچھ کمی بیشی ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا
مِنَ النُّبُوَّةِ ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن
کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ترجمہ انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
رؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ ترجمہ وہی جو گذرا عن ابی
ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا المسلم یراھا او تری لہ وفی
حدیث ابن مسھر الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ ترجمہ
ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب
وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ابن مسہر کی روایت میں نیک خواب ہے۔ ایک حصہ
ہے نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا الرجل الصالح جزء من ستۃ واربعین
جزءا من النبوۃ ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے عن
یحیی بن ابی کثیر بھذا الاسناد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثل حدیث عبد اللہ بن یحیی بن ابی کثیر عن ابیہ
ترجمہ وہی جو اوپر گذرا عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزءا من النبوۃ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک
خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا
یتمثل بی ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا مقرر اس نے مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہیں
بن سکتا ف ابن باقلانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسکا خواب صحیح ہے لغو خیال نہیں
نہ شیطان کے اغوا سے ہے اور کبھی دیکھنے والا آپ کو آپ کے حلیہ کے سوا اور شکل پر دیکھتا ہے جیسے
آپ کی ڈاڑھی کو سفید دیکھے اور کبھی دو شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانوں میں دیکھتے
ہیں مازری نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اسپر نہیں ہے کہ آپ کا

جسم مبارک فنا ہوگیا حالانکہ احادیث سے اوسکی بقا نکلتی ہے قاضی نے کہا حدیث محمول ہو اسحالت پر
جب آپکو مطابق آپکے حلیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہو اور صحیح یہ ہے کہ ہر صورت میں وہ
خواب صحیح ہے اور شیطان کی یہ مجال نہیں کہ آپکی صورت پر بنے اس لیے کہ اگر یہ طاقت
ہوتی تو شیطان آپ کی صورت بنکر جھوٹ کہدیتا اور حق اور باطل میں اشتباہ ہوجاتا۔ قاضی
نے کہا اللہ تعالی کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَّاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ
فِی الْیَقَظَۃِ اَوْ لَکَاَنَّمَا رَاٰنِیْ فِی الْیَقَظَۃِ لَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ وَقَالَ فَقَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قَالَ
اَبُوْ قَتَادَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ **ترجمہ**
ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھکو
خواب میں دیکھے وہ قریب مجکو جاگتے میں دیکھیگا **ف** مراد وہ لوگ ہین جو آپ کے زمانے میں
تھے یعنے جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں مجکو خواب میں دیکھا وہ ہجرت سے مشرف ہوگا
اور مجھسے ملیگا یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں مجھکو دیکھیگا اور اپنی خواب کو سچا جانیگا اس لیے کہ آخرت
میں آپ کو سب مسلمان دیکھینگے۔ یا مراد یہ ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اوروں
کو نہ ہوگا مجھے دیکھیگا **ف** یا جو خواب میں مجھے دیکھے اوسنے گویا بیداری میں مجھکو
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا ابوسلمہ نے کہا ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے مجھے دیکھا اوس نے سچ دیکھا **عن** ابْنِ اَخِی الزُّھْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ فَذَکَرَ
الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا بِاِسْنَادَیْھِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا
عن جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ
اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَّتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ وَقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا یُخْبِرْ اَحَدًا
بِتَلَعُّبِ الشَّیْطَانِ بِہٖ فِی الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجکو خواب میں دیکھا اوس نے بیشک مجھکو دیکھا اس لیے
کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو کسی سے
بیان نہ کرے شیطان خواب میں اوس سے کھیلتا ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِيْ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھکو خواب مین دیکھا اوس نے بیشک دیکھا کیونکہ شیطان کا یہ کام نہین کہ میرے صورت بنے **عن** جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِيْ قُطِعَ فَاَنَا اَتْبَعُهٗ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا مین نے خواب مین دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور مین اوس کے پیچھے جا رہا ہون آپنے اسکو جھڑکا اور فرمایا جو شیطان تجھہ سے کھیل کرتا ہے خواب مین مت بیان کر کسی سے **ف** نووی علیہ الرحمۃ نے کہا آپکو وحی سے یا اور کسی قرینہ سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ یہ خواب لغو اور خیال اور بیہودہ ہے ورنہ تعبیر سر کٹنے کی یون کہتے ہین کہ اوسکی حکومت یا دولت مین خلل آوے گا البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو آزاد ہوگا بیمار دیکھے تو شفا ہوگی قرضدار دیکھے تو قرض ادا ہوگا جس نے حج نہ کیا ہو وہ حج کرے گا مغموم دیکھے تو خوشی ہوگی خوف زدہ دیکھے تو بیخوف ہوگا واللہ اعلم **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِيْ ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلٰى اَثَرِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِيْ مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لَا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهٖ فِيْ مَنَامِهٖ **ترجمہ** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے خواب مین دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈہلکتا جا رہا ہے مین اوس کے پیچھے دوڑ رہا ہون آپ نے فرمایا مت بیان کر لوگون سے جو شیطان تجھ سے کہیلتا ہے خواب مین جابر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اوس کے بعد آپ فرماتے تھے خطبہ مین کوئی تم مین سے بیان نہ کرے جو شیطان اوس سے کھیلے خواب مین **عن** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقال یا رسول اللہ رایت فی المنام کان راسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ
وسلم وقال اذا لعب الشیطان باحدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس وفی روایۃ
ابی بکر اذا لعب باحدکم ولم یذکر الشیطان ترجمہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے
خواب مین دیکھا جیسے میرا سر کٹ گیا ہے یہ سنکر آپ ہنسے اور فرمایا جب تم مین کسی کے ساتھ
شیطان کھیل کرے خواب مین تو کسی سے ذکر نہ کرے عن ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اری اللیلۃ فی
المنام ظلۃ تنطف السمن والعسل فاری الناس یتکففون منہا بایدیہم فالمستکثر و
المستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض فاراک اخذت بہ فعلوت ثم
اخذ بہ رجل من بعدک فعلا ثم اخذ بہ رجل اخر فعلا ثم اخذ بہ رجل فانقطع
بہ ثم وصل لہ فعلا قال ابو بکر یا رسول اللہ بابی انت واللہ لتدعنی فلاعبرنہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبرہا قال ابو بکر اما الظلۃ فظلۃ الاسلام
واما الذی ینطف من السمن والعسل فالقران حلاوتہ ولینہ واما ما یتکفف الناس
من ذلک فالمستکثر من القران والمستقل واما السبب الواصل من السماء الی الارض
فالحق الذی انت علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ بہ ثم یاخذ بہ رجل من بعدک
فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل اخر فینقطع بہ ثم
یوصل لہ فیعلو بہ فاخبرنی یا رسول اللہ بابی انت وامی اصبت ام اخطات قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت بعضا واخطات بعضا قال فواللہ یا رسول
اللہ لتحدثنی ما الذی اخطات قال لا تقسم ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی
عنہ سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ
مین نے رات کو خواب مین دیکھا ایک ابر کے ٹکڑے سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے لوگ
اسکو اپنی لپون سے لیتے ہین کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم اور مین نے دیکھا آسمان سے زمین
تک ایک رسی لٹکی آپ اسکو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اسکو تھاما

وہ بہی اوپر چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما وہ بہی چڑہ گیا پہر اور ایک شخص نے تہاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی پہر جڑ گئی اور وہ بہی اوپر چلا گیا۔ یہ سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ آپ پر قربان ہو مجہے اسکی تعبیر کہتے دیجیے آپ نے فرمایا اچہا کہہ۔ ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور گہی اور شہد سے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد ہے اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہین وہ بہی بعضون کو بہت قرآن یاد ہے بعضون کو کم اور رسی جو آسمان سے زمین تک لٹکی وہ دین حق ہے جسپر آپ ہین پہر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلا لیگا آپکے بعد ایک اور شخص اسکو تہامیگا (آپ کا خلیفہ) وہ بہی اوسیطرح چڑہ جاویگا پہر اور ایک شخص تہامیگا اوسکا بہی یہی حال ہوگا پہر ایک شخص تہامیگا تو کچہ خلل پڑیگا لیکن آخر وہ خلل مٹ جاویگا اور وہ بہی چڑہ جاویگا اب مجہ سے بیان کیجیے یا رسول اللہ مین نے ٹہیک تعبیر کہی یا غلط آپ نے فرمایا کچہ تو نے ٹہیک کہا کچہ غلط کہا ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ خدا کی قسم آپ بیان کیجیے مین نے کیا غلطی کی آپنے فرمایا قسم مت کہا ف اور غلطی بیان نہین کی کس لیے کہ اللہ تعالی کا حکم نہ ہوا ہوگا۔ علما نے کہا کہ ابوبکر نے تعبیر مین غلطی نہین کی بلکہ اونکی غلطی یہی تہی کہ جلدی کی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعبیر نہین کہنے دی اگر آپ فرماتے تو خوب ہوتا اور یہ قول صحیح نہین ہے کس لیے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کو خود آپ نے اجازت دی اس صورت مین تعبیر کی غلطی یہ ہوگی کہ گہی اور شہد سے انہون نے قرآن کی حلاوت اور نرمی مراد رکہی حالانکہ شہد سے مراد قرآن ہے اور گہی سے مراد حدیث ہے یا یہ ہوگی کہ تیسرے شخص کی خلافت مین انہون نے بیان کیا کہ خلل پڑکر مٹ جاویگا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی شخص اس خلل کو دور کرلیگا حالانکہ ایسا نہین ہوا بلکہ حضرت عثمان جبرًا خلافت سے اوتارے گئے اور قتل ہوئے پہر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکو جوڑا۔ اور ابوبکر نے قسم کہائی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پورا نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ قسم کا پورا کرنا اوسیوقت ضرور ہے جب اوس مین کوئی مفسدہ نہ ہو اور اسکے بیان کرنے مین کوئی مفسدہ ہوگا وہ یہ کہ حضرت عثمان کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دیدینا نامناسب تہی (نووی مختصرًا)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال جاء رجل الی النبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْصَرِفَہٗ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ فِی الْمَنَامِ ظُلَّۃً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ یُوْنُسَ **ترجمہ** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے اس رات کو خواب مین ایک بدلی دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا اخیر تک **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ کَانَ مَعْمَرٌ اَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْیَانًا یَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَرَی اللَّیْلَۃَ **ترجمہ** وہی جو اوپر گذرا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِمَّا یَقُوْلُ لِاَصْحَابِہٖ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ رُؤْیَا فَلْیَقُصَّھَا اَعْبُرُھَا لَہٗ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ ظُلَّۃً بِنَحْوِ حَدِیْثِھِمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے مین اوس کی تعبیر کہون گا ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مین نے ایک ابر کا ٹکڑا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اوسیطرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ کَاَنَّا فِیْ دَارِ عُقْبَۃَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِیْنَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَۃَ لَنَا فِی الدُّنْیَا وَالْعَاقِبَۃَ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَنَّ دِیْنَنَا قَدْ طَابَ **ترجمہ** انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے ایک رات کو دیکھا اوس حالت مین جس مین سوتا آدمی دیکھتا ہے جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گھر مین ہین سو ہمارے آگے تر کھجوار لائے گئے اوس قسم کے جس قسم کا ابن طاب نام ہے مین نے اوسکی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا مین بلند ہوگا اور آخرت مین نیک انجام ہوگا اور البتہ ہمارا دین بہتر اور عمدہ ہے **ف** آپ نے یہ تعبیر لفظون سے نکالی بلندی یعنے رفعت رافع سے اور عاقبت کی بہتری عقبہ سے اور عمدگی طاب سے معلوم ہوا کہ تعبیر کا یہی ایک طریقہ ہے کہ صرف لغت سے بطور فال کے مطلب سمجھ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اراني في المنام اتسوك بسواك فجذبني رجلان احدھما اکبر من الاخر فناولت السواک الاصغر منھما فقیل لي کبر فدفعتہ الی الاکبر

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے خواب مین ایسا معلوم ہوا مین مسواک کر رہا ہون اوس وقت دو شخصون نے مجکو کہینچا (یعنے ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک اون مین بڑا تہا تو مین نے چہوٹے کو مسواک دی مجہہ سے کہا گیا بڑے کو دے مین نے بڑے کو دیدی عن ابی موسی رضی اللہ تعالی عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت في المنام اني اھاجر من مکۃ الی ارض بھا نخل فذھب وھلي الی انھا الیمامۃ او ھجر فاذا ھي المدینۃ یثرب ورایت في رؤیاي ھذہ اني ھززت سیفا فانقطع صدرہ فاذا ھو ما اصیب من المؤمنین یوم احد ثم ھززتہ اخری فعاد احسن ما کان فاذا ھو ما جاء اللہ بہ من الفتح واجتماع المؤمنین ورایت فیھا ایضا بقرا واللہ خیر فاذا ھم النفر من المؤمنین یوم احد واذا الخیر ما جاء اللہ بہ من الخیر بعد وثواب الصدق الذي اتانا اللہ بعد یوم بدر ترجمہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے خواب مین دیکھا مین ہجرت کرتا ہون مکے سے اوس زمین کیطرف جہان کہجور کے درخت ہین تو میرا گمان یمامہ اور ہجر کے طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جسکا نام یثرب بہی ہے اور مین نے اپنی اوسی خواب مین دیکھا کہ مین نے تلوار کو ہلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اوسکی تعبیر مسلمانون کی شہادت نکلی احد کے دن پہر مین نے تلوار کو دوسری بار ہلایا تو ویسی ہی ثابت ہو گئی آگے سے اچہی اوسکی تعبیر یہ نکلی کہ خدا تعالے نے فتح نصیب کی اور مسلمانون کی جماعت قائم ہوئی (یعنے جنگ احد کے بعد خیبر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے لشکر نے زور پکڑا) اور مین نے اوسی خواب مین گائین دیکہین (جو کاٹی جاتی تہین) اور اللہ تعالی بہتر ہے (یعنے یہ جملہ کسی کی زبان سے سنا اللہ خیر) وہ وہ لوگ تہے مسلمانون کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تہی جو اللہ تعالے نے بہیجی اوس کے بعد اور ثواب سچائی کا جو اللہ تعالے نے ہمکو عنایت فرمایا بعد کو بدر کے دن **ف** یمامہ اور ہجر عرب مین دو ملک ہین

وہاں کھجور کے درخت بہت ہیں حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی خواب تو صحیح ہوتی ہے لیکن تعبیر میں کبھی چوک پڑ جاتی ہے ہجرت کا مقام تو حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا اسیطرح اولیا اللہ کی بھی خواب اور کشف سچے ہوتے ہیں لیکن اوس کے مطلب اور تعیین میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیا کی خواب یا کشف دلیل شرعی نہیں ہیں اور نہ اوس پر عمل کرنا ضرور ہے بلکہ عمل کتاب اور سنت پر لازم ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ فَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِيْ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِيْ هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ اَمْرَ اللّٰهِ فِيْكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّيْ لَاَرَاكَ الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيْبُكَ عَنِّيْ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ اُرَى الَّذِيْ اُرِيْتُ فِيْكَ مَا اُرِيْتُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مسیلمہ کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعوی کرتا تھا اسی وجہ سے اسکا لقب کذاب ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مع اپنے تابعین کے مارا گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور کہنے لگا اگر محمد اپنے بعد خلافت مجکو دیں تو میں اُن کی پیروی کرتا ہوں مسیلمہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے اور آپکے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا آپ مسیلمہ کے لوگوں کے پاس ٹہرے اور فرمایا اے مسیلمہ اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو تجھ کو نہ دوں اور میں خدا کے حکم کے خلاف تیرے باب میں کرنے والا نہیں اور اگر تو میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجکو قتل کرے گا (یہ فرمانا آپ کا صحیح ہو گیا) اور مقرر میں تجھے وہی جانتا ہوں جو مجکو خواب

مین دکہلا گیا اور یہ ثابت تہے کو میری طرف سے جواب دیگا **فائدہ** مسلیمہ کذاب نے قران مجید کے
مقابلہ مین کچہہ خرافات اور واہیات تک بندی کی تہی سو فرمایا کہ وہ خرافات میری سننے کے
لائق نہین اوسکی جواب دہی کو میری طرف سے ثابت بن قیس کفایت کرتا ہے ثابت بن قیس بڑے
فصیح اور بلیغ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تہے اور وفد جو آتے انکی جواب دہی کرتے
چنانچہ ثابت نے اوسکی خرافات کو ایسا جہاڑا کہ کچہہ بات نہ رکہا **ف** پہر آپ وہان سے چلے گئے ابن
عباس نے کہا مین نے لوگون سے پوچہا یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تو یہی ہے جو خواب مین مجہے
دکہلایا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے مجہہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین سورہا تہا مین نے اپنے ہاتہہ مین سونے کے دو کنگن دیکہے وہ مجہکو برے معلوم ہوئے خواب
ہی مین مجہکو حکم ہوا انکو پہونک مار مین نے پہونکا وہ دونون اڑ گئے مین نے اونکی تعبیر یہ کہی کہ
وہ دونون جہوٹے ہین جو میرے بعد نکلین گے ایک تو ان مین کا عنسی صنعاء والا اور دوسرا
مسلیمہ یمامہ والا **ف** صنعا یمن مین ایک شہر ہے وہان حضرت کے وقت مین ایک
شخص پیدا ہوا تہا یعنے ابو الاسود عنسی جو پیغمبری کا دعوے کرتا تہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی بہی پیغمبری کا منکر نہ تہا سو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے فیروز دیلمی کے ہاتہہ سے
مارا گیا اور یمامہ عرب مین ایک ملک ہے وہان مسلیمہ کذاب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شراکت کا دعوے
کرتا تہا لیکن صدیق اکبر کی خلافت مین وحشی کے ہاتہہ سے مارا گیا حضرت کو خواب مین خدا تعالے
نے فتح اسلام دکہادی صرف اون دو جہوٹون کا تردد ہوا تہا سو خدا تعالی نے انکو بہی برباد کیا معلوم
ہوا کہ مرد اگر خواب مین ہاتہہ مین کنگن دیکہے تو اوس کی تعبیر تنگدستی اور تشویش ہے اہل تعبیر نے
لکہا ہے کہ عورتون کا زیور اگر مرد خواب مین پہنے دیکہے تو بد ہے مگر ہنسلی گلے مین دیکہنا دلیل
ہے عمدہ خدمت ملنے کی اور پاؤن مین گہرے دیکہنا قید ہونے کی دلیل ہے (تحفۃ الاخبار)

عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ يَدَيَّ اَسْوَارَيْنِ
مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِيْ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا

لكِذّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سوتا تھا کہ سب
پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ مین دو کنگن سونے کے ڈالے گئے وہ مجھکو
بہاری لگے اور رنج ہوا تب اللہ تعالی نے مجھکو حکم بھیجا اونکو پھونکنے کا مین نے پھونکا وہ
دونون چلے گئے اوس کی تعبیر مین نے یہ سمجھی یہ دونون جھوٹے جن کے بیچ مین مین ہون
ایک تو صنعا کا رہنے والا اور دوسرا یمامہ کا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ
فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِّنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا ترجمہ سمرہ بن جندب
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
صبح کی نماز پڑھتے تو لوگون کیطرف متوجہ ہوتے
اور فرماتے تم مین سے کسی نے گذشتہ
رات کو کوئی خواب دیکھا

ہے فقط

اللہ تعالے کا شکر اور احسان ہے کہ پانچوین جلد کتاب مستطاب المعلم ترجمہ
اردو صحیح مسلم شیخ محی الدین تاجر کتب ومہتمم مطبع
صدیقی ساکن شہر لاہور بازار کشمیری کے اہتمام سے ۱۵ محرم سنہ ۱۳۱۱ ہجری
مین بہت خوشنمائی کے ساتھہ لباس طبع سے آراستہ و پیراستہ ہو کر شائقین حدیث
نبویہ و پیروان طریق مصطفویہ کے لیے ذخیرہ کونین و توشہ دارین ہوئی اللہ جل
جلالہ اپنے فضل اور مہربانی سے اسکو قبول فرماوے اور اسکی چھٹی جلد جو چھپنی شروع
ہو گئی ہے اوسکے تمام کرنے کی توفیق بخشے اور سب مسلمان بہائیون کو اوس کے
پڑھنے پڑھانے اور اسپر عمل کرنیکی دلمین محبت دے۔ آمین